حسب ضابطہ رجسٹری شدہ ہے

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

مکمل

جلد

قرۃ الواعظین

۱۹۲۹ء

بالمقابل اردو ترجمہ

درۃ الناصحین

۱۳۴۶ھ

دوم

حسب فرمایش ملک غلام محمد تاجر کتب کشمیری بازار لاہور

در مطبع محمدی سٹیم پریس لاہور طبع شد

قیمت فی جلد دو روپیہ

تعداد ۲۰۰۰

بار سوم

مکمل

قرۃ الواعظین

ترجمہ اردو بالمقابل

دُرّۃ النّاصحین

شروع جلد دوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احوال معراج شریف وبنا مسجد حرام ومسجد اقصیٰ ١٧

سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا اِنَّہٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ؁ قَالَ بَعْضُهُمُ الْمُرَادُ بِالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ مَسْجِدُ مَکَّۃَ وَقَدْ قَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اَوَّلُ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِی الْاَرْضِ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ وَھُوَ مَسْجِدُ مَکَّۃَ شَرَّفَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی

پاک ہے وہ ذات پاک کہ جس نے اپنے بندے محمد رسول اللہ کو ایک رات میں مسجد حرام سے مسجد اقصےٰ کی طرف جسکے گرداگرد ہمنے برکت دی سیر کرایا تاکہ ہم انکو اپنی قدرت کی نشانیاں دکھائیں بیشک وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے :-

بعض علماء کہتے کہ حرام سے مسجد مکہ مراد ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا زمین میں سب سے پہلے مسجد حرام یعنے مسجد مکہ کی گئی اللہ اسکا شرف اور تعظیم زیادہ کرے ؁

اور پروردگار نے فرمایا ہے ؁

ف١ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب معراج شریف کی کیفیت لوگوں کے سامنے بیان کی تو بعض لوگوں نے آپ کی تکذیب کی اس لئے پروردگار عالم نے یہ آیت نازل فرمائی (منہ) ف٢ بقول اکثر واقعہ معراج نبوت کے بارہویں سال ہوا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام فرشتوں کے ہمراہ تشریف لائے - اور آپ کو سوار کرکے عرش پر پہنچے - اور بیت المقدس اور عجائبات آسمانوں پر مطلع کیا (منہ)

إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِينَ

وَفِي الصَّحِيحَيْنِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ أَوَّلُ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِي الْأَرْضِ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ وَبَعْدَهُ الْمَسْجِدُ الْأَقْصٰى الَّذِي أَسَّسَهُ يَعْقُوبُ ابْنُ إِسْحٰقَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ بَعْدَ بِنَاءِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْكَعْبَةَ (معراجیہ)

عَنِ الزُّهْرِيِّ رَحْ وَعُرْوَةَ رَضْ أَنَّ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا أَصْبَحَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهٖ وَأَخْبَرَ النَّاسَ بِذَالِكَ ارْتَدَّ نَاسٌ مِّمَّنْ صَدَّقُوهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَفُتِنُوا فِتْنَةً عَظِيمَةً وَسَعٰى رِجَالٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ إِلٰى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالُوا إِنَّ صَاحِبَكَ يَزْعَمُ أَنَّهُ أُسْرِيَ بِهٖ لَيْلَةً إِلَى الْبَيْتِ الْمُقَدَّسِ وَمِنْهُ إِلَى السَّمٰوٰتِ وَجَاءَ قَبْلَ أَنْ يُّصْبِحَ قَالَ لَئِنْ قَالَ ذٰلِكَ لَقَدْ صَدَقَ قَالُوا أَنْتَ تُصَدِّقُهُ فِي هٰذَا قَالَ نَعَمْ أُصَدِّقُهُ فِيمَا هُوَ أَبْعَدُ مِنْ ذٰلِكَ فَلِذَا سُمِّيَ صِدِّيقٌ وَجَاءَ وَاحِدٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قُمْ فَقَامَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْفَعْ إِحْدٰى رِجْلَيْكَ فَرَفَعَهُ ثُمَّ قَالَ ارْفَعِ الْأُخْرٰى فَقَالَ إِنْ رَفَعْتُهَا أَسْقُطُ فَقَالَ إِذَا لَمْ تَرْتَفِعْ عَلَى الْأَرْضِ شِبْرًا فَكَيْفَ رُفِعْتَ إِلَى السَّمَاءِ وَإِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى فَقَالَ أَخْرُجُ مِنَ الْمَسْجِدِ

سب سے پہلے لوگوں کے لئے مسجد حرام بنائی گئی جو لوگوں کے لئے مبارک اور ہدایت ہے۔

اور صحیحین میں ابوذر رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا زمین میں سب سے پہلے مسجد حرام تعمیر کی گئی پھر مسجد اقصیٰ جسکی بنیاد حضرت یعقوب بن اسحاق علیہما السلام نے رکھی۔ بعد بنا کرنے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کعبہ شریف کو۔ (معراجیہ)

زہری اور عروہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شب معراج کی صبح کی اور لوگوں کو معراج کی خبر دی گئی تو بعض مسلمان مرتد ہوگئے اور بڑا فتنہ برپا ہوا۔ اور بعض مشرک حضرت ابوبکر ١٧١
صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے اور کہا آپ کا دوست کہتا ہے کہ مجھے رات کو بیت المقدس اور اس سے آسمانوں کی طرف سیر کرائی گئی ہے۔

انہوں نے کہا۔ اگر آپ نے یہ فرمایا ہے۔ تو سچ ہے انہوں نے کہا۔ کیا آپ اس کی تصدیق کرتے ہیں فرمایا۔ میں اس سے بھی بعید تر امر کی تصدیق کرتا ہوں اسلئے آپ کا نام صدیق ہوگیا۔ اور ان میں سے ایک نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں آکر کہا اے محمد کھڑے ہو۔ آپ کھڑے ہوگئے پھر کہا ایک پاؤں اٹھا لیجے آپ نے اٹھا لیا۔ پھر کہا دوسرا اٹھائیے آپ نے فرمایا اگر دوسرا اٹھاؤنگا تو گر پڑوں گا۔ اس نے کہا جب آپ زمین سے ایک بالشت بھر اونچے نہیں پہنچ سکتے۔ تو آپ آسمان اور سدرۃ المنتہیٰ تک کس طرح گئے آپ نے فرمایا مسجد سے نکلجا

وانك بهذا القول يعني رضي الله عنه فانه
يجيبك فخرجه من المسجد فلقي عليا فحكى
له القصة فسل سيفه وضرب عنقه
فمات فانكر الاصحاب عليا رضه وقالوا لم
قتلته وقول النبي عليه السلام مقبول
وهو امرك بالجواب لا بالقتل فقال علي
جواب المعاند يكون هكذا فان الرسول
لم يعجز عن جوابه لكن علم انه لا يقبل الجواب
فارسله على لاقتله والجواب ان الرسول
بحوله وقوته عاجز من العروج مقدار
شبر لكن امر المعراج انما حصل بقوة القادر
القوي الذي جميع القدر عند قدرته ۱۷۲
كذرة من الشمس وقطرة من البحر ثم
اجتمعوا عند النبي وجلسوا حوله
يسئلون عن اشياء في بيت المقدس
فقالوا اخبرنا اي تجارنا الذين مضوا
الى الشام هل رأيت شيئا منها قال نعم
مررت بعير بني فلان وهي بالروحاء
وقد اضلوا بعيرا لهم وهم في طلبه
وفي رحالهم قدح من ماء اخذته فشربته
ثم وضعته كما كان فاسئلوهم هل
وجدوا الماء في القدح حين رجعوا قالوا
هذه علامة ثم قالوا اخبرنا عن عيرنا
متى تجيئ الينا قال مررت بها بالتنعيم
وهو موضع قبيل الحرم قالوا فما عددها

اور اس لئے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ذکر کرو وہ جواب دینگے۔ وہ شخص مسجد سے جاکر حضرت علی سے ملا۔ اور انہیں واقعہ سے مطلع کیا۔ آپ نے تلوار کھینچکر اُسے قتل کردیا بعض اصحاب نے اسپر اعتراض کیا۔ اور کہا آپ نے اُسے قتل کیوں کیا۔ حالانکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جواب دینے کا حکم فرمایا تھا نہ قتل کا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا معاند کا جواب یہی ہے حضرت اُسکے جواب سے عاجز نہ تھے بلکہ آپ جانتے تھے کہ وہ جواب قبول نہیں کریگا اس لئے میری طرف قتل کیلئے بھیجا اور جواب یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی قدرت اور طاقت سے تو ایک بالشت بھی چڑھنے سے عاجز ہیں لیکن معراج شریف اُس قادر مطلق کی قوت سے ہوا ہے کہ اس کی قدرت کے مقابل تمام قدرتیں مثل ذرے کی سورج کے مقابل اور مثل قطرہ کی دریا کے مقابل ہیں۔ پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس جمع ہوئے اور آپکے گرد بیٹھ گئے اور بیت المقدس کی اشیاء کا حال دریافت کرنے لگے اور کہا ہمارے شام کی طرف جانے والے سوداگروں کی خبر دیجئے آپ انکو ملے ہیں فرمایا ہاں میں فلانے قبیلے کے قافلے کے نزدیک پہنچا اور وہ روحا میں تھے۔ اور انکا ایک اونٹ گم ہوگیا تھا وہ اسکی تلاش میں تھے۔ اور انکے قافلہ میں ایک پانی کا پیالہ تھا وہ میں نے اٹھا کر پانی پیا اور پھر ویسے کا ویسا رکھدیا انسے پوچھ لیجئے کیا انکو واپس ہونیکے وقت اسمیں پانی تھا۔ انہوں نے کہا یہ ایک نشانی ہے پھر کہا ہمارا قافلہ کب آئیگا۔ فرمایا میں نے انکو تنعیم میں چھوڑا ہے اور وہ حرم کے نزدیک جگہ ہے۔ انہوں نے کہا وہ کتنے ہیں

وَاَحْمَالُهَا وَهَيْئَتُهَا وَمَنْ فِيْهَا قَالَ هِيَ كَذَا وَكَذَا فِيْهَا فُلَانٌ وَفُلَانٌ يَقْدُمُهَا جَمَلٌ اَوْرَقُ وَهُوَ اِمَّا يَكُوْنُ لَوْنُهٗ كَلَوْنِ التُّرَابِ عَلَيْهِ غِرَارَتَانِ تَطْلُعُ عَلَيْكُمْ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ قَالُوْا هٰذِهٖ عَلَامَةٌ ثُمَّ خَرَجُوْا فِيْ اٰخِرِ اللَّيْلِ يَنْتَظِرُوْنَ الْعِيْرَ يَسْتَدِلُّوْا بِهَا عَلٰى صِدْقِهٖ فِيْ خَبَرِ السَّمَآءِ اِنْ ظَهَرَ صِدْقُهٗ فَقَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ هٰذِهِ الشَّمْسُ قَدْ طَلَعَتْ وَقَالَ اٰخَرُ مِنْهُمْ هٰذِهِ الْاِبِلُ وَاللّٰهِ قَدْ طَلَعَتْ يَقْدُمُهَا بَعِيْرٌ اَوْرَقُ وَفِيْهَا فُلَانٌ وَفُلَانٌ كَمَا اَخْبَرَهُمْ فَلَمْ يُؤْمِنُوْا وَقَالُوْا اِنْ هٰذَا اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ (موعظہ)

وَاَمَّا سَبَبُ الْمِعْرَاجِ فَهُوَ اَنَّ الْاَرْضَ افْتَخَرَتْ عَلَى السَّمَآءِ فَقَالَتِ الْاَرْضُ اَنَا خَيْرٌ مِّنْكِ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى زَيَّنَنِيْ بِالْبِلَادِ وَالْبِحَارِ وَالْاَنْهَارِ وَالْاَشْجَارِ وَالْجِبَالِ وَغَيْرِهَا فَقَالَتِ السَّمَآءُ اَنَا خَيْرٌ مِّنْكِ لِاَنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالْكَوَاكِبَ وَالْاَفْلَاكَ وَالْبُرُوْجَ وَالْعَرْشَ وَالْكُرْسِيَّ وَالْجَنَّةَ فِيَّ وَقَالَتِ الْاَرْضُ فِيَّ بَيْتٌ يَزُوْرُهٗ وَيَطُوْفُ بِهِ الْاَنْبِيَآءُ وَالْمُرْسَلُوْنَ وَالْاَوْلِيَآءُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ عَامَّةً وَقَالَتِ السَّمَآءُ فِيَّ بَيْتُ الْمَعْمُوْرِ يَطُوْفُ بِهٖ مَلَآئِكَةُ السَّمٰوٰتِ وَفِيَّ الْجَنَّةُ الَّتِيْ هِيَ مَاْوَى اَرْوَاحِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَاَرْوَاحِ الْاَوْلِيَآءِ وَالصَّالِحِيْنَ وَقَالَتِ الْاَرْضُ اِنَّ سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ وَحَبِيْبَ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

اور انکا بوجھ کتنا ہے۔ اور انکی شکل کیا ہے اور اُن میں کون ہے۔ آپ نے تمام باتوں کی اطلاع دی اور فرمایا سب قافلے کے آگے خاکی اونٹ ہے اسپر دو جوال ہیں۔ طلوع آفتاب کیوقت تمپر ظاہر ہوگا۔ انہوں نے کہا یہ بھی علامت ہے۔ پھر آخر رات نکلکر قافلے کی انتظار کرنے لگے تاکہ آپ کی سماوی خبروں کی سچائی پر استدلال کریں پس ایک نے کہا کہ یہ آفتاب نکلا۔ اور دوسرے نے کہا بخدا یہ اونٹ ہے۔ جو ظاہر ہوا۔ اور ان کے آگے خاکی رنگ اونٹ ہے اور اسمیں وہی وہی چیز اور وہی وہی آدمی تھے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
بتلائے لیکن وہ ایمان نلائے بلکہ کہنے لگے کہ یہ بڑا بھاری جادو ہے۔ (موعظہ) ۳-

سبب معراج یہ ہے کہ ایک دفعہ زمین نے آسمان پر فخر کے طور پر کہا میں تجھ سے بہتر ہوں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے شہروں اور دریاؤں نہروں درختوں اور پہاڑوں وغیرہ سے زینت بخشی ہے۔ آسمان نے کہا میں بہتر ہوں کیونکہ سورج چاند ستارے۔ افلاک۔ بروج۔ عرش کرسی۔ اور جنت مجھ میں ہے۔ پھر زمین نے کہا مجھ میں ایک ایسا گھر ہے کہ جس کی انبیاء رسل اور اولیا اور مومن سب زیارت اور طواف کرتے ہیں۔ آسمان نے کہا مجھ میں بیت المعمور ہے کہ اس کی فرشتے زیارت کرتے ہیں۔ اور مجھ میں جنت ہے کہ جس میں انبیاء اور مرسلین اور اولیا اور صلحاء لوگوں کی روحیں رہتی ہیں پھر زمین نے کہا کہ حضرت سید المرسلین خاتم النبیین حبیب الٰہی افضل موجودات مجھ میں تشریف

وافضل الموجودات علیہ اکمل التحیات
وطن لی واجری شریعتہ علی فلما سمعت
السماء ھذا عجزت وسکتت عن الجواب
وتوجھت الی اللہ فقالت الٰھی انت تجیب
المضطر اذا دعاک وانا عجزت عن الجواب
الارض فاسئلک ان یصعد محمد علیہ السلام الی
فاتشرف بہ کما تشرفت الارض بجمالہ
وافتخرت بہ الارض فاجاب دعوتھا
واوحی اللہ تعالی الی جبرائیل علیہ
السلام فی اللیلۃ السابعۃ والعشرین
۱۲۴ من رجب لا تسبح ھذہ اللیلۃ
ویا عزرائیل لا تقبض الارواح
ھذہ اللیلۃ فقال جبرائیل علیہ
السلام اجاءت القیامۃ فقال
لا یا جبرائیل علیہ السلام ولکن
اذھب الی الجنۃ وخذ البراق واذھب
بہ الی محمد علیہ السلام فذھب جبرائیل
علیہ السلام وراٰی اربعین الف براق
یرتعون فی ریاض الجنۃ وعلی جباھھم
اسم محمد علیہ السلام وراٰی فیھم براقا
منکبا راسہ یبکی وتسیل من عینیہ
الدموع فسئل جبرائیل عنہ فقال
انی سمعت منذ اربعین الف سنۃ اسم
محمد علیہ السلام فوقع فی قلبی محبۃ
صاحب ھذا الاسم وعشقہ بعد ذالک

سکتے ہیں۔ اور مجھ پر اُن کی شریعت جاری ہے۔
آسمان یہ امر سُنکر جواب سے عاجز آگیا۔ اور چپ
ہوکر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوکر کہنے لگا الٰہی تو
بیقرار کی دعا قبول کیا کرتا ہے میں زمین کے جواب سے
عاجز آگیا ہوں اور میں سوال کرتا ہوں کہ حضور علیہ
الصلوٰۃ والسلام کو تو میرے پاس پہنچادے تاکہ میں اُنکے
جمال سے مشرف ہوکر زمین کی طرح فخر حاصل کروں
اللہ تعالیٰ نے اسکی دعا قبول کی۔ اور حضرت جبرائیل
علیہ السلام کو رجب کی ستائیسویں تاریخ حکم دیا کہ آج
تسبیح چھوڑدو۔ اور عزرائیل یعنے ملک الموت کو
حکم ہوا کہ آج جانیں نہ نکالو +
جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ قیامت
آگئی۔ فرمایا نہیں۔ بلکہ تو جنت کی طرف جاؤ
اور براق لے۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی خدمت میں جا۔
جبرائیل علیہ السلام گئے اور انہوں نے
وہاں چالیس ہزار (۴۰۰۰۰) براق چرتے ہوتے
دیکھے۔ جن کی پیشانیوں پر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا نام درج تھا اور ان میں ایک ایسا براق دیکھا
جو سر جھکائے رو رہا تھا اور اُسکی آنکھوں سے آنسو
جاری تھے۔
حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اسکا حال پوچھا
اس نے کہا میں چالیس ہزار برس سے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
نام سن رہا ہوں اس لئے اس نام کی محبت اور صاحب نام کا
عشق میرے دل میں جاگزیں ہوگیا ہے اس روز سے کھانا پینا

لَوْ احْتَجْ اِلیٰ طَعَامٍ وَّلَا شَرَابٍ وَاحْتَرَقْتُ
بِنَارِ الْعِشْقِ فَقَالَ جِبْرَآئِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ
اَنَا اُوْصِلُكَ بِمَعْشُوْقِكَ ثُمَّ اَسْرَجَ جِبْرَئِیْلُ
الْجُمْلَۃَ وَجَآءَ بِہٖ اِلَی النَّبِیِّ عَلَیْہِ السَّلَامُ
اِلیٰ اٰخِرِ الْقِصَّۃِ (اعرجیہ)

چھوٹ گیا ہے اور میں آتش عشق سے جل گیا ہوں جبرائیل
علیہ السلام نے فرمایا تجھے محبوب سے ملا دوں گا یہ کہکر اسکو
زین اور لگام سے آراستہ کر کے حضور علیہ الصلوۃ والسلام
کی خدمت میں لائے اور سیر کرائی گئی۔
(اعرجیہ)

اجزاءِ عقل و اقسام حسن وغیرہ

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِیْ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِی الْبَرِّ
وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ
عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا ۔
عَنْ عَآئِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّھَا قَالَتْ اَلْعَقْلُ
عَشَرَۃُ اَجْزَاءٍ خَمْسَۃٌ مِّنْھَا ظَاھِرَۃٌ وَّ
خَمْسَۃٌ مِّنْھَا بَاطِنَۃٌ اَمَّا الظَّاھِرَۃُ فَاَوَّلُھَا
الصَّمْتُ كَمَا قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ
مَنْ صَمَتَ نَجَا وَقَالَ مَنْ كَثُرَ كَلَامُہٗ
كَثُرَ سَقَطُہٗ اَلثَّانِی الْحِلْمُ وَالثَّالِثُ
التَّوَاضُعُ كَمَا قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ
مَنْ تَوَاضَعَ رَفَعَہُ اللّٰہُ وَمَنْ تَكَبَّرَ وَضَعَہُ
اللّٰہُ وَالرَّابِعُ الْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّھْیُ
عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْخَامِسُ الْعَمَلُ الصَّالِحُ وَ
اَمَّا الْبَاطِنَۃُ فَاَوَّلُھَا التَّفَكُّرُ وَالثَّانِیْ
الْعِبْرَۃُ وَالثَّالِثُ اِسْتِعْظَامُ الذُّنُوْبِ
وَالرَّابِعُ الْخَوْفُ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْخَامِسُ
تَحْقِیْرُ النَّفْسِ وَتَذْلِیْلُھَا (حیات القلوب)
وَفِی الْخَبَرِ خُلِقَ الْحُسْنُ عَلٰی سَبْعَۃِ اَقْسَامٍ

تحقیق فرزندان آدم کو عزت دی اور سوار کیا ہمنے انکو
خشکی میں چارپایوں پر اور دریاؤں میں کشتیوں پر اور
روزی دی ہمنے انکو پاکیزہ اور بہت سی مخلوقات انکو فضیلت دی
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں عقل
کے دس حصے ہیں پانچ ان میں ظاہری اور پانچ ان میں باطنی
ہیں۔ ظاہر میں سے اول خاموشی ہے۔ حضور علیہ ۱۷۵
الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے جو خاموش رہا اس نے
نجات پائی ؎
اور آپکا فرمان ہے زیادہ بولنے والا بیہودہ گو ہوتا
ہے (دوم) حلم ہے (سوم) تواضع جیسا کہ حضور علیہ
الصلوۃ والسلام نے فرمایا اللہ تواضع کرنیوالے کا
رتبہ بڑھاتا ہے اور متکبر کا درجہ گرا دیتا ہے
(چہارم) امر معروف اور نہی عن المنکر۔ پنجم
عمل صالح۔ اور باطنی میں سے اول تفکر
ہے۔ دوم۔ عبرت۔ سوم۔ گناہ کو بڑا سمجھنا
چہارم اللہ تعالےٰ سے ڈرتے رہنا پنجم۔ نفس کا
حقیر اور ذلیل کرنا (حیات القلوب)
روایت ہے کہ حسن سات قسم پر پیدا کیا گیا ہے

اللطافۃ والملاحۃ والضیاء والنور
والظلمۃ والرقۃ والدقۃ ولما خلق
تدق ہذہ الاشیاء علی الاشیاء و
جعل لکل شیء منہا قسما واحدا فجعل اللطافۃ
للجنۃ والملاحۃ للحور العین والضیاء
للشمس والنور للقمر والظلمۃ للیل و
الرقۃ للماء والدقۃ للھواء وزین
العالم الاکبر یعنی السماء والارض بہذہ
الاقسام ولما خلق اللہ تعالی آدم وحواء
وھو العالم الاصغر زینہ بکل ہذہ الاشیاء
فجعل اللطافۃ لروحہ والملاحۃ
للسانہ والضیاء بوجہہ والنور لعینیہ ۱۷۶
والظلمۃ لشعرہ والرقۃ لقلبہ والدقۃ
لسرہ فکان الانسان احسن من کل
شیء کما قال اللہ تعالی فی حقہ فی ای
صورۃ ما شاء رکبک (مجالس

لا نزاع فی ان الانبیاء علیہم السلام
افضل من الملئکۃ السفلیۃ انما
النزاع فی الملائکۃ العلویۃ السماویۃ
فقال اکثر الصحابۃ الانبیاء علیہم السلام
افضل وعلیہ الشیعۃ واھل السنۃ
وقالت المعتزلۃ الملائکۃ افضل
وعلیہ الفلاسفۃ واحتج اصحابنا
بوجوہ الاول قولہ تعالی واذ قلنا
للملئکۃ اسجدوا لآدم فامروا بالسجود

وہ یہ ہیں۔ لطافت۔ ملاحت۔ ضیاء۔ نور۔ ظلمت
رقت۔ دقت۔
اور سب اشیاء مخلوقات کی تقسیم کی گئیں لطافت
جنت کو ملی۔ اور ملاحت حوروں کو ضیاء سورج کو
نور چاند کو +
اور ظلمت رات کو۔ رقت پانی کو۔ دقت ہوا
کو۔ عالم اکبر یعنے زمین و آسمان انہی سے مزین ہیں
اور جب اللہ تعالیٰ آدم اور حوا علیہما السلام کو پیدا
کیا۔ وہ عالم اصغر ہے ان کو بھی انہی اشیاء
سے مزین کیا۔ یعنے لطافت ان کی روح کو عطا
کی اور ملاحت زبان کو۔ روشنی چہرے کو
نور آنکھ کو ظلمت بالوں کو رقت قلب کو۔
دقت اسرار کو پس انسان ہر شے سے حسن
ہوا جیسا کہ پروردگار نے فرمایا۔ اے انسان
تجھے جس صورت میں چاہا۔ بنا دیا۔
(نزہتہ المجالس)

یہ امر متفق علیہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام ملائکہ
سفلیہ سے افضل ہیں۔ نزاع صرف ملائکہ علویہ
سماویہ میں ہے۔ پس اکثر صحابہ فرماتے ہیں انبیاء
علیہم السلام افضل ہیں اکثر اہل سنت و شیعہ کی بھی یہی
رائے ہے معتزلہ کہتے ہیں فرشتے افضل ہیں۔ اور
یہی رائے اہل فلسفہ کی ہے اہل سنت نے اسکے
متعلق چند دلائل لکھے ہیں۔ اول۔ پروردگار
کا قول واذ قلنا للملائکۃ اسجدوا لآدم اس میں
فرشتے آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کے لئے

لآدم وأمر الأدنى بالسجود لِلأفضل هو
السابق إلى الفهم والثاني قوله تعالى وعلّم آدم
الأسماء كلها إلى قوله تعالى سبحانك لا علم لنا
إلا ما علمتنا إنك أنت العليم الحكيم فإنه
يدل على أن آدم علم الأسماء كلها ولم يعلموها
والعالم أفضل من غيره وقال الله تعالى
هل يستوي الذين يعلمون والذين لا يعلمون
والثالث أن للبشر عوائق عن العبادة من
شهوته وغضبه وحاجته الشاغلة لأوقاته
وليس للملائكة منها شيء ولا شك أن
العبادة مع هذه العوائق أدخل في
الإخلاص فأشق فيكون أفضل وتفصيل
هذا في شرح العلامة التفتازاني على
العقائد فعليك بمطالعته قال أفضل الأعمال
أحمزها أي أشقها فيكون ثوابها أكثر والرابع
أن الإنسان ركب تركيبا بين مزاج الملك
الذي له عقل بلا شهوة وبين مزاج
البهيمة التي لها شهوة بلا عقل فبعقله
له مشاكلة من الملائكة وبطبيعته له حظ
من البهيمية ثم إن من غلبت طبيعته
على عقله فهو أشر من البهائم بقوله
تعالى أولئك كالأنعام بل هم أضل أولئك
هم الغافلون وقوله إن شر الدواب عند الله
الصم البكم وذلك يقتضي أن يكون من
غلبت عقله على طبيعته خيرا من الملائكة

کئے گئے اور تبادر الی الذہن بھی ہے کہ ادنیٰ کو افضل کے
سجدہ کا حکم کیا جائے دوم اللہ تعالیٰ کا قول وَعَلَّمَ آدَمَ
الْاَسْمَاءَ سُبْحَانَکَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّکَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ
الْحَکِیْمُ یہ بھی دلالت کرتا ہے اس امر پر کہ جن اسماء
کا علم حضرت آدم کو تھا. فرشتوں کو ہرگز نہ تھا۔ اور یہ
ظاہر ہے کہ عالم غیر عالم سے افضل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے۔ عالم اور غیر عالم برابر نہیں ہو سکتے
سوم شہوت. غضب و دیگر حوائج انسان کو عبادت سے
مانع آتے ہیں چونکہ فرشتوں میں یہ قوئے نہیں رکھے
گئے. اس لئے باوجود موانع انسان کی عبادت نہایت
مشکل ہے۔ اور یہی انسان کی افضلیت کا سبب ہے۔
اس مسئلہ کی تفصیل شرح عقائد علامہ تفتازانی ۱۷۷
میں دیکھنی چاہئے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں افضل وہی
عمل ہے جسمیں مشقت زیادہ ہو۔ اسکا ثواب زیادہ
ہوتا ہے چہارم یہ کہ انسان کی ترکیب فرشتے کہ
جسمیں عقل بلا شہوت ہے۔ اور حیوان کہ جسمیں
شہوت بلا عقل ہے کے بین بین کی گئی ہے۔
یہ عقل کے سبب ملکوتی اور شہوت کے سبب بہیمی
صفت رکھتا ہے جب انسان کی طبیعت اس کی عقل
پر غالب آجاتی ہے تو وہ بہائم سے بدتر ہو جاتا ہے
جیسے پروردگار نے فرمایا ہے کہ کافر جانوروں کی
طرح ہیں بلکہ ان سے بھی بدتر ہیں دوسری جگہ فرمایا کہ کافر
جو حق کے سننے سے بہرے گونگے ہیں وہ چوپایوں سے بھی بدتر
ہیں یہ سب بات کا مقتضی ہے کہ جسکی عقل طبیعت پر غالب آجائے

(کذا فی شرح المواقف)

عَنِ النَّبِیِّ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَنَّہٗ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰہُ تَعَالٰی اٰدَمَ وَذُرِّیَّتَہٗ قَالَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ یَا رَبِّ خَلَقْتَہُمْ یَاْکُلُوْنَ وَیَشْرَبُوْنَ وَیَنْکِحُوْنَ وَیَرْکَبُوْنَ وَیَلْبَسُوْنَ الثِّیَابَ وَیَنَامُوْنَ وَیَسْتَرِیْحُوْنَ وَلَمْ تَجْعَلْ لَنَا شَیْئًا مِنْ ذٰلِکَ فَاجْعَلْ لَّہُمُ الدُّنْیَا وَلَنَا الْاٰخِرَۃَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَا اَجْعَلُ مَنْ خَلَقْتُہٗ بِیَدِیْ وَنَفَخْتُ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِیْ کَمَنْ خَلَقْتُہٗ بِکُنْ فَیَکُوْنُ اَیْ کَمَنْ خَلَقْتُہٗ بِمُجَرَّدِ الْاَمْرِ وَھُوَ الْمَلَکُ یَعْنِیْ لَا یَسْتَوِی الْبَشَرُ وَالْمَلَکُ فِی الْکَرَامَۃِ وَالْقُرْبَۃِ بَلْ کَرَامَۃُ الْبَشَرِ اَکْبَرُ وَمَنْزِلَتُہٗ اَعْلٰی (مصابیح)

۱۷۸ رُوِیَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض فِیْ تَفْسِیْرِ قَوْلِہٖ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی خَلَقَ الْخَلْقَ وَجَعَلَہُمْ اَرْبَعَۃَ اَصْنَافٍ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَالشَّیَاطِیْنُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ ثُمَّ جَعَلَ ھٰٓؤُلَآءِ الْاَرْبَعَۃَ عَشَرَۃَ اَجْزَآءٍ فَتِسْعَۃٌ مِّنْہُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَجُزْءٌ وَّاحِدٌ مِّنْہُمُ الشَّیَاطِیْنُ وَالْاِنْسُ وَالْجِنُّ ثُمَّ جَعَلَ ھٰٓؤُلَآءِ الثَّلٰثَۃَ عَشَرَۃَ اَجْزَآءٍ فَتِسْعَۃٌ مِّنْہُمُ الشَّیٰطِیْنُ وَجُزْءٌ وَّاحِدٌ مِّنْہُمُ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ ثُمَّ جَعَلَہُمَا عَشَرَۃَ اَجْزَآءٍ فَتِسْعَۃٌ مِّنْہُمُ الْجِنُّ وَجُزْءٌ وَّاحِدٌ مِّنْہُمُ الْاِنْسُ ثُمَّ جَعَلَ الْاِنْسَ مِائَۃً وَّخَمْسَۃً وَّعِشْرِیْنَ جُزْءًا فَجَعَلَ مِائَۃَ جُزْءٍ مِّنْہُمْ فِی الْبِلَادِ الْھِنْدِ وَاثْنَیْ عَشَرَ جُزْءًا فِیْ بِلَادِ الرُّوْمِ وَجَعَلَ سِتَّۃَ اَجْزَآءٍ مِّنْہُمْ فِیْ

وہ فرشتوں سے افضل ہے (کذا فی شرح المواقف)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مروی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم اور انکی اولاد کو پیدا کیا تو فرشتوں نے کہا اے پروردگار تو نے انکو کھانے پینے اور نکاح کرنے اور سواری اور لباس پہننے سونے اور سیر کرنے کے لیے بنایا مگر ان چیزوں میں سے ہمیں کچھ عطا نہیں کی اسلئے انکے لئے دنیا کر اور ہمارے لئے آخرت۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جسکو میں نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور روح ڈالی اسے میں ایسی مخلوق کی مانند نہ کرونگا جو صرف کلمہ کن سے پیدا ہو گئی ہے مطلب یہ کہ فرشتے اور انسان بزرگی کرامت و قرابت میں برابر نہیں ہو سکتے۔ بلکہ انسان بزرگ ہے۔ اور اس کی منزل اعلیٰ ہے (مصابیح)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پروردگار کے قول رب العالمین کی تفسیر میں مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا۔ اور چار قسموں پر بنایا۔ ملائکہ شیاطین۔ جن اور انسان پھران چاروں کے دس حصے کئے۔ نو حصے اسمیں سے ملائکہ ہیں اور ایک حصہ انسان جن اور شیاطین کو پھران تینوں کو دس حصے کیا۔ نو حصے اسمیں سے شیاطین ہیں اور ایک حصہ جن اور انسان پھران دو کے دس حصے کئے نو حصے اسمیں سے جن ہیں۔ اور ایک حصہ انسان پھر انسان کو ایک سو پچیس ۱۲۵ حصے کیا۔ اور اس میں سے سو حصے ہند میں بھیجے۔ اور بارہ حصے روم میں اور چھ (۶) حصے مشرق میں ۰

الْمَشْرِقِ وَسِتَّةُ اَجْزَاءٍ مِنْهُمْ فِي الْمَغْرِبِ وَبَقِيَ جُزْءٌ
وَاحِدٌ ثَلَاثَةٌ وَسَبْعُوْنَ جُزْءًا اِثْنَانِ وَسَبْعُوْنَ
مِنْهَا اَهْلُ الْبِدْعَةِ وَالضَّلَالَةِ وَفِرْقَةٌ مِنْهَا
نَاجِيَةٌ وَهُمْ اَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ وَحِسَابُهُمْ
عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاءُ
(تفسیر وسیطہ)

اور چھ حصے مغرب میں اور ایک حصہ باقی رہا اور
اس کے بہتر حصے کئے بہتر اس میں سے
اہل بدعت اور ضلالت ہیں اور ایک فرقہ اہل سنت
والجماعت کا ناجی ہے۔ اور اُن کا حساب اللہ
تعالیٰ پر ہے جسے چاہے نجات دے اور جسے
چاہے عذاب کرے (تفسیر وسیطہ)

تہجد اور مصافحہ وغیرہ کا بیان

وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰى اَنْ
يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ
النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهٗ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ
يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ وَيُصَلِّيَانِ عَلَيَّ اِلَّا اِنَّهُمَا
لَمْ يَتَفَرَّقَا حَتّٰى يَغْفِرَ اللّٰهُ ذُنُوْبَهُمَا مَا تَقَدَّمَ
وَمَا تَاَخَّرَ بِمَنٍّ كَرَمِهٖ۔

رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهٗ كَانَ جَالِسًا
فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ شَابٌّ فَعَظَّمَهٗ وَ
اَجْلَسَهٗ بِجَنْبِهٖ فَوْقَ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ ثُمَّ اعْتَذَرَ فَقَالَ اِنَّمَا اَجْلَسْتُهٗ اَعْلٰى
مِنْكَ لِاَنَّهٗ لَيْسَ فِي الدُّنْيَا مَنْ يُّصَلِّيْ عَلَيَّ اَكْثَرَ
مِنْهُ وَيَقُوْلُ كُلَّ غَدَاةٍ وَّعَشِيٍّ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ وَصَلِّ
عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ وَصَلِّ
عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ اَنْ يُّصَلّٰى عَلَيْهِ
وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا اَمَرْتَ اَنْ يُّصَلّٰى

اور پچھلی رات نفل پڑھ قریب ہے کہ خدا تعالیٰ تجھے
مقام محمود میں اُٹھائے۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ
والسلام سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا
جو دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں تو مصافحہ کرتے ہیں
اور مجھ پر درود بھیجتے ہیں وہ نہیں لوٹتے مگر اللہ تعالیٰ اپنے فضل کرم
سے ان کے پہلے اور پچھلے سب گناہ معاف کر دیتا ہے

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مروی ہے کہ آپ ایک
دفعہ مسجد میں تشریف رکھتے تھے کہ ایک نوجوان شخص
آیا آپ نے اس کی تعظیم کی۔ اور آپ نے اسکو طرف حضرت ابوبکر
رضی اللہ عنہ کے اوپر بٹھایا پھر معذرت کی اور فرمایا
اے ابوبکر رضی اللہ عنہ میں نے اسے تجھ سے اعلیٰ اسلئے بٹھایا
ہے کہ کوئی شخص دنیا میں مجھ پر اس سے زیادہ درود پڑھنے
والا نہیں وہ ہر صبح و شام کہتا ہے الٰہی حضور علیہ الصلوٰۃ
والسلام پر درود پڑھنے والوں اور نہ پڑھنے والوں
کے برابر درود بھیج اور درود بھیج آپ پر جیسا کہ
تو دوست رکھتا ہے۔ اور جیسا تو نے حکم کیا ہے

عليه فلذلك اجلسته اعلى منك

عن عمر بن الخطاب رضى الله تعالى عنه

عن النبى صلى الله عليه وسلم انه قال من صلى فى
الليل احسن الصلوة اكرمه الله تعالى
بتسعة اشياء خمسة فى الدنيا واربعة
فى الاخرة الخمسة التى فى الدنيا يحفظه الله
من الآفات ويظهر اثر الطاعة فى وجهه ويحبه
قلوب عباده الصالحين والناس اجمعين و
ينطق لسانه بالحكمة ويجعله حكيما اى رزقه
الفقه والاربعة التى فى الآخرة يحشر من
القبر ابيض الوجه وييسر عليه الحساب و
يمر على الصراط كالبرق الخاطف ويعطى كتابه ۱۸۰
بيمينه يوم القيامة (روضة العلماء)

عن النبى عليه الصلوة والسلام انه قال ليلة
اسرى بى الى السماء اوصانى ربى بخمسة اشياء
فقال لا تعلق قلبك بالدنيا فانى لم
اخلقها لك واجعل محبتك لى فان مصيرك
الى واجتهد فى طلب الجنة وكن ايسا من
الخلق فانه ليس فى ايديهم شئ وادم
على التهجد فان النصرة مع قيام الليل۔

(شرعة الاسلام)

عن النبى عليه السلام انه من استيقظ
من النوم فقال لا اله الا الله وحده لا شريك
له له الملك وله الحمد وهو على كل شئ
قدير سبحان الله والحمد لله و

اس لئے میں نے اسے تجھسے اوپر جگہہ دی ہے

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ وہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جو شخص رات کو اچھی طرح نماز پڑھے اللہ تعالیٰ اسے نو چیزوں سے بزرگی دیگا پانچ دنیا میں اور چار آخرت میں پانچ دنیا والی یہ ہیں کہ اسے اللہ تعالیٰ آفات سے محفوظ رکھیگا اور اسکے چہرے پر اطاعت الٰہی کا اثر ظاہر کرے گا اور صلحاء اور تمام لوگ اس سے محبت رکھینگے اور اسکی زبان سے حکمت اور دانائی کی باتیں نکالیگا۔ اور اللہ تعالیٰ اسے حکیم یعنی فقیہ بنائیگا اور آخرت کی یہ ہیں کہ وہ قبر سے روشن پیشانی اٹھایا جائیگا اور اس پر حساب سہل ہوگا پلصراط سے بجلی کی طرح گذریگا اور قیامت کے دن اسکا اعمالنامہ اسکے داہنے ہاتھ میں دیا جائیگا (روضۃ العلماء)

حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ مجھے پروردگار نے شب معراج میں پانچ چیزوں کی وصیت کی۔ فرمایا دنیا سے دل مت لگا کیونکہ میں نے اسے تیرے لئے پیدا نہیں کیا۔ اور مجھ سے محبت رکھ کیونکہ تمہاری بازگشت میری طرف ہے۔ اور طلب جنت میں کوشش کر اور مخلوق سے نا امید ہو کیونکہ انکے ہاتھ میں کچھ نہیں اور پچھلی رات میں تہجد پڑھا کر۔ کیونکہ قیام میں فیروزی اور فتحمندی ہے (شرعۃ الاسلام)

حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا جو شخص نیند سے بیدار ہو کر لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شئ قدير۔ سبحان الله والحمد لله و

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا
قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ
وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ فَقَدْ
غَفَرَ لَهٗ رَبُّهٗ (زبدۃ الواعظین)

قَالَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَدْهَمَ نَزَلَ بِيْ اَضْيَافٌ
فَعَلِمْتُ اَنَّهُمْ اَبْدَالٌ فَقُلْتُ اَوْصُوْنِيْ بِوَصِيَّةٍ
حَتّٰى اَخَافَ اللّٰهَ تَعَالٰى كَخِيْفَتِكُمْ فَقَالُوْا اَنُوْصِيْكَ
بِسَبْعَةِ اَشْيَاءَ اَوَّلُهَا مَنْ كَثُرَ كَلَامُهٗ فَلَا تَطْمَعْ
فِيْ يَقْظَةِ الْقَلْبِ ثَانِيْهَا مَنْ كَثُرَ اَكْلُهٗ فَلَا
تَطْمَعْ فِيْهِ الْحِكْمَةَ وَثَالِثُهَا مَنْ كَثُرَ اِخْتِلَاطُهٗ
بِالنَّاسِ فَلَا تَطْمَعْ فِيْهِ حَلَاوَةَ الْعِبَادَةِ
وَرَابِعُهَا مَنْ اَحَبَّ الدُّنْيَا فَلَا تَطْمَعْ
فِيْهِ حُسْنَ الْخَاتِمَةِ وَخَامِسُهَا مَنْ كَانَ
جَاهِلًا فَلَا تَطْمَعْ فِيْ حَيَاةِ الْقَلْبِ وَسَادِسُهَا
مَنِ اخْتَارَ صُحْبَةَ الظَّالِمِ فَلَا تَطْمَعْ فِيْهِ
اِسْتِقَامَةَ الدِّيْنِ وَسَابِعُهَا مَنْ طَلَبَ
رِضَى النَّاسِ فَلَا تَطْمَعْ فِيْهِ رِضَى اللّٰهِ
تَعَالٰى عَنْهُ (حدیث اربعین)

عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنِ النَّبِيِّ
عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهٗ قَالَ عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ
اللَّيْلِ فَاِنَّهٗ دَابُ الصَّالِحِيْنَ قَبْلَكُمْ
الْاَنْبِيَاءِ وَالْاَوْلِيَاءِ ‎•

رُوِيَ اَنَّ اٰلَ دَاوٗدَ كَانُوْا يَقُوْمُوْنَ وَ
فِيْهِ تَنْبِيْهٌ عَلٰى اَنَّكُمْ اَوْلٰى بِذٰلِكَ لِاَنَّكُمْ
خَيْرُ الْاُمَمِ وَاِيْمَاءٌ اِلٰى اَنَّ مَنْ لَا يَقُوْمُ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔ اور کہے اے پروردگار مجھے
اور میرے والدین کو اور جملہ مومنین کو بخشدے
اسے پروردگار بخشدیتا ہے (زبدۃ الواعظین)

ابراہیم ادہمؒ نے فرمایا۔ میرے مکان پر ابدال
بطور مہمان آئے میں نے انکو پہچان کر کہا مجھے
کوئی وصیت کیجیے کہ میں بھی آپ کی طرح اللہ سے
ڈروں انہوں نے کہا ہم تمہیں سات چیزوں کی وصیت
کرتے ہیں اوّل کثیر الکلام شخص میں بیداری قلب کی امید نہ رکھ
دوم کثیر الطعام شخص میں حکمت کی طمع نہ رکھ سوم جو شخص
لوگوں سے زیادہ اختلاط رکھے اسمیں حلاوت عبادت
کی امید نہ رکھ چہارم عاشق دنیا سے خاتمہ بالخیر کی امید
۱۸۱ نہ رکھو۔ پنجم جاہل سے زندہ دلی کی امید نہ رکھ
ششم جو شخص ظالم کی صحبت میں بیٹھے۔ اس
سے استقامت دین کی امید نہ رکھ۔ ہفتم
جو شخص لوگوں کی رضا کا طالب ہو۔ اس میں
اللہ تعالیٰ کی رضا کی امید نہ رکھ

(حدیث اربعین)

ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا قیام اللیل
کو لازم کرو کیونکہ یہ تم سے پہلے لوگوں کی چال ہے
یعنے انبیا اور اولیاء کی۔

مروی ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام کی آل
رات کو نماز پڑھتی تھی۔ اسمیں اشارہ ہے تمکو زیادہ
التزام چاہیے کیونکہ تم خیر الامم ہو اور اشارہ ہے کہ جو شخص

فِي اللَّيْلِ لَيْسَ مِنَ الصَّالِحِيْنَ الْكَامِلِيْنَ مُقَرِّبٌ
لَكُمْ اِلٰى رَبِّكُمْ اَيْ اَقْرَبُ اِلٰى مَحَبَّتِهٖ مِمَّا كُنْتُمْ
تَتَقَرَّبُوْنَ اِلَيْهِ تَعَالٰى وَفِيْهِ اِشَارَةٌ اِلَى الْحَدِيْثِ
قُدْسِيٍّ وَهُوَ قَوْلُهٗ لَا يَزَالُ الْعَبْدُ يَتَقَرَّبُ
اِلَيَّ بِكَثْرَةِ النَّوَافِلِ حَتّٰى اُحِبَّهٗ۔

(الحديث)

عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَنَّهٗ كَانَ خَلِيْفَةً
وَكَانَ مِنَ الزَّاهِدِيْنَ قَالَتْ لَهٗ جَارِيَتُهٗ يَوْمًا
يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنِّيْ رَاَيْتُ رُؤْيَا عَجِيْبَةً
قَالَ مَا رَاَيْتِ قَالَتْ رَاَيْتُ الْقِيٰمَةَ قَدْ
قَامَتْ فَحُشِرَ النَّاسُ وَنُصِبَ الْمِيْزَانُ وَمُدَّ
الصِّرَاطُ لِطَلَبِهَا فَجَاءُوْا اَوَّلًا بِعَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ
مَرْوَانَ وَقَالُوْا لَهٗ اُعْبُرْ مِنْ هٰذَا فَلَمَّا وَضَعَ ۱۸۴
قَدَمَيْهِ عَلَى الصِّرَاطِ اَرَادَ اَنْ يَمْشِيَ فَمَا
مَشٰى خُطْوَةً اَوْ خُطْوَتَيْنِ اِلَّا سَقَطَ فِي
النَّارِ ثُمَّ جَاءُوْا بِالْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ
وَقَالُوْا لَهٗ اُعْبُرْ فَلَمَّا وَضَعَ قَدَمَيْهِ عَلَى
الصِّرَاطِ اِلَّا وَقَعَ فِي النَّارِ وَكَانَ الْخُلَفَاءُ كُلُّهُمْ
عَلٰى ذٰلِكَ ثُمَّ جَاءُوْا بِكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ
فَلَمَّا قَالَتِ الْجَارِيَةُ ذٰلِكَ صَاحَ عُمَرُ بْنُ
عَبْدِ الْعَزِيْزِ صَيْحَةً وَاضْطَرَبَ اضْطِرَابًا
شَدِيْدًا كَالسَّمَكِ فِي الشَّبَكِ
وَجَعَلَ يَضْرِبُ بِرَاْسِهٖ اَرْضًا
وَجِدَارًا وَالْجَارِيَةُ تَصِيْحُ وَتَقُوْلُ وَاللّٰهِ
رَاَيْتُ اَنَّكَ فِي الْجَنَّةِ وَجَاوَزْتَ الصِّرَاطَ

قیام اللیل نہ کرتا ہو وہ کامل صالحین میں سے نہیں ہے اور قیام اللیل تمہیں تمہارے پروردگار کے قریب کر دیتا ہے اور جن اشیاء سے تم اسکا قرب چاہتے ہو ان سے قریب تر ہے اور حدیث قدسی کی طرف اشارہ ہے اور وہ یہ ہے کہ بندہ ہمیشہ میری طرف نوافل سے مقرب ہوتا ہے حتی کہ میں اسے دوست رکھتا ہوں (الحدیث)

عمر ابن عبدالعزیز رض کی روایت ہے کہ وہ نہایت زاہد اور خلیفہ تھے ایک دن انکی لونڈی نے کہا اے امیر المومنین میں نے عجیب خواب دیکھا ہے۔ فرمایا کیا اس نے کہا میں نے دیکھا ہے کہ قیامت قائم ہو گئی۔ اور لوگ اٹھائے گئے اور ترازو نصب کی گئی اور پلصراط کھینچی گئی سب سے پہلے عبدالملک بن مروان کو لائے اور اس کو کہا اس سے گذر جب اس نے پلصراط پر قدم رکھا اور چلنا چاہا۔ تو ایک یا دو قدم بھی نہ چل سکا کہ جہنم میں گرا پھر ولید بن عبدالملک کو لائے اور کہا گذر اس نے بھی دو قدم نہ رکھے تھے کہ جہنم میں گر پڑا۔ اور کل خلفاء کا ایسا ہی حال ہوا پھر اے امیر المومنین آپ کو لائے یہ بات لونڈی کے منہ سے نکلی ہی تھی۔ کہ عمر بن عبدالعزیز رح چلائے اور سخت مضطرب ہوئے۔ جیسے مچھلی جال میں بیقرار ہوتی ہے اور اپنے سر کو زمین اور دیواروں سے پٹکنے لگے اور لونڈی چلاتی تھی۔ قسم ہے اللہ تعالیٰ کی میں نے دیکھا۔ کہ آپ جنت میں ہیں۔ پلصراط وغیرہ

مِيَالِمًا وَّلَمْ يَسْمَعْ كَلَامَهَا مِنْ اِضْطِرَابِهٖ

(موعظة)

قَالَ الْاِمَامُ الْغَزَالِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ اِذَا كَانَ اَوَّلُ
لَيْلَةٍ نَادٰى مُنَادٍ مِّنْ تَحْتِ الْعَرْشِ اَلَا لِيَقُمِ
الْعَابِدُوْنَ فَيَقُوْمُوْنَ وَيُصَلُّوْنَ مَاشَاءَ
اللّٰهُ ثُمَّ يُنَادِيْ مُنَادٍ فِيْ شَطْرِ اللَّيْلِ اَلَا لِيَقُمِ
الْخَائِفُوْنَ الَّذِيْنَ يُطِيْلُوْنَ قِيَامَهُمْ فِي الصَّلٰوةِ
اِلَى السَّحَرِ ثُمَّ يُنَادِيْ مُنَادٍ لِيَقُمِ الْمُسْتَغْفِرُوْنَ
فَيَقُوْمُوْنَ فَيَسْتَغْفِرُوْنَ وَاِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ نَادٰى
مُنَادٍ اَلَا لِيَقُمِ الْغَافِلُوْنَ فَيَقُوْمُوْنَ مِنْ
فُرُشِهِمْ كَالْمَوْتٰى نُشِرُوْا مِنْ قُبُوْرِهِمْ وَلِهٰذَا
اَوْصٰى لُقْمَانُ اِبْنَهٗ وَقَالَ يَا بُنَيَّ لَا تَكُنْ نَائِمًا
وَالدِّيْكُ يُنَادِيْ فِي الْاَسْحَارِ وَاَنْتَ نَائِمٌ
وَقَالَ الشَّيْخُ مُحْيِ الدِّيْنِ الْعَرَبِيُّ قُدِّسَ سِرُّهٗ
عَلَيْكَ مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ بِمَا يُزِيْلُ عَنْكَ
اِسْمَ الْغَفْلَةِ وَاَقَلُّ ذٰلِكَ بِعَشْرِ اٰيَاتٍ اَيْ
فِي الصَّلٰوةِ وَكَذَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ
الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ
السَّلَامُ مَنْ قَامَ بِعَشْرِ اٰيَاتٍ فِي الصَّلٰوةِ
لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ وَمَنْ قَامَ بِمِائَةِ
اٰيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِيْنَ وَمَنْ قَامَ بِاَلْفِ
اٰيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْمُكْثِرِيْنَ ثَوَابًا وَهُوَ كَمَنْ
تَصَدَّقَ بِسَبْعِيْنَ اَلْفَ دِيْنَارٍ

(كذا في زبدة الواعظين)

حُكِيَ اَنَّ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ مَرَّ يَوْمًا

سے سالم گذر گئے ہیں لیکن عمر بن عبد العزیز
بوجہ اضطراب اسکی بات نہ سنتے تھے (موعظہ)

حجۃ الاسلام میں امام غزالی رحمۃ اللہ نے فرمایا اول
شب عرش کے تلے سے پکارنیوالا پکارتا ہے کہ عابد
لوگ کھڑے ہو جائیں اور جسقدر خدا چاہے نماز ادا کریں
پھر نصف رات کو پکارتا ہے کہ اللہ سے ڈرنیوالے بندے
کھڑے ہو جائیں جو نماز میں صبح تک کھڑا ہونا چاہتے
ہیں پھر پکارتا ہے چاہیے کہ استغفار کرنیوالے اٹھیں
پس وہ اٹھتے ہیں اور استغفار کرتے ہیں جب صبح ہوتی
ہے تو پکارتا ہے غافلو! اپنی خوابگاہوں سے مردوں
کی طرح اٹھو جیسے کہ وہ اپنی قبروں سے اٹھینگے
اور اس لئے لقمان حکیم نے اپنے بیٹے کو وصیت کی
۱۸۳ تھی اے بیٹا مرغ کے صبح کو پکارنے کیوقت مت سو
شیخ محی الدین عربی قدس سرہ نے فرمایا تجھ پر
قیام اللیل بقدر ضروری ہے کہ تجھ سے غفلت کا نام
دور کر دے اور کم از کم اسکا نماز میں دس آیتیں ہیں
ایسا ہی عبد اللہ بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا جو شخص رات
کی نماز میں دس آیتیں بھی پڑھے وہ غافلوں میں نہیں
لکھا جاتا اور جو سو آیت سے قیام کرے وہ قانتین میں
درج کیا جاتا ہے اور جو ہزار آیت سے قیام کرے ذ
زیادہ ثواب لینے والوں میں لکھا جاتا ہے مثل اسکی
کہ صدقہ کیا اس نے ستر ہزار دینار کا

(زبدۃ الواعظین میں اسیطرح ہے)

نقل ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک دن ایک

برجلٍ وهو يصلي مع خضوعٍ وخشوعٍ فقال
يا ربِّ ما احسن صلوٰته قال الله تعالى يا موسى
لو صلّى في كلّ يومٍ وليلةٍ الف ركعةٍ
واعتق الف رقبةٍ وصلّى الف جنازةٍ و
حجّ الف حجّةٍ وغزا الف غزوةٍ لم ينفعه
حتّى يؤدّي زكوٰة ماله -

شخص کے پاس گذرے کہ وہ نہایت خشوع وخضوع سے نماز
پڑھ رہا تھا آپ نے فرمایا اے پروردگار اسکی نماز
کیسی اچھی ہے پروردگار نے فرمایا اے موسی اگر یہ ہر دن اور
رات میں ہزار رکعت نماز پڑھے اور ہزار غلام آزاد کرے
اور ہزار جنازہ پڑھے اور ہزار حج کرے اور ہزار جہاد کرے یہ
چیزیں اسے کچھ فائدہ نہیں ہوسکتی تا وقتیکہ اپنے مال کی زکوۃ ادا نہ کرے

فضیلت فقراء و تعظیم مہمان وغیرہ

واصبر نفسك مع الذين يدعون ربّهم
بالغدٰوة والعشيّ يريدون وجهه ولا تعد
عيناك عنهم تريد زينة الحيوٰة الدنيا
ولا تطع من اغفلنا قلبه عن ذكرنا
واتّبع هواه وكان امره فرطا ۱۸۴
عن انس بن مالكٍ رضي الله تعالى عنه انّه
قال قال رسول الله صلّى الله عليه وسلّم
من صلّى عليّ صلوٰةً بان قال اللّهمّ صلّ
على محمّدٍ معناه يا ربّ ما اعطيته من
الشرف والكرامة صلّى الله عليه عشرًا
الصّلوٰة من الله على العبد رحمةٌ له و
حُطّت عنه عشر خطيئاتٍ ورُفعت له
عشر درجاتٍ
عن انسٍ رضي الله تعالى عنه انّه قال بعث
الفقراء الى رسول الله صلّى الله عليه و
آله وسلّم واحدًا فقال يا رسول الله صلّى الله عليه
وآله وسلّم انّي رسول الفقراء اليك قال

اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ روک رکھ جو اپنے پروردگار کو
صبح و شام پکارتے ہیں اور اسکی رضامندی چاہتے ہیں
اور اُنسے اپنی آنکھیں پھیر کر تو چاہتا ہے آرائش زندگانی دنیا کی
اور نہ فرمانبرداری کر اس شخص کی ہم نے اسکے دل کو اپنے ذکر
سے غافل کیا اور اس نے اپنی خواہش کا پیچھا کیا اور اسکا کام ضائع
انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ حضور
علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا جس شخص نے ہم پر درود بھیجا کہ کہا
اللّٰھمّ صلّ علی محمّد یعنی اے پروردگار رسول کریم صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو جو شرافت و کرامت تو نے دی اس سے زیادہ کر
اللہ تعالی اس پر دس دفعہ رحمت بھیجتا ہے صلوۃ اللہ تعالی
کی جانب سے بندے پر رحمت ہے اس کے لئے۔
اور کم کئے جاتے ہیں دس گناہ اس کے اور اسکے واسطے
دس درجے بلند کئے جاتے ہیں۔

انس رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے فرمایا گروہ
فقراء میں سے ایک کو انھوں نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام
کی خدمت میں بھیجا۔ اور کہا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم میں فقراء کی طرف سے آپکی خدمت میں آیا ہوں فرمایا

مرحبا بك وبمن اتى امامك جئت من قوم احبهم
الله تعالى يا رسول الله يقول الفقراء ان الاغنياء
قد ذهبوا بالخير كله يحجون ولا نقدر
عليه ويعتقون ولا نقدر عليه واذا مرضوا
بعثوا بفضل اموالهم ذخرا فقال سلّم
على الفقراء وبلّغهم عني ان من صبر منكم
واحتسب فله ثلث خصال ليست للاغنياء
الاولى ان في الجنة غرفة من ياقوتة حمراء
ينظر اليها اهل الجنة كما ينظر اهل الدنيا
الى النجوم ولا يصل اليها الا نبي او دري او
شهيد او مؤمن فقير والثانية يدخل
الفقراء الجنة قبل الاغنياء بنصف يوم و
هو مقدار خمس مائة عام يتمتعون فيها
حيث ما شاؤوا ويدخل سليمان بن داود
عليهما السلام الجنة بعد دخول الانبيا
باربعين عاما بسبب المال والملك الذي اعطاه
الله تعالى في الدنيا وقال عليه الصلوٰة
والسلام ان الفقراء المهاجرين يسبقون
الاغنياء يوم القيامة الى الجنة باربعين
خريفا اي سنة فان قلت ما التوفيق بين
الحديثين قلنا يجوز ان يكون السابق بخمس
مائة عام فقيرا صابرا والسابق باربعين
خريفا غير صابر او يجوز ان يكون السابق
باربعين خريفا فقراء المهاجرين على اغنيائهم
لا مطلق الفقراء والاغنياء

مرحبا بک وبمن اتی امامک تو ایسی قوم کی طرف سے آیا ہے کہ
جنہیں اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم وہ کہتے ہیں کہ اغنیاء لوگ بڑھ گئے کہ وہ حج
کرتے ہیں اور ہم اسپر قادر نہیں اور وہ غلام آزاد کرتے
ہیں اور ہمیں قدرت نہیں جب وہ بیمار ہوتے تو اپنے مال
سے فی سبیل اللہ دیتے ہیں آپ نے فرمایا فقراء پر میرا سلام پڑھ
کر کہدے جو تمہیں اللہ کے لئے صبر کریگا اسے تین باتیں حاصل
ہوں گی جو اغنیاء کو نہ ہوں گی - اوّل
جنت میں ایک بالاخانہ یاقوت سرخ کا ہے
اسے اہل جنت اسطرح دیکھینگے جسطرح اہل دنیا ستارونکو
۱۸۵ دیکھتے ہیں - اور وہاں تک سوا نبیوں اور ولیوں
اور شہیدوں اور مومن فقیروں کے کوئی نہ پہنچیگا -
دوم فقراء اغنیاء سے نصف دن پہلے جو پانچ سو سال کے
برابر ہے جنت میں داخل ہونگے - جہاں جائینگے وہاں
آرام کرینگے - اور حضرت سلیمان بن داؤد بھی جنت میں
باقی پیغمبروں سے چالیس برس پیچھے داخل ہونگے بسبب
کثرت مال اور ملک کے کہ اللہ تعالیٰ نے انکو دنیا میں عطاء
کیا - اور فرمایا فقراء مہاجرین قیامت کیدن اغنیاء سے
چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہونگے - اگر تو ان دونو
حدیثوں کی مطابقت چاہے - تو وہ یہ ہے - ممکن ہے
کہ پانچ سو (۵۰۰) برس سابق سے مراد فقیر صابر ہو
اور سابقیں چالیس برس سے مراد فقیر غیر صابر ہوں
اور ممکن ہے کہ سابق چالیس برس سے مراد فقراء
مہاجرین ہوں - اغنیاء مہاجرین پر نہ مطلق
فقراء اور نہ مطلق اغنیاء

حکی أن رجلاً سأل عبد الله بن عمرو رضی
الله عنهما فقال ألسنا من فقراء المهاجرین
فقال ألك امرأة تأوی إلیها فقال نعم قال
ألك مسكن تسكنه قال نعم قال أنت
من الأغنياء قال فإن لي خادماً فقال أنت
من الملوك الثالثة إذا قال الفقير سبحان الله
والحمد لله ولا إله إلا الله والله أكبر مخلصاً و
قال الغني مثل ذلك مخلصاً لم يبلغ ثواب الغني
مثل ثواب الفقير إن أنفق الغني معها عشرة آلاف درهم
وكذا الحال في كل أعمال البر فرجع الفقراء إلى رسولهم
فأخبرهم بذلك قالوا رضينا
بالفقر (انتهى من ابن ملك على المشارق) ۱۸۶
وقال أبو الليث للفقراء خمس كرامات
إحداها أن ثواب عملهم أكثر من ثواب عمل الأغنياء
في الصلوة والصدقة وغيرهما والثانية
أن الفقير إذا اشتهى شيئاً لا يجده يكتب له
من الأجر والثالثة أنهم سابقون إلى الجنة
والرابعة أن حسابهم في الآخرة أقل
والخامسة أن ندامتهم أقل لأن الأغنياء
يتمنون في الآخرة أن لو كانوا فقراء
قال النبي عليه السلام يقوم فقراء أمتي
يوم القيمة وجوههم كالقمر وشعورهم
منسوجة بالدر والياقوت و
بأيديهم أقداح من نور والجالسون
على منابر من نور والناس في

حکایت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے
ایک شخص نے پوچھا۔ کیا ہم فقراء مہاجرین سے نہیں ہیں
فرمایا۔ کیا تیری عورت ہے اس نے کہا ہاں ہے فرمایا کیا تیرا
گھر ہے کہا ہاں۔ فرمایا تو اغنیاء میں سے ہے اس نے
کہا میرے پاس غلام بھی ہیں۔ فرمایا۔ تو تو بادشاہوں
میں سے ہے سوم جبکہ فقیر نے سبحان اللہ والحمد للہ
ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر خالص طور پر کہا اور اسی
طرح غنی نے کہا۔ تو غنی کا ثواب فقیر کے ثواب کے برابر
نہ ہوگا۔ اگر غنی اس کے ساتھ ہزار درہم خرچ کرے
اور تمام نیک اعمال میں یہی حال ہے پس وہ واپس
ہوگیا اور انکو جاکر خبر دی وہ سنکر خوش ہوئے
اور کہا اے پروردگار ہم فقیری سے خوش ہیں (از ابن ملک)
ابو اللیث نے فرمایا۔ فقراء کو پانچ بزرگیں ہیں۔
اول یہ کہ نماز صدقہ وغیرہ اعمال کا ثواب فقراء کا بسبب
اغنیاء کے زائد ہے دوم یہ کہ جب فقیر کسی شے
کو چاہے اور وہ اسے نہ پائے تو اسکے لئے اجر لکھا جاتا
ہے سوم وہ جنت میں پہلے جائیں گے چہارم انکا
حساب آخرت میں کم ہوگا پنجم ان کو انکو ندامت کم
ہوگی کیونکہ اغنیاء قیامت کے دن خواہش کرینگے کہ
کہ کاش وہ بھی فقیر ہوتے۔
حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا میری امت
کے فقراء قیامت کے دن اٹھینگے کہ ان کے چہرے
مثل چاند۔ اور ان کے بال موتی۔ اور یاقوت
سے گوندے ہوئے اور ان کے ہاتھوں میں نور کے
پیالے ہونگے اور وہ نور کے منبر پر بیٹھے ہونگے حالانکہ لوگ

الحساب فینظر اهل الجنة الیهم یقولون
اهؤلاء من الملائکة فیقولون لا و ینظر
الیهم الملائکة فیقولون هؤلاء من الانبیاء فیقولون
لا بل نحن من امة محمد علیه السلام
فیقولون بای الاعمال رزقکم الله تعالی
هذه الدرجات فیقولون لم اعمالنا
کثیرة ولم نصم الدهر ولم نقم اللیل بل
کنا نحافظ علی الصلوات الخمس بالجماعة و
واذا سمعنا اسم محمد علیه السلام فاضت
عیوننا بالدمع وکنا ندعوا من قلب خاشع
ونشکر الله علی الفقر الذی اصابنا

(زبدة الواعظین)

وقال الجنید البغدادی رحمه الله تعالی
الفقر ثلاثة احرف الفاء هو الفناء و
فراغ الخاطر والقاف هو القناعة والراء
هو الریاضة وان لم یکن هذه الصفات
موجودة فی الفقیر لا یکون فقیرا
یحکی ان الجنید البغدادی رحمه الله تعالی
لما مات ابدل مکانه رجل یقال له محمد
الحریری وهو قد جاور مکة سنة لم یفطر
ولم ینم ولم یسند ظهره الی جدار ولم
یمد رجلیه فلما مضی من عمره ستون
جلس فی مقام القطبیة قیل له ای شیء
رأیت من العجائب قال بینما انا جالس
فی زاویة نحل علی شاب حاسر الرأس و

حساب میں ہونگے اور اہل جنت انکی طرف دیکھینگے اور کہینگے
کیا یہ فرشتے ہیں؟ وہ کہیں گے نہیں اور فرشتے انکو دیکھکر
کہینگے کیا یہ نبی ہیں؟ وہ کہیں گے نہیں بلکہ ہم حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں سے ہیں وہ پوچھینگے
کس سبب سے تمہیں اللہ تعالیٰ نے یہ درجات عطا فرمائے
ہیں کہینگے ہمنے کوئی بہت عمل نہیں کیو نہ تو زمانہ بھر
روزے ہی رکھے۔ اور نہ تمام نماز پڑھی۔ بلکہ ہم
صرف پانچوقتی نماز باجماعت ادا کرتے تھے۔ اور
جب ہم حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا نام مبارک (محمدؐ)
سنتے تھے تو ہماری آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے
تھے اور ہم نہایت عاجزی سے دعا کیا کرتے تھے
اور فقیر پر شکر کرتے تھے (زبدۃ الواعظین)
اور جنید بغدادی علیہ الرحمۃ نے فرمایا فقر کے ۱۸۷
تین حرف ہیں (ف) وہ فنا ہے۔ اور فراغ خاطر
(ق) وہ قناعت ہے (ر) وہ ریاضت ہے
اگر فقیر میں یہ تین صفتیں موجود نہ ہوں۔ تو وہ
فقیر نہیں ہوتا۔

حکایت ہے کہ جنید بغدادی علیہ الرحمۃ نے
جب وفات پائی اور انکی جگہ ایک اور شخص جن کا نام
محمد حریری تھا بدلے گئے۔ اور وہ مکہ میں ٹھیرے
تھے۔ سال تک نہ افطار کیا تھا اور نہ سوئے اور نہ
پیٹھ کو دیوار سے لگایا تھا۔ اور نہ پاؤں پھیلائے جب
ساٹھ برس کی عمر ہو گئی تو مقام قطبیت انکو عطا ہوا لوگوں نے
پوچھا آپنے عجائبات میں سے کونسی عجیب بات دیکھی ہے
کہا میں ایک گوشے میں بیٹھا تھا کہ ایک جوان ننگے سر اور ننگے پاؤں

حافیاً رجلیه متفرقاً شعره مصفراً وجهه
فجعل یتوضأ وصلی رکعتین ثم جعل رأسه
فی جیبه حتی حضرت وقت المغرب فصلی
معنا المغرب ثم جعل رأسه فی جیبه فاتفق فی
تلک اللیلة ان دعا خلیفة بغداد الصوفیة
للضیافة فاردنا الخروج للاجابة فقلت یا
فقیر ترید ان تخرج معنا للاجابة دعوة
الخلیفة قال لیس لی حاجة عند الخلیفة ولکن
ارید ان تجعل لی عصیدة سخینة فقلت فی
نفسی هو المتوانی فی الاجابة ویرید شیئاً فترکته
وأتیت مجلس الخلیفة ثم اتیت زاویتی
فرأیت الشاب کان نائماً فنمت انا ۱۸۸
فاذا رأیت رسول الله علیه السلام
ومعه الشیخان الانوران وخلفه جمع
عظیمة تتلألأ وجوههم نوراً فقیل لی هذا
رسول الله وعن یمینه ابراهیم خلیل
الله وعن یساره موسی کلیم الله والذین
خلفه مائة واربعة وعشرون الفاً من
الانبیاء صلوات الله علیهم اجمعین
فاستقبلت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم
لاقبل یده فحول وجهه عنی ثم فعلت
کذا فحول وجهه ثانیاً وثالثاً فقلت یا
رسول الله ای شیء صدر منی واعرضت
عنی بوجهک الکریم فنظر الی محمد صلی
الله علیه وسلم وجهه کالیاقوتة الحمراء

پراگندہ بال زرد چہرہ آیا۔ اور اس نے وضو کیا۔ اور
دو رکعت نماز گزاری پھر گریبان میں سر ڈال لیا
یہاں تک کہ مغرب ہو گئی پس اس نے مغرب ہمارے
ساتھ پڑھی پھر سر گریبان میں ڈال لیا۔ اتفاقاً اس
رات خلیفہ بغداد نے صوفیوں کو ملاقات کیلئے بلایا ہم
نے اجابت دعوت کیلئے جانا چاہا۔ تو میں نے کہا اے فقیر
تو بھی خلیفہ کی اجابت دعوت کیلئے ہمارے ساتھ جانا
چاہتا ہے اس نے کہا مجھے خلیفہ سے کوئی کام نہیں لیکن چاہتا
ہوں کہ تو میرے لئے عصیدہ گرم بناوے کہ وہ ایک قسم حلوے کی
ہے میں نے اپنے دل میں کہا اس نے اجابت دعوت میں میرا ساتھ
نہ دیا۔ بلکہ مجھ سے سوال کرتا ہے پس اسکو چھوڑ کر خلیفہ
کی مجلس میں آیا پھر میں زاویہ میں واپس آیا اور دیکھا کہ وہ
جوان سویا ہوا ہے میں بھی سو رہا۔ ناگاہ دیکھا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے ساتھ دو پیر نورانی ہیں اور آپ کے
پیچھے بڑی جماعت تھی کہ انکے چہروں سے نور چمک رہا تھا مجھے بتایا
گیا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور آپ کی دائیں
جانب حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور بائیں جانب حضرت
موسیٰ کلیم اللہ ہیں اور ان کے پیچھے ایک لاکھ چوبیس ہزار
پیغمبر علیہم السلام ہیں میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا
استقبال کیا تاکہ آپ کے ہاتھ مبارک کو بوسہ دوں آپ نے
مجھ سے منہ پھیر لیا۔ پھر میں نے اسیطرح کیا پھر آپ نے
دوسری اور تیسری دفعہ پھیر لیا میں نے عرض کیا
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے کیا قصور سرزد
ہوا کہ آپ نے اپنا چہرہ مبارک پھیر لیا۔ آپ نے
میری طرف دیکھا اور آپکا چہرہ مبارک گویا لعل سرخ یاقوت

لِجِلْدَتِهٖ فَقَالَ رُبَيْقَتُرَا مِنْ فُقَرَائِنَا اَرَادَ مِنْكَ
عَصِيْدَةً فَبَخِلْتَ بِهَا وَتَرَكْتَهٗ جَائِعًا فِيْ
هٰذِهِ اللَّيْلَةِ فَانْتَبَهْتُ خَائِفًا تَرْتَعِدُ فَرَائِصِيْ
(وَهِيَ اللُّحُوْمُ الَّتِيْ يَتَعَلَّقُ بِالْعَصَبِ)
فَغَابَ الشَّابُّ فَلَمْ اَجِدْهُ فِيْ مَكَانِهٖ فَخَرَجْتُ
مِنَ الزَّاوِيَةِ وَرَاَيْتُهٗ يَذْهَبُ فَقُلْتُ يَافَتٰى
بِاللّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَكَ اِصْبِرْ سَاعَةً حَتّٰى اَجِيْئَ
بِعَصِيْدَةٍ فَنَظَرَ اِلَيَّ مُتَبَسِّمًا فَقَالَ يَا شَيْخُ مَنْ
اَرَادَ لُقْمَةً مِنْكَ فَاَبَيْتَ وَجُوْدُ مِائَةٍ وَّاَرْبَعَةٍ
وَّعِشْرِيْنَ اَلْفًا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ يَاْتُوْنَكَ شُفَعَاءَ
لِلُقْمَةٍ مِنْ عَصِيْدَةٍ قَالَ هٰذَا وَغَابَ
(مشکوٰۃ الانوار)

قَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَلضَّيْفُ بَرَكَةٌ
مِنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةٌ مِنَ اللّٰهِ مَنْ اَكْرَمَ الضَّيْفَ فَهُوَ
مَعِيْ فِي الْجَنَّةِ وَمَنْ لَّمْ يُكْرِمِ الضَّيْفَ فَلَيْسَ مِنِّيْ
وَقَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ اَرَادَ اَنْ يُّحِبَّهُ
اللّٰهُ تَعَالٰى وَرَسُوْلُهٗ فَلْيَاْكُلْ مَعَ ضَيْفِهٖ قَالَ
النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ حَقِّ الصَّدَقَةِ وَفَضَائِلِهَا
اَلصَّدَقَةُ سِتْرٌ مِّنَ النَّارِ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ
يَسْتَظِلُّ النَّاسُ بِظِلِّ صَدَقَاتِهِمْ (زهرة الرياض)

مرغ کی طرح تھا۔ اور فرمایا ہمارے فقیروں میں سے
ایک نے تجھ سے عصیدہ چاہا لیکن بخل کیا۔ اور اسے
آج رات بھوکا چھوڑ دیا۔ اس سے میں خوف زدہ ہوکر
اٹھ کھڑا ہوا۔ کہ میرے پٹھوں کا گوشت کانپتا تھا۔
وہ جوان غائب ہو گیا میں نے اسے مکان میں نہ پایا
میں بھی گوشے سے نکلا اور دیکھا۔ کہ وہ جا رہا ہے
میں نے کہا اے جوان تجھے خدا کی قسم جس نے تجھ کو پیدا کیا
ہے ذرا ٹھیر جا کہ میں عصیدہ لاؤں اُسنے میری طرف
مسکراتے ہوئے دیکھا اور کہا اے شیخ کون چاہے تجھ سے ایک
لقمہ اور کہاں ہے زیارت ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں
علیہم السلام کی کہ وہ تیرے پاس عصیدہ کے لقمہ کی سفارش
۱۸۹ کیلئے تشریف لاویں یہ کہکر غائب ہو گیا (مشکوٰۃ الانوار)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ مہمان برکت
اور نعمت ہے اللہ کی طرف سے جس نے مہمان کی عزت
کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا اور جو مہمان کی عزت نہ
کرے وہ میری امت سے نہیں ہے۔ اور فرمایا جو اللہ اور
اسکے رسول کی محبت کے لیے چاہیے کہ وہ مہمان کے ساتھ
کھائے اور صدقہ کے فضائل میں فرمایا۔ صدقہ
آگ سے حجاب ہے قیامت کے دن لوگ اپنے صدقات
سے سایہ لینگے (زہرۃ الریاض)

دنیاوی زندگی کی مثال مال اور اولاد کا حال

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَاءٍ اَنْزَلْنٰهُ
مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ
هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ وَكَانَ

یارسول اللہ ان کے لئے دنیا کی زندگانی کی مثال بیان کیجئے
کہ وہ پانی کی مانند ہے جو ہم نے آسمان سے اتارا پھر اس کے سبب سے
زمین کا سبزہ گھنا ہوگیا پھر چورہ چورہ کہ اڑاتی پھرتی ہیں ہوائیں اور

اَللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِیْنَةُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ
الْبَاقِیَاتُ الصّٰلِحٰتُ خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا
وَّخَیْرٌ اَمَلًا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَعَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ
عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَنَّهٗ قَالَ
اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی خَلَقَ مَلَكًا وَّاَعْطَاهُ سَمْعَ
الْخَلَائِقِ كُلِّهَا وَقَائِمٌ عَلٰی قَبْرِیْ اِلَی الْقِیٰمَةِ فَمَا
مِنْ اَحَدٍ مِّنْ اُمَّتِیْ یُصَلِّیْ عَلَیَّ اِلَّا اَسْمَاهُ
بِاسْمِهٖ وَاسْمِ اَبِیْهِ وَقَالَ یَا مُحَمَّدُ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ یُصَلِّیْ عَلَیْكَ
۱۹۰ قَالَ عِیْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ الدُّنْیَا ثَلٰثَةُ اَیَّامٍ
اَمْسِ قَدْ مَضٰی مَا بِیَدِكَ مِنْهُ شَیْءٌ وَّیَوْمُ
غَدٍ لَا تَدْرِیْ اَتُدْرِكُهٗ اَمْ لَا وَیَوْمٌ اَنْتَ فِیْهِ
فَاغْتَنِمْهُ الدُّنْیَا ثَلٰثُ سَاعَاتٍ سَاعَةٌ
مَضَتْ وَسَاعَةٌ لَا تَدْرِیْ اَنَّهٗ اَتُدْرِكُهَا
اَمْ لَا وَسَاعَةٌ اَنْتَ فِیْهِ فَاغْتَنِمْهَا فَلَسْتَ
تَمْلِكُ بِالْحَقِیْقَةِ اِلَّا سَاعَةً وَّاحِدَةً اِذَا
الْوَقْتُ مِنْ سَاعَةٍ اِلٰی سَاعَةٍ اَلدُّنْیَا ثَلٰثَةُ
اَنْفَاسٍ نَفَسٌ مَضٰی عَمِلْتَ فِیْهِ مَا عَمِلْتَ
وَنَفَسٌ لَا تَدْرِیْ اَتُدْرِكُهٗ اَمْ لَا وَنَفَسٌ
اَنْتَ فِیْهِ وَلَا سَاعَةَ فَبَادِرْ فِیْ هٰذَا النَّفَسِ
لَا یَوْمًا وَلَا سَاعَةً فَبَادِرْ فِیْ هٰذَا النَّفَسِ
اَلْوَاسِعِیَا اِلَی الطَّاعَةِ قَبْلَ اَنْ تَفُوْتَ وَاِلَی
التَّوْبَةِ قَبْلَ اَنْ تَمُوْتَ فَلَعَلَّكَ فِی النَّفَسِ.

اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے۔

مال اور بیٹے حیاتی دنیا کی زینت ہیں اور باقی رہنے
والی نیکیاں بہتر ہیں تیرے پروردگار کے نزدیک
(ثواب میں اور امید رکھتے میں)

ابوہریرہ اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے مروی
ہے وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کرتے ہیں آپ نے
فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ پیدا کیا۔ اور اسے کل
مخلوقات کی سماعت عطا کی اور وہ میری قبر پر قیامت
تک کھڑا رہیگا جو میرا امتی مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ
اسکا نام لیکر کہتا ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فلاں بن فلاں آپ پر درود بھیجتا ہے۔

حضرت عیسیٰ نے فرمایا۔ دنیا تین دن ہے کل کا دن
جو گذر گیا۔ اس سے تیرے ہاتھ میں کوئی شے نہیں
اور کل کا دن جسکی نسبت معلوم نہیں تو اسے پائے یا نہ اور
تیسرا دن وہ دن ہے جسمیں تو ہے اسکو غنیمت جان دنیا تین
ساعتیں ہیں ایک ساعت جو گذر گئی اور ایک ساعت آنیوالی ہے
جسکا تجھے علم نہیں تو اسے پائے یا نہ اور تیسری ساعت موجود
جسمیں تو ہے اسے غنیمت سمجھ تو درحقیقت اسی ایک ساعت کا مالک ہے
کیونکہ وقت ایک ساعت سے دوسری ساعت تک ہے دنیا
تین نفس ہے ایک نفس جو گذر گیا۔ اسمیں تونے جو کچھ کیا سو کیا
اور ایک نفس آنے والا ہے تو نہیں جانتا کہ اسے پائیگا یا نہ
اور ایک نفس جسمیں تو ہے پس تو صرف ایک ہی نفس کا
مالک ہے نہ دن کا نہ ساعت کا پس اسی ایک نفس میں
طاعت الٰہی کی طرف موت سے پہلے جلدی کر اور موت سے
پہلے توبہ کر شاید تو دوسرے نفس میں مر جاوے

الثانی تموت وافضل الاعمال حفظ الاوقات
عند الانفاس فان من ضیع وقته ضیع
عمره - (تنبیه الغافلین)

روی ان ابن عمر رضی الله تعالی عنهما
جاء من المکتب وهو یبکی فقال له عمر
رضی الله عنه ما یبکیک یا ولدی فقال
ان صبیان فی المکتب عدوا رقاع قمیصی
وقالوا انظروا الی ابن امیر المؤمنین
کم رقعة فی قمیصه وقد کان ثوب ابن
عمر رضی الله تعالی عنه مرقعا فی اربعة
عشر موضعا وبعض الرقع کان من ادیم
فبعث عمر رضی الله عنه الی الخازن وقال
اقرضنی من البیت المال اربعة دراهم الی
راس شهر فاذا کان راس الشهر احمل من مشاهری
ای مما اخذ من وظیفتی ثم ارفعها من بیت
المال فکتب الیه الخازن یا عمر رض اتامن
علی حیاتک شهرا حتی نقدی لک فما تفعل
بدراهم بیت المال لو مت وبقیت علیک
فلما سمع عمر رض کلام الخازن بکی وقال
یا بنی ارجع الی الکتاب فانی لا امن علی
روحی ساعة (مشکوة الانوار)

وفی حدیث عمرو بن الحارث رضی الله
عنهما ترك رسول الله صلی الله علیه وسلم
الا سلاحه وبغلته وارضا جعلها صدقة
قالت عائشة رضی الله عنها لقد مات

اور افضل اعمال حفظ اوقات ہے سانس لینے کے وقت کیونکہ
جس شخص نے اپنا وقت ضائع کیا۔ اُس نے عمر ضائع کی۔
(تنبیہ الغافلین)

روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما مکتب خانہ سے
روتے ہوئے آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا
کیوں روتا ہے اُس نے کہا مکتب خانہ کے لڑکوں
نے میرے کُرتے کے پیوند گنے ہیں اور ایک
دوسرے کو کہتے ہیں امیر المومنین کے لڑکے کی
طرف دیکھو کہ اُس کے کرتے میں کسقدر پیوند
لگے ہیں اور اُن کے کُرتے کو چودہ جگہ پیوند لگے تھے
اور بعض پیوند چمڑے کے بھی تھے۔ پس حضرت
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خازن کیطرف کہلا بھیجا ۱۹۱
کہ مجھے بیت المال سے چار درہم شروع مہینے تک قرض
دیں جب شروع مہینے کا ہوگا۔ تو میرے ماہوار
وظیفہ یا تنخواہ میں سے وضع کرا کے بیت المال
لیتا ہوں خازن نے جواب میں لکھا ہے عمر کیا تو اپنی زندگی پر
ایک ماہ کے لئے بیخوف ہے اگر تم مرجاؤ۔ اور تم پر بیت المال
کے دراہم باقی رہجائیں تو کیا کرو گے۔ حضرت عمر رض
خازن کا کلام سنکر رو دیئے۔ اور کہا۔ بیٹا! مکتب
خانہ میں جاؤ۔ کیونکہ میں اپنی حیاتی سے ایکدم بھی
بےخوف نہیں ہوں۔ (مشکوۃ الانوار)

عمر بن حارث رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سوائے ہتھیار جنگ اور خچر اور
اس زمین کے کہ صدقہ کیا کوئی ترکہ نہیں چھوڑا
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا حضور علیہ السلام

رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وما في بيتي شيء
يأكله ذو كبد إلا شطر شعير في رف لي وقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم إنه عرض علي
أن تجعل لي بطحاء مكة ذهبا فقلت
يا رب أجوع يوما وأشبع يوما فأما اليوم
الذي أجوع فيه فأتضرع إليك وأدعوك
وأما اليوم الذي أشبع فيه فأحمدك
وأثني عليك وفي حديث آخر أن جبرائيل
عليه السلام نزل فقال له يا محمد إن
الله تعالى يقرئك السلام ويقول لك أتحب
أن أجعل لك هذه الجبال ذهبا وتكون
معك حيث ما كنت فأطرق الساعة ثم ١٩٢
قال يا جبرائيل إن الدنيا دار من لا دار
له ومال من لا مال له قد يجمعها من لا
عقل له فقال له جبرائيل ثبتك الله
يا محمد بالقول الثابت (طب)

عن سعيد رضي الله عنه عن النبي عليه
السلام أنه قال لبلال رضي الله عنه يا
بلال مت فقيرا ولا تمت غنيا (طب)

عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما
قال كنت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم
فإذا أتاه رجل أبيض الوجه حسن
الشعر أبيض الثياب فقال السلام عليك
يا رسول الله ما الدنيا قال كحلم النائم وما
الآخرة فقال فريق في الجنة

نے وفات پائی - حالانکہ میرے گھر میں کوئی شے کھانے والی موجود نہ تھی سوائے تھوڑے سے جو کے طاق میں - اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے جناب باری سے ارشاد کیا گیا کہ میرے لئے بطحائے مکہ سونا بنایا جائے میں نے کہا پروردگارا میں ایک دن بھوکا رہوں گا اور ایک دن کھاؤں گا جس دن بھوکا رہونگا اس دن زاری کرونگا اور دعا مانگوں گا - اور جس دن کھاؤنگا اس دن حمد و ثناء کرونگا - اور دوسری حدیث میں ہے کہ جبرائیل علیہ السلام نے آکر کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ پر اللہ سلام بھیجتا ہے اور فرماتا ہے کیا پسند کرتے ہو کہ تمہارے لئے یہ پہاڑ سونے کے کر دوں جہاں آپ ہوں وہاں وہ پہاڑ بھی رہیں پس آپ نے ایک ساعت سرنگوں رہنے کے بعد فرمایا اے جبرائیل دنیا اس شخص کا گھر ہے جسکا کوئی گھر نہیں - اور مال اسکا جسکا کوئی مال نہیں اور اسے بے عقل شخص جمع کرتا ہے جبرائیل علیہ السلام نے کہا اللہ تجھے قول ثابت کے ساتھ ثابت رکھے (طب)

حضرت سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے حضرت بلال کو فرمایا اے بلال فقیری میں مر غنا میں (طب)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انہوں نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا کہ ایک شخص سفید چہرہ اچھے بالوں والا سفید کپڑوں والا آیا اور کہا السلام علیک یا رسول اللہ - اور پوچھا دنیا کیا ہے فرمایا مانند خواب سونے والے کے - پھر پوچھا آخرت کیا ہے فرمایا ایک فریق جنت میں - اور

وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ قَالَ فَمَا الْجَنَّةُ قَالَ بَدَلُ
الدُّنْيَا لِتَارِكِهَا فَإِنَّ ثَمَنَ الْجَنَّةِ تَرْكُ الدُّنْيَا قَالَ
فَمَا جَهَنَّمُ قَالَ بَدَلُ الدُّنْيَا لِطَالِبِهَا قَالَ فَمَا
خَيْرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ قَالَ الَّذِي يَعْمَلُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ
تَعَالٰى قَالَ فَكَيْفَ يَكُونُ الرَّجُلُ فِيهَا قَالَ مُنْتَظِرًا
لِطَالِبِ الْقَافِلَةِ قَالَ فَكَمِ الْقَرَارُ فِيهَا قَالَ قَدْرُ الْمُتَخَلِّفِ
عَنِ الْقَافِلَةِ قَالَ فَكَمْ مَا بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
قَالَ غَمْضَةُ عَيْنٍ قَالَ جَابِرٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَذَهَبَ
الرَّجُلُ فَلَمْ نَرَهُ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ هٰذَا جِبْرَئِيلُ
أَتَاكُمْ لِيُزَهِّدَكُمْ فِي الدُّنْيَا وَيُرَغِّبَكُمْ فِي
الْآخِرَةِ (زُبدۃ الواعظین)

قَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَخْلُقْ
خَلْقًا أَبْغَضَ مِنَ الدُّنْيَا وَإِنَّهُ لَمْ يَنْظُرْ إِلَيْهَا
مُنْذُ خَلَقَهَا (شفاء شریف)

قَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ حُبُّ الدُّنْيَا
رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ فَعَلَيْكَ بِالْإِعْرَاضِ عَنْهَا
قَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ أَصْبَحَ وَالدُّنْيَا
أَكْبَرُ هَمِّهِ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِي شَيْءٍ وَأَلْزَمَ
قَلْبَهُ أَرْبَعَ خِصَالٍ الْأُولٰى هَمًّا لَا يَنْقَطِعُ عَنْهُ
أَبَدًا وَالثَّانِيَةُ شُغْلًا لَا يَتَفَرَّغُ مِنْهُ أَبَدًا وَ
الثَّالِثَةُ فَقْرًا لَا يَبْلُغُ غِنًى أَبَدًا وَالرَّابِعَةُ
أَمَلًا لَا يَبْلُغُ مُنْتَهَاهُ أَبَدًا (زبدۃ الواعظین)

رُوِيَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
أَنْفَقَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَرْبَعِينَ أَلْفَ دِينَارٍ فِي
السِّرِّ وَأَرْبَعِينَ أَلْفًا فِي الْعَلَانِيَةِ حَتّٰى

ایک فریق دوزخ میں۔ پھر پوچھا جنت کیا ہے فرمایا دنیا کا
عوض ہے اسکو چھوڑنے والوں کیلئے کیونکہ جنت کی قیمت ترک
دنیا ہے پھر پوچھا جہنم کیا ہے فرمایا۔ طالب دنیا کے لیئے
عوض ہے پھر پوچھا بہتر اس امت کا کون ہے فرمایا جو خدا
کی اطاعت اور بندگی کرے پھر پوچھا دنیا میں آدمی کس طرح رہے
کیا حال ہو فرمایا منتظر مانند طالب قافلہ کے پھر پوچھا کس قدر ٹھیرنا ہوگا
فرمایا مقدار پیچھے رہنے والے قافلہ کے پھر پوچھا کس قدر فاصلہ ہے دنیا
اور آخرت کے درمیان فرمایا مقدار بند کرنے آنکھوں کے حضرت جابر
نے کہا وہ شخص چلا گیا۔ پھر اسکو ہم نے نہ دیکھا حضور علیہ
السلام نے فرمایا یہ جبرائیل تھے تمہیں دنیا میں پرہیزگاری
اور آخرت میں رغبت سکھانے کے لئے آئے تھے (زبدۃ الواعظین)

حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا خدا تعالیٰ نے کسی ۱۹۳
مخلوق کو دنیا سے بدتر پیدا نہیں کیا اور اس نے جب اسے پیدا
کیا ہے اسکی طرف کبھی نہیں دیکھا۔ (شفاء شریف)

حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا۔ دنیا کی محبت تمام
گناہوں کی جڑ ہے پس اس سے اعراض کر۔

حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا جس شخص نے
صبح کی اس حال میں کہ دنیا اسکا بڑا غم ہو اسکے لئے اللہ تعالیٰ
کیجانب سے کوئی نعمت نہیں اسکو دل میں چار خصلتیں لازم کیجاتی
ہیں پہلی یہ کہ دنیا کے غم اس سے کبھی دور نہ ہونگے۔ دوم
کہ شغل دنیا سے ہرگز فارغ نہ ہوگا سوم محتاجی کہ کبھی غنی نہ ہوگا
چہارم امید جس کی انتہا کو نہ پائیگا (زبدۃ الواعظین)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نسبت مروی ہے
کہ آپ نے چالیس ہزار دینار فی سبیل اللہ خرچ کیا پوشیدہ
طور پر اور چالیس ہزار دینار ظاہر خرچ کیا

لم یبق لہ شیٔ وانہ لم یخرج من دارہٖ ثلثۃ
ایام لما لم یجد ما یستر بہ عورتہ لم یحضر
الی النبی علیہ السلام فخرج الی بیوت نسائہ
وفتش ولم یجد شیئًا زائدًا علی حوائجھن
جاء النبی علیہ السلام الی بیت فاطمۃ رضی
اللّٰہ عنھا فاغتم لابی بکر رضی اللّٰہ عنہ وقال
لیس عندنا شیٔ نعطیہ لابی بکر رضہ کذلک
فاطمۃ رضی اللّٰہ عنھا اغتمت فخرج من عندھا حزینًا
وبقیت فاطمۃ حزینۃ لما لم تجد شیئًا تعطیہ
وحین زوجھا النبی علیہ السلام من علیؓ
دعا ابابکر رضہ وعمر رضہ وعثمان رضہ واسامۃ
۱۹۴ رضی اللّٰہ عنھم لیحملوا جھاز فاطمۃ رضی
اللّٰہ عنھا فحملوا طاحونۃ وجلدًا مدبوغًا وسادۃ
حشوھا لیف وکوزًا وقصعۃ فبکی ابوبکر
وقال یارسول اللّٰہ ھذا جھاز فاطمۃ رضہ
قال النبی علیہ السلام یا ابا بکر رضہ
ھذا کثیر لمن کان فی الدنیا فخرجت فاطمۃ
رضہ وعلیھا شملۃ من صوف فیھا اثنا
عشر مکانًا وکانت تطحن الشعیر بالید و
تقرء القراٰن باللسان وتفسر بالقلب و
تحرک المھد بالرجل وتبکی بالعین ونحن
کاننا نشرب لذات بالید ونغتاب
باللسان ونحب الدنیا بالقلب ونغمز
بالعین فکیف ندخل الجنۃ ثم لما خرج
النبی علیہ السلام حزینًا من بیت

یہاں تک کوئی شے بیچنے انکے پاس موجود نہیں اور آپ گھر سے تین دن
تک باہر نہ نکلے کیونکہ انکے پاس کوئی کپڑا نہ تھا۔ کہ اس سے
اپنا ستر چھپا دیں اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں حاضر
نہ ہوسکے پس حضور علیہ الصلوۃ والسلام ازواج مطہرات کیطرف گئے
اور تلاش کی مگر کوئی شے حاجات ضروریہ سے زائد نہ پائی پھر حضرت
فاطمہ کے گھر تشریف لائے اور ابوبکر صدیقؓ کیلئے مغموم ہوا اور
فرمایا ہمارے پاس کوئی شے نہیں کہ ابوبکرؓ کو دیں اسیطرح حضرت
فاطمہ بھی غمناک ہوئیں پس آپ ہاں سے غمگینی سے چلدیئے اور حضرت
فاطمہ بھی غمگین رہیں کیا انہوں نے کوئی شے دینے کیلئے نہ پائی
اور جب حضرت فاطمہ کا حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے حضرت
علی کرم اللہ وجہہ سے نکاح کیا تھا تو حضرت ابوبکر صدیق و عمر و عثمان
و اسامہ رضی اللہ عنہم کو حضرت فاطمہ کا جہیز اٹھانے کیلئے بلایا پس
انہوں نے ایک چکی اور ایک چمڑا رنگا ہوا اور ایک کوزہ اور ایک
ٹھیالہ اٹھایا۔ اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رو کر فرمایا یا
رسول اللہ یہ حضرت فاطمہ کا جہیز ہے حضور علیہ الصلوۃ والسلام
نے فرمایا یہ دنیا میں گذر کرنیوالے کے لیے بہت ہے پھر حضرت
فاطمہ رضی اللہ عنہا وہی پہنکر نکلیں کہ انپر ایک پشمینہ کی چادر
تھی جس میں بارہ پیوند تھے۔ اور آپ ایک ہاتھ
سے جو پیستی تھیں اور زبان سے قرآن پڑھتی
تھیں۔ اور دل سے تفسیر کرتی تھیں۔ اور جھولا پاؤں
سے ہلاتی تھیں۔ اور خوف خدا سے آنکھوں سے روتی
تھیں اور اس زمانہ کی عورتیں ڈھولک بجاتی ہیں زبان
سے غیبت کرتی ہیں اور دل سے دنیا کو چاہتی ہیں اور آنکھ
سے غمازی کرتی ہیں یہ کسطرح جنت میں داخل ہونگی
جب حضور علیہ الصلوۃ والسلام فاطمہ کے گھر سے غمگین نکلے

فاطمةؓ قصدت الى وسادة كانت من جهازها
وعباءة كانت نسجتها بنفسها بعثت بجارية
لها فقالت قولي لابي بكرؓ قد علمنا ما فعلت
في حق ابينا لم يكن عندنا شيء سوى هذه
الوسادة التي جهزني بها ابي والعباءة
فلما وصلت الجارية الى الباب نادت وقالت
السلام عليك يا صاحب الصدق ان سيدتي
فاطمةؓ بنت النبي تقرء عليك السلام و
تقول لك كذا فقال ابو بكرؓ وعليها السلام واخذ
تلك العباءة فاشتمل بها من غير خياطة
استحيا الا ليرى وجه النبي وخللها بخلال من
شوك النخل لئلا ينكشف وقت المشي فخرج الى النبي
ماشيا فجاء جبرائيل الى النبي فرآه
قد اشتمل بعباءة وخللها بشوك النخل فقال يا
اخي جبرائيل اني قبل هذه الحالة ما رأيتك قط
بهذه الصورة قال جبرائيل يا رسول الله
صلى الله عليه وسلم انت تراني ولم يبق في ملكوت
السموات ان تزين بهذه الصورة حبا في
ابو بكرؓ وموافقة له وقال يا رسول الله
ان الله يقرء لك السلام ويقول لك قل
لابي بكرؓ اهو راض عنا وانا راض عنه
فاخبره النبي بذلك فبكى ابو بكرؓ وقال
الهي انا عنك راض انت راض عني ثلث
مرات (تنبيه الغافلين)
وقال عليه السلام اربع خصال من الشقاوة

تو حضرت فاطمہ نے تکیہ کا ارادہ کیا جو انکو جہیز میں ملا تھا
اور ایک عبا کے بھیجنے کا ارادہ کیا کہ اس کو اپنے لئے بنایا
تھا۔ ایک لونڈی کو بھیجا اور کہا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہدے
جو کچھ آپ نے ہمارے باپ کے حق میں کیا ہے اُسے جانتے ہیں لیکن ہمارے
پاس اس تکیہ کے سوا جو بھیجا جاتا ہو جو کہ رسول اللہ نے جہیز میں دیا
تھا اور اس عبا کے سوا اور کچھ نہیں جب لونڈی دروازے
پر پہنچی اور کہا السلام علیک یا صاحب الصدق میری سردار
حضرت فاطمہؓ بنت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپکو سلام کے
بعد یہ کہتی ہیں انہوں نے کہا وعلیکم السلام اور عبا لے لیا اور
بغیر سئے کے اسے جلدی سے پہن لیا تاکہ حضور علیہ الصلوۃ
والسلام کا چہرہ مبارک دیکھیں اور اُسے کھجور کے کانٹوں سے بند
کیا تاکہ چلنے کے وقت کھل نہ جائے اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف
پاؤں چلتے ہوئے پہنچے حضرت جبرائیل علیہ السلام حضور کے ١٩٥
پاس تشریف لائے کہ عبا پہنا ہوا اور کھجور کے کانٹوں سے سیا ہوا
تھا آپ نے پوچھا اے بھائی جبرائیل میں نے اس سے پہلے آپکو کبھی اس
صورت پر نہیں دیکھا انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
آپ مجھ دیکھتے ہیں جا ملائکہ آسمانوں میں کوئی فرشتہ نہیں
جسکا یہ لباس نہ ہوا ابوبکر صدیق کی محبت کی وجہ سے اور
کہا یا رسول اللہ اللہ تعالی آپ پر سلام پڑھتا ہے اور فرماتا
ہے ابوبکر صدیق رضی اللہ کو کہدیں کہ کیا وہ اس حال میں
ہمپر راضی ہیں۔ اور میں اُس پر راضی ہوں حضور علیہ الصلوۃ
والسلام نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اسکی خبر دی
آپ سنکر روئے اور کہا الٰہی میں تجھ سے راضی ہوں اور
تو مجھ سے راضی ہے سہ بار۔ (تنبیہ الغافلین)
حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا شقاوت کی چار

جُمُودُ الْعَيْنِ وَقَسْوَةُ الْقَلْبِ فَطُولُ الْأَمَلِ وَ حُبُّ الدُّنْيَا -
وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ أَوْ جَنَاحَ طَيْرٍ مَا سَقَى كَافِرًا مِنْهَا شَرْبَةً - (زبدۃ الواعظین)

خصلتیں ہیں جمود عین۔ قساوت قلب طول امل حب دنیا۔
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ اگر دنیا خدا تعالیٰ کے نزدیک مچھر کے پیا پھڑ سے کے پر کے برابر بھی ہوتی تو کافر کو اس سے پانی بھی نہ پلاتا (زبدۃ الواعظین)

حضرت ادریس علیہ السلام کا جنت کیطرف اُٹھایا جانا اور تمام انبیا علیہم السلام پر درود کا بیان

وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِدْرِيسَ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا -
وَقَدْ رَوَى عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ۱۹۲
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ صَلُّوا عَلَى أَنْبِيَاءِ اللّٰهِ تَعَالَى وَرُسُلِهِ فَإِنَّهُ بَعَثَهُمْ كَمَا بَعَثَنِي ۔
وَرُوِيَ أَنَّهُ أَوْحَى اللّٰهُ تَعَالَى إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتُرِيدُ أَنْ أَكُونَ أَقْرَبَ إِلَيْكَ مِنْ كَلَامِكَ إِلَى لِسَانِكَ وَمِنْ رُوحِكَ إِلَى بَدَنِكَ وَمِنْ نُورِ بَصَرِكَ إِلَى عَيْنَيْكَ وَ مِنْ سَمْعِكَ إِلَى أُذُنِكَ فَأَكْثِرِ الصَّلٰوةَ عَلَى مُحَمَّدٍ فَالْمَسْئَلَةُ الشَّرْعِيَّةُ مُخْتَلِفَةٌ بَيْنَ الْعُلَمَاءِ قَالَ صَاحِبُ الشِّفَاءِ أَهْلُ الْعِلْمِ مُتَّفِقُونَ عَلَى جَوَازِ الصَّلٰوةِ عَلَى غَيْرِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ

یا رسول اللہ بیان کرو کتاب میں ادریس علیہ السلام کا حال کہ وہ سچا نبی تھا اور ہم نے اُسے اونچے مکان پر اٹھایا عبد الرزاق نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ تمام انبیا اور مرسلین علیہم السلام پر درود بھیجو۔ کیونکہ انہیں خدا تعالیٰ نے میری طرح مبعوث فرمایا۔
روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی۔ کیا تو چاہتا ہے کہ میں تیرے کلام سے زبان تک اور تیرے روح سے بدن تک اور تیرے نور بصر سے آنکھوں تک اور تیری سمع سے کانوں تک سے نزدیک تر ہو جاؤں تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا کر۔ پس مسئلہ شرعیہ علماء میں مختلف ہے صاحب شفا و رہ کہتے ہیں تمام اہل علم نبی اور غیر نبی پر درود بھیجنے کے جواز میں متفق ہیں۔

[1] حضرت ادریس حضرت شیث کے پوتے اور حضرت نوح کے علیہ السلام کے اجداد میں سے آپکا اصلی نام اخنوخ تھا کثرت درس تدریس کے باعث ادریس کے نام سے مشہور ہو گئے۔ آپ پر تیس صحیفے نازل ہوئے۔ قلم سے لکھنے اور علم نجوم وحساب کا آغاز سب سے پہلے آپ پر ہی ہوا ہے ۱۲ منہ

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّہٗ قَالَ
لَا تَجُوْزُ الصَّلٰوۃُ عَلٰی غَیْرِ النَّبِیِّ عَلَیْہِ السَّلَامُ
وَقَالَ لَا یَنْبَغِیْ الصَّلٰوۃُ عَلٰی اَحَدٍ اِلَّا النَّبِیِّیْنَ
وَالْاِخْتِلَافَاتُ کَثِیْرَۃٌ وَلَا بَأْسَ بِالصَّلٰوۃِ
عَلَی الْاَنْبِیَاءِ کُلِّہِمْ وَعَلٰی غَیْرِہِمْ وَ
احْتَجَّ بِحَدِیْثِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
وَبِمَا جَاءَ فِیْ حَدِیْثِ تَعْلِیْمِ النَّبِیِّ عَلَیْہِ
السَّلَامُ الصَّلٰوۃُ عَلَیْہِ وَفِیْہِ وَعَلٰی اَزْوَاجِہٖ
وَعَلٰی اٰلِہٖ وَقَالَ النَّبِیُّ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَللّٰہُمَّ
صَلِّ عَلٰی اٰلِ اَبِیْ اَوْفٰی وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاہُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِہِمْ یَقُوْلُ
اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی اٰلِ فُلَانٍ وَفِیْ حَدِیْثِ الصَّلٰوۃِ اَللّٰہُمَّ
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّاتِہٖ (شفا شریف)
وَالْمُرَادُ بِالْاٰلِ قِیْلَ اَتْبَاعُہٗ وَقِیْلَ اُمَّتُہٗ
وَقِیْلَ اٰلُ بَیْتِہٖ وَقِیْلَ اٰلُ الرَّجُلِ وَلَدُہٗ
وَقِیْلَ قَوْمُہٗ وَقِیْلَ اَھْلُہُ الَّذِیْنَ حُرِّمَتْ
عَلَیْہِمُ الصَّدَقَۃُ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ
عَنْہُ سُئِلَ النَّبِیُّ عَلَیْہِ السَّلَامُ مَنْ اٰلُ
مُحَمَّدٍ قَالَ کُلُّ تَقِیٍّ وَیَجِیْءُ عَلٰی مَذْھَبِ الْحَسَنِ
اَنَّ الْمُرَادَ بِاٰلِ مُحَمَّدٍ نَفْسُہٗ وَاَنَّہٗ عَلَیْہِ
السَّلَامُ کَانَ یَقُوْلُ فِیْ صَلٰوتِہٖ اَللّٰہُمَّ
اجْعَلْ صَلٰوتَکَ وَبَرَکَاتِکَ عَلٰی اٰلِ
مُحَمَّدٍ یُرِیْدُ نَفْسَہُ الشَّرِیْفَۃَ
(شفاء شریف)
وَفِی الْخَبَرِ اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ تَعَالٰی قَبْضَ رُوْحِ

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں غیر نبی
پر درود بھیجنا جائز نہیں اور فرماتے ہیں کہ سوائے نبیوں
کے کسی پر درود نہ بھیجنا چاہیے اختلافات بہت ہیں اور
انبیاء اور غیر انبیاء پر درود بھیجنے میں کوئی حرج نہیں
اور مجوزین نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث
کو حجت گردانا ہے اور اس حدیث کو بھی جس میں آپ
نے درود بھیجنا سکھایا ہے اور اس میں علیٰ ازواجہ کا
لفظ ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا
اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی اٰلِ اَبِیْ اَوْفٰی۔ اور حضور علیہ
الصلوٰۃ والسلام کے پاس جب کوئی قوم صدقہ
کرتی تو آپ فرماتے تھے اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی اٰلِ
فُلَانٍ اور حدیث صلوٰۃ میں ہے اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی ۱۹۷
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّاتِہٖ (شفا شریف)
اور مراد آل سے اتباع ہیں اور بعض کہتے ہیں
امت ہے اور بعض کہتے ہیں آل آپ کے گھر کے لوگ
ہیں اور بعض کہتے ہیں قوم آل الرجل ولد یعنی اولاد
بعض کہتے ہیں قوم۔ اور بعض کہتے ہیں آل آپ کے
وہ ہیں جن پر صدقہ حرام تھا اور حضرت انس رضی اللہ
عنہ کی روایت میں ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
آل محمد سے سوال کئے گئے آپ نے فرمایا پرہیزگار حسن
کے مذہب پر مراد آل محمد سے خود حضور ہی ہیں اور
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام درود میں فرماتے ہیں الٰہی
اپنی رحمت اور برکت آل محمد پر نازل کر اور آپ کی
مراد اپنا نفس شریف ہوا کرتی تھی (شفا شریف)
حدیث شریف میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی مومن کی روح قبض

اَلْمُؤْمِنُ يَجِيءُ مَلَكُ الْمَوْتِ مِنْ قِبَلِ الْفَمِ
لِيَقْبِضَ رُوحَهُ فَيَخْرُجُ الذِّكْرُ فَيَقُولُ لَا سَبِيلَ
لَكَ مِنْ هٰذِهِ الْجِهَةِ اِنَّمَا تَجْرِي فِيهِ ذِكْرُ رَبِّي
فَيَرْجِعُ مَلَكُ الْمَوْتِ اِلٰى رَبِّهِ فَيَقُولُ كَذَا وَكَذَا
فَيَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰى اقْبِضْ مِنْ جِهَةٍ اُخْرٰى فَيَجِيءُ
مَلَكُ الْمَوْتِ مِنْ قِبَلِ الْيَدِ فَيَخْرُجُ مِنْهَا الصَّدَقَةُ
وَمَسْحُ رَأْسِ الْيَتِيمِ وَكِتَابَةُ الْعِلْمِ وَضَرْبُ السَّيْفِ
فَتَقُولُ كَالْاَوَّلِ ثُمَّ يَجِيءُ اِلَى الرِّجْلِ فَتَقُولُ
كَالْاَوَّلِ فَاِنَّهُ قَدْ مَشٰى بِي اِلَى الْجَمَاعَةِ وَ
الْاَعْيَادِ وَمَجَالِسِ الْعِلْمِ ثُمَّ يَجِيءُ اِلٰى اُذُنَيْهِ
فَتَقُولُ كَالْاَوَّلِ فَاِنَّهُ سَمِعَ بِي الْقُرْاٰنَ وَالذِّكْرَ
ثُمَّ يَجِيءُ اِلَى الْعَيْنِ فَتَقُولُ كَالْاَوَّلِ فَاِنَّهُ نَظَرَ 198
بِي الْمَصَاحِفَ وَالْكُتُبَ ثُمَّ يَنْصَرِفُ مَلَكُ
الْمَوْتِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى فَيَقُولُ يَا رَبِّ غَلَبَتْنِي
اَعْضَاءُ الْعَبْدِ بِالْحُجَّةِ كَيْفَ اَقْبِضُ رُوحَهُ
فَيَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰى اُكْتُبْ اِسْمِي عَلٰى كَفِّكَ وَاَرِهِ
رُوحَ الْمُؤْمِنِ فَتَرَاهُ رُوحُ الْمُؤْمِنِ فَتُحِبُّهُ
فَتَخْرُجُ رُوحُ الْمُؤْمِنِ مِنَ الْفَمِ وَمِنْ بَرَكَةِ
اِسْمِهِ تَنْصَرِفُ عَنْهُ مَرَارَةُ النَّزْعِ فَكَيْفَ
لَا يَنْصَرِفُ عَنْهُ الْعَذَابُ الْقَطِيعَةُ وَ
الْفَضِيحَةُ وَكَذٰلِكَ عَلٰى صُدُورِكُمْ اِسْمُ
اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْاِيمَانَ
فَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهُ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى
نُورٍ مِنْ رَبِّهِ اَفَلَا يَنْصَرِفُ عَلَيْكُمُ الْعَذَابُ
وَاَهْوَالُ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ (موعظۃ حسنہ)

کرنیکا ارادہ کرتا ہے تو ملک الموت اسکے منہ کیطرف سے روح قبض کرنیکے لئے آتا ہے اسکے منہ سے ذکر الٰہی نکلتا ہے اور کہتا ہے اس طرف سے کوئی راستہ نہیں کیونکہ یہاں سے ذکر الٰہی جاری رہتا ہے اس لئے ملک الموت اللہ کے پاس واپس جاتا ہے اور اسبات کا ذکر کرتا ہے اللہ فرماتا ہے دوسری طرف سے نکال ملک الموت پھر آتا ہے ہاتھ کیطرف سے وہاں سے صدقہ اور یتیم کے سر کا پیار اور کتابت علم اور ضرب سیف نکلتے ہیں اور پہلے کیطرح کہتے ہیں پھر پاؤں کی طرف سے آتے ہیں تو وہ بھی پہلے کیطرح کہتے ہیں کہ میرے ساتھ جماعت عید مجالس علم کیطرف نکلتا ہے۔ پھر کانوں کیطرف آتا ہے تو وہ بھی پہلے کیطرح کہتے ہیں کہ مجھ سے قرآن شریف اور ذکر سنتا ہے پھر آنکھوں کیطرف آتا ہے تو وہ بھی پہلے کیطرح کہتی ہیں کہ یہ ہمارے ساتھ قرآن مجید اور کتب الٰہی وغیرہ دیکھتا ہے۔ پھر ملک الموت واپس ہوتا ہے اللہ کیطرف اور کہتا ہے اے پروردگار مجھپر اعضاء نے غلبہ کر لیا ساتھ حجت کے میں اسکی روح کس طرح قبض کروں پس اللہ فرماتا ہے میرا نام اپنے ہاتھ پر لکھ اور مومن کی روح کو دکھا جب مومن کی روح اللہ تعالیٰ کا نام دیکھتی ہے تو محبت کیوجہ سے منہ کے راستے نکل آتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے نام مبارک کی برکت سے نزع کی تکلیف دور ہو جاتی ہے۔ پس عذاب قطعیت اور فضیحت کیوں نہ دور ہوگی۔ پس اسطرح تمہارے دلوں پر خدا تعالیٰ کا نام ہے جن لوگوں کے دلوں پر ایمان لکھا ہوگا کھولا اللہ نے انکے سینوں کو اسلام کے لئے پس وہ پروردگار کی طرف سے نور ہیں کیا تم سے عذاب اور اہوال قیامت دور ہوں گے (موعظۃ حسنہ)

رُوِیَ اَنَّہٗ تَفَکَّرَ بَعْضُ الْعَارِفِیْنَ فِیْ اَنَّہٗ ھَلْ
فِی الْقُرْاٰنِ شَیْءٌ یُقَوِّیْ قَوْلَہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ
یَخْرُجُ رُوْحُ الْمُؤْمِنِ مِنْ جَسَدِہٖ کَمَا یَخْرُجُ
الشَّعْرُ مِنَ الْعَجِیْنِ فَخَتَمَ الْقُرْاٰنَ بِالتَّدَبُّرِ
فَمَا وَجَدَہٗ فَرَاَی النَّبِیَّ عَلَیْہِ السَّلَامُ فِیْ مَنَامِہٖ
فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ
قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ
کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ - فَمَا وَجَدْتُ مَعْنٰی ھٰذَا الْحَدِیْثِ
فِیْہِ فَقَالَ اُطْلُبْہُ فِیْ سُوْرَۃِ یُوْسُفَ فَلَمَّا
انْتَبَہَ مِنْ نَوْمِہٖ قَرَاَھَا فَوَجَدَہٗ وَھُوَ قَوْلُہٗ
تَعَالٰی وَقَالَتِ اخْرُجْ عَلَیْھِنَّ فَلَمَّا رَاَیْنَہٗ
اَکْبَرْنَہٗ وَقَطَّعْنَ اَیْدِیَھُنَّ اَیْ لَمَّا رَاَیْنَ
جَمَالَ یُوْسُفَ اشْتَغَلْنَ بِہٖ وَمَا وَجَدْنَ اَلَمَ
الْقَطْعِ وَکَذٰلِکَ الْمُؤْمِنُ اِذَا رَاَی الْمَلٰٓئِکَۃَ
وَرَاٰی مَقَامَہٗ فِی الْجَنَّۃِ وَمَا فِیْھَا مِنَ النَّعِیْمِ
وَالْحُوْرِ وَالْقُصُوْرِ اشْتَغَلَ قَلْبُہٗ وَلَا یَجِدُ
اَلَمَ الْمَوْتِ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی کَمَا فِیْ قَوْلِہٖ
تَعَالٰی تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَنْ لَّا تَخَافُوْا
وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ
تُوْعَدُوْنَ (شرعۃ الاسلام)
وَفِی الْخَبَرِ اِذَا وَقَعَ الْعَبْدُ فِی النَّزْعِ یُنَادِی
الْمُنَادِیْ دَعْہُ حَتّٰی یَسْتَرِیْحَ وَکَذٰلِکَ اِذَا
بَلَغَتِ الرُّوْحُ الرُّکْبَتَیْنِ وَالسُّرَّۃَ وَاِذَا بَلَغَتِ
الصَّدْرَ قَالَ دَعْہُ حَتّٰی یَسْتَرِیْحَ وَکَذٰلِکَ
اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ یَجِیْءُ النِّدَاءُ دَعْہُ حَتّٰی

روایت ہو کہ کسی عارف نے اس امر پر تفکر کیا - کہ کیا قرآن
مجید میں کوئی آیت حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے اس قول
کی موئد ہے کہ مومن کی روح جسم سے اسطرح نکلتی
ہے جیسطرح بال آٹے سے اُس نے تمام قرآن پر غور کیا
مگر کہیں نہ پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں
دیکھا - اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالی
فرماتا ہے قرآن مجید میں ہر چیز موجود ہے مجھے اس حدیث
کے مطابق کوئی آیت نہیں ملی آپ نے فرمایا سورۂ یوسف
میں تلاش کر جب بیدار ہوا تو یہ آیت نکلی کہ زلیخا نے حضرت
یوسف علیہ السلام کو کہا میری سہیلیوں میں نکلو پس
وہ جمال یوسفی دیکھکر ایسی مدہوش ہوئیں کہ اپنے ہاتھ
کاٹ ڈالے یعنی جمال یوسفی دیکھکر ان کی یہ حالت ۱۹۹
ہوگئی کہ انکو ہاتھ کٹنے کی کوئی تکلیف نہ معلوم ہوئی
ایسا ہی جب مومن فرشتہ کو اور اپنے مقام جنت اور
اسکی نعمتوں اور حور وقصور کو دیکھتا ہے تو اسکا دل
مشغول ہو جاتا ہے تو الم معلوم نہیں ہوتا - اگر اللہ
تعالے چاہے جیسا کہ اس آیت میں ہے کہ فرشتے
نازل ہوکر کہتے ہیں کوئی خوف وغم نہ کرو اور جس بہشت کا
تم سے وعدہ تھا اس میں داخل ہوکر خوش ہوجاؤ
(شرعۃ الاسلام)
حدیث میں ہے کہ آدمی کے نزع کے وقت ایک
فرشتہ ندا کرتا ہے کہ اسے آرام لینے دو اور ایسا ہی کرتا رہتا
ہے حتی کہ روح گھٹنوں ناف اور سینہ تک
پہونچتی ہے پھر ندا کرتا ہے اسے آرام لینے دو
اور جب حلقوم میں باقی ہے تو ندا آتی ہے اُسے چھوڑدو

يَتَوَدَّعُ الْاَعْضَاءُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَتُوَدِّعُ الْعَيْنُ
الْعَيْنَ فَتَقُوْلُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
وَكَذٰلِكَ الْاُذُنَانِ وَالْيَدَانِ وَالرِّجْلَانِ وَتُوَدِّعُ
الرُّوْحُ النَّفْسَ فَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ وِدَاعِ الْقَلْبِ
الْمَعْرِفَةَ فَتَبْقَى الْيَدُ بِلَا حَرَكَةٍ وَالرِّجْلَانِ
لَا حَرَكَةَ لَهُمَا وَالْعَيْنَانِ لَا نَظَرَ لَهُمَا وَالْاُذُنَانِ
لَا سَمْعَ لَهُمَا وَالْبَدَنُ لَا رُوْحَ لَهٗ وَلَوْ بَقِيَ اللِّسَانُ
بِلَا اِقْرَارٍ وَالْقَلْبُ بِلَا مَعْرِفَةٍ وَتَصْدِيْقٍ
فَكَيْفَ حَالُ الْعَبْدِ فِي اللَّحْدِ لَا يَرٰى اَحَدًا
وَلَا اَبًا وَلَا اُمًّا وَلَا اَوْلَادًا وَلَا اِخْوَانًا
وَلَا اَصْحَابًا وَلَا فِرَاشًا وَلَا حِجَابًا فَاِنْ لَمْ
يَرَهَا كُلَّهَا فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا عَظِيْمًا ۲۰۰

(دقائق الاخبار)

قِيْلَ فِيْ طَرِيْقِ رَفْعِ اِدْرِيْسَ اِلَى الْجَنَّةِ كَانَ
يُرْفَعُ لَهٗ كُلَّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ مِنَ الْعَمَلِ مِثْلُ
عَمَلِ اَهْلِ الْاَرْضِ فَاشْتَاقَ اِلَيْهِ مَلَكُ
الْمَوْتِ وَسَاَلَ اللّٰهَ تَعَالٰى اَنْ يَّاْذَنَ لَهٗ فِيْ
زِيَارَتِهٖ فَاَذِنَ لَهٗ فَاَتَى اِلَيْهِ عَلٰى صُوْرَةِ
اٰدَمِيٍّ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَجَلَسَ عِنْدَهٗ وَكَانَ
اِدْرِيْسُ عَلَيْهِ السَّلَامُ صَائِمَ الدَّهْرِ فَاِذَا
دَنَا وَقْتُ اِفْطَارِهٖ اَتَاهُ مَلَكٌ بِطَعَامِ الْجَنَّةِ
فَاَكَلَ اِدْرِيْسُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لِمَلَكِ الْمَوْتِ
كُلْ اَنْتَ اَيْضًا فَلَمْ يَاْكُلْ فَقَامَ اِدْرِيْسُ
عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَاشْتَغَلَ
بِالْعِبَادَةِ وَهُوَ جَالِسٌ عِنْدَهٗ حَتّٰى طَلَعَ

کہ اسے دیگر اعضاء کو رخصت کرنے کے لئے چھوڑ دے
چنانچہ آنکھ کان پاؤں ہاتھ سب ایک دوسرے کو
رخصت کر کے کہتے ہیں قیامت تک تم پر ہمارا سلام
پھر روح نفس کو رخصت کرتی ہے خدا بچائے کہ دل
معرفت الٰہی کو رخصت کرے اس وقت تمام اعضا بے حس و
حرکت ہو جاتے ہیں اور آنکھوں کی بینائی کانوں کی شنوائی
بدن کی روح نہیں رہتی۔ اگر زبان بلا اقرار اور دل بلا
معرفت الٰہی اور تصدیق کے رہ گئے تو قبر میں کیا
حال ہوگا۔ کہ جہاں ماں باپ جورو بچے بھائی بند
دوست آشنا و تکیہ بچھونا۔ حجاب کچھ بھی نہیں
اگر بندہ اس وقت دیدار الٰہی سے بھی محروم رہا
تو بڑے خسارے میں رہا۔

(دقائق الاخبار)

حضرت ادریس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جنت میں اٹھائے
جانے کی نسبت لکھا ہے کہ ہر روز تمام اہل زمین و آسمان
کے برابر آپ کے عمل آسمان پر چڑھایا کرتے تھے۔ ملک
الموت کو آپ کی زیارت کا شوق ہوا۔ چنانچہ
اللہ تعالیٰ سے اجازت لے کر آدمی کی صورت میں
آیا۔ اور سلام کیا اور ان کے پاس بیٹھ گیا۔ اور
حضرت ادریس علیہ السلام صائم الدہر تھے۔ افطار کے
وقت ایک فرشتہ آسمان سے خوان لیکر آیا۔ آپ نے
کھانا شروع کیا۔ اور ملک الموت کو شریک کرنا چاہا
انہوں نے انکار کیا حضرت ادریس علیہ
السلام اسی وقت کھڑے ہو گئے اور صبح تک
عبادت میں مشغول رہے جب آفتاب نکل آیا

الفجر وطلعت الشمس والرجل جالس عنده
فتعجب ادریس علیه السلام فقال یا هذا
أتسیر معی اذا سرت حتی تتفرج فقال
ملک الموت نعم فقاما وسارا حتی أتیا
مزرعة فقال الملك الموت تأذن لی أن
آخذ من هذا الزرع سنابل لنأکل فقال ادریس
سبحان الله لم تأکل الطعام الحلال امس وترید
أن تأکل الیوم من الحرام فمضیا حتی مضی علیهما
اربعة ایام وکان ادریس علیه السلام یری منه
ما یخالف طبع الآدمیین فقال من انت قال
انا ملک الموت قال انت الذی تقبض الارواح
قال نعم قال انت عندی منذ اربعة ایام
فهل قبضت روح احد قال نعم قبضت ارواحا
کثیرة فارواح الخلق عندی کالمائدة تناولها
کتناول اللقمة قال ادریس علیه السلام یا ملک
الموت أجئت زائرا أم قابضا قال جئت زائرا
باذن الله تعالی ثم قال ادریس علیه السلام یا
ملک الموت لی حاجة الیک فقال ما حاجتک
قال حاجتی سئلک ان تقبض روحی ثم
یحیینی الله تعالی حتی اعبد الله بعد ما ذقت
مرارة الموت فقال انی لا اقبض روح احد الا
ان امرنی الله تعالی به فاوحی الله الیه ان یقبض
روح ادریس فقبض من ساعته فمات ادریس
علیه السلام فبکی ملک الموت فتضرع
الی الله وسأل منه ان یحیی صاحبه

اور ملک الموت کو وہیں بیٹھا پا کر متعجب ہوئے۔ اور
فرمایا کیا تم سیر کے واسطے ہمارے ساتھ چلنا
چاہتے ہو۔ کہا۔ ہاں چنانچہ دونوں کھڑے ہو گئے
اور چلتے چلتے ایک کھیت میں پہونچے ملک الموت
نے کہا کیا مجھے اجازت ہے۔ کہ کھانے سے
چند خوشے توڑلوں حضرت ادریسؑ نے فرمایا
سبحان اللہ تم نے کل حلال کھانا نہ کھایا اور آج حرام
کھاتے ہو پھر چار دن چلتے رہے حضرت ادریس علیہ
السلام نے ان سے اکثر مخالف طبع انسانی باتیں دیکھکر
فرمایا تو کون ہے۔ کہا میں ملک الموت ہوں فرمایا تم ہی
روح کو قبض کیا کرتے ہو اس نے کہا ہاں۔ فرمایا۔
تم چار یوم سے میرے پاس ہو کیا کوئی روح قبض ۲۰۱
بھی کی ہے۔ کہا ہاں بہت سی۔ اور مخلوق کی
روحیں میرے نزدیک دسترخوان کی مانند ہیں مثل کھانے
کے حضرت ادریس علیہ السلام نے فرمایا اے ملک
الموت تم زیارت کے لئے آئے ہو یا قبض روح کیلئے
اس نے کہا میں اللہ کے حکم سے زیارت کے لئے آیا
ہوں۔ پھر آپ نے فرمایا اے ملک الموت مجھے تم سے
ایک کام ہے انہوں نے پوچھا کیا فرمایا میں چاہتا
ہوں کہ تو میری روح قبض کرے پھر مجھے اللہ تعالیٰ زندہ کریگا
تا کہ میں مرارۃ الموت چکھنے کے بعد اسکی عبادت کروں
کہا میں بغیر اللہ کے اذن کے کوئی روح قبض نہیں کرتا اللہ
نے فرمایا اے ملک الموت ادریس علیہ السلام کی روح قبض کر
اسیوقت قبض کیا گیا اور آپ فوت ہو گئے پھر ملک الموت روئے
اور درگاہ الٰہی میں عاجزی سے دعا کی کہ اللہ انہیں زندہ کرے

ادریس فاجابه الله فاحیاه ثم قال یا اخی کیف
وجدت مرارة الموت فقال ان الحیوان
اذا تسلخ جلده فی حال حیوته وهو حی ثم انه
المذبوحة المقهورة فقال ملک الموت انی رفق
فعلت بک فی قبض روحک ما فعلته باحد
نحر ثم قال ادریس علیه السلام یا ملک الموت
لی الیک حاجة اخری انی ارید ان اری نار
جهنم و اعبد الله بعد ما ابصرت الانکال
والاغلال وما فیها قال ملک الموت کیف
اذهب بک الی نار بغیر امره تعالی فاوحی
الیه ان اذهب یا ادریس الیها فذهب به الیها
فرای فیها جمیع ما خلق الله لاعدائه من ۲۰۲
السلاسل والاغلال والانکال من الحیات والعقارب
والنیران والقطران والزقوم والحمیم ثم رجعا
فقال ادریس علیه السلام لی حاجة اخری
ارید ان تذهب بی الی الجنة حتی اری ما فیها
مما خلق الله تعالی للعباد وازید فی طاعتی
فقال ملک الموت کیف اذهب بک الی الجنة
بغیر امر الله تعالی فاوحی الله الیه ان اذهب به
الی الجنة فذهبا ووقفا علی باب الجنة فرای
ادریس علیه السلام ما فیها من النعیم والملک
العظیم والعطاء الجسیم والاشجار والفواکه
والانهار فقال یا اخی ذقت مرارة الموت ورایت
اهوال الجحیم وانواعها فهل لک ان تسئل الله
ان یاذن لی فی الدخول الی الجنة واشرب من مائها

اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی - اور زندہ کر دیا۔ ملک الموت نے پوچھا بھائی موت کی تلخی کیسی پائی فرمایا زندہ جانور کی کھال اُتارنے سے ہزار درجہ زیادہ ہے، ملک الموت نے کہا میں نے ایسی نرمی برتی ہے کہ آج تک کسی سے نہیں برتی پھر فرمایا اے ملک الموت میری ایک اور حاجت ہے میں چاہتا ہوں کہ جہنم کو دیکھوں اور اللہ تعالیٰ کی عبادت اس کے طوق زنجیر دیکھنے کے بعد کروں۔ انہوں نے کہا میں بلا امر الٰہی کس طرح آپ کو وہاں لے جاؤں حکم ہوا لے جاؤ۔ تو وہ لے گئے۔ اور دیکھا اس میں تمام سامان عذاب مثلاً سانپ بچھو آگ گرم پانی طوق زنجیر بیڑیاں قطران۔ اور زقوم۔ پھر واپس ہوئے پھر فرمایا مجھے ایک اور بھی حاجت ہے اور وہ یہ ہے کہ جنت کی سیر کرا دو تاکہ میں وہاں کی نعیم دیکھ کر اور بھی عبادت کروں۔ انہوں نے کہا بلا امر الٰہی میں کس طرح لے جاؤں۔ حکم ہوا لے جاؤ۔ وہ گئے اور جنت کے دروازے پر کھڑے ہو کر تمام نعمتیں اور بڑا بھاری ملک اور بڑی عطا اور درخت میوے پھل وغیرہ دیکھیں۔ اور کہا اے بھائی! میں نے موت کی تلخی چکھی اور اہوال رہیں نے معلوم کیا۔ تم اللہ تعالیٰ سے پوچھو مجھے جنت میں داخل ہونے کی اجازت دے کہ میں اس میں داخل ہو کر وہاں کا پانی +

لئزول عن مرارة الموت وافزاع الجحيم
فاستاذن ملك الموت من الله تعالى فاذن له
على ان يدخل ثم يخرج فدخل الجنة ووضع
نعليه تحت شجرة من اشجارها فخرج منها ثم
قال يا ملك الموت تركت نعلي في الجنة
فادخلني فيها فرجع ودخل الجنة ولم يخرج
منها فصاح ملك الموت يا ادريس اخرج فقال
لا اخرج لان الله تعالى قال كل نفس ذائقة
الموت وقد ذقته وقال الله تعالى وان منكم
الا واردها وقد وردت النار وقال وما
هم منها بمخرجين فمن يخرجني منها فاوحى
الله تعالى الى ملك الموت دعه فاني قضيت
في الازل انه من اهل الجنة واخبر رسوله
عن قصته فقال واذكر في الكتاب فانتبه من
نوم الغفلة ايها الاخ واخلص عملك لوجه
الله لان كل عمل لم يكن لله خالصا فهو رياء
والرياء شرك خفي قال الله تعالى لا يقبل عمل
المرائي قال شداد رايت النبي عليه السلام
يبكي فقلت ما يبكيك يا رسول الله فقال
تخوفت على امتي الشرك اما انهم لا يعبدون
صنما ولكنهم يراؤن باعمالهم قال عليه
السلام وتصعد الحفظة بعمل العبد من
صوم وصلوة ونفقة وغير ذلك لها صوت
كصوت النحل وضوء كضوء الشمس معها
ثلثة الاف ملك فيجاوزون به

ہیں کہ موت کی تلخی اور جہنم کی تکلیف جاتی رہے ملک
الموت نے پروردگار سے اجازت لی کہ داخل ہو جائیں پھر
نکل آئیں وہ جنت میں داخل ہوئے اور اپنی جوتیاں
ایک درخت کے نیچے رکھ آئے باہر نکلکر کہا میری جوتی
جنت میں رہ گئی ہے مجھے پھر وہیں پہنچا دو ۔ چنانچہ پھر
جنت میں داخل ہوئے اور وہاں سے نہ نکلے
ملک الموت نے کہا ادریس علیہ السلام نکلو جواب دیا
اب میں نہیں نکل سکتا ۔ کیونکہ اللہ فرماتا ہے کل نفس
ذائقۃ الموت ۔ اور میں چکھ چکا ہوں ۔ اور فرمایا
ہے ۔ وان منکم الا واردھا ۔ میں دوزخ کی پشت سے
گذر چکا ہوں ۔ اور فرمایا وماھم منھا بمخرجین اس لئے
۲۰۳ مجھے کون نکال سکتا ہے اللہ تعالی نے حکم کیا چھوڑ
دو میں ازل میں حکم کر چکا ہوں کہ وہ جنت ہی میں رہینگے
چنانچہ اس قصہ کو رسول خدا کی زبانی بیان کیا ہے اور فرمایا
ہے واذکر فی الکتاب بھائیو خواب غفلت سے بیدار
ہو جاؤ ۔ اور اللہ تعالی کے لیئے عمل خالص کرو کیونکہ جو عمل
اللہ تعالی کے لئے مخلص ہو وہ ریا ہے ۔ اور ریا شرک خفی ہے
اللہ تعالی ریا کار کا کوئی عمل قبول نہیں کرتا ۔ شداد کا قول ہے
میں نے رسول اللہ علیہ و آلہ وسلم کو روتے ہوئے
دیکھکر کہا یا رسول اللہ آپ کیوں روتے ہیں فرمایا مجھے امت
پر شرک کا خوف ہے گو وہ بت پرستی نہ کریگی مگر ریا کار ضرور
ہو گی حضور علیہ السلام نے فرمایا فرشتے بندے کے نیک
عمل مثل نماز روزہ نفقہ وغیرہ کی لیکر آسمان کیطرف چڑھتے
ہیں انکی آواز شہد کی مکھیوں کی سی اور روشنی آفتاب کی
سی ہوتی ہے اور انکے ساتھ تین ہزار فرشتے ہیں جیسے فرشتے ساتویں آسمان

السَّمَاءَ السَّابِعَةَ فَيَقُوْلُ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِالسَّمَاءِ
لِلْحَفَظَةِ قِفُوْا وَاضْرِبُوْا بِهٰذَا الْعَمَلِ وَجْهَ
صَاحِبِهٖ وَاضْرِبُوْا بِهٖ جَوَارِحَهٗ وَاقْفِلُوْا عَلٰى
قَلْبِهٖ اِنِّیْ اَحْجُبُ عَنْ رَبِّیْ كُلَّ عَمَلٍ لَمْ يُرِدْ بِهٖ رَبِّیْ اِنَّمَا اَرَادَ بِهٖ غَيْرَ اللّٰهِ لِاَنَّهٗ اَرَادَ بِهٖ رِفْعَةً
وَرِيَاءً عِنْدَ الْفُقَهَاءِ وَذِكْرًا عِنْدَ الْعُلَمَاءِ وَصِيْتًا
فِی الْمَدَائِنِ وَفِی النَّاسِ اَمَرَنِیْ رَبِّیْ اَنْ لَّا اَدَعَ وَلَا
اَتْرُكَ عَمَلَهٗ يُجَاوِزُنِیْ اِلٰی غَيْرِیْ تَصْعَدُ بِعَمَلِهِ
الصَّالِحِ وَتُشَيِّعُهٗ مَلَائِكَةُ السَّمٰوَاتِ حَتّٰی يَقْطَعُ
الْحُجُبَ كُلَّهَا اِلَى اللّٰهِ فَيَقِفُوْنَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَ
يَشْهَدُوْنَ لَهٗ بِالْعَمَلِ الصَّالِحِ الْخَالِصِ لِلّٰهِ تَعَالٰی اَلْحَدِيْثَ ۲۰۲
الْحَفَظَةُ عَنْ عَمَلِ عَبْدِیْ وَاَنَا الرَّقِيْبُ عَلٰی قَلْبِهٖ اِنَّهٗ لَمْ
يُرِدْنِیْ بِهٰذَا الْعَمَلِ وَاَرَادَ بِهٖ غَيْرِیْ فَعَلَيْهِ لَعْنَتِیْ
وَلَعْنَةُ الْمَلٰئِكَةِ وَالسَّمٰوٰتِ وَمَا فِيْهِنَّ ـ
قَالَ مُعَاذٌ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
وَاَنَا مُعَاذٌ رضہ اِقْتَدِ يَا مُعَاذُ وَاِنْ كَانَ فِیْ عَمَلِكَ
نَقْصٌ يَا مُعَاذُ رضہ اِحْفَظْ لِسَانَكَ مِنَ الْوُقُوْعِ فِی
الْغِيْبَةِ فِیْ اِخْوَانِكَ الْمُسْلِمِيْنَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ
وَاحْمِلْ ذُنُوْبَكَ عَلَيْكَ لَا تَحْمِلْهَا عَلَيْهِمْ وَلَا تُزَكِّ
نَفْسَكَ بِذَمِّهِمْ وَلَا تَرْفَعْ نَفْسَكَ عَلَيْهِمْ وَلَا
تُدْخِلْ عَمَلَ الدُّنْيَا فِیْ عَمَلِ الْاٰخِرَةِ وَلَا تَكَبَّرْ فِیْ
مَجْلِسِكَ لِكَیْ يَحْذَرَ النَّاسُ مِنْ سُوْءِ خُلُقِكَ وَلَا
تُنَاجِ رَجُلًا وَعِنْدَكَ اٰخَرُ وَلَا تَتَعَظَّمْ عَلَى النَّاسِ
وَلَا تُمَزِّقِ النَّاسَ بِلِسَانِكَ فَيُمَزِّقَكَ كِلَابُ
النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِی النَّارِ

سے گذر جاتے ہیں تو وہاں کا فرشتہ انکو پھیرا کر کہتا ہے۔ اس عمل کو اس شخص کے منہ پر مار دیں ان عملوں سے بارگاہ خداوندی میں پیش کئے جانے سے پہلے روکتا ہوں جو خالص خدا کے لئے نہ ہوں کیونکہ اس شخص کا مقصود یہ ہے کہ فقہاء اور علماء میں شہرت ہو۔ ملک بملک ڈنکے بج جائیں۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم کیا ہے۔ کہ ایسے عمل کو آگے نہ جانے دوں۔ اور بعض نیک عملوں کو فرشتے آسمان پر لے چڑھتے ہیں اور تمام حجاب طے کر کے حضور خداوندی میں جا پہنچتے ہیں اور اسکے عمل کی شہادت دیتے ہیں حکم ہوتا ہے تم عمل کے نگہبان ہو اور میں دل کا اس نے یہ عمل میرے لئے نہیں کیا۔ بلکہ غیر کے لئے کیا ہے اس پر میری اور فرشتوں اور تمام آسمانوں اور اُن کے رہنے والوں کی لعنت ہے۔

ایک بار حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا حضرت آپ رسول خدا ہیں اور میں معاذ ہوں۔ فرمایا اے معاذ رضہ میری پیروی کر گو تیرے عمل کم ہوں۔ اپنی زبان کو مسلمانوں کی غیبت سے باز رکھ قرآن مجید کی تلاوت میں لگ اپنے گناہ اپنے ذمہ لے غیروں پر نہ ڈال۔ اور غیروں کو برا کہکر اپنی پاکیزگی کا اظہار نہ کر اپنے آپکو اوروں سے برا نہ سمجھ۔ اور دنیا کے عمل آخرت کے کاموں میں شامل نہ کر اور مجلس میں تکبر نہ کر تا کہ تیری بداخلاقی سے لوگ بچے رہیں دو آدمی تیرے پاس بیٹھے ہوں تو ایک سے سرگوشی نہ کر۔ اپنی زبان سے لوگوں کے ٹکڑے نہ اڑا۔ ورنہ قیامت کے دن دوزخ کے کتے تیرے ٹکڑے اڑائینگے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا هَلْ تَدْرِیْ
مَا هِیَ یَا مُعَاذُ قُلْتُ مَا هِیَ بِأَبِیْ أَنْتَ وَأُمِّیْ یَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ هِیَ كِلَابٌ فِی النَّارِ تُمَزِّقُ
لُحُوْمَ مَنْ یُمَزِّقُ لُحُوْمَ النَّاسِ بِلِسَانِهٖ تَنْشَطُ
اللَّحْمَ وَالْعَظْمَ قَالَ بِأَبِیْ أَنْتَ وَأُمِّیْ یَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ مَنْ یُطِیْقُ هٰذِهِ الْخِصَالَ وَمَنْ یَنْجُوْا مِنْهَا
قَالَ مُعَاذُ إِنَّهٗ یَسِیْرٌ عَلٰى مَنْ یَسَّرَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ
قَالَ خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ فَمَا رَأَیْتُ
أَحَدًا أَكْثَرَ تِلَاوَةً لِلْقُرْاٰنِ مِنْ مُعَاذٍ بِهٰذَا
الْحَدِیْثِ (بدایۃ الهدایۃ)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بند بند جدا کرنیوالوں کی قسم ہے
جانتے ہو۔ ناشطات کون ہیں مینے کہا آپ ہی بتلایئے
فرمایا دوزخ کے کتے جو ان لوگوں کی بوٹی بوٹی کرینگے
جو اپنی زبانوں سے لوگوں کے ٹکڑے اڑایا کرتے ہیں
گوشت ہڈی سب چبا ڈالینگے۔ عرض کیا اس سے کیونکر
نجات ملے۔ آپنے فرمایا خدا جسکے لیے آسان کرے
اسے ہر شے آسان ہوجاتی ہے۔ خالد بن معداد کا
قول ہے کہ اس کے بعد میں نے حضرت معاذ رضؓ
سے زیادہ کسی کو قرآن مجید کی تلاوت کرنیوالا
نہیں پایا ۔ (بدایۃ الہدایہ)

۲۰۵

نماز باجماعت کا بیان

فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلٰوةَ[1]
وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا[2]
إِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولٰٓئِكَ
یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا یُظْلَمُوْنَ شَیْئًا ؕ
حُكِیَ أَنَّ رَجُلًا كَانَ یَمْشِیْ فِی الْبَادِیَةِ فَرَافَقَهُ
الشَّیْطَانُ یَوْمًا وَلَمْ یُصَلِّ الرَّجُلُ الْفَجْرَ
وَالظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ فَلَمَّا

ان کے بعد ایسے نالائق پیدا ہوئے جنہوں نے نماز کو ضائع
کیا اور نفس کی خواہشوں کے پیچھے لگ گئے ایسے لوگ
دوزخ کے غی نام گڑھے میں پڑینگے۔ مگر جنہوں نے توبہ کی
نیک عمل کیے وہ جنت میں جائینگے اور ان پر ذرا بھی ظلم نہ ہوگا
حکایت ہے کہ ایک شخص جنگل میں چلا جا رہا تھا شیطان
نے اس سے رفاقت کی اور اس شخص نے متواتر پانچ وقت
کی نماز نہ پڑھی جب رات کو اس شخص نے سونے

[1] اضاعوا الصلوٰۃ یعنی جو لوگ وجوب صلوٰۃ کے قائل نہیں یا نماز کے تارک یا نماز کی حقارت کرنیوالے یا وہ لوگ جو نماز ادا کرتے ہیں مگر غیبت اور ریا وغیرہ کے سبب ضائع کر دیتے ہیں یا جو بسبب ترک شروط اور ارکان کے ضائع کرتے ہیں بقول اکثر اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو ادائیگی نماز میں غفلت کرتے ہیں یعنی بے نماز لوگ (منہ) [2] فسوف یلقون غیا۔ غی کے معنی میں اختلاف ہے۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ وہ جہنم میں نہایت عمیق بڑی بدبودار غار ہے کہ اگر اس سے ایک قطرہ دنیا میں ٹپکے تو تمام دنیا ہلاک ہوجائے اور بقول بعض وہ ایک نالہ ہے جہنم میں جس میں خون اور پیپ بہتے ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں وہ جہنم کا نالہ ہے جس سے جہنم کے تمام نالے ہر روز ہزار بار پناہ مانگتے ہیں ۱۲ منہ

صار وقت المنام اراد الرجل ان ینام فهرب
الشیطان منه فقال الرجل لم تهرب منی فقال
الشیطان انی عصیت الله تعالی فی مدة
عمری مرة واحدة فکنت ملعونا وانت عصیت
فی الیوم خمس مرات فاخاف من الله ان یغضب
علیک ویقهرک ویقهرنی معک بسبب
عصیانک (تفسیر فاتحه)

وعن النبی علیه السلام انه ذکر الصلوة
یوما فقال من حافظ علیها کانت له نورا و
برهانا ونجاتا یوم القیمة ومن لم یحافظ
علیها لم یکن له نور ولا برهان ولا نجات ۲۰۶
فکان یوم القیمة مع قارون وفرعون و
هامان وابی بن خلف (شرح منیه)

وروی عن النبی علیه السلام انه قال من
تهاون بالصلوة مع الجماعة عاقبه الله تعالی باثنتی
عشرة بلیة ثلث فی الدنیا وثلث عند الموت
وثلث فی القبر وثلاث یوم القیمة
اما الثلث التی فی الدنیا (فالاولی)
یرفع الله البرکة من کسبه ورزقه (والثانیة)
ینزع منه نور الصالحین (والثالثة) یکون
مبغوضا فی قلوب المؤمنین ۰ —

واما التی عند الموت (فالاولی) یقبض روحه
عطشان ولو شربت ماء الانهار (والثانیة)
یشتد علیه نزع روحه (والثالثة) یخاف
علیه من زوال الایمان نعوذ بالله تعالی

ارادہ کیا۔ تو شیطان اس سے بھاگ گیا۔ اس شخص نے کہا تو مجھ سے کیوں بھاگتا ہے شیطان نے کہا میں نے عمر بھر میں خدا تعالیٰ کی ایک نافرمانی کی تھی جس کے سبب میں ملعون ہو گیا۔ اور تو ایک دن میں پانچ دفعہ نافرمانی کر چکا ہے میں ڈرتا ہوں کہ تجھ پر خدا تعالیٰ کا غضب اترے اور تیرے سبب میں بھی اس میں گرفتار ہو جاؤں (تفسیر فاتحہ)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مروی ہے کہ آپ نے ایک دن نماز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا جو شخص نمازوں کی حفاظت کرتا ہے تو اسکے لئے قیامت کے دن روشنی اور حجت اور نجات ہوگی اور جو حفاظت نہ کریگا اسکے لئے نہ روشنی ہوگی نہ نجات اور وہ حشر میں قارون اور فرعون اور ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا (شرح منیہ)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں جو شخص جماعت سے نماز ادا کرنے میں سستی کرتا ہے وہ بارہ بلاؤں میں مبتلا کیا جاتا ہے جس میں تین بلائیں دنیا میں نازل ہونگی ہیں تین موت کے وقت تین قبر میں تین ہی قیامت کے دن۔ دنیا کی تین بلائیں یہ ہیں (اول) اسکے رزق اور مال بے برکت ہوگی (دوم) اسکے دل سے نیکوں کی محبت اٹھالی جائے گی (سوم) مسلمانوں کے دلوں میں اسکی عداوت پیدا ہو جائے گی۔ اور موت کے وقت کی تین بلائیں یہ ہیں (اول) اس کی روح بدن سے پیاسی نکلے گی۔ اگرچہ وہ نہروں کی نہریں پانی پی جائے (دوم) اسے نزع کی تکلیف زیادہ ہوگی (سوم) اسکے ایمان کے زائل ہونیکا خوف بھی ہوتا ہے (نعوذ باللہ تعالیٰ)

وَاَمَّا الَّتِیْ فِی الْقَبْرِ (فَالْاُوْلٰی) یَضِیْقُ عَلَیْهِ سُؤَالُ مُنْکَرٍ وَّ نَکِیْرٍ (وَالثَّانِیَۃُ) تَشْتَدُّ عَلَیْهِ ظُلْمَۃُ الْقَبْرِ (وَالثَّالِثَۃُ) یَضِیْقُ قَبْرُہٗ حَتّٰی تَنْضَمَّ اَضْلَاعُهٗ وَاَمَّا الَّتِیْ فِیْ یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ (فَالْاُوْلٰی) یَشْتَدُّ عَلَیْهِ حِسَابُهٗ وَالثَّانِیَۃُ یَغْضَبُ عَلَیْهِ رَبُّهٗ (وَالثَّالِثَۃُ) یُعَاقِبُهُ اللّٰہُ بِالنَّارِ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ تَعَالٰی (کنز الاخبار)

وَلِذَا یُقَالُ وَلَا یُرَخَّصُ لِمَنْ سَمِعَ الْاَذَانَ فِیْ اَنْ یَّتْرُکَ الْجَمَاعَۃَ بِاَنَّهَا سُنَّۃٌ مُّؤَکَّدَۃٌ بِغَایَۃِ التَّاکِیْدِ بِحَیْثُ لَوْ تَرَکَهَا اَهْلُ نَاحِیَۃٍ وَجَبَ قِتَالُهُمْ بِالسِّلَاحِ لِاَنَّهَا مِنْ شَعَائِرِ الْاِسْلَامِ وَلَوْ تَرَکَهَا وَاحِدٌ مِّنْهُمْ بِغَیْرِ عُذْرٍ یَجِبُ التَّعْزِیْرُ وَلَا تُقْبَلُ شَهَادَتُهٗ وَیَاْثَمُ الْجِیْرَانُ وَالْاِمَامُ وَالْمُؤَذِّنُ بِالسُّکُوْتِ عَنْهُ وَاَقَلُّ التَّعْزِیْرِ ثَلٰثُ اَسْوَاطٍ وَقَالَ صَاحِبُ خُلَاصَۃِ الْفَتَاوٰی سَمِعْتُ مِنْ ثِقَۃٍ اَلتَّعْزِیْرُ بِاَخْذِ الْمَالِ اِذَا رَاٰهُ الْقَاضِیْ اَوِ الْوَالِیْ جَائِزٌ وَمِنْ جُمْلَۃِ ذٰلِکَ رَجُلٌ لَا یَحْضُرُ الْجَمَاعَۃَ یَجُوْزُ تَعْزِیْرُہٗ بِاَخْذِ الْمَالِ فَاِنَّهٗ اَکْثَرُ تَاْثِیْرًا فِیْهِ مِنَ الضَّرْبِ (شرعۃ الاسلام)

وَقِیْلَ مُطَالَعَۃُ کُتُبِ الْفِقْهِ عُذْرٌ اِذَا لَمْ یَکُنْ عَنْ تَکَاسُلٍ وَّلَمْ یُوَاظِبْ عَلٰی تَرْکِهَا بَلْ یَقَعُ التَّرْکُ اَحْیَانًا لِاشْتِغَالِهٖ بِالْفِقْهِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمَرَضُ وَالْمَطَرُ وَالْبَرْدُ وَالظُّلْمَۃُ الشَّدِیْدَۃُ وَالْخَوْفُ وَالْحَبْسُ وَالطَّعْنُ الشَّدِیْدُ وَالسَّفَرُ

اور قبر کی تین بلائیں یہ ہیں پہلی یہ ہے کہ منکر نکیر کا سوال سخت دشوار ہوگا (دوم) یہ کہ اسکی قبر میں سخت اندھیرا ہوگا (سوم) یہ کہ اس کی قبر اسقدر تنگ ہوگی کہ اسکی پسلیاں ادھر کی ادھر نکل جائینگی قیامت کی تین بلائیں یہ ہیں (اول) اوس پر حساب دشوار ہوگا (دوم) اسکا رب اسپر ناراض ہوگا (سوم) وہ آگ کے عذاب میں گرفتار کیا جائیگا۔ (کنز الاخبار)

اور اسی لئے تاکید ہے کہ جو شخص اذان سن لے وہ ہرگز جماعت ترک نہ کرے کیونکہ جماعت سنت موکدہ ہے یہانتک کہ اگر کسی ضلع کے تمام لوگ جماعت ترک کردیں تو ان سے قتال واجب ہے کیونکہ وہ شعائر اسلام میں داخل ہے اور اگر ان میں سے کوئی ایک
۲۰۷ بلا عذر ترک کرے تو اسے تعزیر دیجایے گی اور اسکی شہادت نہ قبول ہوگی ہمسائے امام اور موذن اگر اسے نہ سمجھائینگے تو گنہگار رہینگے اور تعزیر میں کم از کم تین کوڑے مارے جائیں صاحب خلاصۃ الفتاوی نے بیان کیا ہے کہ قاضی یا والی ملک کو جرمانہ کرکے مالی تعزیر بھی جائز ہے۔ اس لحاظ سے ایسے شخص کو مالی تعزیر دیجائے تو مضائقہ نہیں بلکہ اس کا اثر کوڑے مارنے سے زیادہ ہے (شرعۃ الاسلام)

بعض علماء کے نزدیک مطالعہ کتب فقہ کا عذر ہے بشرطیکہ سستی کے باعث نہ ہو اور مطالعہ کرنے والا ترک جماعت کی عادت نہ کرے بلکہ مسلمانوں کے فائدہ رسانی کے لئے کبھی ایسا ہوجائے تو حرج نہیں البتہ مرض بارش سردی اندھیری۔ خوف۔ قید معرکہ جنگ سفر

لیس بعدہ بحاصر حرفی النبیین بانہ ھو الصحیح
قال النبی علیہ السلام ان تارك الصلوۃ
مع الجماعۃ ملعون فی التوریۃ والانجیل و
الزبور والفرقان وتارك الجماعۃ یمشی
علی الارض والارض تلعنہ وتارك الجماعۃ
یبغضہ اللہ ویبغضہ الملائکۃ وکل شیء
جعل اللہ فیہ الروح ویلعنہ کل ملك بین
السموت والارض والحیتان فی البحر۔

وکذا قال النبی علیہ السلام من منع
عن نفسہ خمسۃ منع اللہ منہ خمسۃ (الاول
من منع الدعاء منع اللہ اجابۃ (والثانی
من منع الصدقۃ منع اللہ منہ العافیۃ و
۲۰۸ الثالث) من منع الزکوۃ منع اللہ منہ
حفظ المال (والرابع) من منع العشر منع
اللہ منہ البرکۃ من کسبہ (والخامس)
من منع حضور الجماعۃ منع اللہ منہ الشھادۃ
وھو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

قال علیہ السلام اتانی جبرائیل ومیکائیل
علیہما السلام فقال یا محمد ان اللہ یقرءك
السلام ویقول تارك الجماعۃ من امتك لا
یجد ریح الجنۃ وان عملہ اکثر من
اھل الارض وتارك الجماعۃ ملعون فی الدنیا
والاخرۃ فلما کان حال تارك الجماعۃ ھذا
فما حال تارك الصلوۃ

کما قال النبی علیہ السلام اذا رایتم الرجل

عذر نہیں ہے جیسا کہ کتاب تبیین میں مصرح ہے۔

حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے تارک جماعت توراۃ انجیل زبور اور قرآن مجید میں ملعون ہے اور وہ جس زمین پر چلتا ہے وہ بھی اس پر لعنت کرتی ہے اور تارک جماعت سے اللہ تعالیٰ اور فرشتے عداوت رکھتے ہیں اور آسمان اور زمین کے فرشتے اور دریائی مچھلیاں۔ اور کل ذی روح اس پر لعنت کرتے ہیں۔

ایسا ہی حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ جو شخص پانچ چیزوں سے باز رہیگا اللہ تعالیٰ اس سے پانچ چیزیں روک لیگا (۱) جو دعا نہ کریگا اللہ تعالیٰ اس سے قبولیت روک لیگا۔ (۲) جو صدقہ نہ دیگا اللہ اس سے عافیت روک لیگا (۳) جو زکوۃ ادا نہ کریگا خدا تعالیٰ اس کے مال کو محفوظ رکھیگا (۴) جو عشر ادا نہ کریگا۔ اسکی کمائی بے برکت ہوگی (۵) جو جماعت میں جانا چھوڑ دیگا۔ خدا تعالیٰ اس سے کلمہ شہادت روک دے گا۔

حضور علیہ الصلوۃ نے فرمایا میرے پاس جبرائیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام آئے اور کہا اللہ تعالیٰ سلام کے بعد فرماتا ہے تمہاری امت کے تارک جماعت کو جنت کی خوشبو تک نہ ملیگی۔ خواہ اس کے عمل کتنے ہی زیادہ ہوں تارک جماعت دنیا اور آخرت دونوں میں ملعون ہے جب تارک جماعت کا یہ حال ہے تو تارک الصلوۃ کا کیا حال ہو گا۔

حضور علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں جب تم کسی شخص کو

يلازم المسجد فاشهدوا له بالايمان كما قال الله تعالىٰ انما يعمر مساجد الله من امن بالله واليوم الاخر وكما قال الله تعالىٰ ومن اظلم ممن منع مساجد الله ان يذكر فيها اسمه وسعىٰ في خرابها اولٰئك ما كان لهم ان يدخلوها الا خائفين

كما روي عن مجاهد رضي الله عنه ان رجلا جاء الى ابن عباس فقال ما تقول في رجل يقوم الليل ويصوم النهار ولا يشهد الجمعة ولا يصلي بالجماعة فمات على اي شيء هو قال هو للنار

قال النبي عليه السلام سلموا على اليهود والنصارى ولا تسلموا على يهود امتي قالوا من هم يا رسول الله قال الذين يسمعون الاذان والاقامة ولا يحضرون الجماعة (دقائق الاخبار)

قال ابو هريرة رضي الله عنه اتى النبي عليه السلام رجل اعمىٰ قيل انه عبد الله ابن ام مكتوم فقال يا رسول الله ليس لي قائد يقودني الى المسجد فسأله ان يرخص له فيصلي في بيته فرخص له فلما رجع دعاه فقال هل تسمع النداء بالصلوٰة قال نعم قال فائت الجماعة كما قال عليه السلام لا صلوٰة لجار المسجد الا في المسجد كما قال رسول الله عليه السلام بشر المشائين

اگر مسجد میں دیکھو تو اس کے ایمان کی گواہی دو پروردگار فرماتا ہے مسجدیں وہی شخص آباد کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو۔

اور وہ بہت بڑا ظالم ہے جو مسجدوں سے روکے اور اُن میں خدا کا نام نہ لینے دے۔ اور اُن کے اُجاڑنے میں کوشش کرے ایسوں کو چاہیے کہ ڈرتے ڈرتے مسجد میں جایا کریں۔

مجاہد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا آپ اس شخص کی نسبت کیا فرماتے ہیں جو رات کو تہجد پڑھے اور دن کو روزے رکھے اور جمعہ اور جماعت میں شامل نہ ہو اور اسی حال
۲۰۹ میں مرجائے وہ دوزخی ہے جنتی۔ فرمایا دوزخی ہے

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا یہود و نصاریٰ کو سلام کہو لیکن میری امت کے یہود کو مت کہو عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ کون ہیں فرمایا جو اذان اور تکبیر سنتے ہیں اور جماعت میں شریک نہیں ہوتے

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں ایک نابینا شخص آیا بعض کے قول پر عبداللہ بن ام مکتوم تھا اُس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے کوئی مسجد میں لانے والا نہیں اسلئے میں گھر میں نماز پڑھ لوں آپ نے اسے اجازت دی جب وہ چلا تو پھر بلا کر پوچھا کیا تو اذان سنتا ہے اُس نے کہا ہاں فرمایا جماعت میں حاضر ہو جایا کر جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ مسجد کے ہمسایہ کی مسجد کے سوا نماز نہیں ہوتی اور آپ نے فرمایا اندھیری راتوں میں مسجد

فِیْ ظُلَمِ اللَّیَالِیْ اِلَی الْمَسْجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِّ یَوْمَ
الْقِیٰمَۃِ (زبدۃ الواعظین)

عَنِ النَّبِیِّ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَنَّہٗ قَالَ الصَّلٰوۃُ
عِمَادُ الدِّیْنِ فَمَنْ اَقَامَہَا فَقَدْ اَقَامَ الدِّیْنَ
وَمَنْ تَرَکَہَا فَقَدْ ہَدَمَ الدِّیْنَ ۔

عَنِ النَّبِیِّ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّ شُؤْمَ
تَارِکِ الصَّلٰوۃِ یَتَعَدّٰی اِلٰی سَبْعِیْنَ رَجُلًا
مِنْ اَہْلِ قَبْرِہٖ اِذْ بَلْ یَصِلُ مِنْ یَوْمِنَا ہٰذَا
اِلٰی زَمَانِ اٰدَمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَذٰلِکَ اَنَّ الْمُصَلِّیْ
اِذَا قَعَدَ فِی التَّشَہُّدِ یَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا
وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ فَیَصِلُ ثَوَابُہَا
اِلٰی کُلِّ وَاحِدٍ مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ یَوْمِنَا اِلٰی عَہْدِ اٰدَمَ ۲۱۰
عَلَیْہِ السَّلَامُ وَتَارِکُ الصَّلٰوۃِ یَکُوْنُ مَانِعًا لِذٰلِکَ
الْخَیْرِ فَیَکُوْنُ کَمَنْ اَصَابَ شَرُّہٗ جَمِیْعَ
الْمُسْلِمِیْنَ کَقَوْلِہٖ تَعَالٰی مَنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ
مُعْتَدٍ اَثِیْمٍ (انیس المجالس)

رُوِیَ عَنْ عَقِیْلِ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
اَنَّہٗ قَالَ سَافَرْتُ مَعَ النَّبِیِّ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَرَاَیْتُ
مِنْہُ ثَلٰثَ اَشْیَاءَ فَاسْتَقَرَّ الْاِسْلَامُ
فِیْ قَلْبِیْ بِسَبَبِہَا (فَاَوَّلُہَا) اَنَّ النَّبِیَّ
عَلَیْہِ السَّلَامُ اَرَادَ اَنْ یَقْضِیَ حَاجَتَہٗ
وَکَانَ بَیْنَ یَدَیْہِ اَشْجَارٌ فَقَالَ لِیْ اِمْضِ اِلَیْہَا
وَقُلْ لَہَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ یَقُوْلُ لَکُنَّ کُوْنِیْ
لِیْ سُتْرًا فَاِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اَقْضِیَ حَاجَتِیْ فَخَرَجْتُ
فَمَا اسْتَتْمَمْتُ الرِّسَالَۃَ اِلَّا وَالْاَشْجَارُ

کی طرف چلنے والوں کو قیامت کے دن بڑی روشنی
کی بشارت دے دو (زبدۃ الواعظین)

حضور ﷺ نے فرمایا نماز دین کا ستون
ہے جس نے اسے قائم رکھا گویا اس نے دین کو
سنبھال رکھا اور جس نے اسے ترک کیا گویا اس نے دین کو ڈھا دیا

حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا تارک نماز کی
بدی کا اثر اس کے کنبے اور قریب کے رہنے والے ستر آدمیوں تک
پہنچتا ہے۔ بلکہ اس وقت سے حضرت آدم علیہ السلام
کے زمانے تک پہنچتا ہے کیونکہ نمازی نماز کے التحیات
میں کہتا ہے سلام ہو ہم پر۔ اور اللہ کے نیک
بندوں پر۔ اور اس کا ثواب اس زمانہ سے لیکر
حضرت آدم علیہ السلام تک لوگوں کو پہنچتا ہے
اور تارک الصلوۃ اس خیر کا مانع ہے۔ پس گویا
اس کی بدی تمام مسلمانوں کو پہنچی۔ جیسا کہ
پروردگار نے فرمایا مناع خیر متجاوز عن الحد
گنہگار ہے (انیس المجالس)

عقیل بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی
ہے فرمایا میں نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ
سفر کیا۔ اور آپ سے تین باتیں دیکھیں جن کے
سبب مجھے بہت اطمینان ہو گیا (اول) آپ نے
قضائے حاجت کا ارادہ کیا آپ کے سامنے چند درخت
تھے مجھے حکم دیا۔ کہ ان درختوں سے کہدو
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہیں بلاتے ہیں اور قضائے
حاجت کیلئے آڑ بنجاؤ چنانچہ میں گیا۔ ابھی پورا پیغام
نہ دینے پایا تھا کہ درخت اکھڑ کر رسول اللہ کے پاس آ گئے اور قضائے

انقلعت من اصولها و تحولت حولها حتی کرم
النبی علیه السلام فرجعت الی مکانها ۔ و
الثانی غلبتنی العطش فطلبت الماء فلم
اجد فقال النبی علیه السلام اصعد الی
هذا الجبل و اقرأه منی السلام و قل له
ان کان فیک ماء فاسقنی قال فصعدت
الجبل و قلت له ما قال النبی علیه السلام
فما استممت الکلام حتی قال الجبل بکلام
صحیح فصیح قل لرسول الله انا منذ یوم
انزل الله هذه الآیة یا ایها الذین امنوا
قوا انفسکم و اهلیکم نارا وقودها الناس
والحجارة ابکی من الفزع ان اکون
ذلک الحجر فلم یبق فی ماء و الثالث
کنا نمشی فاذا بجمل یعدو حتی بلغ رسول
الله الامان الامان فلم یلبث حتی جاء خلفه
اعرابی معه سیف مسلول فقال النبی علیه
السلام ما ترید من هذا المسکین فقال
یا رسول الله صلی الله علیه و اله وسلم
اشتریته بثمن کثیر و لیس یطیعنی
فارید ان اذبحه فانتفع بلحمه فقال
النبی علیه السلام للجمل لم تعصیه
فقال رسول الله لست اعصیه من
العمل و لکن اعصیه من ذلک العمل
القبیح عنده لان القبیلة التی هو فیها
ینامون عن صلوة العشاء الاخیرة

ملجت کے بعد پھر اپنی جگہ جا کھڑے ہوئے
(دوم) مجھے سخت پیاس لگی مگر پانی نہ ملا۔
آپ نے فرمایا اس پہاڑ پر چڑھ کر میری سلام
کے بعد کہو اگر تجھ میں پانی ہے تو مجھے پلاؤ۔
میں پہاڑ پر چڑھا۔ اور جب آپ نے حکم فرمایا تھا
کیا۔ ابھی میں کلام پورا نہ کر چکا تھا کہ پہاڑ بڑی
صحیح اور فصیح زبان سے بولا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ
والسلام سے عرض کر دو کہ جب سے یہ آیت اے
مومنوں اپنے آپ کو اور اپنے اہل عیال کو دوزخ کی
آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں)
اس وقت سے میں اس لئے روتا ہوں کہ شاید
میں ہی دوزخ کا پتھر نہ ہوں اس لئے مجھ
میں پانی نہیں رہا ہے۔ ۲۱۱
(سوم) ہم چلے جا رہے تھے کہ ایک اونٹ
دوڑتا ہوا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں
آیا اور کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) الامان الامان
تھوڑی دیر بعد ایک اعرابی تلوار سونتے ہوئے آیا
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ اس مسکین
کو کیوں ستاتا ہے؟ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ
میں نے اس پر بہت دام خرچ کئے ہیں اور یہ میری اطاعت نہیں
کرتا میں چاہتا ہوں کہ اسے ذبح کر کے اسکے گوشت سے فائدہ
اٹھاؤں آپ نے اونٹ کو فرمایا تو کیوں اسکی نافرمانی کرتا ہے
اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں کام سے نافرمانی نہیں کرتا بلکہ
اسکے ایک برے کام کی وجہ سے اسکی نافرمانی کرتا ہوں۔ کیونکہ
اسکے قبیلے والے عشا کی نماز سے غافل ہو کر سو رہے ہیں

فلو عاهدك ان يصليها عاهدتك ان لا
اعصيه فانی اخاف ان ينزل عليهم عذاب
من الله فاكون فيهم فاخذ النبی عليه السلام
العهد على الاعرابی ان لا يترك الصلوة وسلم
الجمل اليه ورجع الى اهله (رونق المجالس)

حکی ان عيسى عليه السلام سافر يوما
فرای قوما يعبدون الله تعالى بالجد
والسعی وهم يجتمعون فی مكان عال فسلم
عليهم وجلس فيما بينهم فرای عندهم كثيرا
من الطعام والشراب الخالص والفواكه
الملونة والاولاد والزوجات الحسان
۲۱۲ فنظر عيسى عليه السلام فرای قريتهم مزينة
بتمام الزينة التی لا تقبل الوصف ثم ذهب
عيسى عليه السلام منهم ثم رجع بعد زمان
الى ذلك المكان فراهم كلهم قد
هلكوا مع اولادهم وزوجاتهم وقريتهم
قد انهدمت فتعجب عيسى عليه السلام
من حالهم فنادى وقال يا رب بای شیء
هلكوا اتركوا الصلوة والطاعة فقال الله تعالى
ولكن قد مر عليهم تارك الصلوة وغسل
بمائهم وجهه فوقعت غسالته على اراضيهم
وديارهم فلذلك هلكوا (انیس المجالس)

روی ان النبی عليه السلام جلس يوما
مع اصحابه فجاء شاب من العرب الى باب
المسجد وهو يبكی فقال عليه السلام ما

اگر یہ نماز پڑھنے کا عہد کرے تو اسکی اطاعت کا عہد
کرلیتا ہوں کیونکہ میں ڈرتا ہوں کہ شاید ان پر عذاب
نازل ہو تو کہیں میں بھی اُن میں پس حضور علیہ
الصلوٰة والسلام نے اعرابی سے حفاظت نماز
کا عہد لیکر اونٹ حوالے کردیا اور وہ واپس ہوا (رونق المجالس)

حکایت ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام سفر میں ایک
دن دیکھا کہ ایک قوم کے لوگ نہایت کوشش کے ساتھ
عبادت الٰہی میں مصروف ہیں اور ایک عالیشان مکان
میں جمع ہیں آپ بھی اُن میں بیٹھ گئے ان کے پاس بہت
سا کھانا خالص شراب قسم قسم کے میوے خوبصورت
عورتیں اور بچے اور بچیاں موجود تھے اور انکا گاؤں
ہر طرح کے سامانوں سے بہتر مزین تھا پھر آپ وہاں
سے چلے گئے اور مدت کے بعد پھر وہاں پہنچے اور
دیکھا کہ وہ سب معہ اولاد و ازواج ہلاک شدہ تھے
اور گاؤں اُجڑا ہوا تھا۔ عیسی علیہ السلام اُن کے
حالت سے متعجب ہوئے اور عرض کیا اے پروردگار
یہ کیوں ہلاک ہوئے۔ کیا نماز چھوڑ بیٹھے تھے۔
پروردگار نے فرمایا۔ نہیں۔ بلکہ ایک
بے نماز یہاں سے گذرا اور اُس نے ان کے
پانی سے منہ دھویا۔ اور اس کا مستعمل پانی
اُن کی زمینوں پر گرا۔ اس لئے یہ سب
ہلاک ہوگئے۔ (انیس المجالس)

حضور علیہ الصلوٰة والسلام سے مروی ہے کہ آپ ایک دن
اپنے اصحاب کے ساتھ بیٹھے تھے کہ ایک جوان عربی روتا
مسجد کے دروازے میں آیا حضور علیہ الصلوة والسلام نے فرمایا اے

يُبْكِيكَ يَا شَابُّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَاتَ أَبِي
وَلَيْسَ لَهُ كَفَنٌ وَلَا غَاسِلٌ فَأَمَرَ النَّبِيُّ
عَلَيْهِ السَّلَامُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
فَذَهَبَا إِلَى الْبَيْتِ فَرَأَيَا مِثْلَ الْخِنْزِيرِ الْأَسْوَدِ فَرَجَعَا
إِلَى النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ رَأَيْنَاهُ مِثْلَ الْخِنْزِيرِ
الْأَسْوَدِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَامَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
إِلَى الْجَنَازَةِ فَدَعَا فَصَارَ الْمَيِّتُ عَلَى صُورَتِهِ
الْأُولَى وَصَلَّى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَرَادُوا الدَّفْنَ
فَرَءَوْهُ كَالْخِنْزِيرِ الْأَسْوَدِ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
يَا شَابُّ أَيَّ عَمَلٍ كَانَ يَعْمَلُ أَبُوكَ فِي الدُّنْيَا
فَقَالَ كَانَ تَارِكَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
يَا أَصْحَابِي اُنْظُرُوا حَالَ مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ
يَبْعَثُهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِثْلَ الْخِنْزِيرِ
الْأَسْوَدِ نَعُوذُ بِاللّٰهِ (بهجة الانوار)

مَاتَ فِي زَمَانِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ رَجُلٌ فَقَامُوا إِلَى صَلٰوتِهِ فَإِذَا الْكَفَنُ
يَتَحَرَّكُ فَنَظَرُوا فَوَجَدُوا حَيَّةً مُطَوَّقَةً فِي
عُنُقِهِ تَأْكُلُ لَحْمَهُ وَتَمُصُّ دَمَهُ فَأَرَادُوا قَتْلَهَا
فَقَالَتِ الْحَيَّةُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ
اللّٰهِ لِمَ تَقْتُلُونَنِي وَلَيْسَ لِي ذَنْبٌ وَلَا
خَطَاءٌ فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى أَمَرَنِي أَنْ أُعَذِّبَهُ
إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَقَالُوا مَا خَطَايَاهُ قَالَتْ
ثَلَاثُ خَطَايَا (الاولى) كَانَ إِذَا سَمِعَ أَذَانَ
لَا يَجِيءُ الْجَمَاعَةَ (والثانية) لَا يُخْرِجُ الزَّكٰوةَ
مِنْ مَالِهِ (والثالثة) لَا يَسْمَعُ قَوْلَ الْعُلَمَاءِ

جوان کیوں روتا ہے۔ اُس نے کہا یا رسول اللہ میرا باپ
مرگیا ہے نہ اس کے لئے کفن ملتا ہے اور نہ غسل دینے
والا۔ آپ نے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما
کو حکم دیا سو میت کیطرف گئے اور دیکھا کہ اس کی شکل سیاہ
خنزیر کی مانند ہے اس لئے واپس ہوئے اور آپکی خدمت
میں عرض کیا کہ ہمنے اسے سیاہ خنزیر کی طرح دیکھا
ہے آپنے جنازہ پر جاکر دعا کی تو میت اصلی صورت
پر آگئی آپنے جنازہ کی نماز پڑھائی مگر لوگوں نے
جب دفن کرنا چاہا تو پھر اسکی صورت سیاہ خنزیر کی
سی ہوگئی آپنے اس جوان سے پوچھا تیرا باپ دنیا میں
کیا کام کرتا تھا۔ اُس نے کہا وہ بے نماز تھا حضور نے فرمایا
اے لوگو! تم نے بے نماز کا حال دیکھ لیا ہے قیامت ۲۱۴
کے دن اسی سیاہ خنزیر کی صورت اٹھیگا۔ نعوذ باللہ
(بہجۃ الانوار)

حضرت ابوبکر صدیق رضی کے عہد خلافت میں ایک
شخص مرگیا لوگ اس کے جنازہ کے لئے کھڑے ہوئے
تو کفن ہلتا دیکھا۔ ٹٹولا تو ایک سانپ نظر آیا جو طوق کیطرح
گردن میں لپٹ کر اسکا گوشت نوچتا تھا اور خون پی
رہا تھا انہوں نے اس کے مارنیکا ارادہ کیا تو سانپ نے
کہا (لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ) تم مجھے کیوں مارتے
ہو حالانکہ میرا کوئی قصور اور گناہ نہیں کیونکہ مجھے
اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ میں اسے قیامت تک عذاب دیتا رہوں
انہوں نے کہا کیا گناہ ہے اُس نے کہا تین (۱) اذان سننے
کے وقت وہ جماعت میں شریک نہ ہوتا تھا (۲) اپنے مال سے
زکوٰۃ نہ دیتا تھا (۳) وہ علماء کی بات کی نہیں سنتا تھا

هذا اجزاؤه — جس سے پہ سزا لی (المرسوم)

فضیلت تلاوت قرآن و کلمۂ طیبہ وغیرہ

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِىْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا
وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى قَالَ رَبِّ لِمَ
حَشَرْتَنِىْٓ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا قَالَ
كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا وَكَذٰلِكَ
الْيَوْمَ تُنْسٰى وَكَذٰلِكَ نَجْزِىْ مَنْ اَسْرَفَ
وَلَمْ يُؤْمِنْۢ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ
اَشَدُّ وَاَبْقٰى
عَنْ عَلِىِّ بْنِ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ
عَنِ النَّبِىِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ قَرَءَ ۲۱۴
الْقُرْاٰنَ فَاسْتَظْهَرَهٗ فَاَحَلَّ حَلَالَهٗ وَحَرَّمَ
حَرَامَهٗ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَشَفَّعَهٗ فِىْ عَشَرَةٍ
مِّنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُمُ النَّارُ
وَرُوِىَ عَنِ النَّبِىِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهٗ قَالَ
مَنْ قَرَءَ الْقُرْاٰنَ وَهُوَ فِى الصَّلٰوةِ كَانَ لَهٗ
بِكُلِّ حَرْفٍ مِّائَةُ حَسَنَةٍ وَمَنْ قَرَءَ الْقُرْاٰنَ
فِىْ غَيْرِ الصَّلٰوةِ عَلٰى وُضُوْءٍ فَلَهٗ بِكُلِّ حَرْفٍ
خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ حَسَنَةً وَمَنْ قَرَءَ الْقُرْاٰنَ
عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ فَلَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ (مجالس الانوار)
قِيْلَ الْمُرَادُ مِنَ الذِّكْرِ الْقُرْاٰنُ كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى
فَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآءِ
الْاٰخِرَةِ فَاُولٰٓئِكَ فِى الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ
وَقِيْلَ عَنْ قِرَاءَتِهٖ حَتّٰى نَسِيَهٗ وَقِيْلَ عَنْ

جس شخص نے ہمارے ذکر سے روگردانی کی اسکی گذران تنگ ہوگئی اور ہم اسے قیامت کے دن اندھا اُٹھائینگے۔ وہ کہیگا اے پروردگار میں تو دنیا میں بینا تھا تو نے مجھے کیوں اندھا اُٹھایا پروردگار فرمائیگا تجھے ہماری آیات پہنچی تھیں تو تو نے انکو بھلا دیا تھا اسیطرح آج تو بھلا دیا جائیگا اور اسیطرح ہم جزا دینگے اس شخص کو جسنے زیادتی کی اور اپنے پروردگار کی آیات پر ایمان نہ لایا البتہ عذاب آخرت کا بہت سخت اور دیرپا ہے

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جس شخص نے قرآن مجید کو پڑھا اور اسے اپنی پشت پناہ بنا لیا اسکے حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھا اللہ تعالیٰ اسو جنت میں داخل کریگا اور اسکے کنبہ کے دس شخصوں کی نسبت اسکی شفاعت قبول کریگا جو مستحق عذاب ہو چکے ہونگے۔ مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ نماز میں قرآن مجید پڑھنے والے کے لئے ہر حرف کے بدلے سو نیکیاں ہیں اور نماز کے بغیر پڑھنے والے کے لئے ہر حرف کے بدلے پچیس نیکیاں ہیں اور بلا وضو قرآن پڑھنے والے کیلئے دس نیکیاں ہیں (مجالس الانوار)

بعض علماء کے نزدیک ذکر سے مراد قرآن مجید ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں اور قیامت کے دن کو جھٹلایا وہ ہمیشہ عذاب میں مبتلا رہینگے اور بعض کے نزدیک قرآن مجید کا پڑھنا ہے اور بعض کہتے ہیں

توحید کما قال اللہ تعالی حتی نسوا الذکر
وقیل عن کا عتی وتوحیدی کما قال اللہ
تعالی اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول وقیل
عن العلم کما قال اللہ تعالی فاسئلوا اھل
الذکر ان کنتم لا تعلمون وقیل عن الذکر
باللسان کما قال اللہ تعالی اذکروا اللہ
ذکرا وقیل عن الصلوۃ کما قال اللہ تعالی
فاسعوا الی ذکر اللہ وقولہ تعالی لا تلھیکم
تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ ٭

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال الضنک
ھو الشقاء وعنہ انہ قال اذا اعطی العبد
قلیلا او کثیرا ولم یقنع فلا خیر فیہ فھو
الضنک فی المعیشۃ وان قوما اعرضوا عن
الحق وکانوا فی سعۃ الدنیا فکانت عاشھم
ضنکا وذلک انھم یرون ان اللہ تعالی
لیس بمخالفھم فاشتد علیھم معاشھم مع سعتھم
من سوء ظنھم باللہ (بحر العلوم)

قیل المعرض ذکر اللہ تعالی من سلط
علیہ الشیطان الذی ھو عدوہ المرید
کل ھلاک وضلال فلا یکون احد اھد
عیشا واعظم ضنکا منہ واشقی

(بحر العلوم)

قال اللہ تعالی یا ایھا الذین امنوا لا
تلھکم اموالکم ولا اولادکم عن ذکر اللہ
ای لا یشغلکم تدبیرھا والاھتمام بھا

ذکر سے مراد توحید ہے جیسا کہ پروردگار نے فرمایا حتی نسوا
الذکر۔ اور بعض کہتے ہیں اطاعت اور توحید مراد ہے
جیسا کہ پروردگار نے فرمایا ہے اطیعوا اللہ واطیعوا
الرسول اور بعض کے نزدیک ذکر سے علم مراد ہے جیسا کہ
اللہ تعالی فرماتا ہے فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون اور
بعض کے نزدیک ذکر زبانی مراد ہے جیسے کہ فرماتا ہے۔
اذکروا اللہ ذکرا کثیرا۔ اور عند البعض نماز مراد ہے کیونکہ
فرماتا ہے فاسعوا الی ذکر اللہ ولا تلھیکم تجارۃ ولا بیع
عن ذکر اللہ۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ضنک سے مراد شقاوت
ہے۔ اور انہی سے یہ بھی مروی ہے کہ جب بندہ تھوڑے
یا بہت پر قانع ہو تو یہی ضنک فی المعیشت ہے
اور جو قوم باوجود وسعت دنیاوی کے حق سے اعراض ۲۱۵
کرے تو وہ بھی تنگی میں ہے۔ کیونکہ ایسے لوگ
اللہ تعالی کو خالق نہیں سمجھتے اس لئے باوجود وسعت
دنیا کے خدا کے ساتھ بدظنی کے باعث ان کی معاش
تنگ ہے۔ (بحر العلوم)

بعض کے نزدیک خدا سے روگردان وہ شخص ہے
جس پر اسکا دشمن یعنی شیطان غالب ہے۔ جو ہر طرح
کی ہلاکت اور گمراہی میں پھنسا دیتا ہے اس لئے اسکا
عیش تنگ اور گمراہی نہایت تنگ ہو جاتی ہے اور اس
سے زیادہ شقی کوئی نہیں ہوتا۔ (بحر العلوم)

اللہ تعالی فرماتا ہے مسلمانو تم کو تمہارے اموال
واولاد اللہ کے ذکر سے غافل نہ کریں۔ یعنی تمہیں
مال اور اولاد کا مشغلہ اور اہتمام اللہ کی یاد سے نہ پھیرے

عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ كَالصَّلٰوةِ وَسَائِرِ الْعِبَادَاتِ
الْمَذْكُوْرَةِ لِلْعُبُوْدِيَّةِ وَالْمُرَادُ نَهْيُهُمْ عَنِ
اللَّهْوِ بِهَا وَتَوْجِيْهُ النَّهْيِ اِلَيْهَا لِلْمُبَالَغَةِ وَلِذَا
قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ اَىِ اللَّهْوَ
وَالشُّغْلَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ لِاَنَّهُمْ بَاعُوْا
الْعَظِيْمَ الْبَاقِىْ بِالْحَقِيْرِ الْفَانِىْ

(قاضی)

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رض قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِىِّ
عَلَيْهِ السَّلَامُ فِىْ سَفَرٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
حَدِّثْنَا بِحَدِيْثٍ تَنْفَعُ بِهٖ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنْ
اَرَدْتُمْ عَيْشَ السُّعَدَاءِ وَمَوْتَ الشُّهَدَاءِ وَ
النَّجَاةَ يَوْمَ الْحَشْرِ وَالظِّلَّ يَوْمَ الْحَرِّ وَالْهُدٰى
عَنِ الضَّلَالَةِ فَادْرُسُوْا قِرَاءَةَ الْقُرْاٰنِ ٢١٦
فَاِنَّهٗ كَلَامُ الرَّحْمٰنِ وَحِصْنٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ
وَرُجْحَانٌ فِى الْمِيْزَانِ -

وَكَذَا قَالَ النَّبِىُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَفْضَلُ
عِبَادَاتِ اُمَّتِىْ قِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ فَعَلَى الْمُكَلَّفِ
اَنْ يَّشْتَغِلَ بِتَعَلُّمِهٖ وَقِرَاءَتِهٖ

(بدر الرشید)

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
اَنَّهٗ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ فِىْ زَمَنِ النَّبِىِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ
فَقَامَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلٰى جَنَازَتِهٖ لِيُصَلِّىَ عَلَيْهِ
فَتَحَرَّكَ الْكَفَنُ وَنَظَرَهُ النَّبِىُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ
فَوَجَدَ فِيْهِ حَيَّةً تَمُصُّ دَمَهٗ

نماز اور باقی عبادات سے غافل نہ کرے اس سے شغل
مال اور اولاد کی نہی مقصود ہے اور بلحاظ مبالغہ
اس نہی کو مال اور اولاد کی جانب متوجہ کیا گیا ہے
اس لئے فرمایا جو ایسا کرے گا یعنی لہو اور شغل وہ
نقصان اٹھائیگا۔ کیونکہ ایسے لوگ بہت بڑی باقی
رہنے والی چیز کو حقیر فانی کے ساتھ بدلتے ہیں۔

(قاضی)

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا میں
سفر میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے ہمراہ تھا
اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم
کوئی ایسی بات سنائیے جو ہمیں نفع ہو۔ آپ نے فرمایا۔
اگر تم نیکوں کی زندگی اور شہیدوں کی موت اور حشر
میں نجات اور گرمی کے دن سایہ اور گمراہی سے ہدایت
چاہتے ہو تو ہمیشہ قرآن شریف پڑھا کرو۔
کیونکہ وہ خدا کا کلام ہے۔ اور شیطان سے محفوظ رہنے
کا قلعہ ہے اور میزان کو جھکا دینے والا ہے
اور ایسا ہی حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے
میری امت کی عبادتوں سے افضل تلاوت قرآن مجید
ہے مسلمان کو لازم ہے کہ وہ قرآن مجید کے پڑھنے
پڑھانے میں مشغول رہا کریں۔ (بدر الرشید)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور
علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانہ میں ایک شخص مر گیا
آپ نماز جنازہ کے لئے کھڑے ہوئے کفن ہلتا
دیکھ کر حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے دیکھا تو ایک
سانپ پایا۔ جو اس کا خون پیتا تھا

وَتَاکُلُ لَحْمَہٗ فَقَصَدَ اَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنْ
یَضْرِبَہَا فَنَطَقَتِ الْحَیَّۃُ بِاِذْنِ اللّٰہِ تَعَالٰی
فَقَالَتْ بِلِسَانٍ فَصِیْحٍ اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا
اللّٰہُ وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ
وَقَالَتْ یَا اَبَا بَکْرٍ لِمَ تَضْرِبُنِیْ وَلَیْسَ لِیْ ذَنْبٌ
وَاَنَا مَاْمُوْرَۃٌ بِذٰلِكَ اَمَرَنِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنْ
اُعَذِّبَہٗ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ
وَمَا خَطَایَاہُ فَقَالَتِ الْحَیَّۃُ لَہٗ ثَلٰثُ خَطَایَا
(الاولی) تَارِكُ الصَّلٰوۃِ (وَالثانیۃ) مَانِعُ
الزَّکٰوۃِ (وَالثالث) لَا یَسْمَعُ قَوْلَ الْعُلَمَآءِ
(حَیَاتُ القلوب)

قَالَ النَّبِیُّ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ
وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَآ اَجْمَعُ عَلٰی عَبْدِیْ خَوْفَیْنِ
وَلَا اَمْنَیْنِ اِذَا اَخَفْتُہٗ فِی الدُّنْیَا اٰمَنْتُہٗ یَوْمَ
الْقِیٰمَۃِ وَاِذَا اٰمَنْتُہٗ فِی الدُّنْیَا اَخَفْتُہٗ
یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ

یُحْکٰی عَنْ اَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
اَنَّ دِحْیَۃَ الْکَلْبِیَّ کَانَ مَلِکًا کَافِرًا مِنَ الْعَرَبِ
وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ یُحِبُّ
اِسْلَامَہٗ لِاَنَّہٗ کَانَ تَحْتَ یَدِہٖ سَبْعُ مِائَۃٍ
مِنْ اَھْلِ بَیْتِہٖ وَکَانَ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَدْعُوْا
لَہٗ وَیَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ ارْزُقِ الْاِسْلَامَ دِحْیَۃَ
الْکَلْبِیَّ فَلَمَّا اَرَادَ الْاِسْلَامَ اَوْحَی اللّٰہُ تَعَالٰی
اِلَی النَّبِیِّ عَلَیْہِ السَّلَامُ بَعْدَ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ
یَا مُحَمَّدُ قَدْ زُیِّنَتْ نُوْرُ الْاِیْمَانِ فِیْ قَلْبِ

اور گوشت کا ساتا تھا۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
نے اسے مارنے کا ارادہ کیا۔ سانپ نے بامر الٰہی
فصیح زبان سے کہا اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ
اور کہا اے ابابکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو مجھے
کیوں مارتا ہے حالانکہ میں اللہ تعالیٰ کی
جناب سے حکم کیا گیا ہوں کہ اسے قیامت تک
عذاب کروں آپ نے فرمایا اس کی کیا خطا تھی
سانپ نے کہا تین۔ اول یہ کہ تارک الصلوۃ
تھا (دوم) زکوۃ نہ دیا کرتا تھا (سوم) علماء
کا کلام نہ سنتا تھا (حیات القلوب)

حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ پروردگار
کا ارشاد ہے مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم میں اپنے ۲۱۷
بندے پر دو خوف جمع نہ کروں گا اگر دنیا میں خوف
دونگا تو قیامت کے دن میں اسے امن دونگا۔ اگر دنیا
میں امن دونگا تو قیامت کے دن خوف

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
دحیہ کلبی عرب کے سردار کافر تھے۔ اور حضور علیہ
الصلوۃ والسلام ان کے اسلام کی بہت خواہش کرتے
تھے کہ ان کے قبیلے کے سات سو آدمی ان کے
ماتحت تھے۔ آپ ان کے حق میں دعا کرتے تھے
اور فرماتے تھے الٰہی دحیہ کلبی کو مسلمان کر دے
جب انہوں نے اسلام لانا چاہا تو اللہ تعالےٰ نے
بعد نماز صبح آپ کی طرف وحی بھیجی کہ دحیہ کلبی
کے دل میں نور ایمان چمک گیا ہے۔

دَحْيَةُ الْكَلْبِيُّ فَهُوَ يَدْخُلُ عَلَيْكَ الْآنَ فَلَمَّا
دَخَلَ دَحْيَةُ الْكَلْبِيُّ الْمَسْجِدَ رَفَعَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ
السَّلَامُ رِدَاءَهُ عَنْ ظَهْرِهِ وَبَسَطَهُ عَلَى الْأَرْضِ
وَأَشَارَ إِلَى رِدَائِهِ فَلَمَّا رَاٰى دَحْيَةُ اِكْرَامَ النَّبِيِّ
عَلَيْهِ السَّلَامُ بَكٰى وَرَفَعَ رِدَاءَهُ وَقَبَّلَهُ وَ
وَضَعَهُ عَلٰى رَاْسِهِ وَعَيْنَيْهِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ
مَا شَرَائِطُ الْاِسْلَامِ اَعْرِضْهَا عَلَيَّ فَقَالَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ اَنْ تَقُوْلَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ
اللّٰهِ ثُمَّ بَكٰى فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَا هٰذَا
الْبُكَاءُ يَا دَحْيَةُ لِمَجِيْئِكَ اِلَى الْاِسْلَامِ اَوْ
لِاَمْرٍ اٰخَرَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ ارْتَكَبْتُ
ذُنُوْبًا كَبَائِرَ فَقُلْ لِرَبِّكَ مَا كَفَّارَتُهَا اِنْ ۲۱۸
اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْتُلَ نَفْسِيْ لَقَتَلْتُهَا وَاِنْ اَمَرَنِيْ اَنْ اُخْرِجَ
عَنْ مَالِيْ صَدَقَةً لَاَخْرَجْتُهُ عَنْهُ فَقَالَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ وَمَا تِلْكَ الذُّنُوْبُ يَا دَحْيَةُ
قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مِّنْ مُلُوْكِ الْعَرَبِ
اِسْتَنْكَفْتُ اَنْ تَكُوْنَ لِيْ بَنَاتٌ لَهُنَّ اَزْوَاجٌ
لِئَلَّا يُقَالُ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ صِهْرُ دَحْيَةَ الْكَلْبِيِّ
فَقَتَلْتُ سَبْعِيْنَ مِنْ بَنَاتِيْ بِيَدِيْ فَتَحَيَّرَ النَّبِيُّ
عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ ذٰلِكَ فَنَزَلَ جِبْرَآئِيْلُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْ
لِدَحْيَةَ الْكَلْبِيِّ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ اِنَّكَ
لَمَّا قُلْتَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ
غَفَرْتُ لَكَ كُفْرَكَ سِتِّيْنَ سَنَةً وَسَبَّكَ
اِيَّايَ سِتِّيْنَ سَنَةً فَكَيْفَ لَا اَغْفِرُ قَتْلَ بَنَاتِكَ

وہ ابھی آپکے پاس آئیگا۔ جب یہ دحیہ کلبی مسجد میں آئے
تو آپنے اپنے کندھے سے چادر اُتار کر زمین پر
بچھادی۔ اور اُن سے بیٹھنے کا ارشاد فرمایا
وہ آپ صلعم کا اکرام دیکھکر رو پڑے اور چادر
کو اُٹھاکر بوسہ دیا۔ اور آنکھوں پر رکھ لیا
اور عرض کیا حضور مجھے شرائط اسلام سکھلایئے
آپنے فرمایا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھو
دحیہ کلبی پھر رو پڑے۔ آپنے فرمایا یہ رونا
کیسا ہے مسلمان ہونے کے سبب روتے
ہو۔ یا کسی اور وجہ سے عرض کیا یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے بڑے بڑے گناہ صادر
ہوئے ہیں پروردگار سے دریافت کیجئے انکا
کفارہ کیا ہے اگر حکم ہو تو میں اپنے آپ کو قتل کردوں
اگر صدقہ کا حکم ہو تو تمام مال دیدوں آپنے فرمایا
کیا گناہ ہیں عرض کیا میں عرب کے سرداروں میں
سے تھا جب میرے گھر لڑکیاں پیدا ہوگئیں
تو نفس نے انکا نکاح کرنا گوارا نہ کیا کہ لوگوں کا سُسرال
کہلاؤں۔ اس لئے میں نے ستر لڑکیاں مار ڈالیں حضور
علیہ الصلوٰۃ والسلام حیران ہی تھے کہ جبرائیل
علیہ السلام تشریف لائے اور کہا یا رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم دحیہ کلبی سے کہدیں مجھے اپنی
عزت اور جلال کی قسم جب تم نے لا الٰہ الا اللہ کہا
میں نے تمہارا ساٹھ سال کا کفر اور جو تو نے مجھے
گالیاں دیں سب بخش دیا۔ تو میں تیری ہی
بیٹیوں کو تیرا قتل کرنا کیوں نہ بخشوں

ذٰلک لک قال فسلی النبی علیہ السلام و
اصحابہ فقال النبی علیہ السلام الٰھی
قد غفرت لدحیۃ بناتہ بشھادۃ مرۃ واحدۃ
فکیف لا یغفر للمؤمنین صغائرھم
بشھادات کثیرۃ (کرمانی)

روی عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالٰی
عنہ انہ قال قال علیہ السلام من قال
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ خرج من فیہ
ملک مثل طیر الاخضر لہ جناحان احدھما
بالمشرق والاخر بالمغرب بیضاو مکللان
بالدر والیاقوت فیرتفع حتی اذا انتھی الی
العرش لہ دوی کدوی النحل فیقول لہ
حملۃ العرش اسکن بعزۃ اللہ تعالٰی
یقائلھا فیقول اللہ تعالٰی قد غفرت
لقائلھا ثم یجعل اللہ تعالٰی لذالک الملک
الطائر سبعین لسانا کل لسان یستغفر
لصاحبھا الی یوم القیمۃ ویجیٔ ذالک
الطائر یوم القیمۃ فیاخذ بید صاحبھا
ویکون لہ قائدا ودلیلا الی الجنۃ

(رونق المجالس)

عن علی کرم اللہ وجھہ انہ قال سمعت
سید الخلق محمدا علیہ السلام یقول
سمعت سید الملٰئکۃ جبرائیل علیہ
السلام یقول ما نزلت بکلمۃ اجل من
کلمۃ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی

پس حضور علیہ الصلوۃ والسلام مع اصحاب کرام خوش ہوئے آپ نے
فرمایا الٰہی تو نے دحیہ کلبی کو اسکی بیٹیوں کا خون ایک
شہادت سے بخشدیا ہے تو کس طرح مومنین کے صغیرہ
گناہوں کو بہت سے شہادتوں سے نہ بخشیگا

(کرمانی)

ابی الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور
علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا جو شخص لا الٰہ الا اللہ محمد رسول
اللہ کہے اس کے منہ سے ایک فرشتہ سبزہ جانور کی
شکل کا نکلتا ہے کہ اس کے دو پر مشرق و مغرب
سے ہوتے ہیں۔ اور وہ سفید رنگ موتیوں سے
جڑے ہوتے ہیں اور وہ بقدر اونچا جاتا ہے
کہ عرش تک پہنچتا ہے۔ تو اسے حاملین عرش کہتے
ہیں تجھے خدا کی عزت کی قسم ٹھیر جا۔ وہ جواب
٢١٩ دیتا ہے جبتک کلمہ گو کی مغفرت نہ ہو جائیگی میں
نہ ٹھیرونگا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اسے بخشدیا
پھر خدا تعالیٰ اسکی ستر زبانیں بنادیگا وہ ہر زبان سے
قیامت تک کلمہ گو کیلئے بخشش طلب کریگا۔ قیامت
کے دن یہ فرشتہ کلمہ گو کا ہاتھ پکڑ کر جنت کی
طرف کھینچ لیجائے گا۔

(رونق المجالس)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں میں نے
جبرائیل علیہ الصلوۃ والسلام کو کہتے ہوئے سنا کہ
میں روئے زمین پر کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
سے بڑھ کر کسی کلمہ کے ساتھ نہیں اترا

الارض وبها قامت السموت والارض والجبال
والشجر والبر والبحر الا وهي كلمة الاخلاص
الا وهي كلمة الاسلام الا وهي كلمة القرب
الا وهي كلمة التقوى الا وهي كلمة النجاة
الا وهي كلمة العليا ولو وضعت في كفة
الميزان ووضع سبع السموت وسبع
الارضين في كفة الاخرى لرجحت عليهن

(زبدۃ الواعظین)

حكي ان رجلا كان واقفا بعرفات وفي
يده سبعة احجار فقال ايها الاحجار اشهدوا
اني اشهد ان لا اله الا الله محمدا عبده
ورسوله ثم وضع الاحجار تحت راسه فنام ۲۲۰
فراى في منامه كان القيمة قد قامت
وانه حوسب فوجبت له النار فذهبوا به
الى باب النار فاذا حجر من تلك الاحجار
القى نفسه على باب النار فاجتمعت ملئكة
العذاب على رفعه فلم يطيقوه ثم ذهبوا به
الى باب اخر فاذا عليه حجر من تلك الاحجار
السبعة فاجتمعت الملئكة فلم يقدروا على
دفعه حتى ذهبوا به الى سبعة ابواب النار و
كان على كل باب حجر من تلك الاحجار ثم
ذهبوا به الى العرش فقال الله تعالى يا عبدي
اشهدت الاحجار فلم تضيع حقك فكيف
اضيع حقك فانا شاهد على شهادتك
ادخلوه الجنة فلما قرب الى الجنان اذا

اسی کی برکت سے آسمان زمین پہاڑ درخت جنگل دریا کھڑے ہیں۔ یہ کلمۃ الاخلاص۔ کلمہ الاسلام۔ کلمۃ التقوے۔ اور کلمۃ القرب۔ کلمۃ النجات۔ اور کلمۃ العلیا ہے۔ اگر ترازو کے ایک پلہ میں رکھا جائے اور دوسرے میں تمام آسمان اور زمین تو اسکا پلہ جھک جائے ؟

(زبدۃ الواعظین)

حکایت ہے کہ ایک شخص عرفات میں کھڑا تھا اور اسکے ہاتھ میں سات کنکریاں تھیں۔ اور کہتا تھا اے کنکریو! تم میرے کلمہ شہادت کی گواہ رہو۔ پھر کنکریوں کو سر کے نیچے رکھکر سو رہا تو خواب میں دیکھتا ہے کہ گویا قیامت قایم ہوگئی ہے وہ حساب کے بعد دوزخ کیطرف کھینچا جاتا ہے جب دوزخ کے دروازے پر پہنچے تو ایک کنکری بڑے پتھر کی طرح آگے اڑ گئی عذاب کے فرشتے اسے ہٹانے کے لئے جمع ہوئے لیکن نہ ہٹا سکے پھر اسے دوسرے دروازے پر لیگئے وہاں بھی ایک کنکری کو پایا لیکن اسے بھی نہ ہٹا سکے۔ اسیطرح ساتوں دروازوں کو پایا۔ پھر اسے عرش معلے کی طرف لے گئے پھر پروردگار نے فرمایا اے میرے بندے تو نے کنکریوں کو گواہ بنایا تھا۔ انہوں نے تیرا حق ضائع نہیں کیا میں بھی تیرے کلمہ شہادت کا گواہ ہوں تیرا حق ہرگز ضائع نہ کرونگا فرشتو اسے جنت میں داخل کرو جب جنت کے قریب پہنچا تو

اَبْوَابُهَا مَفْتُوحَةٌ بِالْمِفْتَاحِ الَّذِیْ هُوَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ (زبدۃ الواعظین)

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَاَیْتُ مَکْتُوْبًا عَلٰی بَابِ الْجَنَّةِ ثَلٰثَةَ اَسْطُرٍ (اَلْاَوَّلُ) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ (وَالثَّانِیْ) وَجَدْنَا مَا قَدَّمْنَا وَرَبِحْنَا مَا اَکَلْنَا وَخَسِرْنَا مَا خَلَّفْنَا کَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی یَوْمَ تَجِدُ کُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَیْرٍ مُّحْضَرًا وَّمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَیْنَهَا وَبَیْنَهٗٓ اَمَدًا بَعِیْدًا (وَالثَّالِثُ) اُمَّةٌ مُّذْنِبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ (زبدۃ الواعظین)

دیکھا کہ کلمہ شریف کی کنجی سے جنت کے دروازے کھلے ہوئے ہیں (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) (زبدۃ الواعظین)

حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ جنت میں میں داخل ہوا۔ اور دیکھا کہ بہشت کے دروازے پر تین سطریں لکھی ہوئی ہیں (اول) لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (دوم) ہمنے جو آگے بھیجا سو پایا اور جو کھایا اسکا نفع اٹھایا اور جو چھوڑ آئے وہ گھاٹے میں رہا جیسا کہ پروردگار نے فرمایا ہے۔ اس دن ہر شخص اپنے اچھے برے اعمال کو اپنے سامنے دیکھے گا اور خود پیش کرے گا کہ کاش مجھ میں اور میرے اعمال میں دوری ہوتی (سوم) امت گنہگار ہے اور پروردگار بخشنے والا (زبدۃ الواعظین)

۲۲۱ موت اور قرب موت کا ذکر

وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ؕ اَفَاۡئِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ۝ کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَنَبْلُوْکُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَیْرِ فِتْنَةً ؕ وَاِلَیْنَا تُرْجَعُوْنَ ۝

یُقَالُ مَعَ مَلَكِ الْمَوْتِ سَبْعُوْنَ مَلَکًا مِّنْ مَلٰٓئِکَةِ الرَّحْمَةِ وَسَبْعُوْنَ مِنْ مَلٰٓئِکَةِ الْعَذَابِ فَاِذَا قَبَضَ رُوْحَ الْمُؤْمِنِ دَفَعَهَا اِلٰی مَلٰٓئِکَةِ الرَّحْمَةِ فَیُبَشِّرُوْنَهٗ بِالْجَنَّةِ وَالثَّوَابِ

ہمنے تجھسے پہلے کسی بشر کو ہمیشہ کی زندگی نہیں دی کیا اگر تم وفات پا گئے تو یہ کفار ہمیشہ رہینگے ہر نفس موت کا مزہ چکھے گا۔ اور تمھیں برائی بھلائی سے آزمائینگے۔ اور تم ہماری طرف رجوع کروگے

کہتے ہیں کہ ملک الموت کے ساتھ ستر فرشتے رحمت کے ہوتے ہیں۔ اور ستر عذاب کے جب کسی مومن کی روح قبض کرتا ہے تو رحمت کے فرشتوں کو دیدیتا ہے۔ اور وہ اسے جنت اور ثواب کی خوشخبری دیتے ہیں

ل منقول ہے کہ مخالفین اسلام تکبر اور نافرمانی سے کہتے تھے نحن نتربص به ریب المنون یعنے ہم گردش زمانہ کے منتظر ہیں کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام دنیا فانی سے کب رخصت ہوتے ہیں اور آپ کی امت فنا اور جدا جدا ہو جاتی ہے پروردگار عالم نے آپکی دل جمعی اور تسلی کے لئے فرمایا وما جعلنا لبشر من قبلك الخلد الآیۃ یعنی اگر آپ یہاں سے رخصت ہونگے تو کیا وہی یہاں خیمے لگائے رکھینگے یہ گھر کسی کے ہمیشہ رہنے کا نہیں۔ منہ

ویصعدون الی السماء الی اعلیٰ علیین واذا
قبض روح الکافر دفعها الی ملٰئکة العذاب
ثم یردون الی سجین الی اسفل السافلین
(مطالع الانوار)

عن النبی علیه السلام انه قال لو ان
الم شعرة من الم المیت وضع علی السموٰت
والارض لمات اهلها باذن الله تعالیٰ لان
فی کل شعرة موتا ولا یقع الموت فی شیء
الا مات مع کل اعضائه
(مطالع الانوار)

یقال ان لملک الموت اربعة اوجه اولها
علی راسه والثانی قدامه والثالث ۲۲۲
خلف ظهره والرابع تحت رجلیه
فیاخذ ارواح الانبیاء علیهم السلام
والملٰئکة من وجه راسه وارواح المؤمنین
من وجه قدامه وارواح الکافرین من وجه
ظهره وارواح الجن من وجه رجلیه و
احدی رجلیه علی جسر جهنم والاخری علی
سریر الجنة ومن عظمته لو صب
جمیع ماء البحور والانهار علی راسه ما
وقعت قطرة علی الارض (مطالع الانوار)

روی ان عیسی علیه السلام کان یحیی
الموتی باذن الله تعالیٰ فقال بعض الکفرة
انک تحیی المیت اذا کان حدیثا ولعله لم
یکن میتا فاحی لنا من مات فی الزمن الاول

اور اسے علیین کیطرف لے چڑھتے ہیں۔ اور جب
کافر کی روح قبض کرتا ہے تو وہ عذاب کے فرشتوں کو
دیدیتا ہے وہ اسے سجین کی طرف یعنی اسفل السافلین
کیطرف کھینچ لے جاتے ہیں (مطالع الانوار)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مروی ہے کہ اگر
میت کے بال کی تکلیف زمین و آسمان پر ڈال دی
جائے تو سب اہل زمین و آسمان ہلاک ہو جائیں
کیونکہ ہر بال میں موت ہے۔ اور جس چیز پر موت وارد
ہوتی ہے اُس کے کل اعضا فنا کر دیتی ہے
(مطالع الانوار)

کہتے ہیں کہ ملک الموت کے چار منہ ہیں (پہلا)
انکے سر پر (دوسرا) سامنے کی طرف
(تیسرا) پیچھے کی طرف (چوتھا) پاؤں
کی طرف وہ انبیا اور ملائکہ کی روحیں سر کے
منہ سے نکالتے ہیں۔ اور مومنوں کی سامنے
منہ سے اور کفار کی پچھلے منہ سے اور جنات
کی پاؤں والے سے اور اُسکا ایک پاؤں پلصراط
پر ہے اور دوسرا جنت کے تخت پر۔ اور جسم اسقدر
لمبا چوڑا ہے کہ اگر تمام دریاؤں اور نہروں کا
پانی اُسکے سر پر ڈال دیا جائے تو ایک قطرہ
بھی زمین پر نہ پڑے (مطالع الانوار)

مروی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مردوں کو
زندہ کیا کرتے تھے بعض کفار نے ایک دفعہ کہا
آپ تازہ مردہ کو جلاتے ہیں جو شاید پوری طرح
مرا بھی نہ ہو آپ کسی پرانے مردہ کو زندہ کریں تاہم دیکھیں

فَقَالَ عِیْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ اِخْتَارُوْا مَا شِئْتُمْ
فَقَالُوْا اَحْیِ لَنَا سَامَ بْنَ نُوْحٍ فَجَاءَ اِلٰی قَبْرِہٖ
فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ وَدَعَا اللّٰہَ تَعَالٰی فَحَیَّ سَامُ
فَرَاٰی رَاْسَہٗ وَلِحْیَتَہٗ قَدْ اَبْیَضَّ فَقَالَ یَا
سَامُ مَا ھٰذَا الشَّیْبُ وَلَمْ یَکُنْ فِیْ زَمَانِکَ
فَقَالَ سَمِعْتُ نِدَاءَکَ فَظَنَنْتُ اَنَّ الْقِیٰمَۃَ
قَدْ قَامَتْ فَشَابَ رَاْسِیْ وَلِحْیَتِیْ مِنَ الْھَیْبَۃِ
فَقَالَ مُنْذُ کَمْ سَنَۃٍ اَنْتَ مَیِّتٌ قَالَ مُنْذُ
اَرْبَعَۃِ اٰلَافِ سَنَۃٍ ثُمَّ مَا ذَھَبَ عَنِّیْ اَلَمُ
سَکَرَاتِ الْمَوْتِ وَھَیْبَتُہٗ (درۃ الواعظین)

رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ عَلَیْہِ السَّلَامُ لَا یَخْرُجُ رُوْحُ
الْمُؤْمِنِ حَتّٰی یَرٰی مَکَانَہٗ فِی الْجَنَّۃِ وَلَا یَخْرُجُ
رُوْحُ الْکَافِرِ حَتّٰی مَکَانَہٗ فِی النَّارِ فَقَالُوْا
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ یَرَی الْمُؤْمِنُ مَکَانَہٗ فِی
الْجَنَّۃِ وَالْکَافِرُ مَکَانَہٗ فِی النَّارِ فَقَالَ عَلَیْہِ
السَّلَامُ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ جِبْرَاءِیْلَ عَلٰی اَحْسَنِ
صُوْرَۃٍ وَلَہٗ سِتُّ مِائَۃِ جَنَاحٍ وَبَیْنَ تِلْکَ
الْاَجْنِحَۃِ جَنَاحَانِ اَخْضَرَانِ مِثْلُ جَنَاحِ
الطَّاؤُسِ اِذَا نَشَرَ الْجَنَاحَ یَمْلَاُ مَا بَیْنَ السَّمَاءِ
وَالْاَرْضِ وَعَلٰی جَنَاحِہِ الْاَیْمَنِ مَکْتُوْبٌ صُوْرَۃُ
الْجَنَّۃِ وَمَا فِیْھَا مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ وَالْقُصُوْرِ
وَالدَّرَجَاتِ وَالْخُدَّامِ وَالْغِلْمَانِ وَالْوِلْدَانِ
وَعَلٰی جَنَاحِہِ الْاَیْسَرِ مَکْتُوْبٌ صُوْرَۃُ جَھَنَّمَ
وَمَا فِیْھَا مِنَ الْحَیَّاتِ وَالْعَقَارِبِ وَالدَّرَکَاتِ
وَالزَّبَانِیَۃِ فَاِذَا جَاءَ اَجَلُ عَبْدٍ یَخْرُجُ

آپ نے فرمایا کہو کس کو اٹھاؤں انہوں نے کہا سام
بن نوح علیہ السلام کو آپ اسکی قبر پر تشریف لائے
اور دو رکعت نماز پڑھکر اللہ تعالیٰ سے دعا کی
وہ زندہ ہو گیا۔ کہ اسکی داڑھی اور سر سفید ہو گیا تھا
حضرت عیسی علیہ السلام نے پوچھا یہ سفیدی کیسی؟
تمہارے زمانے میں بڑھاپا کہاں تھا۔ کہا میں نے
آپکی آواز سے سمجھا کہ قیامت قائم ہو گئی ہے اسلئے
ہیبت سے سفیدی آگئی آپنے فرمایا تم کتنے عرصے سے مرے پڑے
ہو کہا چار ہزار برس سے لیکن مجھسے سکرات موت اور ہیبت
ابتک نہیں گئی (درۃ الواعظین)

حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے مروی ہے کہ مومن کی
روح نکلنے سے پہلے اپنا مکان جنت میں اور کافر
۲۲۲ کی جہنم میں دیکھ لیتی ہے عرض کیا گیا۔ یا رسول
اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) وہ کس طرح دیکھ
لیتے ہیں۔ آپنے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے
جبرائیل علیہ السلام کو بہت اچھی صورت بخشی
ہے۔ اور اُن کے چھ سو پر ہیں۔ اور ان سب میں
دو پر بہ رنگ طاؤس سبز ہیں جب یہ
انہیں کھولتے ہیں تو زمین و آسمان ڈھک جاتے
ہیں داہنے پر پر جنت اور حور اور قصور اور
خدام و غلمان وغیرہ کی صورت منقوش ہے
اور بائیں پر کے اوپر جہنم اور اسکے سانپ
بچھو۔ اور درکات وغیرہ ثبت کئے گئے ہیں
جب کسی شخص کی موت آتی ہے تو فرشتوں کی
ایک فوج

مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ عُرُوْقَهُ وَيَعْصُرُوْنَ رُوْحَهُ مِنْ قَدَمَيْهِ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَيَخْرُجُ ذٰلِكَ الْفَوْجُ الْاَوَّلُ وَيَدْخُلُ الْفَوْجُ الثَّانِيْ وَيَعْصُرُوْنَ رُوْحَهُ مِنْ رُكْبَتَيْهِ اِلٰى سُرَّتِهٖ وَيَخْرُجُ ذٰلِكَ الْفَوْجُ الثَّانِيْ وَيَدْخُلُ الْفَوْجُ الثَّالِثُ وَيَعْصُرُوْنَ رُوْحَهُ مِنَ الْبَطْنِ اِلَى الصَّدْرِ وَيَخْرُجُ ذٰلِكَ الْفَوْجُ الثَّالِثُ وَيَدْخُلُ الْفَوْجُ الرَّابِعُ فَيَعْصُرُوْنَ رُوْحَهُ مِنَ الصَّدْرِ اِلَى الْحُلْقُوْمِ بِقَوْلِهٖ تَعَالٰى فَلَوْلَا اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ وَاَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ وَعِنْدَ ذٰلِكَ الْوَقْتِ اِذَا كَانَ مُؤْمِنًا يَنْشُرُ جِبْرَائِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَنَاحَهُ الْاَيْمَنَ فَيَرٰى مَكَانَهُ فِيْهَا وَيَعْشِقُهُ وَ
لَمْ يَنْظُرْ اِلٰى غَيْرِهٖ مِنْ اَبِيْهِ وَاُمِّهٖ وَاَوْلَادِهٖ ۲۲۴
مِنْ عِشْقِ ذٰلِكَ الْمَكَانِ فَاِذَا كَانَ مُنَافِقًا يَنْشُرُ جَنَاحَهُ الْاَيْسَرَ فَيَرٰى مَكَانَهُ فِيْهَا وَيَنْظُرُهُ وَلَمْ يَنْظُرْ اِلٰى غَيْرِهٖ مِنْ اَبِيْهِ وَاُمِّهٖ وَاَوْلَادِهٖ مِنْ فَزَعِ ذٰلِكَ الْمَكَانِ طُوْبٰى لِمَنْ كَانَ قَبْرُهُ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجِنَانِ وَوَيْلٌ لِمَنْ كَانَ قَبْرُهُ حُفْرَةٌ مِّنْ حُفَرِ النِّيْرَانِ ۔

(كنز الاخبار)

وَالرُّوْحُ ثَلٰثَةُ اَضْرُبٍ (اَوَّلُهَا) سُلْطَانِيَّةٌ (وَالثَّانِيْ) رُوْحَانِيَّةٌ (وَالثَّالِثُ) جِسْمَانِيَّةٌ فَمَوْضِعُ السُّلْطَانِيَّةِ الْفُؤَادُ يَعْنِي الْقَلْبَ وَمَوْضِعُ الرُّوْحَانِيَّةِ الْكَبِدُ يَعْنِي الصَّدْرَ وَمَوْضِعُ الْجِسْمَانِيَّةِ بَيْنَ اللَّحْمِ وَالدَّمِ وَبَيْنَ الْعَظْمِ وَ

اسکی رگوں میں داخل ہو کر اسکی روح کو قدموں سے گھٹنوں تک نچوڑتی ہے پھر یہ پہلی فوج چلی جاتی ہے اور دوسری آکر گھٹنوں سے ناف تک کی جان نکالتی ہے پھر یہ دوسری فوج چلی جاتی ہے اور تیسری آکر سینہ تک کی جان نکالتی ہے۔ اور چلی جاتی ہے۔

پھر چوتھی فوج آکر سینہ سے حلقوم تک کی جان نکالتی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَلَوْلَا اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ وَاَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ اور اسوقت آدمی اگر مومن ہوتا ہے۔ تو جبرائیل علیہ السلام اپنا دایاں پر کھول دیتے ہیں وہ اپنا مکان دیکھتا ہے۔ اور ایسا محو ہوتا ہے کہ ماں باپ اولاد وغیرہ کی طرف نگاہ بھی نہیں ڈالتا۔

اور اگر وہ کافر ہوتا ہے تو جبرئیل علیہ السلام بایاں پر کھول دیتے ہیں تو وہ دوزخ کو دیکھتا ہے اور اسقدر گھبراتا ہے کہ ماں باپ اولاد وغیرہ کی طرف نگاہ نہیں ڈالتا۔ اسکو مبارک ہے جس کی قبر جنت کے باغوں کا باغ ہے اور سخت افسوس ہے کہ جسکی قبر دوزخ کے گڑھوں میں سے گڑھا ہے۔ (کنز الاخبار)

اور روح تین قسم پر ہے (اول) سلطانیہ (دوم) روحانیہ (سوم) جسمانیہ۔ سلطانیہ دل میں ہوتی ہے اور روحانیہ سینہ میں اور جسمانیہ گوشت۔ ہڈی خون اور رگوں میں۔

والعروق فإن قيل إذا نام العبد أيخرج
روحه أم لا فإن قال قائل تخرج فقد
أخطأ وإن قال لم تخرج فقد أخطأ والجواب
إذا نام العبد خرج روحه الجسماني مع
العقل ومشى بين السماء والأرض فإن كان
العقل معه أي مارئ في المنام وإن لم يكن
العقل معه أي ولكن لا يفهم تفسيره
فإن قيل ما الفرق بين الروح والروان
قلنا إن الروح لا يذهب لا يجيء والروان
يذهب ويجيء وإذا زال الروان نام العبد وإذا زال
الروح مات العبد ومثل الإيمان بين
الروح والجسد كمثل الشمس بين السماء
والأرض إذا مات العبد ذهب لا إله إلا
الله مع روحه ويبقى محمد رسول الله مع
جسده وإذا اجتمعا صار إيمانا وعليه
الفتوى۔

حكي أن إلياس عليه السلام كان يوما من
الأيام جالسا فجاء ملك الموت ليقبض روحه
فجزع وبكى بكاء شديدا فقال له ملك
الموت ما هذا الجزع والبكاء يا نبي الله
أجزعت على الدنيا أم على الموت فقال لا
بل أجزع على فوت ذكر الله حيث يجتمع قوم
بعدي يذكرون الله تعالى ولا أذكره
فأوحى الله تعالى إلى ملك الموت أن لا
يقبض روحه فإنه يسأل الحيوة لذكري

اگر کوئی سوال کرے کہ سوتے وقت انسان کی روح نکل جاتی
ہے یا نہیں اگر جواب دیا جائے کہ نکل جاتی ہے تو غلط
ہے اور اگر یہ کہا جائے کہ نہیں نکلتی تو یہ بھی درست
نہیں جواب صحیح یہ ہے کہ جب آدمی سوتا ہے تو اسکی
جسمانی روح عقل کے ساتھ نکل جاتی ہے اور زمین و
آسمان کے درمیان سیر کرتی ہے اگر روح جسمانی کے ساتھ
عقل ہو تو جو کچھ خواب میں دیکھتا ہے مفہوم ہو جاتا ہے
تو خواب کا مفہوم سمجھ میں نہیں آسکتا۔ اگر کہا جائے کہ روح
اور روان میں فرق ہے تو ہم جواب میں کہیں گے کہ روح ایک
جگہ قیام رکھتی ہے اور روان آمد و رفت رکھتی ہے
جب روان چلی جاتی ہے تو بندہ سو جاتا ہے اور جب روح جاتی ۲۲۵
رہتی ہے تو آدمی مر جاتا ہے اور روح اور جسم میں مثل
سورج کے ہے زمین و آسمان میں جب آدمی
مر جاتا ہے تو لا الہ الا اللہ روح کے ساتھ چلا جاتا ہے
اور محمد رسول اللہ جسم کے ساتھ باقی رہتا ہے
جب وہ جمع ہوتے ہیں تو اسکا نام ایمان ہے اسپر فتویٰ ہے

حکایت حضرت الیاس علیہ السلام ایک دن بیٹھے
بیٹھے تھے کہ ملک الموت انکی روح قبض کرنے کے
لئے آئے آپ گھبراہٹ سے بہت روئے ملک
الموت نے پوچھا یا نبی اللہ یہ گھبراہٹ اور رونا کیسا ہے
کیا دنیا کے فراق سے یا موت کی تکلیف سے۔ فرمایا
نہیں بلکہ ذکر الٰہی کے ختم ہونے سے مجھے سوگ ہو
میرے بعد جمع ہو کر ذکر الٰہی کیا کرینگے اور ان میں
نہ ہونگا۔ پروردگار نے فرمایا ان کی روح مت
نکالو کیونکہ وہ میرے ذکر کے لئے زندگی چاہتے ہیں

لَا تُنَفِّسْہُ دَعْہُ یَا مَلَکَ الْمَوْتِ حَتّٰی یَعِیْشَ
فِیْ ذِکْرِیْ وَیَتَنَزَّہَ فِیْ بَسَاتِیْنِ مُنَاجَاتِیْ اِلٰی
اٰخِرِ الدُّنْیَا
عَنْ عُثْمَانَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اَنَّہٗ کَانَ اِذَا
وَقَفَ اَوْ مَرَّ عَلٰی قَبْرٍ یَبْکِیْ حَتّٰی یَبْتَلَّ لِحْیَتُہٗ
فَقِیْلَ لَہٗ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ تَذْکُرُ الْجَنَّۃَ وَالنَّارَ
وَاَھْوَالَ الْقِیَامَۃِ فَلَا تَبْکِیْ تَذْکُرُ الْقَبْرَ
فَتَبْکِیْ فَقَالَ قَالَ النَّبِیُّ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَلْقَبْرُ
اَوَّلُ مَنْزِلٍ مِّنَ الْمَنَازِلِ الْاٰخِرَۃِ وَاٰخِرُ مَنَازِلِ
مِنْ مَنَازِلِ الدُّنْیَا فَمَنْ نَجَا بَعْدَہٗ اَیْسَرُ وَاِنْ
لَّمْ یَنْجُ مِنْہُ فَمَا بَعْدَہٗ اَشَدُّ وَقَالَ
اِنْ کُنْتُ فِی النَّارِ کُنْتُ مَعَ النَّاسِ وَاِنْ کُنْتُ
فِی الْقِیَامَۃِ کُنْتُ مَعَ النَّاسِ وَاِنْ کُنْتُ ۲۲۶
فِی الْقَبْرِ لَمْ یَکُنْ مَعِیَ اَحَدٌ فَلِذٰلِکَ
اَبْکِیْ (مشکوۃ الانوار)

رُوِیَ عَنْ وَھْبِ بْنِ مُنَبِّہٍ عَنْ جَدِّہٖ اِدْرِیْسَ
قَالَ وَجَدْتُ فِیْ بَعْضِ الْکُتُبِ اَنَّ عِیْسٰی عَلَیْہِ
السَّلَامُ قَالَ لِاُمِّہٖ اِنَّ ھٰذِہِ الدَّارَ دَارُ فَنَاءٍ
وَدَارُ زَوَالٍ وَالْاٰخِرَۃُ دَارُ بَقَاءٍ تَعَالِیْ یَا اُمَّاہُ
فَانْطَلَقَا اِلَی الْجَبَلِ لُبْنَانَ فَکَانَا فِیْہِ یَصُوْمَانِ
النَّہَارَ وَیَقُوْمَانِ اللَّیْلَ یَاْکُلَانِ مِنْ
وَرَقِ الْاَشْجَارِ وَیَشْرَبَانِ مِنْ مَّاءِ
الْاَمْطَارِ فَمَکَثَا فِیْ ذٰلِکَ زَمَانًا طَوِیْلًا
ثُمَّ اِنَّ عِیْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ ھَبَطَ ذَاتَ یَوْمٍ
مِنَ الْجَبَلِ اِلٰی بَطْنِ الْوَادِیْ لِیَلْتَقِطَ

کسی اپنی غرض سے اسکو چھوڑ دو کہ میرے ذکر کے باعث زندہ رہیں۔ اور تا قیامت میری مناجات کے باغوں میں سیر کیا کریں۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ جب کسی قبر پر گذرتے تو سخت روتے کہ آپ کی داڑھی آنسوؤں سے تر ہو جاتی دریافت کیا گیا کہ آپ جنت دوزخ اور اہوال قیامت کے ذکر سے اسقدر نہیں روتے جتنا کہ قبر کے ذکر سے کہا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ کہ قبر آخرت کی منزلوں سے پہلی منزل ہے۔ اور دنیا کی منزلوں سے آخری منزل ہے جس نے اس سے نجات پائی اُسکے لئے بعد میں آسانی ہے۔ اور اگر ناجی نہوا تو مابعد بہت سخت ہے اور فرمایا اگر آدمی دوزخ میں ہوا حشر میں لوگوں کے ساتھ ہوگا۔ لیکن قبر میں اسکے ساتھ کوئی نہوگا۔ اس لئے میں روتا ہوں۔
(مشکوۃ الانوار)

وہب بن منبہ اپنے دادا ادریس سے روایت کرتے ہیں کہا بعض کتب میں میری نظر سے گذرا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی والدہ سے کہا کہ یہہ دنیا فنا اور زوال کا گھر ہے۔ اور آخرت دار البقاء ہے آؤ ماں پہاڑ پر چلیں اور عبادت کریں چنانچہ وہ دونوں لبنان پہ پہنچے اور اس میں دن کو روزہ رکھتے اور رات کو قیام کرتے اور درختوں کے پتے کھاتے اور بارش کا پانی پیتے اسی حالت میں وہاں بہت زمانہ ٹھیرے پھر حضرت عیسےٰ علیہ السلام ایکدن پہاڑ سے اُترے کہ افطار کے لئے گھاس اکھاڑ لائیں

الحشيش لافطارهما فلما هبط جاء ملك
الموت فقال السلام عليك يا مريم الصائمة
القائمة قالت من انت فان جلدي قد
اقشعر من صوتك وطار عقلي من هيبتك
فقال انا الذي لا ارحم الصغير لصغره
ولا اكرم الكبير لكبيره وانا قابض الارواح
قالت يا ملك الموت أزائرا جئت ام قابضا
قال استعدي للموت قالت افلا تاذن لي
حتى يرجع حبيبي وقرة عيني وثمرة فؤادي
وريحانة قلبي قال لها لم اومر بذلك و
انما انا عبد مامور والله لا استطيع
ان اقبض روح بعوضة فقد امرني ربي ان
لا ازيل قدما عن قدم حتى اقبض روحك
في موضعك هذا قالت له يا ملك الموت
سلمت لامر الله تعالى فامض امر الله
كما امرت فقبض روحها وابطأ عيسى عليه
السلام في ذلك الوقت حتى دخل وقت
العشاء الاخيرة فلما صعد الجبل ومعه
الحشيش والبقل نظر اليها وهي نائمة
في محرابها فظن انها ادت الفرائض فوضع
الحشيش واستقبل المحراب ولم يزل
قائما الى الليل ثم نظر الى امه فنادى
بصوت حزين من قلب خاشع السلام
عليك يا اماه هجم الليل وافطر
الصائمون ووقف العابدون وبالك

جب اترے تو حضرت ملک الموت تشریف لائے اور کہا
السلام علیکم یا مریم الصائمۃ القائمۃ انہوں نے پوچھا
تم کون ہو۔ تمہاری آواز سے میرے رونگٹے کھڑے
ہو گئے ہیں۔ اور ہیبت کے مارے عقل پراگندہ
ہو گئی ہے اس نے کہا میں وہ ہوں جو چھوٹے
بڑے پر رحم نہیں کرتا۔ اور میں قابض الارواح
ہوں حضرت مریم علیہا السلام نے فرمایا کہ تو مجھے
اسقدر مہلت بھی نہیں دیتا کہ میں اپنے پیارے بیٹے
حضرت عیسٰی علیہ السلام کو دیکھ لوں اُسنے کہا مجھکو
اس امر کی اجازت نہیں میں تو ما مور ہوں
مجھ میں ایک مچھر کی جان نکالنے کی بھی ذاتی طاقت
نہیں پروردگار کا حکم ہے کہ فوراً آپ کی جان ۲۲۷
نکال لوں۔

حضرت مریم علیہا السلام نے فرمایا۔ اچھا
تعمیل حکم الٰہی میں دیر نہ کرو چنانچہ ملک الموت
نے قریب آکر روح قبض کر لی حضرت عیسٰی علیہ
السلام عشاء کے وقت تشریف لائے۔ اور ماں
کو محراب میں بحالت خواب دیکھ کر گمان کیا کہ وہ
نماز ادا کر چکے ہیں۔

پس گھاس وغیرہ رکھ کر نماز میں کھڑے
ہو گئے۔ اور دیر کے بعد ڈرتے ڈرتے
کئی بار آواز دی

کہ اے ماں! تم پر سلام
عبادت الٰہی کے لئے اٹھو۔ رات پڑ گئی۔ اور
روزے کھل گئے۔ عابد لوگ کھڑے ہو گئے

لا تقومين الى عبادة الرحمٰن فرجع
فقال ان لبعض النوم حلاوة ثم استقبل
المحراب ولم ياكل شيئا حتى مضى لثلث
الثاني يريد بذلك ان امه بالافطار معها
فلم يزل قائما فنادى بصوت حزين قلب
مغموم السلام عليك يا اماه فرجع واستقبل
المحراب حتى طلع الفجر ثم وضع خده على خدها
وفمه على فمها وهو يناديها باكيا بكاء شديدا
السلام عليك يا اماه قد مضى الليل واقبل
النهار هذا وقت فريضة الرحمٰن فبكت
ملئكة السموات وبكت الجن من حوله وارتعد
۲۲۸ الجبل من تحته واوحى الله تعالى الى
الملئكة ما يبكيكم قالوا الهنا انت اعلم
فاوحى الله انى اعلم وانا ارحم الراحمين.
فاذا بمنادي يا عيسى ارفع راسك فقد
ماتت امك فاعظم الله اجرك فرفع عيسى
عليه السلام باكيا يقول من لوحشتي و
من لوحدتي ومن انس في غربتي ومن
يعينني في عبادتي فاوحى الله تعالى الى
الجبل ان كلمه وعظه بالموعظة فقال
الجبل يا روح الله ما هذا الجزع اتريد
مع الله انيسا ثم هبط من ذلك الجبل
الى قرية من قرى بني اسرائيل فنادى
السلام عليكم يا بني اسرائيل فقالوا من انت
يا عبد الله فقد اضاء حسن وجهك دورنا

آپ کیوں اللہ تعالیٰ کی عبادت کیلئے کھڑے نہیں ہوئے جب کوئی جواب نہ ملا تو واپس ہوئے اور واپس کہا بعض وقت نیند میٹھی ہوتی ہے اور پھر محراب میں جاکر مصروف عبادت ہوئے اور کچھ نہ کھایا یہانتک کہ رات کا دوسرا ثلث بھی گذر گیا وہ چاہتے تھے کہ ماں کیساتھ افطار کریں اسلئے پھر جگایا اور ڈرتے ڈرتے السلام علیک کہا لیکن جواب نہ ملا پھر مصروف عبادت ہوئے یہانتک کہ صبح ہوگئی اور انکے چہرہ مبارک پر منہ رکھکر کہا اے ماں تم پر سلام ہو۔ اب تو اللہ تعالیٰ کے فرائض ادا کرنے کا وقت آگیا ہے اسوقت آسمان کے فرشتے اور اطراف کے جن اور پہاڑ لرز گئے پروردگار نے فرشتوں کو فرمایا تم کیوں روئے ہو عرض کیا الٰہی تو خوب جانتا ہے حکم ہوا میں جانتا ہوں اور میں ہی ارحم الراحمین ہوں اتنے میں غیب سے ندا ہوئی اے عیسیٰ تمہاری ماں فوت ہوگئی ہے سر اٹھاؤ اور اللہ تیری اجر کو زیادہ کریگا۔ آپ نے سر کو اٹھا کر روتے ہوئے فرمایا اب میری وحشت اور تنہائی اور سفر کا مونس اور رفیق کون ہے پروردگار نے پہاڑ کو حکم دیا کہ ہماری طرف سے انہیں نصیحت کرو۔ پہاڑ نے کہا اے عیسیٰ یہ گھبراہٹ کیوں ہے کیا خدا کے ہوتے ہوئے کوئی اور مونس چاہتے ہو۔ پھر آپ پہاڑ سے اتر کر بنی اسرائیل کے ایک گاؤں میں گئے اور بآواز بلند السلام علیکم کے بعد کہا اے قوم بنی اسرائیل انہوں نے کہا تم کون ہو؟ تمہارے چہرے کی چمک نے ہمارے گھر روشن کردیئے

فقال انا روح الله ان امی قد ماتت غریبة فاعینونی علی غسلها وکفنها ودفنها قالوا یا روح الله ان هذا الجبل کثیر الافاعی و الحیات لم یسلک اباءنا واجدادنا منذ ثلث مائة عام فرجع عیسی علیه السلام الی الجبل فاذا هو قد وجد شابین جمیلین فسلم علیهما فردا علیه ثم قال لهما ان امی قد ماتت غریبة فی هذا الجبل فاعینانا علی تجهیزها فقال احدهما انا هذا میکائیل وانا جبرائیل فهذا الحنوط والاکفان من عند ربک فان الحور العین قد هبطن من الجنة لغسلها وکفنها وشق جبرائیل علیه السلام قبرها من راس الجبل ودفنوها فیه بعد ان صلوا علیها وشیعوا جنازتها ثم قال عیسی علیه السلام اللهم انک تری مکانی وتسمع کلامی ولا یخفی علیک شیء من امری فان امی ماتت ولم اشهدها عند موتها فاذن لها تکلمنی فاوحی الله تعالی الیه انی قد اذنت لها فجاء عیسی علیه السلام ووقف علی قبرها فناداها بصوت حزین السلام علیک یا اماه فاجابت من القبر یا حبیبی یا قرة عینی قال لها یا اماه کیف وجدت مقیلک و مصیرک وکیف رایت القدوم الی ربک قالت مقیلی خیر مقیلی ومصیری خیر

فرمایا میں روح اللہ ہوں میری ماں کا غربت میں اس پہاڑ پر انتقال ہوگیا ہے مجھے اسکے غسل وکفن پر مدد دو انہوں نے کہا اس پہاڑ پر بہت سے سانپ بچھو وغیرہ ہیں ہمارے ابا اجداد اس پر تین سو سال سے کبھی نہیں گئے۔ عیسیٰ علیہ السلام پہاڑ کی طرف واپس ہوئے کہ پہاڑ پر دو خوبصورت جوانوں کو دیکھا اور انہیں سلام کیا انہوں نے جواب دیا پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا میری ماں فوت ہوگئی ہے تم تجہیز و تکفین میں میری مدد کرو انہوں نے کہا یہ میکائیل ہے اور میں جبرائیل ہوں یہ کفن ہے اور یہ خوشبو ہے غسل وکفن کے لئے جنت کی حوریں آنیوالی ہیں
٢٢٩ چنانچہ جبرائیل علیہ السلام نے پہاڑ کی چوٹی پر قبر کھودی
اور بعد نماز جنازہ دفن کیا۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا۔ الٰہی تو میرا مرتبہ جانتا ہے۔ اور میری باتیں سنتا ہے۔ تجھپر کوئی شے مخفی نہیں میری ماں کا ایسے وقت میں انتقال ہوا کہ میں حاضر نہ تھا۔ ہمکو تجھسے باتیں کرنے کی اجازت دیجئے حکم ہوا ہم نے اجازت دیدی ہے چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے قبر پر کھڑے ہوکر غمناک آواز سے پکارا کہئے ماں السلام علیک حضرت مریم نے قبر سے آواز دی اے حبیب میرے قرۃ العین! وعلیک السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کیا گذری۔ کیسا ٹھکانا ملا۔ خدا تعالیٰ سے کیسا معاملہ ہوا۔ جواب ملا اچھی گذری بہت اچھا ٹھکانا ملا اور بیٹے

مصیر قدمت علی ربی فوجدته راضیا غیر
غضبان قال یا اماه کیف وجدت الم
الموت قالت والذی بعثک بالحق نبیا
ما ذهبت مرارة الموت من حلقی وهیبة
ملک الموت بین عینی فعلیک السلام
یا حبیبی الی یوم القیامة -

یحکی ان فاطمة الزهراء بنت النبی علیه
السلام لما ماتت حمل جنازتها اربعة زوجها
علی وابناها الحسن والحسین و
ابوذر الغفاری رضی الله عنهم اجمعین
فلما وضعوها علی شفیر القبر قام ابوذر فقال
یا قبر اتدری من التی جئنا بها الیک هی فاطمة ۲۱
الزهراء بنت رسول الله علیه السلام وزوجة
علی المرتضی ام الحسن والحسین فسمعوا
نداء من القبر ما انا موضع حسب و
نسب انما انا موضع العمل الصالح فلا
ینجو منی الا من کثر خیره وسلم قلبه
وخلص عمله (مشکوۃ الانوار)

قال الفقیه ابو اللیث السمرقندی رحمه
الله من اراد ان ینجوا من عذاب القبر
فعلیه ان یلازم اربعة اشیاء ویجتنب اربعة
اشیاء فاما التی یلزم ان یلازمها فمحافظة
الصلوة والصدقة وقراءة القرآن وکثرة
التسبیح فانها تضیء القبر وتوسعه واما
التی یلزم الاجتناب عنها فالکذب و

اپنے پروردگار کو راضی پایا۔ پوچھا موت کی تکلیف کا
کیا حال ہے جواب دیا میرے حلق سے موت کی
تلخی اب تک دور نہیں ہوئی۔ اور ملک الموت
کی ہیبت اب تک میرے دل میں ہے
اور اے حبیب! تاقیامت تجھ پر سلام
ہو

حکایت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا جب
انتقال ہوا۔ تو حضرت علی رض امام حسن وحسین رض
اور ابوذر غفاری رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آپ کا
جنازہ اٹھایا جب آپ کو قبر پر رکھا تو ابوذر رضی اللہ
عنہ نے کھڑے ہو کر کہا اے قبر تجھے معلوم ہے کہ تیرے
پاس ہم کس کو لائے ہیں یہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زوجہ حضرت علی کرم اللہ
وجہہ اور امام حسن وحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی والدہ
ماجدہ ہیں۔ قبر سے جواب سنا ہیں حسب
نسب کی جگہ نہیں ہوں۔ نیک عمل کی جزا کی
جگہ ہوں جسکے نیک عمل اور خالص عمل زیادہ ہوں
وہ مجھ میں امن سے رہیگا۔ (مشکوۃ الانوار)

فقیہ ابو اللیث سمرقندی علیہ الرحمتہ نے فرمایا جو شخص
عذاب قبر سے نجات چاہے۔ وہ چار چیزوں
کی پابندی کرے۔ اور چار چیزوں سے قطعاً
پرہیز کرے پابندی والی چار یہ ہیں (۱) محافظت
نماز (۲) صدقہ (۳) قرأت قرآن (۴)
کثرت تسبیح۔ کیونکہ یہ قبر کو روشن اور فراخ کرتی
ہیں۔ اور جن چار سے پرہیز ضروری ہے وہ یہ ہیں (۱) جھوٹ

الخیانۃ والنمیمۃ والبول قائماً قال علیہ
السلام استنزھوا عن البول فان عامۃ
عذاب القبر منہ (مشکوۃ الانوار)
قال بعض العلماء ان العذاب علی الروح
دون البدن وقال بعض اخر انہ علی البدن
دون الروح وقال بعض اخر انہ علی البدن والروح
الی غیر ذلک من الاحوال فان قیل لا یجوز ان یعذب
البدن لانہ خال من الروح فیمتنع عذابہ قلت
ان اللہ قادر ان یخلق فیہ نوع حیاۃ قدر ما یمکن
الالم والتنعم من غیر اعادۃ الروح الیہ لئلا یحتاج
الی نزع جدید وقال بعض العلماء یجعل الروح
فی جسدہ کما کان فی الدنیا ویجلس ویسأل
دون الجسد وقال بعضھم یکون السؤال
للروح دون الجسد وقال بعضھم یدخل الروح
فی جسدہ الی الصدر وقال الاخرون یکون بین
جسدہ وکفنہ وفی کل ذلک قد جاءت
الآثار والصحیح عند اھل العلم ان یقر
بعذاب القبر ولا یشتغل بکیفیتہ
(شرح العقائد)
سئل ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ عن
الارواح حین تخرج من الاجساد این تذھب
قال فی ثمانیۃ مواضع اما ارواح الانبیاء
والمرسلین فمقرھا جنات عدن
واما ارواح العلماء فمقرھا جنات
الفردوس)

(۲) خیانت (۳) چغلی (۴) کھڑے ہو کر بول کرنا
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کھڑے ہو کر بول کرنے
سے پرہیز کرو کیونکہ بہت عذاب قبر کا باعث یہی ہے
بعض علماء کا قول ہے کہ عذاب روح کو ہوتا ہے بدن کو نہیں
ہوتا اور بعض کہتے ہیں روح کو نہیں بلکہ بدن کو ہوتا ہے
اور بعض کہتے ہیں بدن اور روح دونوں کو ہوتا ہے اسکے
سوا اور بہت اقوال ہیں۔ اگر کوئی کہے کہ بدن کو عذاب
ممکن نہیں کیونکہ جب اس میں روح نہ ہوئی تو اسے عذاب
کیونکر ہو سکتا ہے تو ہم جواب دینگے کہ اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ ایسی
ایک قسم کی حیات پیدا کرے کہ وہ تکلیف و آرام کا مزہ چکھ
سکے اور اسکے بدن میں روح نہ ڈالے جس سے دوبارہ نکالنا پڑے
اور بعض کا قول ہے کہ میت کے جسم میں روح ڈالی جاتی ہے اور
۲۳۱ اسے بٹھا کر سوال کیا جاتا ہے بقول بعض سوال روح
کو ہوتا ہے جسم کو نہیں۔ اور بقول بعض صرف
سینہ تک روح ڈالی جاتی ہے اور عند البعض روح
جسم اور کفن کے درمیان ہوتی ہے ہر شخص اپنے
قول کے ثبوت میں آثار لاتے ہیں مگر صحیح اہل علم کے
نزدیک یہ ہے کہ آدمی عذاب قبر کا اقرار کرے۔ اور
کیفیت طلبی میں مشغول نہ ہو۔ (شرح عقائد)
ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روح کے بدن
سے نکلنے کی نسبت سوال کیا گیا کہ وہ کہاں جاتی
ہے۔ فرمایا۔ اس کی آٹھ جگہیں ہیں (۱)
انبیاء اور مرسلین کی روحیں جنت
عدن میں رہتی ہیں (۲) علماء کی روحیں
جنت فردوس میں

فَاَمَّا اَرْوَاحُ السُّعَدَاءِ فَمَقَرُّهَا جَنَّاتُ عِلِّيِّيْنَ
وَاَمَّا اَرْوَاحُ الشُّهَدَاءِ فَتَطِيْرُ مِثْلَ الطُّيُوْرِ
فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَتْ وَاَمَّا اَرْوَاحُ الْمُؤْمِنِيْنَ
الْمُذْنِبِيْنَ فَتَكُوْنُ مُعَلَّقَةً فِي الْهَوَاءِ لَا فِي
الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَاَمَّا
اَرْوَاحُ اَوْلَادِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَتَكُوْنُ فِيْ جَبَلٍ مِنَ
الْمِسْكِ وَاَمَّا اَرْوَاحُ الْكَافِرِيْنَ فَتَكُوْنُ
فِيْ سِجِّيْنٍ يُعَذَّبُوْنَ مَعَ اَجْسَادِهِمْ اِلٰى يَوْمِ
الْقِيٰمَةِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ كِتَابِهِ الْكَرِيْمِ
كَلَّا اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ
بِحَقِيْقَةِ الْحَالِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِيْ كُلِّ حَالٍ
سِوَى الْكُفْرِ وَالضَّلَالِ فَعَلَيْكَ
بِاَوَامِرِ الْاِمْتِثَالِ وَهُوَ مُنَزَّهٌ عَنِ الْكُفْرِ ۲۳۲
وَالْمِثَالِ لَا تُؤَاخِذْنَا بِجُرْمِنَا يَا ذَا الْاِكْرَامِ
وَالْجَلَالِ ۔
وَيُقَالُ اِنَّ الْخَلَائِقَ اِذَا انْتَشَرُوْا مِنَ الْقُبُوْرِ
يَقِفُوْنَ وُقُوْفًا عَلَى الْمَوَاضِعِ الَّتِيْ نُشِرُوْا
مِنْهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً لَا يَاْكُلُوْنَ وَلَا
يَشْرَبُوْنَ وَلَا يَجْلِسُوْنَ وَلَا يَتَكَلَّمُوْنَ قِيْلَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ يُعْرَفُ اَهْلُ الدِّيْنِ
يَوْمَ الدِّيْنِ قَالَ اِنَّ اُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
غُرٌّ مُحَجَّلُوْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ وَفِي الْخَبَرِ
اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ بَعَثَ اللّٰهُ الْخَلَائِقَ
مِنْ قُبُوْرِهِمْ فَتَاْتِيْ مَلٰٓئِكَةٌ اِلٰى رَأْسِ قُبُوْرِ
الْمُؤْمِنِيْنَ فَيَمْسَحُوْنَ رُءُوْسَهُمْ مِنَ

صلحاء کی جنات علیین ہیں (۴) شہداء کی روحیں پرندوں کی طرح جہاں چاہیں جنت میں اُڑتی پھریں (۵) گنہگار مومنوں کی آسمان و زمین کے مابین معلق رہتی ہیں قیامت تک (۶) مومنوں کی اولاد کی روحیں مشک کے پہاڑ ہیں (۷) منافقوں (۸) کافروں کی روحیں سجین میں معذب رہتی ہیں ۔

مع اجساد قیامت تک ۔ پروردگار عالم نے فرمایا ہے ۔ کفار کی کتاب اعمال سجین میں ہے ۔ اللہ تعالیٰ حقیقت حال سے خوب آگاہ ہے ۔ اور اسی کے لیے ہر حالت میں حمد ہے ۔

انسان کو چاہیئے کہ احکام الٰہی بجالائے ۔ اور بت پرستی وغیرہ سے بچے ۔ ذوالجلال و الاکرام گناہوں کے باعث ہمیں مواخذہ نہ کرے کہتے ہیں کہ جب لوگ قبروں سے اُٹھینگے تو چالیس سال تک وہاں کھڑے رہینگے وہاں کھانا پینا بیٹھنا ۔ بولنا وغیرہ کچھ نہ ہوگا ۔ عرض کیا گیا ۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ اہل دین قیامت کے دن کس طرح پہچانے جاوینگے ۔ فرمایا ۔ میری اُمّت کے ہاتھ پاؤں چہرے آثار وضو کے سبب چمکتے ہونگے حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن جب لوگ قبروں سے اُٹھائے جائینگے تو فرشتے مومنوں کی قبروں پر آئینگے اور ان کے سروں کی مٹی پونچھینگے

الثواب یشرون التراب عنہم الا موضع سجودہم
فیمسح الملٰئکۃ تلک المواضع فلا یذھب
منھا فینادی المنادی یا ملائکتی لیس
ذلک تراب قبورہم انما ھو تراب
محاریبہم دعوما علیہم حتی یعبروا الصراط
ویدخلون الجنۃ ان کل من ینظر الیہم
یعرف انہم خدامی وعبادی

وروی عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا کان یوم
القیامۃ وبعث من فی القبور اوحی اللہ
الی رضوان انی قد اخرجت الصائمین من
قبورہم جائعین عاطشین فاستقبلہم
بشھواتہم فی الجنان فیصیح رضوان ایہا
الغلمان وایہا الولدان الذین لم یبلغوا
الحلم تعالوا فیاتون بطباق من نور
یجتمعون عند رضوان اکثر من عدد التراب
واقطار الامطار وکواکب السماء واوراق
الاشجار بالفواکہ الکثیرۃ والاطعمۃ النفیسۃ
والاشربۃ اللذیذۃ فیتلقونہم ویطعمونہم
من ذلک ویقال لہم کلوا واشربوا ھنیئا
بما اسلفتم فی الایام الخالیۃ الآیۃ

وروی عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ثلثۃ نفر تصافحہم الملئکۃ یوم یخرجون
من قبورہم الشھداء والقائمون شھر

اور سوائے موضع سجود کے تمام جسم کی مٹی جھاڑ دینگے مگر پیشانیوں سے اسکا اثر زائل نہوگا تو ندا دینگی اے فرشتو۔ یہ مٹی قبروں کی نہیں۔ بلکہ سجدوں کی ہے چھوڑ دو تاکہ یہ پل صراط سے گذر کر جنت میں داخل ہوجائیں۔ اور دیکھنے والے سمجھ لیں۔ کہ یہ میرے خادم۔ اور عابد ہیں۔

جابر بن عبد اللہ رضؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب قبروں سے قیامت کیدن لوگ نکالے جائینگے تو اللہ تعالی رضوان کو حکم کرے گا کہ میں نے روزہ دار ونکو قبروں سے بھوکا پیاسا اٹھایا ہے جنت میں انکی مہمانی کا
۲۳۳ سامان تیار رکھنا چاہیے تو رضوان کی طرف سے آواز ہوگی اے غلمانو لڑکے نابالغ بچو ادھر آؤ دو نوری طبق لیکر رضوان کے پاس آئینگے اور وہ مٹی کے ذروں اور بارش کے قطروں اور ستاروں اور درختوں کے پتوں سے زائد ہونگے۔ اور ان کے طبقوں میں بہت سے میوے اور نفیس کھانے۔ اور لذیذ پینے کی چیزیں ہونگی پھر روزہ داروں کو خطاب ہوگا۔ تم گذشتہ دنوں کی نیکیوں کے باعث خوب کھاؤ پیو چین اڑاؤ۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ تین طرح کے لوگوں سے فرشتے قبروں سے اٹھنے کے وقت مصافحہ کرینگے (۱) شہید (۲) رمضان شریف

رمضان والصائمون یوم عرفۃ۔
عن عائشۃ رضی اللہ تعالٰی عنہا قالت قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا عائشۃ ان
فی الجنۃ قصورا من درّ ویاقوت وزبرجد
وذہب وفضۃ قلت یا رسول اللہ لمن ہذا
قال لمن صام یوم عرفۃ یا عائشۃ ان احب
الایام الی اللہ یوم الجمعۃ ویوم عرفۃ لما
فیہما من الرحمۃ وان ابغض الایام الی ابلیس
یوم الجمعۃ ویوم عرفۃ یا عائشۃ من اصبح
صائما یوم عرفۃ فتح اللہ لہ ثلثین بابا من
الخیر واغلق عنہ ثلثین بابا من الشر فاذا
افطر وشرب الماء یستغفر لہ کل عرق فی
جسدہ ویقول اللہم ارحمہ الی طلوع الفجر ۲۳۴
وفی خبر آخر یخرج الصائمون من قبورہم
ویعرفون بریح صیامہم ویلقون با
الموائد والاباریق یقال لہم کلوا فقد جعتم
حین شبع الناس واشربوا فقد عطشتم
حین روی الناس واستریحوا فیاکلون
ویشربون ویستریحون والناس فی الحساب
وقد جاء فی الخبر لا یبلی عشرۃ نفر
النبی والغازی والعالم والشہید وحافظ
القرآن والمؤذن والمرأۃ اذا ماتت
فی نفاسہا ومن قتل مظلوما ومن
مات یوم الجمعۃ او لیلتہا۔
عن النبی علیہ السلام یحشر الناس یوم

میں عبادت کرنیوالے (۳) عرفہ کے دن روزہ رکھنے
والے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے
کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اے عائشہ!
جنت میں موتی یاقوت زبرجد۔ اور سونے چاندی
کا ایک محل ہے میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!
اسمیں کون رہیگا۔ فرمایا۔ عرفہ کے دن کا روزہ
رکھنیوالا۔ اے عائشہ خدا کے نزدیک جمعہ و عرفہ کا دن
سب سے بہتر ہے کیونکہ اسمیں رحمت بہت نازل ہوتی ہے
اور ابلیس ان دونوں دنوں کو بہت برا جانتا ہے۔ اے عائشہؓ
جو عرفہ کا روزہ رکھے اللہ تعالیٰ اسکے لئے خیر کے تیس ۳۰
دروازے کھولتا اور شر کے تیس ۳۰ دروازے بند کرتا ہے
اور افطار کیوقت جب پانی پیتا ہے تو جسم کی تمام رگیں
اسکے لئے بخشش طلب کرتی ہیں اور کہتی ہیں۔ الٰہی طلوع
فجر تک اس پر رحمت نازل فرما۔ اور ایک سری حدیث میں ہے
کہ روزہ دار جب قبروں سے اٹھینگے تو روزے کی خوشبو
کے سبب پہچانے جائینگے طرح طرح کے کھانے اور
آفتابے انکے سامنے پیش ہونگے۔ اور حکم ہوگا کھاؤ
اور پیو کیونکہ تم دوسرے لوگوں کے کھانے پینے کیوقت
بھوکے پیاسے ہو اور آرام کرو۔ چنانچہ وہ عیش سے کھائینگے
پیئینگے حالانکہ لوگ حساب میں ہونگے اور ایک حدیث میں ہے
دس آدمیوں کو زمین نہیں کھاتی (۱) نبیؑ۔ غازیؒ
(۳) عالمؒ (۴) شہیدؒ (۵) حافظ القرآن (۶)
مؤذنؒ (۷) نفاس میں مرنیوالی عورت (۸) مقتول
مظلوم (۹) جمعہ کیدن مرنیوالا۔ یا اسکی رات میں مرنیوالا۔
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مروی ہے کہ قیامت کے دن لوگ قبروں

الْقِيٰمَةِ كَمَا وُلِدَتْهُمْ أُمَّهَاتُهُمْ حُفَاةً عُرَاةً
فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا الرِّجَالُ وَالنِّسَآءُ
قَالَ نَعَمْ قَالَتْ وَاسَوْاٰتَاهُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا
فَضَرَبَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَدَهُ عَلٰى مَنْكِبَيْهَا
وَقَالَ يَا بِنْتَ اَبِي قُحَافَةَ رض اشْتَغَلَ النَّاسُ
يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّظَرِ وَشَخَصَتْ اَبْصَارُهُمْ اِلَى
السَّمَآءِ يَقِفُوْنَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً لَا يَاْكُلُوْنَ
وَلَا يَشْرَبُوْنَ فَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ الْعَرَقُ اِلٰى قَدَمَيْهِ
وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ اِلَى السَّاقَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ
اِلٰى بَطْنِهٖ وَمِنْهُمْ مَنْ يَبْلُغُ اِلٰى صَدْرِهٖ وَ
الْعَرَقُ يَكُوْنُ مِنْ طُوْلِ الْوُقُوْفِ قَالَتْ
قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
يُحْشَرُ اَحَدٌ كَاسِيًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ الْاَنْبِيَآءُ
وَاَهْلُهُمْ وَصَآئِمُوْ رَجَبَ وَشَعْبَانَ وَرَمَضَانَ
عَلَى الْعُرَاةِ وَكُلُّ النَّاسِ جَائِعٌ يَوْمَئِذٍ اِلَّا
الْاَنْبِيَآءَ مَعَ اَهْلِ بَيْتِهِمْ وَصَآئِمُ رَجَبَ وَشَعْبَانَ
فَاِنَّهُمْ شِبَاعٌ لَا جُوْعَ لَهُمْ وَلَا عَطَشَ وَ
يُسَاقُوْنَ بِاَجْمَعِهِمْ اِلَى الْحَشْرِ عِنْدَ بَيْتِ
الْمُقَدَّسِ بِاَرْضٍ يُقَالُ لَهَا السَّاهِرَةُ قَالَ
اللّٰهُ تَعَالٰى فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاِذَا
هُمْ بِالسَّاهِرَةِ وَيُقَالُ اِنَّ الْخَلَائِقَ فِيْ
عَرَصَاتِ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُوْنَ مِائَةً وَّعِشْرِيْنَ
صَفًّا طُوْلُ كُلِّ صَفٍّ مَسِيْرَةُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةٍ
وَعَرْضُ كُلِّ صَفٍّ مَسِيْرَةُ عِشْرِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ
وَيُقَالُ اِنَّ الْمُؤْمِنِيْنَ ثَلَاثَةُ صُفُوْفٍ

ننگے سر اور ننگے پاؤں اسطرح نکلینگے کہ گویا ابھی پیدا ہوئے
ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے پوچھا یا رسول
اللہ مرد عورت سب! فرمایا ہاں پھر عرض کیا افسوس کہ ایک دوسرے
کو ننگے دیکھینگے حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے ہاتھ
کو انکے کندھے پر رکھکر فرمایا اے ابوبکر رض کی بیٹی اس دن لوگوں کو
دیکھنے بھالنے کی فرصت نہ ہوگی سب کی آنکھیں آسمان
کیطرف لگی ہونگی چالیس سال بغیر کھانے پینے کے
وہیں کھڑے رہینگے بعض قدم تک بعض پنڈلیوں
تک بعض پیٹ تک بعض سینہ تک زیادہ کھڑے
رہنے کے باعث پسینے میں غرق ہونگے
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے پھر عرض کیا
کیا کوئی شخص کپڑوں سمیت بھی اٹھیگا۔ فرمایا
۲۳۵ ہاں۔ تمام انبیاء اور اُن کے اہل بیت اور رجب
اور شعبان۔ اور رمضان شریف کے روزہ دار
اور تمام لوگ اُس دن بھوکے ہونگے سوائے
نبیوں اہل بیت اور رجب و شعبان کے روزہ داروں
کے وہ سیر ہونگے انکو کوئی بھوک پیاس ہوگی۔ اور تمام
لوگ ساہرہ نام بیت المقدس کے قریب جگہ میں
جمع ہونگے پروردگار نے فرمایا۔ فَاِنَّمَا هِيَ
زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ اور
کہا گیا ہے کہ لوگ قیامت کے دن ایک سو
بیس (۱۲۰) صفیں ہونگے۔ ایک صف کا طول چالیس
ہزار سال کی مسافت کے برابر ہوگا۔ اور
عرض بیس ہزار سال کی مسافت کے برابر ہوگا
اور ان میں مومنوں کی تین (۳) صفیں ہونگی

وَالْبَاقِيْ كَفَرَةٌ -
وَرُوِيَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
اٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ اُمَّتِيْ مِائَةٌ وَّعِشْرُوْنَ
صَفًّا وَهٰذَا هُوَ الْاَصَحُّ وَصِفَةُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّهُمْ
بِيْضُ الْوُجُوْهِ غُرٌّ مُّحَجَّلُوْنَ وَصِفَةُ الْكَافِرِيْنَ سُوْدُ
الْوُجُوْهِ مُقَرَّنُوْنَ مَعَ الشَّيَاطِيْنِ (دقائق الاخبار)

باقی سب کافروں کی -
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مروی کہ میری امت
ایک سو بیس صفیں ہونگی - اور یہی صحیح ہے
اور مومنوں کا نشان یہہ ہے کہ ان کے چہرے ہاتھ
پاؤں سفید ہونگے اور کفار سیاہ چہرہ شیطان
کے ساتھ رہینگے - (دقائق الاخبار)

قیامت اور اس کی علامات وغیرہ کا ذکر

يٰاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ
شَيْءٌ عَظِيْمٌ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ
مُرْضِعَةٍ عَمَّا اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ
حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى ۲۲-۱
وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ
عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ
النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهٗ قَالَ يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ
زَمَانٌ لَا يَبْقٰى مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اسْمُهٗ وَلَا مِنَ
الدِّيْنِ اِلَّا رَسْمُهٗ وَلَا مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا دَرْسُهٗ
يَعْمُرُوْنَ مَسَاجِدَهُمْ وَهِيَ خَرَابٌ عَنْ
ذِكْرِ اللّٰهِ اَشَرُّ اَهْلِ ذٰلِكَ الزَّمَانِ عُلَمَاءُ
هُمْ مِنْهُمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَاِلَيْهِمْ يَعُوْدُ وَ
هٰؤُلَاءِ عَلَامَاتُ الْقِيَامَةِ (زبدة)

لوگو اپنے خدا سے ڈرو کہ قیامت کا زلزلہ بیشک بھاری
چیز ہے جب اسے دیکھوگے تو ہر دودھ پلانیوالی
اپنے بچے کو بھولجائیگی اور حاملہ اپنے حمل کو
گرادیگی اور لوگ نشہ دار ہونگے - حالانکہ وہ
نشہ میں نہوں گے لیکن خدا کا عذاب سخت ہے
حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
سے روایت کرتے ہیں کہ آپنے فرمایا - ایک ایسا زمانہ
آئیگا - کہ اسلام کا صرف نام اور دین صرف رسم
اور قرآن شریف درس ہجائے گا - مسجدیں بظاہر
آباد ہونگی لیکن فی الحقیقت ذکر الٰہی سے خالی
ہونگی - بہت برے لوگ اس زمانہ کے علماء
ہونگے فتنے انہی سے نکلینگے اور انہی کیطرف
رجوع کرینگے - (زبدۃ)

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيْدِ نِ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِطَّلَعَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ عَلَيْهِ
السَّلَامُ وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ فَقَالَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ مَا تَذَاكَرُوْنَ قُلْنَا نَذْكُرُ السَّاعَةَ

حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایکبار
ہمارے پاس تشریف لائے کہ ہم قیامت کا ذکر کررہے تھے آپنے
کیا ذکر ہے ہمنے عرض کیا قیامت کا - فرمایا اس کے

قَالَ اِنَّمَا لَنْ تَقُوْمَ حَتّٰی تَرَوْا قَبْلَهَا عَشْرَ اٰیَاتٍ
فَذَکَرَ عَلَیْهِ السَّلَامُ الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَ
دَابَّةَ الْاَرْضِ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنُزُوْلَ
عِیْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ وَیَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ وَ
ثَلٰثَةَ خُسُوْفٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ
خَسْفٌ بِجَزِیْرَةِ الْعَرَبِ فِیْ اٰخِرِ ذٰلِكَ النَّارُ تَخْرُجُ
مِنَ الْیَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ اِلٰی مَحْشَرِهِمْ ۔

(زبدة الواعظین)

اَلدَّجَّالُ هُوَ بَلَاءٌ عَظِیْمٌ لَا بَلَاءَ مِثْلَهٗ
مِنْ لَدُنْ اٰدَمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ
وَیَفْعَلُ بِالْاِسْتِدْرَاجِ مِنْ خَوَارِقِ الْعَادَاتِ
مَا لَا یُحْصٰی عَدَدُهٗ وَیَدَّعِی الْاُلُوْهِیَّةَ وَاِحْدٰی
عَیْنَیْهِ عَمْیَاءُ وَبَیْنَ عَیْنَیْهِ مَکْتُوْبٌ هٰذَا
کَافِرٌ ۔ (شرح برکوی)

یَمْلَاءُ الدُّخَانُ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ
یَبْقٰی مِقْدَارَ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا یَکُوْنُ الْمُؤْمِنُ
مَمْسُوْسَ الزُّکَامِ وَالْکَافِرُ کَالسَّکْرَانِ یَخْرُجُ
مِنْ اُنُوْفِهِمْ وَاٰذَانِهِمْ وَاَدْبَارِهِمْ

(شرح برکوی)

تَخْرُجُ دَابَّةُ الْاَرْضِ فِی الْکَعْبَةِ عِنْدَ الصَّفَا
تَتَکَلَّمُ بِلِسَانٍ فَصِیْحٍ وَتَمْلَاءُ وَجْهَ الْاَرْضِ
بِالْعَدْلِ وَمَعَهَا عَصَا مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ
وَخَاتَمُ سُلَیْمَانَ عَلَیْهِ السَّلَامُ اِذَا ضَرَبَتْ
بِالْعَصَا عَلٰی جَبْهَةِ الْمُؤْمِنِ یَکْتُبُ هٰذَا مُؤْمِنٌ
وَاِذَا خَتَمَتْ بِالْخَاتَمِ عَلٰی جَبْهَةِ الْکَافِرِ یَکْتُبُ

قیامت سے پہلے تم دس نشانیاں دیکھو گے وہ یہ ذکر فرمائیں
دھواں دجال دابۃ الارض مغرب سے
آفتاب کا طلوع حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول
یاجوج ماجوج خسف مشرق خسف مغرب
خسف جنوب عرب کے بعد ملک یمن سے ایک آگ
نکلیگی کہ لوگوں کو محشر کی طرف اکٹھا کرکے لے
جائے گی ۔

(زبدۃ الواعظین)

دجال ایک ایسی بلا ہے کہ آدم علیہ السلام سے
لیکر قیامت تک اس کی نظیر نہیں دجال بطور استدراج
بہت شعبدے دکھلائے گا ۔ اور مدعی الوہیت کا
ہوگا ۔ اس کی ایک آنکھ کا نور نہ ہوگا اور اسکی ۲۳۷
آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا یہ کافر ہے ۔

(شرح برکوی)

دھواں مشرق سے مغرب تک چالیس روز
تک گھٹا رہے گا اس کے اثر سے مومنوں پر
زکام کی سی حالت طاری ہوجائیگی ۔ اور کافروں کو
نشہ سا چڑھ جائے گا ۔ ان کے کان ناک اور مقعد
سے دھواں نکلیگا ۔ (شرح برکوی)

دابۃ الارض کعبہ میں کوہ صفا کے پاس نکلیگا
بڑی فصیح کلام کرے گا ۔ بڑا عادل ہوگا اور
اور اس کے پاس حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا
حضرت سلیمان کی مہر ہوگی ۔ اس سے مومن کی پیشانی
پر مار جانے سے (ھذا مومن) لکھا جائے گا ۔
اور مہر سلیمانی لگ جانے سے کافر کی پیشانی پر

هٰذَا كَافِرٌ.
نُزُوْلُ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِى الشَّامِ فِى الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ وَيَقْتُلُ الدَّجَّالَ بِحَيْثُ لَوْ لَمْ يَقْتُلْهُ لَذَابَ كَالْمِلْحِ فِى الْمَاءِ ثُمَّ يَعْمَلُ بِشَرِيْعَةِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔
خُرُوْجُ يَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ وَهُمَا صِنْفَانِ صِنْفٌ صَغِيْرٌ جِدًّا وَصِنْفٌ كَبِيْرٌ جِدًّا الْاٰنَ مَوْجُوْدَانِ وَرَاءَ السَّدِّ الَّذِىْ بَنَاهُ اِسْكَنْدَرُ ذُو الْقَرْنَيْنِ اِذَا جَاءَ الْوَقْتُ يَخْرُجَانِ عَدَدُهُمَا لَا يُعَدُّ وَلَا يُحْصٰى بِحَيْثُ لَا يَبْقٰى قَطْرَةٌ فِىْ بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ مِنْ شُرْبِهِمَا
(شرح برکوی) ٢٣٨

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِلسَّاعَةِ اَشْرَاطٌ عَدَمُ اِنْفَاقِ الْاَسْوَاقِ يَعْنِى الْكَسَادُ وَيَقِلُّ الْمَطَرُ وَالنَّبَاتُ تَفْشُو الْغِيْبَةُ وَيُؤْكَلُ الرِّبٰوا وَتَظْهَرُ اَوْلَادُ الزِّنَا وَيُعَظَّمُ رَبُّ الْمَالِ وَتَعْلُوْا اَصْوَاتُ الْفَسَقَةِ فِى الْمَسَاجِدِ وَيَظْهَرُ اَهْلُ الْمُنْكَرِ عَلٰى اَهْلِ الْحَقِّ (تنبیہ الغافلین)
عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِذَا اتُّخِذَ الْفَىْءُ دُوَلًا وَالْاَمَانَةُ مَغْنَمًا وَالزَّكٰوةُ مَغْرَمًا وَتُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّيْنِ وَاَطَاعَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ وَعَقَّ اُمَّهٗ وَقَرَّبَ صَدِيْقَهٗ وَبَعَّدَ اَبَاهُ وَظَهَرَتِ الْاَصْوَاتُ فِى الْمَسَاجِدِ وَرَئِيْسُ الْقَبِيْلَةِ فَاسِقُهُمْ وَاُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهٖ فَلَا يَكُمْ

(ہذا کافر) لکھا جائے گا۔
حضرت عیسی علیہ السلام شام میں سفید منار کے قریب نازل ہو کر دجال کو قتل کریں گے۔ کیونکہ اگر آپ اسے قتل نہ کریں گے تو وہ اسطرح گھل جائے گا جیسے پانی میں نمک وغیرہ وہ حامل شریعت محمدی ہونگے
یاجوج ماجوج۔ دو قسم کے ہیں۔ بہت چھوٹے اور بہت بڑے سد سکندر سے پرے۔ اسوقت یہ قوم موجود ہے۔ اور قیامت تک رہے گی سو اپنے وقت مقررہ پر نکلینگے بے حساب بے شمار ہیں۔ اور بحیرہ طبریہ کا تمام پانی پی جائیں گے۔

(شرح برکوی)

حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا۔ قیامت کی چند علامات ہیں۔ بازاروں کا مندہ کمی بارش۔ کثرت غیبت۔ سود خواری۔ حرامیوں کی کثرت۔ اہل دولت کی تعظیم۔ مسجدوں میں فاسقوں کا شور و غل۔ بروں کا اہل حق پر غلبہ۔ (تنبیہ الغافلین)
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا جب لوگ غنیمت کو دولت اور امانت کو غنیمت اور زکوۃ کو چٹی یا جرمانہ سمجھنے لگینگے۔ اور دنیوی علم حاصل کرینگے اور مرد عورت کا تابع ہوگا اور والدہ کا نافرمان اور دوست کو قریب اور باپ کو بعید سمجھیگا اور مسجدوں میں شور و غل ہونے لگیگا اور لوگوں میں فاسق لوگ سردار ہونگے اور برائی کے خوف سے آدمی کی

عَبْدَاللّٰهِ اَیْ لِمَخَافَةِ عَذَابِ اللّٰهِ فَذٰلِكَ عَلَامَاتُ الْقِيَامَةِ (موعظہ)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهٗ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ خَلَقَ الصُّوْرَ وَلِلصُّوْرِ اِحْدٰی عَشَرَ دَائِرَةً وَاَعْطَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰی اِسْرَافِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ وَاضِعُهٗ عَلٰی فَمِهٖ نَاظِرٌ بِبَصَرِهٖ اِلَی الْعَرْشِ يَنْتَظِرُ حَتّٰی يُؤْمَرَ۔

قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا الصُّوْرُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ هُوَ قَرْنٌ عَظِيْمٌ مِنَ النُّوْرِ وَالَّذِیْ بَعَثَنِیْ بِالْحَقِّ نَبِيًّا عِظَمُ كُلِّ دَائِرَةٍ فِيْهِ كَعَرْضِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيُنْفَخُ فِيْهِ ثَلٰثُ نَفَخَاتٍ نَفْخَةٌ لِلْفَزَعِ وَنَفْخَةٌ لِلصَّعْقِ وَنَفْخَةٌ لِلْبَعْثِ بِاَمْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی اِسْرَافِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالنَّفْخَةِ الْاُوْلٰی فَيَنْفُخُهٗ فِيْهِ فَيَفْزَعُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ وَهُوَ قَوْلُهٗ تَعَالٰی يَوْمَ يُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ اَیْ يَسْتَغِيْثُ كُلُّ مَنْ فِيْهِمَا خَوْفًا۔ حَتّٰی تَذْهَلَ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا الاٰيَة وَتَصِيْرُ الْوِلْدَانُ شِيْبًا فَيَمْكُثُوْنَ مَاشَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ يَاْمُرُ اللّٰهُ تَعَالٰی اِسْرَافِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنْ يَنْفُخَ نَفْخَةَ الصَّعْقِ فَيَنْفُخُ فَيَمُوْتُ مَنْ فِيْهِمَا كَمَا قَالَ تَعَالٰی

تعظیم واکرام ہو گی اور نیک بندو نکی توقیر نہ ہو گی تو یہ باتیں علامات قیامت میں سے ہیں (موعظہ)

ابن عباس رضی اللہ عنہما حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین پیدا کئے تو صور پیدا کی۔ اور صور کے گیارہ دائرے پیدا کئے اور اُسے حضرت اسرافیل علیہ السلام منہ میں لئے حکم الٰہی کے منتظر کھڑے ہیں۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا صور کیا چیز ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا نور کا بنا ہوا بہت بڑا نر سینگ ہے۔ بخدا اس کے ہر دائرہ کا عرض آسمان و زمین کے برابر ہے تین بار پھونکا جائے گا۔ (۱) عام کھلبلی کے لئے (۲) بیہوشی کرنے کے لئے (۳) حشر کے لئے۔

پہلے نفخہ کے لئے اللہ تعالےٰ اسرافیل علیہ السلام کو حکم کرے گا۔ وہ پھونکینگے۔ تو اس سے ہر متنفس فریاد کرے گا۔

دودھ پلانے والی اپنے بچہ کو بھول جائیگی اور حاملہ اپنا حمل گرادے گی، الآیۃ

اور بچے خوف کے مارے بوڑھے ہو جائیں گے۔

پھر نفخہ ثانی سے ہر متنفس مرجائیگا ایسے کہ پروردگار۔

وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ
وَمَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ۔ یَعْنِیْ جِبْرَائِیْلَ
وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ وَمَلَکُ الْمَوْتِ وَ
حَمَلَةُ الْعَرْشِ فَیَاْمُرُ اللّٰهُ تَعَالٰی مَلَکَ الْمَوْتِ
اَنْ یَّقْبِضَ اَرْوَاحَهُمْ فَیَقْبِضُ اَرْوَاحَهُمْ
ثُمَّ یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی لِمَلَکِ الْمَوْتِ مَنْ بَقِیَ
مِنْ خَلْقِیْ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ بَقِیَ الْعَبْدُ الضَّعِیْفُ
مَلَکُ الْمَوْتِ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی یَا مَلَکَ الْمَوْتِ
اَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلِیْ كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ
الْمَوْتِ اِقْبِضْ رُوْحَ نَفْسِكَ فَیَجِیْءُ مَلَكُ
الْمَوْتِ اِلٰی مَوْضِعٍ بَیْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَ
یَنْزِعُ رُوْحَهٗ فَیَصِیْحُ صَیْحَةً لَوْ کَانَ الْخَلْقُ
اَحْیَآءً لَمَاتُوْا مِنْ صَیْحَتِهٖ فَیَقُوْلُ لَوْ عَلِمْتُ مَا ۲۴۰
لِلْمَوْتِ الشِّدَّةِ وَالْاَلَمِ مَا قَبَضْتُ اَرْوَاحَ
الْمُؤْمِنِیْنَ اِلَّا بِالرِّفْقِ ثُمَّ یَمُوْتُ فَلَا یَبْقٰی
اَحَدٌ مِّنَ الْخَلْقِ فَتَبْقَی الْاَرْضُ خَرَابًا
اَرْبَعِیْنَ سَنَةً فَیَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی اَیُّهَا
الدُّنْیَا الدَّنِیَّةُ اَیْنَ الْمُلُوْكُ وَاَیْنَ اَبْنَاءُ الْمُلُوْكِ
وَاَیْنَ الْجَبَابِرَةُ وَاَیْنَ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ رِزْقِیْ وَ
یَعْبُدُوْنَ غَیْرِیْ لِمَنِ الْمُلْكُ الْیَوْمَ فَلَمْ
یُوْجَدْ اَحَدٌ اَنْ یُّجِیْبَهٗ فَیُجِیْبُ نَفْسَهٗ بِنَفْسِهٖ
وَیَقُوْلُ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ثُمَّ یُرْسِلُ
اللّٰهُ تَعَالٰی الرِّیْحَ الْعَقِیْمَ الَّتِیْ اَرْسَلَهَا عَلٰی
قَوْمِ عَادٍ مِقْدَارَ مَا یَخْرُجُ مِنْ ثُقْبِ الْاِبْرَةِ
فَلَا تَتْرُكُ عَلٰی وَجْهِ الْاَرْضِ جَبَلًا وَلَا اَکَامًا

یعنی صور پھونکا جائیگا۔ پس تمام جاندار سوائے جبرائیل ع اسرافیل ع میکائیل اور عزرائیل علیہم السلام اور حاملین عرش کے سب مرجائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ملک الموت کو حکم کرے گا۔ ان کی روحیں قبض کرو۔ وہ اُن کی روحیں قبض کرینگے پھر حکم ہوگا کہ میری مخلوق میں سے کون باقی ہے ملک الموت کہیگا عاجز بندہ۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ کیا تم نے نہیں سنا کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ۔ اپنی روح کو بھی قبض کرو پھر ملک الموت دوزخ اور بہشت کے درمیان آکر اپنی روح قبض کرینگے۔ اور ایک ایسی چیخ مارینگے کہ اگر اہل زمین و آسمان زندہ ہوتے تو اس کی چیخ سے مرجاتے ملک الموت کہیگا اگر میں موت کی تکلیف جانتا تو مومنوں کی روحیں بہت نرمی سے قبض کرتا۔ پھر ملک الموت مرجائیگا۔ کوئی بھی مخلوق سے باقی نہ رہیگا اور زمین چالیس سال خراب (اجڑی) پڑی رہیگی پھر فرمائیگا اے دنیائے دوں کے سردار اور سرداروں کے بیٹے اور متکبر لوگ اور وہ جو میرا رزق کھاتے تھے اور غیر کی پوجا کرتے تھے کہاں ہیں آج ملک کا والی کون ہے کوئی نہ ہوگا جواب دے خود ہی جواب دیگا اور فرمائیگا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ یعنی آج خدا اکیلا اور زبردست کی شاہی ہے پھر خدا تعالیٰ سوئی کے ناکے کے برابر ہوا جو قوم عاد پر بھیجی بھیجیگا اس سے زمین پر کوئی پہاڑ اور ٹیلہ نہ رہے گا بلکہ خاک ہوجائے گا جیسے کہ بیودگا

إلا أهدمته وجعلته مثل الأديم كما
قال الله تعالى لا ترى فيها عوجا ولا
أمتا ثم يأمر الله السماء أن تمطر
فتمطر السماء كمني الرجال
أربعين يوما حتى يكون الماء فوق
كل شيء اثني عشر ذراعا فينبت
الخلق بذلك كنبات البقل حتى تتكامل
أجسادهم وتكون كما كانت
ثم يحيي الله تعالى حملة العرش ثم
يحيي الله تعالى إسرافيل وميكائيل و
عزرائيل وجبرائيل عليهم السلام
فيحيون بإذن الله ثم يأمر الله
تعالى رضوان أن يدفع إليهم البراق
والتاج وحلة الكرامة ورداء الكبرياء
وإزار العزة واللواء فيقفون بين السماء
والأرض فيقول جبرائيل عليه السلام
أيها الأرض أين قبر محمد
عليه السلام فيقول الأرض فالذي
بعثك بالحق أرسل الله على الريح
العقيم فجعلتني دكا دكا۔
لا أدري قبره ثم يرتفع من قبر النبي
عليه السلام عمود من النور إلى عنان السماء
فيعلم جبرائيل أنه قبر محمد عليه السلام
فينطلقون فيقفون فيبكي جبرائيل
عليه السلام ويقولون ما بكاؤك فيقول لا

نے فرمایا ہے - یعنی زمین میں کوئی
ٹیڑھاپن کجی اور اونچان نظر نہ آئے گی۔
پھر اللہ تعالیٰ آسمان کو حکم دیگا۔ کہ بارش آ جائے
پس چالیس روز تک منی کی خاصیت کی
بارش برسائے گا۔ اور اسقدر برسے گا
کہ ہر شے پر بارہ بارہ ہاتھ اوپر پانی چڑھ جائے
گا۔ اس سے انگوریوں کیطرح مخلوقات اُٹھینگی
پھر اُن کے جسم پہلے کیطرح پورے ہونگے پھر
پروردگار حاملین عرش کو پھر اسرافیل
میکائیل - عزرائیل - اور جبرائیل
علیہم السلام کو پیدا کرے گا۔ پھر رضوان کو
حکم کرے گا کہ اُن کو براق تاج اور حُلّہ
کرامت اور ردائے کبریائی اور طراز عزت ۲۴۱
اور لوائے حمد دیوے پس حضرت جبرائیل
اسرافیل وغیرہ زمین و آسمان کے درمیان
کھڑے ہونگے اور جبرائیل علیہ السلام کہینگے اے
زمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا روضہ
مبارک کہاں ہے؟ زمین جواب دے گی
بخدا مجھ پر اللہ تعالیٰ نے ایک تند ہوا بھیجی
کہ اُس نے مجھ کو پاش پاش کر دیا۔ اس لئے مجھے
معلوم نہیں پھر آپ کے روضہ مبارک سے ایک
قسم کا نور آسمان کی طرف بلند ہوگا جس سے وہ سمجھیں
گے کہ یہی روضہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے
پس وہاں جا کر کھڑے ہونگے۔ اور حضرت جبرائیل علیہ
السلام رو پڑینگے اُن کے ساتھی کہینگے۔ کیوں روتے

اَنَّی یَقُوْمُ مُحَمَّدٌ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَیَسْاَلُنِیْ
عَنْ اُمَّتِہٖ وَلَا اَدْرِیْ اَیْنَ اُمَّتُہٗ
فَیَهْتَزُّ قَبْرُہٗ وَیَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَیَقُوْلُ
مُحَمَّدٌ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَیَنْفُضُ التُّرَابَ
عَنْ رَأْسِہٖ وَیَنْظُرُ عَنْ یَمِیْنِہٖ وَعَنْ شِمَالِہٖ
فَلَا یَرٰی مِنَ الْعِمَارَاتِ شَیْئًا وَیَرٰی
جِبْرَائِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ وَ
عِزْرَائِیْلَ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ فَیَقُوْلُ یَا جِبْرَائِیْلُ
اَیُّ یَوْمٍ فَیَقُوْلُ هٰذَا یَوْمُ الْحَسْرَۃِ وَیَوْمُ النَّدَامَۃِ
وَهٰذَا یَوْمُ الْقِیَامَۃِ وَیَوْمُ شَفَاعَتِكَ وَ
یَقُوْلُ یَا جِبْرَائِیْلُ اَیْنَ اُمَّتِیْ لَعَلَّكَ تَرَكْتَهُمْ
عَلٰی شَفِیْرِ جَهَنَّمَ وَجِئْتَ لِاَنْ تُخْبِرَنِیْ بِهِمْ ۲۲۲
فَیَقُوْلُ جِبْرَائِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ مَعَاذَ اللّٰہِ
وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ نَبِیًّا مَا انْشَقَّتِ الْاَرْضُ
عَنْ اَحَدٍ قَبْلَكَ وَیَضَعُ التَّاجَ عَلٰی رَاْسِہٖ بِلُبْسِ
الْحُلَلِ وَیَرْكَبُ الْبُرَاقَ وَیَقُوْلُ یَا اَخِیْ جِبْرَائِیْلُ
اَیْنَ اَصْحَابِیْ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِیٌّ رَضِیَ
اللّٰہُ عَنْهُمْ فَاِذَا هُمْ یَقُوْمُوْنَ بِاِذْنِ اللّٰہِ
تَعَالٰی وَیَاْمُرُ مَلَكٌ وَمَعَہٗ حُلَلٌ وَبُرَاقَاتٌ
یَلْبِسُوْنَ وَیَلْبِسُوْنَ وَیَقْدِمُوْنَ عِنْدَ النَّبِیِّ
عَلَیْہِ السَّلَامُ ثُمَّ یَخْرُجُ النَّبِیُّ عَلَیْہِ السَّلَامُ
سَاجِدًا بَاكِیًا یَقُوْلُ اُمَّتِیْ ثُمَّ یَاْتِیْ مِنْ
قِبَلِ اللّٰہِ صَوْتٌ اِلٰی اِسْرَافِیْلَ
اَنِ انْفُخْ فِی الصُّوْرِ فَیَنْفُخُ فِی الصُّوْرِ
فَتَخْرُجُ الْاَرْوَاحُ كَاَنَّهَا النَّحْلُ قَدْ مَلَاَتْ

ہو جواب دینگے کہ محمد رسول اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم
اُٹھتے ہی مجھ سے اپنی اُمت کی نسبت پوچھینگے
کہ وہ کہاں ہے اور مجھے معلوم نہیں لگتے ہیں
روضہ مبارک پھٹ جائیگا۔ اور زمین شق ہو گی۔
اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُٹھ کھڑے ہونگے اور ادھر
اُدھر نظر ڈالینگے لیکن کوئی عمارت نظر نہ آئیگی اور جبرئیل
میکائیل اور اسرافیل اور عزرائیل علیہ السلام کو دیکھکر
جبرائیل علیہ السلام کو فرمائینگے کہ یہ کونسا دن ہے وہ
جواب دینگے کہ یہ حسرت ندامت قیامت و شفاعت
کا دن ہے پھر آپ فرمائینگے میری اُمت کہاں
ہے۔ شائد دوزخ کے کنارے چھوڑ آئے ہو۔
اور مجھے اطلاع دینے کے لئے آگئے ہو۔
حضرت جبرائیل علیہ السلام کہینگے معاذ اللہ بخدا
آپ سے پہلے کوئی بھی نہیں اُٹھا پھر آپ اپنے
سر مبارک پر تاج رکھینگے اور حلہ زیب تن فرما کر
براق پر سوار ہونگے اور فرمائینگے اے بھائی
جبرائیل ابوبکر عمر عثمان علی رضی اللہ عنہم کہاں
ہیں چنانچہ چاروں اللہ کے حکم سے زندہ ہونگے اتنے
میں ایک فرشتہ حلے اور براق لیکر حاضر ہوگا
اور وہ حلے پہنینگے اور براق پر سوار ہو کر حضور
علیہ الصلوۃ والسلام کے ہمرکاب ہونگے پھر حضور
علیہ الصلوۃ والسلام روتے ہوئے سجدے میں گر پڑینگے
اور امتی امتی پکارینگے پھر بارگاہ ایزدی سے اسرافیل علیہ
السلام کو حکم ہوگا صور پھونکو وہ پھونکینگے تو روحیں شہد کی مکھیوں کی طرح
نکل پڑینگی اور ان سے زمین آسمان پر ہو جائے گا۔ اور

مَا بَیْنَ الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ فَتَدْخُلُ فِی الْاَرْضِ
اِلَی الْاَجْسَادِ کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ نُفِخَ فِیْہِ نَفْخَۃً
اُخْرٰی فَاِذَا ھُمْ قِیَامٌ یَّنْظُرُوْنَ فَیَبْعَثُ اللّٰہُ
الْخَلَائِقَ اِلَی الْمَحْشَرِ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ غَیْرِ
الْمَلٰٓئِکَۃِ (زُبْدۃ الواعظین)
عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ
قُلْتُ لِلنَّبِیِّ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَخْبِرْنِیْ
عَنْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی یَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ
اَفْوَاجًا فَبَکٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ حَتّٰی ابْتَلَّتْ
ثِیَابُہٗ مِنْ دُمُوْعِ عَیْنَیْہِ فَقَالَ یَا مَعَاذُ
سَاَلْتَنِیْ عَنْ اَمْرٍ عَظِیْمٍ یُحْشَرُ اُمَّتِیْ
عَلٰی اِثْنٰی عَشَرَ صِنْفًا (الاول) یُحْشَرُوْنَ
مِنْ قُبُوْرِھِمْ لَیْسَ لَھُمْ یَدَانِ وَلَا رِجْلَانِ
فَیُنَادِی الْمُنَادِیْ مِنْ قِبَلِ الرَّحْمٰنِ ھٰٓؤُلَآءِ
الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْجِیْرَانَ فَھٰذَا جَزَآءُ ھُمْ
وَمَصِیْرُھُمْ اِلَی النَّارِ لِقَوْلِہٖ تَعَالٰی وَالْجَارِ
ذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ الْجُنُبِ الایۃ وَالثَّانِیْ
یُحْشَرُوْنَ مِنْ قُبُوْرِھِمْ عَلٰی صُوْرَۃِ الْخِنْزِیْرِ
یُنَادِی الْمُنَادِیْ مِنْ قِبَلِ الرَّحْمٰنِ ھٰٓؤُلَآءِ الَّذِیْنَ
یَتَھَاوَنُوْنَ بِالصَّلٰوۃِ لِقَوْلِہٖ تَعَالٰی فَوَیْلٌ
لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلٰوتِھِمْ سَاھُوْنَ
(والثالث) یُحْشَرُوْنَ مِنْ قُبُوْرِھِمْ وَبُطُوْنُھُمْ
مِثْلَ الْجِبَالِ مَمْلُوْءٌ مِّنَ الْحَیَّاتِ وَالْعَقَارِبِ
کَمِثْلِ الْبِغَالِ فَیُنَادِی الْمُنَادِیْ مِنْ قِبَلِ
الرَّحْمٰنِ ھٰٓؤُلَآءِ الَّذِیْنَ یَمْنَعُوْنَ الزَّکٰوۃَ

قبروں تک پہنچکر جسموں سے جا ملینگی۔ جیسا کہ
پروردگار فرمایا ہے۔ پھر دوسری بار صور
پھونکا جائیگا۔ تو تمام مخلوق اُٹھ کھڑی ہوگی
اور سوئے فرشتوں کے سب میدان محشر کیطرف
چلے جائیں گے۔ (زبدۃ الواعظین)
معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عرض کیا یا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے آیت ذیل
کا مطلب بتایئے (یَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا)
آپ اسقدر روئے کہ آپ کے کپڑے تر ہوگئے۔
اور فرمایا اے معاذ تم نے بڑا بھاری سوال کیا۔ میری
اُمت اُس دن بارہ قسم کی ہوگی (۱) وہ جو قبروں
۲۴۳ سے بلا ہاتھ پاؤں نکلینگے اور پروردگار کیطرف سے ندا
ہوگی۔ کہ ہمسائیوں کو ایذا دینے والے لوگ ہیں یہ اُن کی
جزاء ہے۔ اور جہنم اُنکی جائے قرار ہے چنانچہ پروردگار
فرماتا ہے۔ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ الْجُنُبِ
الآیۃ۔ (۲) قبروں سے بصورت خنزیر
نکلینگے۔ اور خدا تعالیٰ کی جانب سے ندا ہوگی کہ یہ
نمازوں میں سستی کرنے والے ہیں چنانچہ پروردگار
نے فرمایا ہے فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ عَنْ صَلَاتِہِمْ سَاہُوْنَ
(تباہی ہے اُنکے لئے جو نماز میں سستی کرتے ہیں)
(۳) وہ جو پہاڑوں کے برابر سانپ اور بچھوؤں سے
بھرے ہوئے پیٹوں کے ساتھ قبروں سے اُٹھینگے
تو اسوقت خدا تعالیٰ کی طرف سے یہہ ندا ہوگی
یہ لوگ زکوٰۃ نہ دینے والے ہیں۔ یہ اُن کی جزاء

فَهٰذَا جَزَاؤُهُمْ وَمَصِيْرُهُمْ إِلَى النَّارِ لِقَوْلِهٖ
تَعَالٰى وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ
الْاٰيَةَ (وَالرَّابِعُ) يُحْشَرُوْنَ مِنْ قُبُوْرِهِمْ
يَجْرِيْ مِنْ اَفْوَاهِهِمُ الدَّمُ فَيُنَادِيْ
الْمُنَادِيْ مِنْ قِبَلِ الرَّحْمٰنِ هٰؤُلَاۤءِ الَّذِيْنَ
كَذَّبُوْا فِي الْبَيْعِ وَالشِّرَآءِ فَهٰذَا جَزَآءُهُمْ
وَمَصِيْرُهُمْ اِلَى النَّارِ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى
وَالَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ
ثَمَنًا قَلِيْلًا (وَالْخَامِس) يُحْشَرُوْنَ
مِنْ قُبُوْرِهِمْ قَدِ انْتَفَخُوْا بَيْنَ النَّاسِ وَ
هُمْ اَنْتَنُ رَائِحَةً مِّنَ الْجِيْفَةِ فَيُنَادِيْ
الْمُنَادِيْ قِبَلَ الرَّحْمٰنِ هٰؤُلَاۤءِ الَّذِيْنَ
يَكْتُمُوْنَ الْمَعَاصِيَ خَوْفًا مِّنَ النَّاسِ وَلَا ۲۴۴
يَخَافُوْنَ مِنَ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوْا وَهٰذَا
جَزَاۤءُهُمْ وَمَصِيْرُهُمْ اِلَى النَّارِ لِقَوْلِهٖ
تَعَالٰى يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا
يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ (وَالسَّادِس)
يُحْشَرُوْنَ مِنْ قُبُوْرِهِمْ مَقْطُوْعَ الْحَلَاقِيْمِ
وَالْاَقْضِيَةِ فَيُنَادِي الْمُنَادِيْ مِنْ قِبَلِ
الرَّحْمٰنِ هٰؤُلَاۤءِ الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ
الزُّوْرَ فَهٰذَا اَجْزَاؤُهُمْ وَمَصِيْرُهُمْ
اِلَى النَّارِ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَالَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ
الزُّوْرَ الْاٰيَةَ (وَالسَّابِع) يُحْشَرُوْنَ
مِنْ قُبُوْرِهِمْ لَيْسَ لَهُمْ اَلْسِنَةٌ يَجْرِيْ
مِنْ اَفْوَاهِهِمُ الْقَيْحُ وَالدَّمُ فَيُنَادِي الْمُنَادِيْ

ہے۔ اور اُنکی جائے قرار جہنم ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے
فرمایا ہے۔ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ فِي الْفِضَّةِ الْاٰيَة
(۴) وہ جو قبروں سے اس حالت میں اُٹھینگے
کہ اُن کے موہوں سے خون جاری ہوگا۔ اور ندا
ہوگی۔ کہ یہ لوگ ہیں جو خرید و فروخت میں
جھوٹ بولتے تھے۔ یہ اُن کی جزا ہے۔ اور
اُن کی بازگشت جہنم ہے۔ چنانچہ پروردگار فرماتا
ہے وَالَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا
قَلِيْلًا۔ (۵) وہ جو قبروں سے سوجے
پھولے اُٹھینگے۔ اور اُن میں مرداروں سے
زیادہ بو ہوگی۔ اسوقت ندا ہوگی کہ یہ خدا تعالیٰ
سے نہ ڈرنے والے لوگ ہیں۔ جو لوگوں سے
خوف سے گناہوں کو چھپایا کرتے تھے۔ اور
اسی حالت میں مر گئے یہ اُن کی جزا ہے
اور مقام اُن کا جہنم ہے چنانچہ خداوند کریم
فرماتا ہے يستخفون من الناس ولا يستخفون
من الله۔ (۶) وہ جو قبروں سے گلے اور
گدی کٹے نکلینگے۔ اسوقت آواز آئے گی۔
خدائے تعالیٰ کی طرف سے یہ جھوٹی گواہی
دینے والے ہیں۔ یہ اُن کی جزا ہے اور اُن
کا ٹھکانا جہنم ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا
ہے۔ وَالَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ الزور الآية
(۷) وہ لوگ اپنی قبروں سے اُٹھائے
جائینگے جن کے موہوں میں زبانیں نہ ہونگی
اور پیپ اور خون اُنکے موہنوں سے جاری ہوگا

مِنْ قِبَلِ الرَّحْمٰنِ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ
الشَّهَادَةَ فَهٰذَا جَزَاءُهُمْ وَمَصِيْرُهُمْ
اِلَى النَّارِ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ
يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ (وَالثَّامِنُ) يُحْشَرُوْنَ
مِنْ قُبُوْرِهِمْ نَاكِسِيْ رُءُوْسِهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ فَوْقَ
رُءُوْسِهِمْ فَيُنَادِي الْمُنَادِيْ مِنْ قِبَلِ الرَّحْمٰنِ
هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَزْنُوْنَ ثُمَّ مَاتُوْا وَلَمْ يَتُوْبُوْا
فَهٰذَا جَزَاءُهُمْ وَمَصِيْرُهُمْ اِلَى النَّارِ لِقَوْلِهٖ
تَعَالٰى وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّ
مَقْتًا وَسَاءَ سَبِيْلًا (وَالتَّاسِعُ)
يُحْشَرُوْنَ مِنْ قُبُوْرِهِمْ سُوْدَ الْوُجُوْهِ
زُرْقَ الْعُيُوْنِ وَبُطُوْنُهُمْ مَمْلُوْءَةٌ مِّنَ النَّارِ
فَيُنَادِي الْمُنَادِيْ مِنْ قِبَلِ الرَّحْمٰنِ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ
يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى
اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا
اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا وَ
سَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا (وَالْعَاشِرُ) يُحْشَرُوْنَ
مِنْ قُبُوْرِهِمْ قَدْ بُعِثُوْا جُذَامًا وَّبَرَصًا
فَيُنَادِي الْمُنَادِيْ مِنْ قِبَلِ الرَّحْمٰنِ هٰؤُلَاءِ
عَاقُّوا الْوَالِدَيْنِ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَبِالْوَالِدَيْنِ
اِحْسَانًا (وَالْحَادِيْ عَشَرَ) يُحْشَرُوْنَ مِنْ
قُبُوْرِهِمْ عُمْيَانَ الْقَلْبِ وَالْعَيْنِ وَاَسْنَانُهُمْ
كَقَرْنِ الثَّوْرِ وَشِفَاهُهُمْ مَطْرُوْحَةٌ عَلٰى
صُدُوْرِهِمْ وَاَلْسِنَتُهُمْ مَطْرُوْحَةٌ عَلٰى بُطُوْنِهِمْ
وَعَلٰى فَخِذَيْهِمْ يَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهِمُ الْقَذَرُ

اسوقت خدائے تعالےٰ کی طرف سے یہ ندا ر
آئیگی۔کہ یہہ سچی گواہی کو چھپانے والے لوگ
ہیں انکی بازگشت جہنم ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا
ہے ولا تکتموا الشہادۃ ومن یکتمہا فانہ آثم قلبہ
(۸) وہ لوگ ہیں جو قبروں سے سرنگوں اُٹھینگے
اور اُنکے پاؤں اُنکے سروں پر ہونگے۔خدا
تعالیٰ کی طرف سے ندا آئیگی کہ یہ زانی ہیں جو بلا
توبہ مر گئے یہہ انکی جزا ہے اور اُن کا مقام
جہنم ہے۔چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا
تَقْرَبُوا الزِّنٰى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا وَّسَاءَ سَبِيْلًا
(۹) وہ لوگ ہیں جن کے چہرے سیاہ اور آنکھیں کرنجی
اور پیٹ آگ سے بھرے ہونگے عند اللہ تعالےٰ
۲۴۵ کیطرف سے ندا ہوگی یہ یتیموں کا مال کھانے
والے لوگ ہیں جیسے پروردگار فرماتا ہے
اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى الآیۃ یعنے
جو لوگ یتیموں کا مال ظلم سے کھاتے ہیں۔
وہ دوزخ میں جلینگے۔(۱۰) وہ لوگ جو قبروں
سے جذامی یا کوڑھے اُٹھینگے۔خدائے تعالےٰ
سے ندا ہوگی۔یہ والدین کے نافرمان لوگ
ہیں۔چنانچہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے وَبِالْوَالِدَيْنِ
اِحْسَانًا (۱۱) وہ لوگ جو قبروں سے اندھے
دل اور نابینا اُٹھینگے۔انکے دانت بیلوں کے
سینگوں کیطرح ہونگے۔اور اُن کے ہونٹ
اُن کے سینوں پر اور زبانیں پیٹوں یا رانوں پر
اور اُن کے پیٹوں سے نجاست نکلتی ہوگی

فَيُنَادِي الْمُنَادِي هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوْهُ (وَالثَّانِیْ عَشَرَ) يُحْشَرُوْنَ مِنْ قُبُوْرِهِمْ وَوُجُوْهُهُمْ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ يَمُرُّوْنَ عَلَى الصِّرَاطِ كَالْبَرْقِ الْخَاطِفِ فَيُنَادِي الْمُنَادِي هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصَّالِحَاتِ وَالْحَسَنَاتِ وَيَجْتَنِبُوْنَ الْمَعَاصِيَ وَيُحَافِظُوْنَ عَلَى الصَّلَوٰتِ الْخَمْسِ وَمَاتُوْا عَلَى التَّوْبَةِ لِجَزَاءُهُمُ الْجَنَّةُ وَالْمَغْفِرَةُ وَالرَّحْمَةُ وَالرِّضْوَانُ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى اَنْ لَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا الآیۃ

(تنبیہ الغافلین) ۳۷۶

ندا ہوگی۔ یہ شرابی لوگ ہیں جیسے پروردگار فرماتا ہے انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ۔

(۱۲) وہ لوگ ہیں جو قبروں سے ایسی حالت میں اُٹھینگے۔ کہ اُن کے چہرے چودھویں رات کے چاندکی طرح چمکتے ہونگے۔ اور وہ پُلصراط پر بجلی کی طرح گذر جینگے۔ ندا ہوگی یہ وہ لوگ ہیں جو اچھے اعمال کرتے تھے اور بُرے کاموں سے ڈرتے تھے اور پانچوں نماز پر حفاظت کرتے تھے اور توبہ پر مرے تھے۔ انکی جزا جنت اور مغفرت اور رحمت اور رضوان ہے۔ جیسے اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ اَنْ لَّا تخافوا ولا تحزنوا الآیۃ

(تنبیہ الغافلین)

بیان تواضع وفروتنی اور جاہل سے اعراض وغیرہ

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلَامًا۔

رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَا مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَفِيْ رَاْسِهٖ سِلْسِلَتَانِ اِحْدٰهُمَا اِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ وَالْاُخْرٰى اِلَى الْاَرْضِ السَّابِعَةِ فَاِذَا تَوَاضَعَ يَرْفَعُهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِالسِّلْسِلَةِ الَّتِيْ فِي السَّمَاءِ السَّابِعَةِ وَاِذَا تَكَبَّرَ وَضَعَهُ

اور خدا تعالیٰ کے وہ بندے ہیں جو زمین پر تواضع سے چلتے پھرتے ہیں۔ اور جب جاہل انسے ہمکلام ہوتے ہیں تو وہ احسن طریق سے اُن سے علیحدہ ہو جاتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا ہر شخص کے سر میں دو زنجیریں لگی ہوئی ہیں۔ ایک ساتویں آسمان تک دوسری ساتویں زمین تک۔ جب انسان تواضع کرے۔ تو اللہ تعالیٰ اس آسمانی زنجیر کے ذریعہ سے اسے بلند کر دیتا ہے اور جب تکبر

اللہ بِالسِّلْسِلَةِ الَّتِیْ فِی الْاَرْضِ لَسَابِعَةِ
وَاَمَّا ذَمُّ الْکِبْرِ فَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی
اَلْکِبْرِیَاءُ رِدَائِیْ وَالْعَظَمَةُ اِزَارِیْ فَمَنْ
نَازَعَنِیْ فِیْهِمَا اَلْقَیْتُہٗ فِی النَّارِ وَلَا اُبَالِیْ
رَوَاہُ ابْنُ مَاجَةَ -

قَوْلُہٗ اَلْکِبْرِیَاءُ رِدَائِیْ وَالْعَظَمَةُ
اِزَارِیْ یَعْنِیْ اَنَّهُمَا صِفَتَانِ مِنْ صِفَاتِ
اللّٰہِ تَعَالٰی فَلَا یَنْبَغِیْ لِلْعَبْدِ الضَّعِیْفِ
اَنْ یَتَکَبَّرَ -

وَرُوِیَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ
عَنْ جَدِّہٖ عَنِ النَّبِیِّ عَلَیْہِ السَّلَامُ یُحْشَرُوْنَ
الْمُتَکَبِّرُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَمْثَالَ الذَّرِّ فِیْ
صُوْرَةِ الرِّجَالِ یَغْشَاهُمُ الذُّلُّ مِنْ
کُلِّ مَکَانٍ یُسَاقُوْنَ اِلٰی سِجْنٍ فِیْ جَهَنَّمَ
یُسَمّٰی بُوْلَسُ تَعْلُوْهُمْ نَارُ الْاَنْیَارِ
وَیُسْقَوْنَ مِنْ طِیْنَةِ الْخَبَالِ وَهِیَ
عُصَارَةُ اَهْلِ النَّارِ (رواہ الساعی)

قَوْلُہٗ الذَّرُّ هِیَ النَّمْلَةُ الصَّغِیْرَةُ اَیْ
یَکُوْنُ الْمُتَکَبِّرُوْنَ الْقِیَامَةَ فِیْ غَایَةِ
الذُّلِّ وَالْحَقَارَةِ فَیَطَؤُهُمْ اَهْلُ
الْمَحْشَرِ بِاَرْجُلِهِمْ -

قَوْلُہٗ یَغْشَاهُمُ الذُّلُّ اَیْ یَاْتِیْهِمُ
الذُّلُّ مِنْ کُلِّ مَکَانٍ -

قَوْلُہٗ نَارُ الْاَنْیَارِ اَیْ نَارٌ اَشَدُّ حَرَارَةً

کرے تو زمین والے زنجیر سے اسے پست کر دیتا
ہے۔ تکبیر کی مذمت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی
ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے
ہیں کہا اللہ تعالٰی نے کبریائی میری چادر ہے
اور عظمت میرا تہ بند ہے ان دونوں باتوں میں جو
میرا مقابلہ کرے اسے دوزخ میں ڈالونگا اور مجھے پرواہ نہیں

(کبریائی اور عظمت)
دونوں اللہ تعالٰی کے صفات میں سے ہیں۔
بندے ضعیف کو ہرگز تکبر نہ کرنا چاہیئے

عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے وہ انکے
دادا سے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
روایت کرتے ہیں کہ متکبر لوگ قیامت کے دن ۲۴۷
چیونٹیوں کی طرح اٹھینگے اور ذلت کے ساتھ
دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے جس کا نام بولس
ہے۔ نار الانیار ان کے اوپر ہوگی اور وہ دوزخیوں
کی پیپ پلائے جائینگے اور وہ اہل نار کا نچوڑ ہے
(رواہ الساعی)

قولہ الذر
چھوٹی چیونٹی ہے۔ یعنی متکبر قیامت کے دن نہایت
ذلت اور حقارت میں ہونگے کہ اہل محشر ان کو
پاؤں میں روندینگے۔

قولہ یغشاہم الذل
یعنے انہیں ہر طرف سے ذلت آئے گی۔

قولہ نار الانیار

مِن جَمِيعِ اَنْوَاعِ النَّارِ -

قَوْلُهٗ بُولَسُ بِضَمِّ الْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ وَسُكُوْنِ الْوَاوِ وَفَتْحِ اللَّامِ بَعْدَهَا سِيْنٌ مُهْمَلَةٌ وَالْخَبَالُ بِفَتْحِ الْخَاءِ الْمُعْجَمَةِ وَالْبَاءِ الْمُوَحَّدَةِ مَوْضِعٌ فِيْ جَهَنَّمَ يَجْتَمِعُ فِيْهِ صَدِيْدُ اَهْلِ النَّارِ

وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ شَيْخٌ زَانٍ وَمَلِكٌ كَذَّابٌ وَعَائِلٌ مُتَكَبِّرٌ (رَوَاهُ الْمُسْلِمُ)

قَوْلُهٗ عَائِلٌ اَيْ فَقِيْرٌ وَقِيْلَ ذُو الْعِيَالِ الَّذِيْ لَا يَقْدِرُ عَلٰى تَحْصِيْلِ حَوَائِجِهِمْ وَ
يَسْتَكْبِرُ اَنْ يَسْاَلَ يَعْنِيْ لَا يَطْلُبُ الزَّكٰوةَ ۲۴۸
وَالصَّدَقَةَ وَلَا يَسْئَلُ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ مِنَ التَّكَبُّرِ هٰذَا اِثْمٌ لِاِيْصَالِ الضَّرَرِ اِلٰى عِيَالِهٖ
(اِنْتَهٰى كَلَامُهٗ)

عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ تَوَاضَعَ رَفَعَهُ اللّٰهُ وَمَنْ تَكَبَّرَ وَضَعَهُ اللّٰهُ -

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ وَاِنَّمَا صَارَ حِجَابًا عَنِ الْجَنَّةِ لِاَنَّهٗ يَحُوْلُ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْاَخْلَاقِ الْمُؤْمِنِيْنَ كُلِّهَا وَتِلْكَ الْاَخْلَاقُ هِيَ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ
(الحديث)

یعنے وہ آگ جو تمام اقسام سے زیادہ سخت ہے

قولہ - بولس بضم با موحدہ اور سکون واو و فتح لام جسکے بعد سین مہملہ ہے - اور خبال بفتح خاء معجمہ اور بائے موحدہ جہنم میں ایک جگہ ہے جسمیں دوزخیوں کی پیپ جمع ہوگی -

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ تین شخصوں سے اللہ قیامت کے دن کلام نہ کریگا - اور نہ انکو پاک کریگا - اور نہ انکی طرف دیکھیگا - اور اُنکے لئے عذاب الیم ہے (۱) بڈھا زانی - (۲) بادشاہ جھوٹا (۳) متکبر فقیر

قولہ عائل یعنے فقیر اور بعض کہتے ہیں عیالدار جو ان جو انکی حوائج پوری نہ کر سکے اور سوال سے تکبر کرے یعنی صدقہ زکوۃ طلب کرے - اور نہ تکبر کی وجہ سے بیت المال سے طلب کرے یہ گناہ گار ہے کیونکہ وہ عیال کو ضرر دیتا ہے -
(انتہی کلامہ)

حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے مروی ہے کہ جو شخص تواضع کرے اللہ تعالیٰ اسے بلند کر دیتا ہے - اور جو تکبر کرے اللہ اُسے پست کرتا ہے
حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا - جس شخص کے دل میں ذرہ بھر تکبر ہو - وہ جنت میں داخل نہ ہوگا تکبر جنت سے حجاب ہوتا ہے - کیونکہ وہ دنیا میں اس کے اور مومنین کے اخلاق میں آڑ تھا اور یہ اخلاق ابواب الجنت ہیں -
(الحدیث)

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
مِنَ التَّوَاضُعِ اَنْ يَّشْرَبَ الرَّجُلُ مِنْ سُؤْرِ
اَخِيْهِ وَمَا يَشْرَبُ رَجُلٌ مِنْ سُؤْرِ اَخِيْهِ
اِلَّا كُتِبَ لَهٗ سَبْعُوْنَ حَسَنَةً وَمُحِيَ عَنْهُ
سَبْعُوْنَ سَيِّئَةً وَرُفِعَتْ دَرَجَتُهٗ فِيْ
اَعْلٰى عِلِّيِّيْنَ (الحديث) (رَوَاهُ صَاحِبُ
الْفِرْدَوْسِ) ـ

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ نُوْحٌ
عَلَيْهِ السَّلَامُ لِابْنِهٖ سَاُنَبِّئُكَ بِخِصَالٍ
مَنْ كُنَّ فِيْهِ لَيْسَ بِمُتَكَبِّرٍ اِعْتِقَالُ الشَّاةِ
وَرُكُوْبُ الْحِمَارِ وَلُبْسُ الصُّوْفِ وَالْمُجَالَسَةُ
مَعَ الْفُقَرَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَكْلُ
اَحَدِكُمْ مَعَ عِيَالِهٖ (رَوَاهُ صَاحِبُ الْفِرْدَوْسِ)

وَرُوِيَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ
قَالَ رَاْسُ التَّوَاضُعِ اَنْ تَبْتَدِئَ بِالسَّلَامِ
عَلٰى مَنْ لَقِيْتَهٗ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَنْ تَرْضٰى
بِالدُّوْنِ مِنَ الْمَجْلِسِ وَاَنْ تَكْرَهَ اَنْ تُذْكَرَ
بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى

رُوِيَ الْحَسَنُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ
عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ خَصَفَ نَعْلَهٗ
وَرَقَعَ ثَوْبَهٗ وَعَفَّرَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ فِي السُّجُوْدِ
فَقَدْ بَرِئَ مِنَ الْكِبْرِ عَنْ قَيْسِ ابْنِ حَازِمٍ
اَنَّهٗ قَالَ لَمَّا تَوَجَّهَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ اِلَى الشَّامِ جَعَلَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ایک دوسرے
کا بچا ہوا پانی پینا بھی تواضع میں سے ہے اور
جو دوسرے کا بچا ہوا پانی پیے اس کے لئے ستر
نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ستر برائیاں دور کی
جاتی ہیں۔ اور اعلیٰ علیین میں اس کا درجہ بلند
کیا جاتا ہے۔
(رواہ صاحب فردوس)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا
حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو فرمایا
۲۲۹ میں تمہیں ان خصائل کا سبق دیتا ہوں کہ جس میں ہوں
وہ متکبروں میں نہ داخل ہوگا۔ (۱) بکری باندھنا (۲)
گدھے پر سواری کرنا (۳) کمل پہننا (۴) فقیر مومنوں کے
مجلس کرنا (۵) اپنے عیال کے ساتھ کھانا (رواہ صاحب الفردوس)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے
فرمایا اصل تواضع یہ ہے کہ تو جس مسلمان سے ملے اُسے
سلام علیک کہے اور مجلس میں نیچے جگہ بیٹھنے سے
راضی ہو۔ اور اس امر کو بُرا سمجھے کہ لوگ تجھ کو نیک
کہیں۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ و
السلام سے روایت کرتے ہیں جس نے اپنی جوتی
میں پیوند لگایا اور قمیص ٹخنوں سے اونچا باندھا
اور سجدہ میں چہرے کو خاک آلودہ کیا وہ تکبر سے
بری ہو گیا قیس بن حازم نے فرمایا جب حضرت عمر فاروق
شام کی طرف متوجہ ہوئے تو آپ اپنے

غُلَامِهِمْ مُتَنَاوِبَانِ فِي الرُّكُوْبِ فَكَانَ عُمَرُ يَرْكَبُ
النَّاقَةَ وَيَأْخُذُ الْغُلَامُ بِزِمَامِ النَّاقَةِ وَ
يَسِيْرُ فَرْسَخًا ثُمَّ يَنْزِلُ وَيَرْكَبُ الْغُلَامُ
وَيَأْخُذُ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ بِزِمَامِ النَّاقَةِ
وَيَسِيْرُ مِقْدَارَ فَرْسَخٍ ثُمَّ يَنْزِلُ فَلَمَّا قَرُبَ
إِلَى الشَّامِ كَانَتْ نَوْبَةُ الرُّكُوْبِ لِلْغُلَامِ
فَرَكِبَ الْغُلَامُ وَأَخَذَ عُمَرُ رَضِ بِزِمَامِ
النَّاقَةِ فَاسْتَقْبَلَهُ الْمَاءُ فِي الطَّرِيْقِ فَجَعَلَ
عُمَرُ رَضِ يَخُوْضُ فِي الْمَاءِ وَهُوَ آخِذٌ بِزِمَامِ
النَّاقَةِ وَنَعْلَاهُ تَحْتَ إِبْطِهِ الْيُسْرٰى فَخَرَجَ
إِلَيْهِ أَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَكَانَ أَمِيْرًا
عَلَى الشَّامِ وَهُوَ كَانَ مِنَ الْعَشَرَةِ الْمُبَشَّرَةِ ٢٥٠
بِالْجَنَّةِ فَقَالَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ إِنَّ
عُظَمَاءَ الشَّامِ يَخْرُجُوْنَ إِلَيْكَ فَلَا
يَحْسُنُ أَنْ يَرَوْكَ عَلٰى هٰذِهِ الْحَالَةِ فَقَالَ
عُمَرُ رَضِ إِنَّمَا أَعَزَّنَا اللهُ بِالْإِسْلَامِ فَلَا
أُبَالِيْ مَقَالَةَ النَّاسِ (انتهى)

رُوِيَ أَنَّ مُطَرِّفَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَأَى الْمُهَلَّبَ يَتَبَخْتَرُ فِيْ جُبَّةٍ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللهِ هٰذِهِ مِشْيَةٌ يُبْغِضُهَا اللهُ وَرَسُوْلُهُ فَقَالَ الْمُهَلَّبُ أَمَا تَعْرِفُنِيْ قَالَ بَلٰى أَعْرِفُكَ أَوَّلُكَ نُطْفَةٌ مَذِرَةٌ وَآخِرُكَ جِيْفَةٌ قَذِرَةٌ وَأَنْتَ بَيْنَهُمَا حَامِلُ الْعَذِرَةِ فَمَضَى الْمُهَلَّبُ وَتَرَكَ الْمِشْيَةَ وَتَابَ -

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ

غلام سے سواری کی نوبت مقرر کی یعنی کبھی آپ سوار ہوتے تھے اور غلام نکیل پکڑتا تھا اور فرسخ چلتا۔ پھر آپ اُترتے اور غلام سوار ہوتا تو آپ نکیل پکڑ کر ایک فرسخ کے برابر چلتے۔ پھر اُترتے جب شام کے قریب پہنچے تو غلام کی سواری کی نوبت تھی پس غلام سوار ہو گیا آپ نے نکیل پکڑ لی۔ راستہ میں پانی آگیا۔ آپ پانی میں چلتے تھے اور نکیل پکڑے ہوئے اور بائیں بغل میں جوتی دبائے ہوئے تھے۔

پس ابو عبیدہ بن جراح نکلے اور وہ شام پر امیر تھے۔ اور عشرہ مبشرہ میں سے تھے۔ اُس نے کہا شام کے معزز لوگ آپ کی ملاقات کو آتے ہیں آپ کو اس حالت پر دیکھیں گے تو یہ اچھا نہیں۔

آپ نے فرمایا ہمیں خدا تعالیٰ نے شرف اسلام سے سرفراز فرمایا ہے ہم لوگوں کی باتوں کی پروا نہیں کرتے انتہی۔

روایت ہے کہ مطرف بن عبد اللہ نے مہلب کو دیکھا کہ وہ اپنے قبیلے میں فخر کرتا تھا۔ اور کہا اے عبد اللہ اس طرح چلنے کو اللہ برا سمجھتا ہے۔ اس نے کہا کیا تم مجھ کو نہیں جانتے جواب دیا کیوں نہیں جانتا ہوں تو پہلے ناپاک نطفہ تھا۔ پھر آخر میں بدبودار لاش ہو جائے گا اور ان دونوں حالتوں کے درمیان پیٹ میں نجاست لئے ہوئے مہلب نے اسکے بعد تکبر اس حالت چھوڑ دی اور توبہ کی ابو ہریرہ سے مروی ہے

بعث عمر رضی اللہ عنہ امیرا علی البحرین
وھو راکب علی حمار فجعل یقول طرق قوا
فھو لاء اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کان خلقھم التواضع وکانوا اعز
الناس عند الخلق وعند الملائکۃ وعند
اللہ تعالی ۔

وفی الخبر لما خرج النبی صلی اللہ علیہ
والہ وسلم من مکۃ مھاجرا الی المدینۃ و
دخل باب المدینۃ کان الاغنیاء یتعلقون
بزمام الناقۃ فقال علیہ السلام اترکوھا فانھا
مامورۃ فترکوا زمامھا علیھا وکانت
الناقۃ تتقدم امام العسکر فکلما
جاوزت دار رجل حزن صاحبھا ویقول لو
کان لی دولۃ لکان محمد علیہ السلام ضیفی
فلما انتھی الی دار ابی ایوب الانصاری
برکت الناقۃ فجعلوا ینخسونھا فلم تقم
فنزل جبرائیل علیہ السلام فقال انزل
ھنا فانہ تواضع للہ حین نزلت علی
باب المدینۃ واعتق الناس وزینوا
دیارھا ویقولون ینزل محمد فی دارنا
وان ابا ایوب الانصاری قال لنفسہ
انی رجل فقیر من این یکون لی قدر
عند اللہ تعالی حتی ینزل محمد علیہ
السلام فی داری فانزل اللہ لنبیہ
علیھم السلام فی دارہ لتواضعہ

کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بحرین پر امیر بھیجا
جو گدھے پر سوار ہو کر یہ کہتا جاتا تھا کہ یہ اصحاب
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق تواضع تھا
حالانکہ وہ اللہ تعالی کے نزدیک سے اسکے بندوں
اور فرشتوں کے تمام مخلوق معزز
تھے

ایک حدیث میں ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام جب
مکہ سے ہجرت کرتے ہوئے مدینہ کو نکلے اور مدینہ کے
دروازے کو پہنچے تو وہاں امراء و اغنیاء ناقہ کی
نکیل تھامنے لگے۔ آپ نے فرمایا چھوڑ دو۔
کیونکہ یہ مامور من اللہ ہے انہوں نے چھوڑ دیا
٢٥١ اور اونٹنی لشکر کے آگے آگے چلتی تھی۔ جب کسی
شخص کا گھر چھوڑ کر آگے بڑھ جاتی۔ تو وہ غمگین
ہو جاتا اور کہتا۔ اگر ہم مالدار ہوتے۔ تو آپ ہمارے
مہمان ہوتے۔ جب ابو ایوب انصاری کے گھر پہنچی
تو ٹھہر گئی۔ لوگوں نے ہنکانا چاہا لیکن وہ نہ اٹھی
اتنے میں جبریل علیہ السلام تشریف لائے۔ اور
کہا۔ اے رسول خدا یہیں اتریئے۔ کیونکہ ابو ایوب
نے جب آپ شہر کے پاس پہنچے تھے تو تواضع کی
تھی اور ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالی عنہ اپنے
دل میں کہہ رہے تھے۔ کہ میں ایک فقیر آدمی
ہوں۔ میرا یہ قدر کہاں کہ محمد رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے مکان میں فروکش ہوں
اس لئے اللہ تعالی نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام
کو انہی کے گھر میں اتارا +

روی عن وهب بن منبه انه قال كان رجل في بني اسرائيل عبد الله تعالى سبعين سنة لا يفطر الا من السنة الى السنة ثم سأل الله تعالى حاجة فلم يقض حاجته فقال يا نفس لو كانت لك منزلة عند الله يقضي الله حاجتك فانزل الله ملكا قال له يا بني آدم تواضعك الآن افضل عند الله تعالى من عبادتك سبعين سنة فقضى الله حاجتك سبعين اليك فاعتبروا يا
۲۵۲ اولي الالباب كونوا من المتواضعين

عن كعب الاحبار انه قال اوحى الله تعالى الى موسى عليه السلام فقال يا موسى اتدري لم اتخذتك كليما بلا واسطة قال انت اعلم بذلك يا رب قال الله تعالى اني نظرت في قلوب عبادي فلم ار قلبا اشد تواضعا من قلبك فلهذا اكلمتك

قيل ان ستة اشياء تواضعت لله تعالى فرفعها بين امثالها اولها ان الله اوحى الى الجبال كلها فقال اني اجلس سفينة نوح عليه السلام ومن معه من المؤمنين على جبل من كل فشمخت اي تكبرت كلها وتطاولت وتواضع الجودي قال من اين يكون لي تذلل حتى يجلس الله تعالى سفينة

وہب بن منبہ نے فرمایا۔ کہ ایک بنی اسرائیلی نے خدائے تعالیٰ کی ستر سال عبادت کی اور بہت روزے رکھے پھر اللہ تعالےٰ سے کسی امر کے متعلق دعا مانگی۔ لیکن وہ اسکی منظور نہ ہوئی۔ تو اُس نے کہا اے نفس اگر تیرا اللہ کے نزدیک کچھ بھی قدر ہوتا۔ تو تیری حاجت بر لاتا۔ اللہ تعالےٰ نے فرشتے کو بھیجا۔ اس نے کہا اے بنی آدم تیری اس وقت کی تواضع اللہ تعالیٰ کے نزدیک تیری ستر سالہ عبادت سے افضل ہے اب پروردگار نے تیری تواضع کے باعث تیری دعا قبول کی۔ اے صاحبان عقل عبرت کا مقام ہے عبرت حاصل کرو اور تواضع اختیار کرو

کعب احبار نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ نے موسیٰ علیہ السلام کیطرف وحی کی۔ اور فرمایا اے موسیٰ تجھے معلوم ہے کہ میں نے تجھ کو کلیم کیوں بنایا۔ انہوں نے کہا تو زیادہ جانتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے تمام لوگوں کے دل دیکھے لیکن تمہارا دل سب سے زیادہ متواضع پایا اس لئے تجھ سے بلا واسطہ کلام کیا

کہتے ہیں چھ چیزوں نے اللہ تعالےٰ کی تواضع کی اس سے اللہ تعالیٰ نے انکا ہم مثلوں سے درجہ بڑھا دیا (۱) اللہ تعالیٰ نے تمام پہاڑوں کیطرف وحی کی۔ اور فرمایا میں حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اُن کے اصحاب کی کشتی کو تم میں سے کسی پہاڑ پر ٹھہرانے والا ہوں۔ اُنہوں نے تکبر ظاہر کیا اور جودی نے تواضع کی۔ اور کہا میری قدر کہاں کہ حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی مجھ پر ٹھہرے

نُوحٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى فَرَفَعَهُ اللّٰهُ فَوْقَ الْجِبَالِ
كُلِّهَا وَقَرَّ السَّفِينَةُ عَلَيْهِ بِتَوَاضُعِهِ كَمَا
قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى فِي سُوْرَةِ هُوْدٍ وَاسْتَوَتْ
أَيِ اسْتَقَرَّتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ وَهُوَ جَبَلٌ
بِأَرْضِ الْجَزِيْرَةِ بِقُرْبِ الْمُوْصِلِ فَقَالَتِ
الْجِبَالُ يَا رَبَّنَا لِمَ فَضَّلْتَ الْجُوْدِيَّ عَلَيْنَا
وَهُوَ أَصْغَرُنَا فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى إِنَّهُ تَوَاضَعَ
لِيْ وَأَنْتُمْ تَكَبَّرْتُمْ وَحَقٌّ عَلَيَّ أَنَّ
مَنْ تَوَاضَعَ لِيْ رَفَعْتُهُ وَمَنْ تَكَبَّرَ عَلَيَّ
وَضَعْتُهُ وَالثَّانِي أَوْحَى اللّٰهُ تَعَالَى إِلَى الْجِبَالِ
كُلِّهَا فَقَالَ إِنِّيْ مُكَلِّمٌ عَلَيْكُنَّ عَبْدًا
مِنْ عَبِيْدِيْ فَشَمَخَتْ أَيْ تَكَبَّرَتِ الْجِبَالُ كُلُّهَا
إِلَّا طُوْرَ سَيْنَاءَ فَإِنَّهُ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ تَعَالَى
فَقَالَ مَنْ أَنَا حَتّٰى يُكَلِّمَ اللّٰهُ عَلَيَّ عَبْدًا
مِنْ عِبَادِهِ فَلِذٰلِكَ كَانَ الْكَلَامُ بَيْنَهُ
وَبَيْنَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الطُّوْرِ
وَالثَّالِثُ أَوْحَى إِلَى السَّمَكِ كُلِّهِ فَقَالَ
إِنِّيْ مُدْخِلٌ يُوْنُسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي بَطْنِ
وَاحِدٍ مِنْكُنَّ فَتَكَبَّرَ كُلُّهَا إِلَّا سَمَكَةً
وَاحِدَةً وَقَالَتْ مَنْ أَنَا حَتّٰى يَجْعَلَ اللّٰهُ
تَعَالَى بَطْنِيْ وِعَاءَ نَبِيِّهِ فَرَفَعَهُ اللّٰهُ
وَأَكْرَمَهَا بِتَوَاضُعِهَا
وَالرَّابِعُ أَوْحَى اللّٰهُ تَعَالَى إِلَى الطُّيُوْرِ كُلِّهَا
فَقَالَ إِنِّيْ وَاضِعٌ فَتَكَبَّرَتِ الطُّيُوْرُ كُلُّهَا
شِفَاءً لِلنَّاسِ فَتَكَبَّرَتِ الطُّيُوْرُ كُلُّهَا

پروردگار نے اسکا پہاڑوں پہ قدر کیا۔ اور کشتی
کو اس کی تواضع کے سبب وہاں ٹھیرایا جیسے کہ
پروردگار نے فرمایا واستقرت علی الجودی
یعنے جودی پہاڑ پر کشتی ٹھیر گئی۔ اور جودی موصل
کے قریب جزیرہ ہے بعد ازاں پہاڑوں نے
شکایت کی۔ اور کہا اے پروردگار جودی سب
سے چھوٹا پہاڑ ہے اسکو فضیلت کیونکر ملگئی فرمایا
اس نے تواضع اختیار کی اور تم نے تکبر کیا
مجھے ضروری ہے کہ متواضع کا مرتبہ اونچا کروں
اور متکبر کو پست (۲) پروردگار نے تمام پہاڑوں
کی طرف وحی بھیجی اور کہا میں اپنے بندے کیساتھ ۲۵۲
تم میں کسی پہاڑ پر ہمکلام ہونا چاہتا ہوں انہوں
نے بھی سوائے طور کے تکبر کیا اور اس نے تواضع
کی اور کہا میری قدر کہاں کہ اللہ تعالی مجھ پر اپنے
بندے سے ہمکلام ہو اس لیے اللہ تعالی اور موسی
علیہ السلام کا کلام کوہ طور پر ہوا۔
(۳) اللہ تعالی نے تمام مچھلیوں کی طرف وحی
کی اور فرمایا۔ میں یونس علیہ السلام کو تم میں
سے کسی کے پیٹ میں داخل کرنے والا ہوں سب
نے تکبر کیا ایک نے کہا میری قدر کیا ہے کہ اللہ تعالی
اپنے نبی کو میرے پیٹ میں ڈالے اللہ تعالی نے
اسکی تواضع کے سبب یہ شرف اسکو بخشا
اللہ تعالی تمام پرندوں کو فرمایا میں تم میں
سے کسی میں ایک ایسی شے پیدا کرنیوالا ہوں جس
میں لوگوں کے لئے شفا ہو حال کی مکھی

إلا النحل فإنما قالت من أنا حتى يصنعه في
ترفعها الله ووضعه فيها بتواضعها والعاشر
أوحى الله تعالى إلى إبراهيم عليه السلام فقال
من أنت قال أنا خليل وقال يا موسى عليه السلام
من أنت قال أنا الكليم وقال لعيسى عليه السلام
من أنت قال أنا الروح وقال لمحمد (صلى الله عليه وسلم)
من أنت قال أنا اليتيم قد رفع الله درجته
على سائر الأنبياء كما قال الله تعالى
(ولسوف يعطيك ربك فترضى)
فالسادس المؤمن الذي تواضع الله تعالى
بالتجرد والتوحيد فأكرمه الله بأن ۲۵۴
شرح صدره للإسلام فهو نور من
نوريب للعلمين - (انتهى من المواعظ المرغوبة)
دخول إبراهيم عليه السلام على ملك
مصر وقصته إن إبراهيم عليه السلام
لما جعل الله له النار بردا وسلاما
قصد نحو مصر فقال إني ذاهب إلى ربي
سيهدين وذهب بسارة عليها السلام
فقيل له إن في مصر ملكا ظالما يأخذ
أزواج الناس ظلما وله في كل طريق
عشار وكان إبراهيم عليه السلام
غيورا وكانت سارة من أجمل النساء
حتى لم يكن لها في زمانها نظير فأخذ
إبراهيم عليه السلام صندوقا وأدخل
فيه سارة عليها السلام ووضع

کے سوا سب نے تکبر کیا۔ چنانچہ اسی لیے شہد کی دولت
اسی کو ملی
(۵) اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام
کو فرمایا تم کون ہو۔ انہوں نے کہا میں خلیل اللہ
ہوں۔ اور موسیٰ علیہ السلام کو پوچھا۔ انہوں نے
کہا میں تیرا کلیم ہوں اور عیسیٰ علیہ السلام سے کہا تو
کون ہے انہوں نے کہا میں روح اللہ ہوں پھر سب کے بعد حضور
علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پوچھا تم کون ہو آپ نے فرمایا میں یتیم ہوں
اس لیے اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء پر درجہ بڑھایا جیسے فرمایا ہے ولسوف
(۶) مومن جو پروردگار کو واحد جانے اور سجدے میں پڑ کر
اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع کرے اس لئے اللہ تعالیٰ نے اسکا
سینہ اسلام کے ساتھ کھول دیا ہے اور اسکو اپنا
نور عنایت فرماتا ہے۔

حکایت جب حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام
آگ سے صحیح وسالم نکلے۔ تو مصر کی طرف جانے کا
ارادہ کیا۔ اور فرمایا۔

"إني ذاهب إلى ربي سيهدين"

اور حضرت سائرہ کو ہمراہ لیا کسی نے کہا مصر کا بادشاہ
ظالم ہے۔ لوگوں کی عورتیں ظلم کے ساتھ چھین لیتا
ہے اور اس نے جگہ بہ جگہ چوکیدار بٹھا رکھے ہیں
چونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بڑے غیور تھے
اور حضرت سائرہ علیہا السلام نہایت ہی بے نظیر
خوبصورت تھیں اس لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام
نے ایک صندوق بنوا کر حضرت سائرہ علیہا السلام
کو داخل کر کے قفل لگا دیا۔ اور

ابراهيم عليه السلام القفل على الصندوق
وحملها على البعير وقصد نحو مصر فلما
وصل الى العشار سأل منه المكس و
اراد فتح الصندوق فرأى سارة عليها
السلام ذات جمال وكمال فقال لابراهيم
عليه السلام ما هذه زوجتك قال هي اختي قال
انظر كتفهم الى الملك فذهبوا بسارة رضي الله
عنها الى الملك ورفع الله عن ابراهيم عليه السلام
الحجاب حتى اراى سارة رض من خارج
البيت فقصد الملك نحو سارة ومد
يده اليها فيبست يده ورجله فقال
الملك انك امرأة ساحرة ايبست يدي
ورجلي قالت انا ما ساحرة ولكني زوجة
خليل الله نعم عليك تايبس الله يدك
ورجلك فتب الى الله حتى يصلح الله يدك
ورجلك فتاب الملك فصلح الله يده ورجله
من ساعته ثم نظر الى سارة رض فلم
يصبر عنها فمد اليها ثانيا فاعمى الله عينيه
ثم تاب فرد الله تعالى له بصره ثم
مد اليها ثالثا فايبس الله جميع اعضائه
ثم تاب توبة حقيقة واعادها الى ابراهيم
عليه السلام واعتذر له كثيرا و
قال له احكم على بما شئت فقال
ابراهيم عليه السلام هذا من
امر ربي فلا احكم الا بما يأمرني ربي

اور اونٹ پر لاد دیا- اور مصر کی طرف چلتے بنے
جب چونگیداروں کے پاس پہنچے تو سپاہیوں نے
روکا- اور صندوق کھلوانا چاہا- آپ نے انکار
کیا اس نے اپنے محافظوں کو بلایا- اور صندوق
کھولا اور دیکھا کہ حضرت سارہ بہت خوبصورت
ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا یہ آپکی زوجہ
ہے آپنے فرمایا میری بہن ہے اور وہ صندوق سارہ کو
بادشاہ کے پاس لے گئے اور پروردگار نے حضرت ابراہیم
علیہ السلام کے آگے سے پردہ اٹھا دیا آپ سب
کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھتے رہے چنانچہ بادشاہ نے
حضرت سارہ کی طرف ہاتھ بڑھایا اسکا ہاتھ اور پاؤں
سوکھ گیا بادشاہ بولا تو جادوگر عورت ہے تو نے میرا ہاتھ ۲۵۵
پاؤں سکھا دیا ہے انہوں نے کہا میں ساحرہ نہیں بلکہ خلیل
اللہ کی بیوی ہوں انکی دعا سے یہ کام ہوا ہے توبہ کر اللہ
تعالی درست کر دیگا- اس نے توبہ کی اللہ تعالے
نے اسکا ہاتھ اور پاؤں اسیوقت درست کر دیا
جب اس نے پھر ان کی طرف دیکھا تو بے صبرا ہو کر
پھر ارادہ کیا- پروردگار نے اس کو اندھا کر دیا
پھر توبہ کی آنکھیں مل گئیں-
پھر تیسری بار ارادہ کیا کہ اس کے تمام اعضا سوکھ
گئے پھر صحیح توبہ کی اور حضرت سارہ کو حضرت
ابراہیم علیہ السلام کے حوالہ کر کے بہت معذرت
کی اور کہا آپ جو چاہیں مجھ پر حکم کریں- آپنے
فرمایا یہ میرے پروردگار کے حکم سے ہے میں کچھ
حکم نہیں کرتا سوائے اسکے کہ پروردگار مجھے حکم کرے

نَزَلَ عَلَیْهِ جِبْرَائِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَ
قَالَ یَا اِبْرَاهِیْمُ یَقُوْلُ اللّٰهُ قُلْ لِلْمَلِكِ
یَخْرُجُ مِنْ جَمِیْعِ مُلْکِهٖ وَخَزَائِنِهٖ وَیُسَلِّمُهَا
اِلَیْكَ ثُمَّ ادْعُ لَهٗ فَاَخْبَرَهٗ اِبْرَاهِیْمُ عَلَیْهِ
السَّلَامُ بِحُکْمِ اللّٰهِ فَرَضِیَ الْمَلِكُ بِحُکْمِ الرَّبِّ
فَدَعَا لَهٗ اِبْرَاهِیْمُ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَصَحَّحَ اللّٰهُ
تَعَالٰی جَمِیْعَ اَعْضَائِهٖ ـ
نُکْتَةٌ اِنَّ سَارَةَ کَانَتْ اِمْرَءَةً جَمِیْلَةً
وَکَانَ یُحِبُّهَا الْخَلِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَحَفِظَهَا
اللّٰهُ تَعَالٰی مِنْ غَیْرِهٖ حَتّٰی لَمْ یَجِدْ اَحَدٌ
اِلَیْهَا سَبِیْلًا کَکَلِمَةِ التَّوْحِیْدِ الَّتِیْ فِیْ قَلْبِ
الْمُؤْمِنِ وَیُحِبُّهَا الْجَلِیْلُ فَاِذَا لَمْ یَکُنْ لِلْعَدُوِّ ٢٥٦
سَبِیْلٌ اِلٰی مَنْ اَحَبَّهُ الْخَلِیْلُ فَکَیْفَ یَکُوْنُ
لِلشَّیْطَانِ سَبِیْلٌ اِلٰی مَنْ مَحَبَّتُهُ الْجَلِیْلُ
رَجَعْنَا اِلَی الْقِصَّةِ فَلَمَّا صَحَّ الْمَلِكُ اَتٰی
بِهَاجَرَ وَوَهَبَ لِسَارَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی
عَنْهَا فَقَالَتْ سَارَةُ اِنِّیْ اَهَبُهَا لِاِبْرَاهِیْمَ
عَلَیْهِ السَّلَامُ لِاَنَّهٗ اِغْتَمَّ لِاَجْلِیْ فَوَهَبَتْهَا
لَهٗ وَاعْتَذَرَتْ سَارَةُ لِاِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ
لَا تَغْتَمَّ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی رَفَعَ الْحِجَابَ بَیْنِیْ
وَبَیْنَكَ (سبعیات)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ
عَنِ النَّبِیِّ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ مَنْ اَکْرَمَ
عَالِمًا فَقَدْ اَکْرَمَ سَبْعِیْنَ نَبِیًّا وَمَنْ اَکْرَمَ
مُتَعَلِّمًا فَقَدْ اَکْرَمَ سَبْعِیْنَ شَهِیْدًا

حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا
اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ اے ابراہیم بادشاہ کو کہدو
کہ تمام ملک اور خزانے آپ کے حوالے کر دے
پھر اُس کے لئے دعا کرو۔ آپ نے بادشاہ کو
کہا۔ وہ مان گیا۔ آپ نے اُس کے لئے
دعاء کی پروردگار نے اُسے صحیح و سالم
کر دیا۔

نکتہ حضرت سارہ علیہا السلام خوبصورت
عورت تھیں اُن کو خلیل اللہ علیہ السلام دوست
رکھتے تھے پروردگار نے انکو دشمن سے محفوظ
رکھا اور کلمۂ توحید کو پروردگار دوست
رکھتا ہے جب دشمن کو حضرت سائرہ کی طرف
راستہ نہ ملا۔ تو شیطان کیسے خدا تعالیٰ کے پسندیدہ
شئے کی طرف راستہ بنا سکتا ہے۔
جب بادشاہ صحیح و سالم ہو گیا۔ تو ہاجرہ حاضر
کی گئیں۔
بادشاہ نے انہیں حضرت سائرہ کے حوالہ
کر دیا۔ اور عذر کیا۔ اور کہا غم نہ
کریں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ سے۔ اور
مجھ سے پردہ اُٹھا دیا۔

(سبعیات)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے
عالم کی عزت کی اُس نے ستر نبیوں کی عزت کی اور جنے
طالبعلموں کی تعظیم کی اس نے ستر شہیدوں کی عزت

مَنْ اَحَبَّ الْعَالِمَ وَالْعُلَمَاءَ لَا يُكْتَبُ عَلَيْهِ خَطِيْئَةٌ اَيَّامَ حَيَاتِهٖ (تاتارخانیہ)

کی۔ اور جس نے علما کو دوست رکھا اسکا کوئی گنا عمر بھر بھی نہ لکھا جائے گا (تاتارخانیہ)

انجام بدعملی

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوْا۔

قَوْلُهٗ وَمِنْ قَبْلِ كَانَتِ الْاَرْضُ خَضِرَةً مُوْنِقَةً لَا يَاْتِيْ ابْنُ اٰدَمَ اِلَى الشَّجَرَةِ اِلَّا وَجَدَ عَلَيْهَا ثَمَرَةً وَكَانَ مَاءُ الْبَحْرِ عَذْبًا وَكَانَ لَا يَقْصِدُ الْاَسَدُ الْبَقَرَ وَالذِّئْبُ الْغَنَمَ فَلَمَّا قَتَلَ قَابِيْلُ هَابِيْلَ اقْشَعَرَّتِ الْاَرْضُ وَشَاكَتِ الْاَشْجَارُ وَصَارَتِ الْاَرْضُ سَوْدَاءَ وَالْبِحَارُ مِلْحًا زُعَاقًا حَتّٰى قِيْلَ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ بِقَتْلِ قَابِيْلَ اَخَاهُ هَابِيْلَ وَفِي الْبَحْرِ بِجُلَنْدٰى وَهُوَ مَلِكٌ كَافِرٌ كَانَ يَاْخُذُ السَّفِيْنَةَ غَصْبًا

قَوْلُهٗ وَرَدَ فِي السُّنَّةِ اَنَّ كُلَّ مَحَلَّةٍ يَكُوْنُ فِيْهَا تَارِكُ الصَّلٰوةِ يَنْزِلُ عَلَيْهَا كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُوْنَ لَعْنَةً فَاِنْ قُلْتَ مَا الْحِكْمَةُ فِي نُزُوْلِ اللَّعْنَةِ عَلٰى اَهْلِ مَحَلَّتِهٖ عَامَّةً وَلَمْ يَنْزِلْ خَاصَّةً قُلْتُ اِنَّهُمْ يَرَوْنَ وَلَمْ يَنْهَوْهُ عَنْهُ فَلِذٰلِكَ يَعُمُّهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهٖ كَمَا وَقَعَ

جنگل اور دریا میں لوگوں کی شامت اعمال کے سبب خرابی پیدا ہوگئی ہے تاکہ خدا انکو انکے عملوں کا تھوڑا سا مزہ چکھا دے۔

ابتداء میں تمام زمین سرسبز تھی اور تمام درخت پرثمر تھے۔

دریا کا پانی میٹھا تھا۔ شیر گائے کو اور بھیڑیا بکری کو کچھ نہ کہتا تھا۔

جب قابیل نے ہابیل کو مار ڈالا۔ تو زمین لرز
۲۵۷ گئی درخت ہل گئے۔ زمین سیاہ اور دریا
کھاری ہوگئے یعنی جنگلوں میں خرابی پیدا ہونیکا سبب قابیل کا ہابیل کو قتل کرنا ہوا۔

اور دریا میں خرابی پیدا ہونیکا سبب یہ ہوا کہ ایک کافر جلندی نام بادشاہ تھا۔ جو ظلم سے کشتیوں کو پکڑ لیا کرتا تھا

قول حدیث میں ہے کہ جس محلے میں بے نماز رہتا ہے اُس پر روز ستر دفعہ لعنت نازل ہوتی ہے۔ خاص ایسے شخصوں کو چھوڑ کر عوام الناس پر لعنت کا یہ سبب ہے کہ وہ اُسے دیکھتے ہیں اور اُس کی حرکت سے اُسے نہیں روکتے اس لئے عذاب عام اترتا ہے۔

جیسا حدیث شریف میں ہے۔ ساکت

في الحديث الساكت عن الحق شيطان
اخرس قال عليه السلام يا ايها الناس
اتقوا ربكم ولا يظلم احد منكم مومنا و
ما ظلم احد مومنا الا انتقم الله منه
يوم القيمة (حيات القلوب)
قيل اي ذنب اخوف لسلب الايمان
قال ترك الشكر على الايمان وترك
خوف الخاتمة والظلم على العباد وقال
ابو حنيفة رحمه الله من كان على هذه
الخصال الثلثة فالاغلب انه يخرج
من الدنيا كافرا (نعوذ بالله منها)
الا من ادركه السعادة (دقائق الاخبار)
۲۵۸ وفي الحديث القدسي يا ابن ادم الموت
يكشف اسراركم والقيامة تتلو اخباركم
والكتاب يهتك استاركم فاذا
اذنبت ذنبا فلا تنظر الى صغيره
ولكن انظر الى من عصيته فاذا رزقت
رزقا قليلا فلا تنظر الى قلته ولكن انظر
الى من رزقك لا تحقر الذنب الصغير
فانك لا تدري باي ذنب غضب عليك
ولا تامن من مكري فهو اخفى من دبيب
النمل على الصفا في الليلة الظلماء يا ابن
ادم هل عصيتني فذكرت غضبي فانتهيت
عنه وهل اديت الامانة لمن ائتمنك
وهل احسنت لمن اساء

عن الحق گنگا شیطان ہے
حضور علیہ الصلوۃ السلام نے فرمایا اے لوگو
اللہ سے ڈرو۔ اور ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو
ورنہ خدا ظالم سے قیامت کیدن بدلہ لیگا
(حیات القلوب)
کسی سے پوچھا گیا۔ کس گناہ سے ایمان سلب
ہوتا ہے اس نے کہا ترک شکر سے
ایمان جاتا رہتا ہے۔ اور ترک خوف خاتمہ سے
اور ظلم سے ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا
جسمیں یہ تین خصلتیں ہوں وہ غالباً کافر ہو کر
رخصت ہوتا ہے (نعوذ باللہ منہا) مگر کوئی صاحب
نصیب - (دقائق الاخبار)
حدیث قدسی میں ہے اے بنی آدم موت تمہارے
بھید ظاہر کر دیگی اور قیامت تمہارے حال
ظاہر کر دے گی اور اعمال نامے تمہاری پردہ دری
کر دینگے جب تو کوئی گناہ کرے تو اسے چھوٹا نہ
سمجھ لیکن دیکھ کہ تو کسکی نافرمانی کرتا ہے۔ اور
رزق کو تھوڑا نہ سمجھ۔ بلکہ رزاق کی عظمت
کی طرف نظر کرو۔ اور کسی چھوٹے گناہ کو حقیر مت
سمجھو تم نہیں جانتے کہ میں کس سے تم پر غصے
ہو جاؤنگا۔ میری گرفت سے بے خوف نہ ہو جاؤ وہ
بہت پوشیدہ طور پر ہوتی ہے گویا اندھیری رات
میں صاف پتھر پر چیونٹی چل رہی ہے اے بنی آدم کبھی تو نے گناہ
کیوقت میرے ڈر سے اسے چھوڑ دیا۔ اور کیا تو نے کبھی کسی کی بھی
امانت واپس کر دی ہے۔ اور کیا تو نے کبھی کسی کا برا کرنے والوں کیساتھ نیکی

اِلَیْكَ وَهَلْ عَفَوْتَ عَمَّنْ ظَلَمَكَ وَهَلْ
تَكَلَّمْتَ مَنْ هَجَرَكَ وَهَلْ وَصَلْتَ مَنْ
قَطَعَكَ وَهَلْ اَنْصَفْتَ مَنْ خَانَكَ وَهَلْ
سَاَلْتَ الْعُلَمَاءَ عَنْ اَمْرِ دِیْنِكَ وَدُنْیَاكَ
وَاِنِّیْ لَا اَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِكُمْ وَلٰكِنْ اَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِكُمْ
وَنِیَّاتِكُمْ وَاَرْضٰی بِهٰذِهِ الْخِصَالِ مِنْكُمْ
(موعظۃ حسنۃ)
هٰذِهٖ حَالُ الظَّالِمِ ثُمَّ اَعْلَمْ حَالَ الْعَادِلِ
وَفَّقَنَا اللّٰهُ وَاِیَّاكُمْ -
رُوِیَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ
اَنَّهٗ كَانَ یَسْرِیْ بِاللَّیْلِ فَمَرَّ عَلٰی بَابِ دَارٍ
فَسَمِعَ فَوَقَفَ فَسَمِعَ اِمْرَءَةً تَقُوْلُ لِاَوْلَادِهَا
اَللّٰهُ بَیْنِیْ وَبَیْنَ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ
فَاَرَادَ عُمَرُ رض اَنْ یَطِیْبَ قَلْبَهَا مِنَ الْحُزْنِ
فَدَقَّ الْبَابَ فَقَالَ مَا فَعَلَ عُمَرُ وَلَمْ یَعْلَمُوْا
اَنَّهٗ عُمَرُ رض فَقَالَتِ امْرَءَةٌ قَدْ بَعَثَ زَوْجِیْ اِلٰی
غَزْوَةِ كَذَا وَتَرَكَ لِیْ اَوْلَادًا صِغَارًا وَلَیْسَ مَعِیَ
شَیْءٌ اَنْفَقَهٗ عَلَیْهِمْ فَیَبْكُوْنَ وَیَقُوْلُوْنَ قَدْ غَفَلَ
اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَنَّا فَخَرَجَ عُمَرُ وَاَخَذَ عِدْلًا
مِنَ الدَّقِیْقِ وَلَحْمًا كَثِیْرًا وَحَمَلَهٗ عَلٰی ظَهْرِهٖ
فَقَالَ لَهٗ خَادِمُهٗ ضَعْهُ حَتّٰی اَحْمِلَهٗ فَقَالَ
هَبْ اِنَّكَ تَحْمِلُ فِی الدُّنْیَا هٰذَا فَمَنْ یَحْمِلُ
اَوْزَارِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَكَانَ یَبْكِیْ حَتّٰی دَخَلَ
الدَّارَ فَعَجَنَ فِی السَّاعَةِ مِنَ الدَّقِیْقِ بِیَدِهٖ
وَاَوْقَدَ التَّنُّوْرَ وَطَبَخَ الْخُبْزَ وَاللَّحْمَ وَاَیْقَظَ

کی ہے۔ اور کبھی ظالم کو معاف کیا ہے۔ اور جس نے
تجھ سے چھوڑ دیا ہو۔ اسے ملا ہے۔ اور
کبھی تو نے خائن کے ساتھ انصاف کیا ہے
اور کبھی تو نے دینی اور دنیاوی امور علماء سے
دریافت کئے ہیں میں تمہاری صورتوں کو نہیں دیکھتا
بلکہ دلوں اور نیتوں کو دیکھتا ہوں اور مذکورہ بالا
خصلتوں سے خوش ہوتا ہوں (موعظہ حسنہ)
یہ ظالم کا حال ہے۔ اب عادل کا حال سنو
پروردگار ہم تم سب کو توفیق عنایت کرے
روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رات
کو پھرا کرتے تھے۔ ایک گھر کے دروازے پر
گذرے رونے کی آواز سنکر کھڑے ہو گئے
۲۵۹ اور سنا ایک عورت کہتی تھی میرے اور عمر کے درمیان
اللہ تعالیٰ فیصلہ کریگا حضرت عمر رضی اللہ نے اسکا دل خوش
کرنیکے لئے دروازہ کھٹکھٹایا۔ اور کہا عمر نے
تیرے ساتھ کیا کیا اور وہ نہ جانتی تھی کہ یہ عمر ہے عورت
نے کہا انہوں نے میرے خاوند کو جنگ کیلئے بھیجدیا ہے اور میرے
پاس چھوٹی چھوٹی اولاد ہے اور کھلانیکے لئے کچھ بھی نہیں
وہ روتے ہیں اور کہتے ہیں امیر بھولکر بھی ہماری خبر نہیں لیتے
حضرت عمر وہاں سے چلے اور بازار سے کچھ آٹا اور گوشت
لیکر اٹھایا۔ خادم نے کہا مجھکو دیں میں اٹھالوں فرمایا دنیا میں
تم اس بوجھ کو اٹھا سکتے ہو مگر آخرت میں کون اٹھائیگا
اور آپ روتے ہوئے گھر میں داخل ہوئے
پھر ہاتھ سے آٹا گوندھکر تنور کو گرم کیا
اور گوشت اور روٹی پکا کر بچوں کو چکھایا

الصبیان فکان یأتیهم بیده حتی شبعوا
فقال لهم اجعلوا الی عهدا علی ان لا تخاصمونی
یوم القیمة فقبلوا ثم خرج وهو مع غلام
ورئی فی المنام بعد موته بخمس عشرة
سنة فقیل له ما فعل الله بک یا عمر
قال الآن فرغت من الحساب قوله تعالی ان
الله یأمر بالعدل والاحسان (رونق المجالس)

حکایة مکتوب علی جناح الجراد نحن
جند من الاجناد سلطنا الله علی العباد
بتخریب النواحی والبلاد عند ظهور الجور
والفساد (مشکوة)

ورد عن السلف الظلم والعلم فی المدینة
والجهل والبرکات فی القری فیجذب العلم ۲۶۰
البرکات الی المدینة بسبب المناسبة بینهما
ویجذب الجهل الظلم الی القری
لمناسبتهما والآن هکذا اهل المدینة یشکو
من اهل المدینة ولا یشکوا من اهل القری
ولا یشکوا من اهل السفر واهل السفر
یشکو من دین الاسلام ولا یشکوا
من سائر الملل۔

قیل کانت سنة من السنین قحط
الناس بمکة فخرج الناس یستسقون ثلثة
ایام فلم یمطروا فقال عبد الله ابن المبارک
فقلت لنفسی اخرج من بین هؤلاء القوم
وادعوا الله تعالی فعسی یجیبنی ویستجیب

اور اپنے ہاتھ سے اُن کو کھلا کر سیر کرایا۔ اور کہا مجھ
سے عہد کر لو۔ کہ قیامت کے دن مجھ سے جھگڑا
نہ کرنا۔ انہوں نے وعدہ کر لیا۔ آپ وہاں سے
تشریف لے آئے پھر وفات کے پندرہ برس بعد کسی
نے خواب میں دیکھا۔ اور آپ سے پوچھا فرمایئے۔ کیا
گذری فرمایا حساب سے آج پندرہ برس بعد ان اللہ
یأمر بالعدل والاحسان سے فارغ ہوا ہوں (رونق المجالس)

حکایت ٹڈیوں کے پروں پر لکھا ہوا ہے، کہ ہم
خدائی لشکر ہیں۔ خدا تعالیٰ نے ہمیں مقرر کیا
ہے کہ ظلم و فساد کے وقت انکے شہروں اور گردنواحی
کو اجاڑ دے (مشکوة)

سلف صالحین سے مروی ہے کہ ظلم و علم شہروں
میں ہے اور جہل و برکت دیہات میں علم برکتوں
کو شہروں کیطرف اور جہل ظلم کو قریوں کیطرف کھینچ
لاتا ہے کیونکہ اُن میں باہم مناسبت ہے۔

آج کل ایسا ہی ہو رہا ہے کہ اہل مدینہ دوسرے
اہل مدینہ کو شکایت کرتا ہے دیہات والے کی
شکایت نہیں کرتا اور دیہات والا دیہات والے
کی شکایت کرتا ہے مسافروں کی شکایت نہیں کرتا
اور مسافر سوا دین اسلام کے اور کسی کی شکایت نہیں کرتا

کہتے ہیں کہ ایک سال مکہ میں قحط پڑا۔ لوگ تین روز
تک استسقاء کی نماز کے لئے گئے۔ مگر بارش
نہ ہوئی۔ عبد اللہ بن مبارک نے کہا
آج میں بھی دعا کروں۔
شائد خداوند تعالیٰ قبول کرے

دُعَائِیْ فَاعْتَزَلْتُ مِنْهُمْ وَدَخَلْتُ بَعْضَ
الْكُهُوْفِ فَلَمْ اَلْبَثْ اَنْ دَخَلَ غُلَامٌ اَسْوَدُ وَصَلّٰی رَكْعَتَیْنِ
وَوَضَعَ رَاْسَهٗ عَلَی الْاَرْضِ وَدَعَا اللّٰهَ وَ
كُنْتُ اَسْمَعُهٗ يَقُوْلُ اِلٰهِیْ اِنَّ هٰؤُلَاءِ عِبَادُكَ
قَدِ اسْتَسْقَوْنَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَلَمْ تَسْقِهِمْ
فَبِعِزَّتِكَ لَا اَرْفَعُ رَاْسِیْ حَتّٰی تَسْقِيَنَا
قَالَ فَلَمْ يَرْفَعْ رَاْسَهٗ حَتّٰی اَمْطَرَتِ السَّمَاءُ
وَقَامَ وَمَضٰی فَاتَّبَعْتُهٗ حَتّٰی دَخَلَ فِی الْبَلَدِ
فَدَخَلَ دَارًا فَوَقَفْتُ عَلَی الْبَابِ فَقَعَدْتُ
هُنَاكَ حَتّٰی خَرَجَ وَاحِدٌ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا
الدَّارُ فَقَالَ لِفُلَانٍ فَقُلْتُ اُرِيْدُ اَنْ اَشْتَرِیَ
مِنْكُمْ مَا تَعْرِضُ عَلَی الْمَالِكِ غُلَامًا فَقُلْتُ اُرِيْدُ
غَيْرَهٗ فَهَلْ عِنْدَكَ غَيْرُهٗ فَقَالَ اِنَّ مَعِیْ
غُلَامًا لٰكِنَّهٗ لَا يَصْلُحُ لَكَ فَقُلْتُ لِمَ قَالَ
لِاَنَّهٗ كَسْلَانُ فَقُلْتُ اَعْرِضْهُ عَلَیَّ فَدَعَاهُ
فَاَبْصَرْتُهٗ فَقُلْتُ قَدْ رَضِيْتُهٗ بِكَمْ تَبِيْعُهٗ
قَالَ اَنَا اشْتَرَيْتُهٗ بِعِشْرِيْنَ دِيْنَارًا لٰكِنَّهٗ
لَا يُسَاوِیْ عَشَرَةَ دَنَانِيْرَ وَقَدْ بِعْتُكَ
بِعَشَرَةِ دَنَانِيْرَ فَقُلْتُ اِشْتَرَيْتُهٗ مِنْكَ
بِعِشْرِيْنَ دِيْنَارًا وَدَفَعْتُ الثَّمَنَ اِلَيْهِ وَتَسَلَّمْتُ
مِنْهُ الْمَمْلُوْكَ فَقَالَ لِیَ الْغُلَامُ يَا ابْنَ
الْمُبَارَكِ لِمَ اشْتَرَيْتَنِیْ فَاِنِّیْ لَا اَخْدِمُكَ
قُلْتُ مَا اسْمُكَ قَالَ الْاَحِبَّةُ تَعْرِفُ الْاَحِبَّةَ قَالَ
فَجِئْتُ بِهٖ اِلٰی دَارِیْ فَاَرَادَ التَّوَضَّأَ فَقُمْتُ
فَقَدَّمْتُ الْاِنَاءَ اِلَيْهِ وَوَضَعْتُ النَّعْلَ

چنانچہ وہ سب جدا ہو کر ایک غار میں چلا گیا۔ تھوڑی
دیر نہ گذری تھی۔ کہ ایک سیاہ غلام آیا۔
اور دو رکعتیں پڑھ کر سجدے میں دعا کرنی شروع
کی میں نے سنا وہ کہتے تھے۔ الٰہی یہ تیرے
بندے ہیں انہوں نے تین روز تک پانی مانگا۔
تو نے انکی نہ سنی تیری عزت کی قسم جبتک مینہ نہ برسیگا
میں سجدے سے سر نہ اٹھاؤنگا اسیوقت بارش ہوگئی
اور وہ اٹھکر چلے گئے اور میں اسکے پیچھے پیچھے چلا
حتی کہ وہ ایک شہر میں داخل ہوا۔ اور ایک گھر میں
گھس گیا اور میں دروازے میں بیٹھ گیا۔ وہاں سے ایک
آدمی باہر آیا میں نے اس سے پوچھا یہ گھر کسکا ہے اس نے
کہا فلانے کا میں نے کہا میں غلام خرید نا چاہتا ہوں چنانچہ
مکان والے نے مجھکو غلام دکھایا میں نے کہا یہ نہیں کیا ۲۶۱
کوئی اور ہے اس نے کہا ایک اور غلام ہے لیکن تیرے
لائق نہیں میں نے کہا کیوں؟ اس نے کہا وہ سست ہے
میں نے کہا دکھلا اس نے بلا کر مجھے دکھایا میں نے کہا کیا لیگا
اس نے کہا میں نے بیس دینار سے خریدا ہے لیکن
وہ دس دینار کے برابر ہے میں تجھ کو دس دینار سے
دونگا میں نے کہا اچھا میں بیس ہی کو خریدتا ہوں
چنانچہ میں نے اسکو قیمت دیدی۔ اور غلام لے لیا
اس غلام نے کہا اے ابن مبارک تو نے مجھ کو کیوں
خریدا ہے؟ کیونکہ میں خدمتگذار نہیں ہوں میں
نے کہا تیرا کیا نام ہے؟ اس نے کہا دوستوں کو دوست
خوب پہچانتے ہیں جب اس نے وضو کرنا
چاہا۔ تو میں پانی لے آیا۔ اور جوتی لاکر رکھدی

بَیْنَ یَدَیْهِ فَقَامَ وَتَوَضَّأَ وَصَلّٰی وَسَجَدَ
وَقَالَتْ فَدَنَوْتُ لِاَنْ اَسْمَعَ مَا یَقُوْلُ فَاِذَا
سَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ شِعْرًا (شعر)

یَا صَاحِبَ السِّرِّ اِنَّ السِّرَّ قَدْ ظَهَرَا
وَلَا اُرِیْدُ حَیَاتِیْ بَعْدَ مَا اشْتَهَرَا

ثُمَّ سَکَتَ سَاعَةً فَحَرَّکْتُهٗ فَاِذَا هُوَ مَیِّتٌ
فَاَخَذْتُ فِیْ تَجْهِیْزِهٖ فَدَفَنْتُهٗ فَرَاَیْتُ النَّبِیَّ
عَلَیْهِ السَّلَامُ مِنْ لَیْلَتِیْ فِی الْمَنَامِ وَشَیْخٌ
نُوْرَانِیٌّ مَحْجُوْبٌ عَنْ یَمِیْنِهٖ وَالْغُلَامُ الْاَسْوَدُ
عَنْ یَسَارِهٖ فَقَالَ لِیْ جَزَاکَ اللّٰهُ عَنَّا خَیْرًا
وَلَا اَرَاکَ ضَیْرًا لِمَا اَحْسَنْتَ اِلٰی حَبِیْبِنَا
فَقُلْتُ هَلْ هُوَ حَبِیْبُكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
۲۶۲ قَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ نَعَمْ هُوَ حَبِیْبِیْ وَ
حَبِیْبُ لِخَلِیْلِ الرَّحْمٰنِ (رونق المجالس)

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ اِتَّقُوا
الظُّلْمَ فَاِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ
(مصابیح)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ
عَلَیْهِ السَّلَامُ اَنَّهٗ قَالَ سِتَّةٌ یَدْخُلُوْنَ النَّارَ
بِسِتَّةٍ اَلْاُمَرَاءُ بِالْجَوْرِ وَالْاَعْرَابُ بِالْعَصَبِیَّةِ
وَالرُّسْتَاقُ بِالْجَهْلِ وَالدَّهَاقِیْنُ بِالْکِبْرِ
وَالتُّجَّارُ بِالْخِیَانَةِ وَالْعُلَمَاءُ بِالْحَسَدِ
وَذُکِرَ اَنَّ اٰدَمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ اِنَّ
اللّٰهَ تَعَالٰی اَعْطٰی اُمَّةَ مُحَمَّدٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَرْبَعَ
کَرَامَاتٍ مَا اَعْطَانِیْهَا (احداها)

اُس نے وضو کر کے نماز پڑھی اور بڑا لمبا سجدہ کیا
میں نے قریب ہو کر سنا وہ کہتے تھے

شعر

اے عالم اسرار میرا ستر ظاہر ہو گیا ہے
میں ظہور ستر کے بعد زندگی نہیں چاہتا

پھر کچھ دیر چپ ہو گیا۔ میں نے اُسے ہلایا۔ ناگاہ وہ فوت ہو گیا۔ چنانچہ میں نے اُسے دفن کیا اسی رات حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خواب میں دیکھا کہ ایک نورانی شیخ آپکی دائیں جانب اور وہ حبشی غلام بائیں جانب تھے۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھ کو فرمایا اللہ تجھکو جزائے خیر دے تو نے ہمارے حبیب کے ساتھ احسان کیا میں نے عرض کیا یہ آپکا حبیب ہے فرمایا ہاں میرا بھی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بھی (رونق المجالس)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا ظلم سے بچو۔ کیونکہ ظلم قیامت کیدن بہت اندھیروں کا باعث ہے۔ (مصابیح)

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا چھ شخص چھ چیزوں سے دوزخ میں داخل ہونگے (۱) امیر ظلم کے باعث (۲) اعراب تعصب کے باعث (۳) گنوار جہل کے باعث (۴) دہقان تکبر کے باعث (۵) تاجر خیانت کے باعث (۶) علماء حسد کے باعث ذکر ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت کو چار کرامتیں دی ہیں جو مجھکو نہیں دیں

اِنَّ قَبُوْلَ تَوْبَتِیْ کَانَتْ بِمَکَّۃَ وَاُمَّۃُ مُحَمَّدٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَتُوْبُوْنَ فِیْ کُلِّ مَکَانٍ فَتُقْبَلُ اللّٰہُ تَوْبَتَہُمْ (وَالثَّانِیَۃُ) اِنِّیْ کُنْتُ لَابِسًا فَلَمَّا عَصَیْتُ جَعَلَنِیْ عُرْیَانًا وَاُمَّۃُ مُحَمَّدٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَعْصُوْنَ عُرَایَا فَیَلْبَسُہُمْ (وَالثَّالِثَۃُ) لَمَّا عَصَیْتُ فُرِّقَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ اِمْرَأَتِیْ وَاُمَّۃُ مُحَمَّدٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَعْصُوْنَ اللّٰہَ وَلَا یُفَرِّقُ بَیْنَہُمْ وَبَیْنَ اَزْوَاجِہِمْ (وَالرَّابِعَۃُ) اِنِّیْ عَصَیْتُ فِی الْجَنَّۃِ فَاَخْرَجَنِیْ مِنْہَا وَاُمَّۃُ مُحَمَّدٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَعْصُوْنَ خَارِجَ الْجَنَّۃِ فَیُدْخِلُہُمْ فِیْہَا اِذَا تَابُوْا (تنبیہ الغافلین)

میری توبہ مکہ میں قبول ہوئی۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت جہاں چاہے توبہ کرے انکی توبہ قبول ہوتی ہے (۲) میں نے کپڑے پہنے ہوئے تھے جب میں نے نافرمانی کی تو مجھے ننگا کردیا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت ننگی نافرمانی کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ انہیں پہنا دیتا ہے (۳) جب میں نے نافرمانی کی تو میرے اور میری عورت کے درمیان فرق ڈالی گئی۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت کے ازواج میں نافرمانی کے سبب تفریق نہیں کی جاتی (۴) میں نے جنت میں نافرمانی کی تو اللہ نے اس سے نکال دیا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت جنت سے باہر نافرمانی کرتی ہے پھر توبہ سے وہ جنت میں داخل ہو جاتی ہے (تنبیہ الغافلین) ۲۶۳

ذکر تسبیح اور درود شریف کے فضائل

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِیْرًا وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِیْلًا هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْكُمْ وَمَلٰٓىِٕكَتُهٗ لِیُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا

اے مسلمانوں خدا کو بہت یاد کرو اور صبح و شام اسکی تسبیح کیا کرو۔ خدا تعالیٰ اور اسکے فرشتے تم پر درود بھیجتے ہیں تاکہ تم کو کفر سے نکال کر اسلام کیطرف لے آئے۔ کیوں کہ وہ مومنوں پر مہربان ہے۔

قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ لَا تُکْثِرُوا الْکَلَامَ بِغَیْرِ ذِکْرِ اللّٰہِ فَاِنَّ کَثْرَۃَ الْکَلَامِ بِغَیْرِ ذِکْرِ اللّٰہِ تُوْرِثُ قَسْوَۃَ الْقَلْبِ فَاِنَّ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰہِ الْقَلْبُ الْقَاسِیْ (مصابیح)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا خدا کی یاد کے بغیر زیادہ کلام نہ کیا کرو۔ کیونکہ کثرت کلام بغیر یاد خدا کے قساوت قلب پیدا کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ سے قلب قاسی سب سے زیادہ دور ہے (مصابیح)

حُکِیَ اَنَّہٗ مَاتَ رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَرَاٰہُ الْبَعْضُ فِی النَّوْمِ فَسَاَلَہٗ عَنْ حَالِہٖ فَقَالَ جَلَسَ فِیْ مَلَکَانِ فَجَھُمَا اَحْسَنُ شَیْءٍ وَرِیْحُھُمَا

حکایت ہے کہ کسی نے ایک اہل اللہ کو خواب میں دیکھا۔ اور اسکا حال دریافت کیا۔ اس نے کہا میرے پاس دو فرشتے بہت خوبصورت آئے

اَطْيَبَ شَيْءٍ فَقَالَا مَنْ رَبُّكَ فَقُلْتُ اِنْ
سَاَلْتُمَا امْتِحَانًا فَحَرَامٌ وَاِنْ سَاَلْتُمَا اِسْتِفْهَامًا
فَرَبِّيَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَذَهَبَا فَقُلْتُ لَا تَذْهَبَا
مَالَمْ يَاْتِيْنَا بِالْخَبَرِ عَنْ سَيِّدِيْ فَجَاءَ نِدَاءٌ
فِي الْحَالِ هُوَ عَبْدِيْ فَذَهَبَا (انتہی)
عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ قَالَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ رَاَيْتُ لَيْلَةَ الْمِعْرَاجِ
بَحْرًا لَا يَعْلَمُ مِقْدَارَهٗ اِلَّا اللّٰهُ تَعَالٰى وَعَلٰى
شَاطِئِهٖ مَلَكٌ عَلٰى صُوْرَةِ الطَّيْرِ وَلَهٗ
سَبْعُوْنَ اَلْفَ جَنَاحٍ اِذَا قَالَ الْعَبْدُ سُبْحَانَ
اللّٰهِ تَحَرَّكَ مِنْ مَكَانِهٖ وَاِذَا قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ
بَسَطَ اَجْنِحَتَهٗ وَاِذَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ٢٦٤
طَارَ وَاِذَا قَالَ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَوْقَعَ نَفْسَهٗ
فِي الْبَحْرِ وَاِذَا قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا
بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ يَخْرُجُ فَيَنْفُضُ اَجْنِحَتَهٗ
فَيَقْطُرُ مِنْ كُلِّ جَنَاحٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ قَطْرَةٍ
فَيَخْلُقُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ كُلِّ قَطْرَةٍ مَلَكًا
يُسَبِّحُوْنَ وَيُهَلِّلُوْنَ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ
لِقَائِلِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (زبدۃ الواعظین)
عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ
اللّٰهَ تَعَالٰى خَلَقَ عَمُوْدًا بَيْنَ يَدَيِ الْعَرْشِ
فَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ
اللّٰهِ اِهْتَزَّ الْعَمُوْدُ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى
اُسْكُنْ يَا عَمُوْدُ فَيَقُوْلُ الْعَمُوْدُ كَيْفَ اَسْكُنُ
وَلَمْ تَغْفِرْ لِقَائِلِهَا فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى قَدْ

جنکی خوشبو دور تک مہک رہی تھی۔ انہوں نے کہا تیرا
رب کون ہے؟ میں نے کہا اگر تم امتحاناً پوچھتے ہو۔ تو حرام
ہے اور اگر استفہاماً پوچھتے ہو تو میرا رب اللہ ہی ہے پھر
دونوں چلنے لگے میں نے کہا نہ جاؤ جبتک مجھے خبر نہ
دے لو اتنے میں ندا آئی وہ میرا بندہ ہے پس چلے گئے (انتہی)
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضو
علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا میں نے شب معراج میں دیکھا
کہ ایک بے انتہا دریا ہے اسکے کنارے پر ایک پرندہ بصورت
فرشتہ نظر آیا اور اُسکے ستر ہزار پر تھے۔ جب
بندہ سُبحان اللہ کہتا ہے تو وہ اپنے مکان سے
ہلتا ہے اور جب الحمد للہ کہتا ہے تو وہ اپنے پر کھولتا
ہے۔ اور جب لا الہ الا اللہ کہتا ہے تو وہ اُڑ جاتا
ہے۔ اور جب وہ اللہ اکبر کہتا ہے تو وہ اپنے
آپ کو دریا میں ڈالدیتا ہے اور جب وہ لا حول
ولا قوۃ الا باللہ کہتا ہے تو وہ نکلتا ہے اور
اپنے پر جھاڑتا ہے پھر اسکے ایک ایک پر سے ستر ہزار
قطرے جھڑتے ہیں اللہ تعالیٰ ہر قطرے سے ایک فرشتہ
پیدا کرتا ہے وہ اُس کی تسبیح پڑھتے ہیں اور قائل
کے لئے قیامت تک استغفار کرتے رہتے (زبدۃ الیعظین)
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مروی ہے آپنے
فرمایا اللہ تعالیٰ نے عرش کے آگے ایک ستون بنایا
ہے۔ جب بندہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتا
ہے۔ تو وہ ستون ہلتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے
ستون ٹھیر جاؤ۔ ستون کہتا ہے کیسے ٹھیروں
کہ تونے اسکے قائل کو نہیں بخشا پروردگار فرماتا ہے میں نے

غفرت له فيسكن عند ذلك (زبدۃ الواعظین)

حكي ان موسى عليه السلام كان مارا في بعض الطرق فراى شيخا قد انحنى ظهره من الكبر وقد شد زنارا على وسطه وبين يديه نار يعبدها فقال موسى عليه السلام منذ كم سنة تعبد هذه النار فقال منذ اربع مائة وتسعين سنة فقال الم يان لك ان تتوب من عبادة النار وتعود الى الملك الجبار فقال يا موسى اترى ان الله تعالى لو رجعت اليه يقبلني قال موسى عليه السلام فكيف لا يقبل وهو ارحم الراحمين فقال يا موسى ان علمت ان الله تعالى يقبل الهاربين بكرمه ولطفه اعرض علي الاسلام ثم عرض عليه موسى عليه السلام الاسلام فاسلم فقال لا اله الا الله موسى رسول الله فاخذته الصيحة والصراخ حتى غشي عليه الموت بفرح الاسلام فحركه موسى عليه السلام برجله فاذا هو فارق الدنيا فاخذه موسى عليه السلام في تجهيزه ودفنه ثم وقف على قبره فقال الهي اريد ان تعلمني بماذا عاملت هذا العبد بتوحيد واحد فنزل جبرائيل عليه السلام وقال يا موسى ان ربك يقرئك السلام ويقول اما علمت ان من صالحنا بكلمة لا اله الا الله موسى رسول الله

بخش دیا جاتا ہے تو وہ ٹھہر جاتا ہے (زبدۃ الواعظین)

حکایت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کسی راستہ میں جا رہے تھے کہ آپ نے ایک کبڑے بڈھے کو دیکھا جو زنار باندھے آگ کی پوجا کر رہا ہے۔

موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تو کتنے سالوں سے اسکی عبادت کر رہا ہے۔ اس نے کہا چار سو نوے سال سے آپ نے فرمایا۔ کیا یہ وقت نہیں آیا کہ آتش پرستی سے توبہ کرے۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرے۔ اس نے کہا کیا اگر میں خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کروں تو وہ مجھے قبول کریگا۔ آپ نے فرمایا وہ ارحم الراحمین ہے کیوں نہ قبول کریگا۔ اسنے کہا اگر خدا تعالیٰ بھاگنے والوں کی توبہ
۲۶۵ قبول کرتا ہے۔ تو آپ مجھے اسلام سکھلایئے۔ آپ نے سکھایا پس وہ اسلام لے آیا۔ اور اس نے کہا لا الٰہ الا اللہ موسیٰ رسول اللہ اور ایک ایسی چیخ ماری۔ کہ اسلام کی خوشی سے جان بحق ہو گیا موسیٰ علیہ السلام نے اسے پاؤں سے ہلایا لیکن وہ مردہ تھا۔

آپ نے اسکے تکفین تجہیز کے بعد دفن کیا اور قبر پر کھڑے ہو کر فرمایا۔ الٰہی میں اس بندے کا تجھ سے معاملہ دیکھنا چاہتا ہوں صرف ایک توحید سے جبرائیل السلام نے آکر کہا۔ کہا۔ تیرا پروردگار سلام کے بعد فرماتا ہے کیا تمہیں معلوم نہیں کہ کلمۂ توحید پڑھنے والا جنتی بن جاتا ہے۔

اللہ تقریبہ الی جنابنا وتلبسہ من حلل
الجنۃ فرجع موسٰی علیہ السلام الی قومہ
فاخبرھم القصۃ فعد الحروف لا الہ
الا اللہ موسٰی رسول اللہ اربعۃ وعشرین
حرفا فقد غفر اللہ بکل حرف ذنوب سبع
وعشرین ۔ (رونق المجالس)
وفی الخبر یؤتی بعبد یوم القیمۃ ویوقف
بین یدی اللہ تعالٰی ویحاسبہ فیستحق
النار بکثرۃ ذنوبہ وقلۃ حسناتہ فیقرب
الی الھلاک وھو یرتعد فیقول اللہ تعالٰی
یاملائکتی انظروا دفترہ ھل تجدون
فی دیوانہ حسنۃ فینظرون فیقولون یا ۲۶۶
ربنا لم نجد شیئا فیقول اللہ تعالٰی عندی
لہ شیٔ انہ کان نائما فی اللیل فاستیقظ
من منامہ واراد ان یذکرنی فغلب
علیہ النوم فلم یقدر ان یذکرنی انی قد
غفرت لہ بذلک ۔

(تنبیہ الغافلین)

عن سعید رض عن النبی علیہ السلام
انہ قال ان الشیطان قال لربہ بعزتک
وجلالک یا رب لا ازال ابدا اغوی عبادک
وامرھم بالکفر والمعصیۃ مادامت روحھم
فی اجسادھم قال اللہ تعالٰی یا
ملعون وعزتی وجلالی لا ازال اغفر
لھم ماداموا ذاکرین لی ومستغفرین

اور جنتی لباس پہنایا جاتا ہے پس موسٰی علیہ السلام
اپنی قوم کی طرف واپس آئے۔ اور ان کے آگے
یہ قصہ بیان کیا۔ انہوں نے لا الہ الا اللہ
موسٰی رسول اللہ کے حروف شمار کئے وہ چوبیس ۲۴
ہوئے پس پروردگار نے ہر حرف کے بدلے
ستائیس ۲۷ سال کے گناہ بخشدیئے (رونق المجالس)
حدیث شریف میں ہے کہ قیامت کے دن ایک بندہ
لاکر پروردگار کے روبرو پیش کیا جائے گا اور
حساب کے بعد وہ مستحق عذاب ثابت ہوگا کہ اس کی حسنات
کم اور برائیاں زیادہ ہونگی وہ ہلاکت کے قریب ہوگا۔ اور
لرزیگا۔ پروردگار فرمائیگا اسکا دفتر دیکھو کیا اسمیں
کوئی نیکی ہے وہ دیکھکر کہینگے نہیں اللہ تعالٰی فرمائیگا
میرے پاس ایک نیکی اس کی ہے یہ ایک دن سوتا تھا
جاگ اٹھا اور اس نے میرے ذکر کا ارادہ کیا پھر
اسپر نیند غالب آگئی۔ اس لیے یہ معذور رہا۔ اور
مجھے یاد نہ کرسکا۔ اس لیے میں نے اُسے
بخشدیا۔

(تنبیہ الغافلین)

سعید رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام
سے روایت کرتے ہیں فرمایا شیطان نے اپنے
پروردگار سے کہا میں تیرے بندوں کو ہمیشہ گمراہ کرتا
رہوں گا اور کفر اور معصیت کا حکم کرتا رہونگا
جبتک وہ زندہ رہینگے اللہ نے فرمایا اے ملعون مجھے
اپنی عزت اور جلال کی قسم میں انہیں جبتک وہ توبہ
کرتے رہیں بخشتا رہوں گا۔

منّی (مجالس الانوار)

عن النبی علیہ السلام انہ قال یؤتی برجل یوم القیمۃ الی المیزان فیخرج لہ تسعۃ وتسعون سجلا وکل سجل منہا مد البصر فیہا خطایاہ وذنوبہ فتوضع فی کفۃ المیزان ثم یخرج قرطاس مثل الانملۃ فیہ شہادۃ ان لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فتوضع فی الکفۃ الاخری فترجح علی خطایاہ فینجیہ اللہ تعالی بتوحیدہ من النار ویدخلہ الجنۃ (تنبیہ الغافلین)

قال الفقیہ ابو اللیث من حفظ سبع کلمات فہو شریف عند اللہ تعالی والملئکۃ ویغفر اللہ ذنوبہ ولو کانت مثل زبد البحر ویجد حلاوۃ الطاعۃ ویکون حیاتہ ومماتہ خیرا (الاولی) ان یقول عند ابتداء کل شیئ بسم اللہ (والثانیۃ) ان یقول بعد فراغ کل شیئ الحمد للہ (والثالثۃ) اذا اجری علی لسانہ ما لا یعنیہ ان یقول استغفر اللہ (والرابع) اذا اراد فعلا غدا ان یقول ان شاء اللہ (والخامس) اذا استقبل الیہ فعل مکروہ ان یقول لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم (والسادسۃ) اذا اصابتہ مصیبۃ ان یقول انا للہ وانا الیہ راجعون

(مجالس الانوار)

حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا قیامت کے دن ایک شخص ترازو کے پاس لایا جائے گا۔ اور اس کے ننانوے دفتر گناہوں کے نکالے جائیں گے۔ ہر دفتر بے انتہا ہوگا۔ وہ ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا جائیگا پھر ایک چھوٹا سا چیونٹی کے برابر کاغذ جسمیں کلمہ شہادت لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہوگا۔ ترازو کی دوسری طرف رکھا جائیگا وہ اس کے گناہوں پر بھاری ہوگا اور اللہ تعالی اسے توحید کے سبب آگ سے بچا کر جنت میں داخل کرے گا۔ (تنبیہ الغافلین)

ابو اللیث فقیہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں سات کلموں کو یاد رکھنے والا اللہ تعالی اور فرشتوں کے نزدیک
۲۶۷ شریف اور قابل مغفرت ہے اللہ تعالی اسکے گناہ اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں بخشیگا اور وہ طاعت کی حلاوت پائیگا اور اسکی زندگی و موت اچھی ہوگی (۱) ہر کام سے پہلے بسم اللہ شریف پڑھنی (۲) ہر شے سے فراغت کے بعد الحمد للہ کہنا۔ (۳) لغو اور بیہودہ باتوں کے بعد استغفر اللہ کہنا۔

(۴) جب کسی کام کا کل کو ارادہ کرے۔ تو ان شاء اللہ کہنا (۵) جب کوئی برا موقع آئے تو لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کہنا۔

(۶) جب کوئی مصیبت پہونچے تو انا للہ و انا الیہ راجعون کہنا۔

(۷) السابعة لا یزال یجری علی لسانه فی
اللیل و النهار کلمة لا اله الا الله محمد
رسول الله (تفسیر حنفی)
قیل سبعة اشیاء تنور القبر کل واحد
منها ثابت بکتاب الله تعالی (اولها)
فی العبادة لقوله تعالی وما امروا الا لیعبدوا
الله مخلصین له الدین (والثانی) بر
الوالدین لقوله تعالی واعبدوا الله ولا
تشرکوا به شیئا و بالوالدین احسانا
(والثالث) صلة الرحم لقوله تعالی
وآت ذا القربی حقه (والرابع) ان لا یضیع
عمره فی المعصیة لقوله تعالی واتقوا یوما
ترجعون فیه الی الله (والخامس) ان لا ۲۶۸
یتبع هواه لقوله تعالی یا ایها الذین آمنوا
قوا انفسکم واهلیکم نارا وقوله
تعالی واما من خاف مقام ربه
ونهی النفس عن الهوی فان الجنة هی
الماوی (والسادس) ان یجتهد فی الطاعة
لقوله تعالی وسارعوا الی مغفرة من ربکم
وجنة عرضها السموات والارض اعدت
للمتقین والسابع ان یکثر ذکر الله
تعالی لقوله تعالی یا ایها الذین آمنوا
اذکروا الله ذکرا کثیرا وسبحوه بکرة
واصیلا (تنبیه الغافلین)
قال علیه السلام افضل الذکر لا اله

(۷) ہر وقت صبح شام لا اله الا الله محمد رسول الله
کا ذکر رکھنا۔

(تفسیر حنفی)

کہتے ہیں سات چیزیں قبر کو روشن کرتی ہیں
اور وہ سب قرآن مجید سے ثابت ہیں۔
(۱) عبادت میں اخلاص پروردگار کے قول سے
یعنی وما امروا الا لیعبدوا الله مخلصین له الدین
(۲) والدین کے ساتھ احسان کرنا چنانچہ اللہ فرماتا ہے
واعبدوا الله ولا تشرکوا به شیئا و بالوالدین احسانا۔
(۳) صلہ رحم چنانچہ ارشاد ہے وآت ذا القربی
حقه (۴) عمر کو گناہوں سے بچانا چنانچہ فرمایا ہے
واتقوا یوما ترجعون فیه الی الله۔
(۵) خواہش کے پیچھے نہ جانا چنانچہ ارشاد ہے
یا ایها الذین آمنوا قوا انفسکم واهلیکم نارا۔ اور
دوسرا قول ہے اما من خاف مقام ربه ونهی النفس
عن الهوی فان الجنة هی الماوی۔
(۶) طاعت الہی میں کوشاں رہنا۔ چنانچہ
حکم ہے۔ وسارعوا الی مغفرة من ربکم
وجنة عرضها السموات والارض
اعدت للمتقین
(۷) اللہ تعالی کو بکثرت یاد کرنا جیسے فرمایا ہو
یا ایها الذین آمنوا اذکروا الله ذکرا
کثیرا وسبحوه بکرة واصیلا۔

(تنبیه الغافلین)

حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا افضل الذکر

إِلَّا اللّٰهُ وَأَفْضَلُ الدُّعَاءِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَهٰذَا
الْحَدِيْثُ مِنْ حِسَانِ الْمَصَابِيْحِ رَوَاهُ جَابِرٌ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَإِنَّمَا جُعِلَ فِيْهَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ
أَفْضَلُ الدُّعَاءِ لِأَنَّ الدُّعَاءَ عِبَارَةٌ عَنْ
ذِكْرِ الْعَبْدِ رَبَّهُ وَسُؤَالِهِ مِنْهُ بِفَضْلِهِ فَفِي
الْحَمْدُ لِلّٰهِ هٰذَا الْمَعْنٰى مَوْجُوْدٌ إِذْ فِيْهِ ذِكْرُ
الرَّبِّ وَطَلَبُ الْمَزِيْدِ لِأَنَّهُ رَأْسُ الشُّكْرِ
فِيْهِ لِقَوْلِهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَأْسُ
الشُّكْرِ مَا شَكَرَ اللّٰهَ عَبْدٌ لَمْ يَحْمَدْهُ وَ
الشُّكْرُ يَسْتَلْزِمُ الْمَزِيْدَ لِقَوْلِهِ تَعَالٰى لَئِنْ
شَكَرْتُمْ لَأَزِيْدَنَّكُمْ فَمَنْ قَالَ الْحَمْدُ
لِلّٰهِ يَصِيْرُ كَأَنَّهُ سَأَلَ مِنْهُ تَعَالٰى زِيَادَةَ
فَضْلِهِ بَعْدَ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ وَأَمَّا كَوْنُ لَا إِلٰهَ
إِلَّا اللّٰهُ مِنْ أَفْضَلِ الْأَذْكَارِ فَلِأَنَّ فِيْهِ
مَعْنًى لَا يُوْجَدُ فِيْ ذِكْرِ غَيْرِهِ وَبِمَعْرِفَةِ
ذٰلِكَ الْمَعْنٰى يَحْصُلُ لِلْمُكَلَّفِ جَمِيْعُ مَا
يَجِبُ عَلَيْهِ مَعْرِفَتُهُ فِيْ حَقِّهِ تَعَالٰى وَذٰلِكَ
الْمَعْنٰى إِثْبَاتُ الْأُلُوْهِيَّةِ لَهُ تَعَالٰى وَنَفْيُهَا
عَمَّا عَدَاهُ وَيَنْدَرِجُ مَعْنَى الْأُلُوْهِيَّةِ
مَا يَجِبُ عَلَى الْمُكَلَّفِ مَعْرِفَتُهُ مِمَّا يَجِبُ فِيْ حَقِّهِ
تَعَالٰى وَمَا يَسْتَحِيْلُ عَلَيْهِ وَمَا يَجُوْزُ لَهُ لِأَنَّ
الْأُلُوْهِيَّةَ تَشْتَمِلُ عَلٰى مَعْنَيَيْنِ ـ
أَحَدُهُمَا اِسْتِغْنَاؤُهُ تَعَالٰى عَنْ
جَمِيْعِ مَا سِوَاهُ (وَالثَّانِيْ) اِفْتِقَارُ جَمِيْعِ
مَا عَدَاهُ إِلَيْهِ تَعَالٰى فَعَلٰى هٰذَا يَكُوْنُ مَعْنٰى

لا الٰہ الا اللہ ہے۔ اور افضل الدعا الحمد للہ ہے
اور یہ حدیث حسان مصابیح سے ہے جابر رضی
اللہ عنہ نے روایت کیا ہے الحمد للہ افضل الدعا اسلئے
لکھی گئی ہے کہ دُعا سے مراد ہے بندے کا اپنے
پروردگار کو یاد کرنا۔ اور اسی سے سوال کرنا
اور الحمد للہ میں یہ معنی موجود ہیں۔ کیونکہ اس میں
پروردگار اور طلب زیادت کا ذکر ہے کیونکہ اصل شکر ہے
حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے الحمد للہ راس
الشکر ما شکر اللہ عبد لم یحمدہ اور شکر مستلزم
مزید ہے۔ چنانچہ پروردگار فرماتا ہے لئن شکرتم
لازیدنکم۔ جس شخص نے الحمد للہ کہا گویا اس نے
اللہ تعالیٰ سے زیادت فضل طلب کی بعد اسکے ۲۶۹
تعریف کی اور لا الٰہ الا اللہ کا افضل اذکار
ہونا اسلئے ہے کہ اس میں ایک ایسے معنی پائے
جاتے ہیں جو اسکے غیر میں نہیں ہیں اور ان معنوں
کی معرفت سے مکلف کو وہ بات حاصل ہو جاتی
ہے جکی معرفت الٰہی میں ضروری ہے اور وہ اثبات
الوہیت اور اس کی غیر سے نفی ہے اور الوہیت کے
معنے میں حقوق الٰہی کے متعلق تمام واجبات داخل
ہیں۔ کیونکہ معنویت میں دو باتیں پائی جاتی
ہیں۔

(۱) اللہ تعالےٰ کا تمام ماسوا سے
مستغنی ہونا۔

(۲) تمام ماسوا کا اس کی طرف محتاج ہونا
اس لئے کلمہ توحید کے یہ معنی ہوئے

كَلِمَةُ التَّوْحِيْدِ لَا مُسْتَغْنِيَ عَنْ جَمِيْعِ مَا سِوَاهُ
اِلَّا اللّٰهُ تَعَالٰى فَيَجِبُ لَهُ تَعَالٰى الْوُجُوْدُ وَ
الْقِدَمُ وَالْبَقَاءُ اِذْ لَوْ لَمْ يَجِبْ لَهُ تَعَالٰى هٰذِهِ
الصِّفَاتُ لَكَانَ مُحْتَاجًا اِلَى الْمُحْدِثِ لِاَنَّ
اِنْتِفَاءَ شَيْءٍ مِّنْ هٰذِهِ الصِّفَاتِ يَسْتَلْزِمُ
الْحُدُوْثَ وَكُلُّ حَادِثٍ مُفْتَقِرٌ اِلَى الْمُحْدِثِ
وَكَذَا يَجِبُ لَهُ تَعَالٰى التَّنَزُّهُ عَنِ النَّقَائِصِ
وَيَدْخُلُ فِي التَّنَزُّهِ عَنِ النَّقَائِصِ وُجُوْبُ
السَّمْعِ وَالْبَصَرِ وَالْكَلَامِ (مجالس رومی)

کہ سوا اُس ذات کے اور کوئی مستغنی نہیں۔ لہذا اسکے لئے وجود اور قدیم ہونا اور بقا ہر وقت ثابت ہے۔ کیونکہ اگر ان صفات کی نفی کی جائے تو اسے ایک محدث کا محتاج ماننا پڑتا ہے۔ کیونکہ ان صفات کی نفی مستلزم حدوث ہے اور حادث محدث کا محتاج ہوا کرتا ہے اس لئے یہ عقیدہ رکھنا فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام نقصانات سے پاک ہے اور سمع بصر اور کلام اسکی صفات میں داخل ہیں۔ (مجالس رومی)

اوصاف درود شریف

۲۷۰ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا
تَسْلِيْمًا

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى خَلَقَ مَلَكًا اَعْطَاهُ سَمْعَ الْخَلَائِقِ كُلِّهَا وَهُوَ قَائِمٌ فِيْ قَبْرِيْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ اُمَّتِيْ يُصَلِّيْ عَلَيَّ صَلٰوةً اِلَّا سَمَّاهُ بِاسْمِهٖ وَاسْمِ اَبِيْهِ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ صَلّٰى عَلَيْكَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ الْاٰيَةَ فَقَالَ هٰذَا مِنَ الْعِلْمِ الْمَكْنُوْنِ وَلَا اَنَّكُمْ سَاَلْتُمُوْنِيْ مَا اَخْبَرْتُكُمْ بِهٖ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّ

تحقیق اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی علیہ الصلوۃ والسلام پر درود بھیجتے ہیں تم بھی انپر اے مومنوں درود اور سلام بھیجو۔

ابو ہریرہ اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ نے ایک فرشتہ پیدا کیا جسے تمام مخلوقات کی سماعت بخشی اور وہ میرے روضے کے پاس قیامت تک کھڑا رہیگا جو شخص مجھپر درود بھیجے اسکا اور اُسکے باپ کا نام لیکر کہتے ہیں اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فلاں بیٹا فلاں کا آپ پر درود بھیجتا ہے وہ کہتے ہیں یا رسول اللہ آپ کو معلوم ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اللہ اور اُسکے فرشتے نبی علیہ السلام پر درود بھیجتے ہیں آپ نے فرمایا یہ علم مکنون سے ہیں اگر تم مجھ سے نہ پوچھتے تو میں تمہیں خبر نہ دیتا حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا

اللہ وکل بی ملکین فلا اذکر عند مسلم فیصلی علی الا قال ذٰلک الملکان غفر اللہ لک وتقول الملٰئکۃ جوابا لھما اٰمین ولا اذکر عند مسلم فلم یصل الا قال ذٰلک الملکان لا یغفر اللہ لک وتقول الملٰئکۃ جوابا لھما اٰمین (ابوالسعود)

عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ عن النبی علیہ السلام انہ قال ما من دعاء الا بینہ وبین السماء حجاب حتی یصلی علی النبی علیہ السلام فاذا صلی علیہ یخرج ذٰلک الحجاب ویدخل الدعاء وان لم یصل رجع دعاء۔

حکی ان واحدا من الصلحاء اجلس للتشھد ونسی الصلوٰۃ علی النبی علیہ السلام فرای رسول اللہ فی نومہ فقال لہ النبی علیہ السلام لم نسیت الصلوٰۃ علی فقال یا رسول اللہ استغلت بثناء اللہ تعالیٰ وعبادتہ فنسیت فقال علیہ السلام ما سمعت قولی الاعمال موقوفۃ والدعوات محبوسۃ حتی یصلی علی وقال لو جاء عبد یوم القیامۃ بحسنات اھل الدنیا ولم تکن فیھا صلوٰۃ علی ردت لم تقبل (زبدۃ الواعظین)

عن النبی علیہ السلام انہ قال ان اولی الناس بی یوم القیامۃ اکثرھم علی صلوٰۃ

حکی ان زاھدا رای النبی علیہ السلام فی

خدا تعالیٰ نے میرے لئے دو فرشتے مقرر کئے ہیں جو کوئی مسلمان مجھ پر درود بھیجے تو وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں خدا تعالیٰ تجھے بخشے اور دوسرے فرشتے کہتے ہیں آمین اور جس کسی مسلمان کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھے درود نہ بھیجے تو یہ دونوں فرشتے کہتے ہیں اللہ تجھے نہ بخشے اور دوسرے جواب میں کہتے ہیں آمین (ابوسعود)

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا دعا اور آسمان کے درمیان حجاب ہوتا ہے یہانتک کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود بھیجا جائے جب آپ پر درود بھیجا جائے تو یہ حجاب پھٹ جاتا ہے اور دعا داخل ہو جاتی ہے اگر درود نہ بھیجا جائے تو دعا واپس آجاتی ہے ٢٧١

حکایت ایک بزرگ التحیات میں درود پڑھنا بھول گیا اس نے نیند میں دیکھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تو درود پڑھنا کیوں بھول گیا ہے اس نے کہا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اللہ تعالیٰ کی ثنا اور عبادت میں مصروف ہونے کے سبب بھول گیا ہوں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کیا تو نے نہیں سنا اعمال موقوف اور دعائیں محبوس رہتی ہیں تاوقتیکہ مجھ پر درود نہ بھیجا جائے اور فرمایا خواہ کوئی اہل دنیا کے برابر حسنات لائے مگر ان میں درود نہ ہو تو وہ قبول نہیں کی جاتی (زبدۃ)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مروی ہے کہ قیامت میں لوگوں سے بہتر وہ شخص ہے جو زیادہ درود خواں ہو۔

حکایت ایک زاہد نے خواب میں دیکھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام

نوبہ فاستقبل الزاهد الیہ فلم ینظر الیہ
فقال الزاهد یا رسول اللہ انت علی غضبان
فقال علیہ السلام لا فقال اما تعرفنی وانا
فلان الزاهد فقال النبی علیہ السلام
لم اعرفک فقال یا رسول اللہ انا سمعت
العلماء یقولون ان النبی علیہ السلام
یعرف امتہ کما یعرف الابوان ولدهما
فقال النبی علیہ السلام صدق العلماء ان
النبی اعرف منهما بامتہ ای بالذی یصلی
علی نبیہ بعد صلوتہ (زهرة الریاض)

حکی ان امرأة جاءت الی الحسن البصری
فقالت یا استاذ ان لی بنتا ماتت ارید ۲۷۲
ان اراها فی المنام تعلمنی شیئا من الخواطر
حتی اراها فعلمها الصلوة فرأت بنتها
فی المنام علیها لباس من قطرات وفی عنقها
غل وفی رجلیها قید من نار فاستیقظت
فجاءت الی الحسن باکیة ووصفت ما
رأیتہ فبکی الحسن واصحابہ ثم مضی مدة
فرای الحسن فی المنام انها فی الجنة علی سریرها
جوهر وعلی رأسها تاج یضیء ما بین المشرق
للمغرب فقالت یا استاذ اتعرفنی فقالت انا بنت
تلک المرأة التی علمتها الصلوة فقال الحسن
بای سبب نلت هذه المنزل فقالت مر
بمقبرتنا رجل فصلی علی النبی علیہ السلام
مرة وجعل ثوابها لنا وکان فی مقبرتنا

ملاقات ہوئی زاہد آگے بڑھا لیکن آپ نے نظر نہ کی
زاہد نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ ناراض ہیں آپ نے
فرمایا نہیں کہا کہ آپ نہیں جانتے کہ میں فلاں زاہد ہوں
حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا میں تو نہیں جانتا
اس نے کہا یا رسول اللہ! میں نے علماء سے سنا
ہے وہ کہتے تھے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام اپنی
امت کو پہچانیں گے جیسے کہ والدین اپنی اولاد
کو پہچانتے ہیں حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا
نبی اپنی امت کو ان سے اچھی طرح جانتا ہے مگر اس
شخص کو جو اس پر درود بھیجتا ہے (زہرۃ الریاض)

حکایت ایک عورت حسن بصری کی طرف گئی اور
کہا اے استاذ میری بیٹی مر گئی میں اسے خواب میں
دیکھنا چاہتی ہوں مجھے کوئی وظیفہ سناؤ
آپ نے درود شریف سکھایا اس نے اپنی بیٹی
کو خواب میں دیکھا کہ اس پر قطران کا لباس ہے اور اسکی گردن
میں طوق ہے اور پاؤں میں دوزخ کی بیڑیاں
پہنے ہوئے ہے پس وہ جاگ اٹھی اور روئی ہوئی حسن
بصری کے پاس آئی اور قصہ سنایا پس حسن بصری اور انکے ساتھی
روئے اس پر مدت گذر گئی تو حسن بصری نے اسے خواب میں دیکھا کہ
اسکے بدن پر ریشمی لباس ہے اور سر پر ایسا تاج پہنے ہوئے ہے
کہ اسکی مشرق مغرب تک روشنی ہے اس نے کہا اے استاذ
میں اس عورت کی بیٹی ہوں جسے تو نے درود سکھایا تھا
پس حسن بصری نے اس سے اسکا سبب دریافت کیا
اس نے کہا ہمارے قبروں سے ایک شخص گذرا اور اس نے ایک دفعہ
درود پڑھکر ہمیں بخشا اور ہمارے قبرستان میں پانچسو پچاس آدمی

خمس مائة وخمسون انسانا معذبا فنودی ان دفعوا عنهم العذاب ببركة صلوة هذا الرجل على النبي عليه السلام (زبدة الواعظين)

عن عبد الرحمن بن عوف عن النبي عليه السلام انه قال جاءني جبرائيل عليه السلام وقال يا محمد لا يصلي عليك احد الا صلى عليه سبعون الف ملك ومن صلت عليه الملائكة كان من اهل الجنة روي عن الحسن البصري رح انه قال رأيت اباعصمة في المنام فقلت يا اباعصمة ما فعل الله بك فقال غفر لي فقلت بأي سبب قال ما ذكرت حديثا الا صليت على النبي صلى الله عليه وآله وسلم

(زبدة الواعظين)

عن النبي عليه السلام انه قال اتاني جبرائيل عليه السلام وميكائيل واسرافيل وعزرائيل عليهم السلام فقال جبرائيل يا رسول الله من صلى عليك في كل يوم عشر مرات انا اخذ بيده وامره على الصراط كالبرق الخاطف وقال ميكائيل انا اسقيه من حوضك وقال اسرافيل انا اسجد لله تعالى ولا ارفع رأسي حتى يغفر الله تعالى له وقال عزرائيل انا اقبض روحه كما اقبض ارواح الانبياء عليهم السلام

تھے جو عذاب میں گرفتار تھے پس حکم ہوا۔ اس شخص کے درود کے سبب ان سے عذاب اٹھا دو

(زبدۃ الواعظین)

عبدالرحمٰن بن عوف رض حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا یا رسول اللہ جو آپ پر درود بھیجے اس پر ستر ہزار فرشتے درود بھیجتے ہیں اور جس پر فرشتے درود بھیجیں وہ جنتی ہے۔

حسن بصری رح نے اباعصمہ کو خواب میں دیکھا
اور سوال کیا آپ سے اللہ نے کیا معاملہ کیا ہے
اس نے کہا مجھے معاف کر دیا ہے پھر پوچھا
کس سبب؟ اس نے کہا میں نے حدیث ۲۷۳
کے شروع میں آپ پر درود بھیجا تھا۔

(زبدۃ الواعظین)

حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا میرے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور میکائیل اور اسرافیل اور عزرائیل علیہ السلام اور جبرائیل علیہ السلام نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو آپ پر ہر روز دس دفعہ درود بھیجے میں اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے پل صراط سے بجلی کی طرح گذار دونگا۔ اور میکائیل علیہ السلام نے کہا میں اسے کوثر سے پلاؤنگا۔ اسرافیل علیہ السلام نے کہا میں اللہ کے حضور میں سجدہ کرونگا جبتک وہ نہ بخشا جائیگا میں سر نہ اٹھاؤنگا عزرائیل نے کہا میں اسکی روح اسطرح قبض کرونگا جسطرح نبیوں کی یعنی

حُكِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ كَانَ لَنَا خَادِمٌ يَخْدِمُ السُّلْطَانَ
وَهُوَ مَوْصُوْفٌ بِالْفِسْقِ فَرَاَيْتُهٗ لَيْلَةً فِي الْمَنَامِ
وَيَدُهٗ فِيْ يَدِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْتُ
لَهٗ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ هٰذَا الْعَبْدُ مِنَ الْفَاسِقِيْنَ
فَكَيْفَ وَضَعَ يَدَهٗ فِيْ يَدِكَ فَقَالَ
النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدْ غُفِرَ لَهٗ وَاَنَا
اَشْفَعُ لَهٗ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ
بِاَيِّ سَبَبٍ نَالَ تِلْكَ الْمَنْزِلَةَ فَقَالَ بِكَثْرَةِ
الصَّلٰوةِ عَلَيَّ وَاَنَّهٗ كَانَ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ حِيْنَ
يُصَلِّيْ يَجِيْئُ اِلَى الْفِرَاشِ يُصَلِّيْ عَلَيَّ اَلْفَ مَرَّةٍ
(تحفة الملوك) ۲۰۴
عَنْ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا كَانَ
يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَرٰى اٰدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاحِدًا
مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَاقُ
اِلَى النَّارِ فَيُنَادِيْ يَا مُحَمَّدُ فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ
يَا اَبَا الْبَشَرِ فَيَقُوْلُ اِنَّ وَاحِدًا مِّنْ اُمَّتِكَ
يُسَاقُ اِلَى النَّارِ فَيَعْدُوْا خَلْفَهُ النَّبِيُّ
عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتّٰى يُدْرِكَهٗ وَيَقُوْلُ يَا
مَلٰٓئِكَةَ رَبِّيْ قِفُوْا يَقُوْلُوْنَ يَا مُحَمَّدُ
اَلَمْ تَقْرَءْ قَوْلَهٗ تَعَالٰى فِيْ حَقِّنَا لَا يَعْصُوْنَ
اللّٰهَ مَا اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ
فَيَسْمَعُوْنَ نِدَاءً اَطِيْعُوْا مُحَمَّدًا فَيَقُوْلُ
رُدُّوْهُ اِلَى الْمِيْزَانِ فَيُوْزَنُ عَلَيْهِ
فَتَرْجَحُ سَيِّاٰتُهٗ عَلٰى حَسَنَاتِهٖ فَيُخْرِجُ
النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ رُقْعَةً مِّنْ كُمِّهٖ فِيْهَا

عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہمارا ایک خادم بادشاہ کی خدمت کیا کرتا تھا۔ اور نہایت فاسق و فاجر آدمی تھا میں نے اسے ایک رات خواب میں دیکھا کہ اسکا ہاتھ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ میں تھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ تو فاسق فاجر آدمی ہو اس نے آپکے ہاتھ میں ہاتھ کیونکر رکھا ہے۔ آپ نے فرمایا میری شفاعت سے بخشا گیا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے یہ مرتبہ کس سبب سے ملا فرمایا کثرت درود خوانی سے کیونکہ یہ ہمیشہ سونے سے پہلے ہزار دفعہ مجھ پر درود بھیجا کرتا تھا۔ (تحفۃ الملوک)

حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا قیامت کے دن حضرت آدم علیہ السلام حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی امت میں سے ایک شخص کو آگ کی طرف جاتا دیکھ کر کہینگے یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ آپ جواب دینگے لبیک یا ابا البشر وہ کہینگے ایک آدمی آگ کی طرف جارہا ہے آپ اسکے پیچھے جائینگے اور فرمائینگے۔ میرے پروردگار کے فرشتو ٹھیر جاؤ۔ اور کہینگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا آپنے لا یعصون اللہ ما امرھم و یفعلون ما یؤمرون نہیں پڑھا۔ اسوقت آواز سنینگے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرو آپ فرمائینگے اسے میزان پر لے چلو۔ وزن کے بعد برائیاں نیکیوں سے زیادہ نکلینگی پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک چھوٹا سا رقعہ اپنی آستین مبارک سے

الصَّلٰوۃُ الَّتِیْ صَلَّاھَا عَلَیْہِ فِی الدُّنْیَا
فَیَضَعُھَا النَّبِیُّ عَلَیْہِ السَّلَامُ عَلٰی حَسَنَاتِہٖ
فَتَثْقُلُ فَیَفْرَحُ الرَّجُلُ وَیَقُوْلُ بِاَبِیْ اَنْتَ
وَاُمِّیْ مَنْ اَنْتَ فَیَقُوْلُ اَنَا مُحَمَّدٌ فَیُقَبِّلُ
ذٰلِکَ الرَّجُلُ قَدَمَ النَّبِیِّ عَلَیْہِ السَّلَامُ
فَیَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا تِلْکَ الْوَرَقَۃُ فَیَقُوْلُ
النَّبِیُّ عَلَیْہِ السَّلَامُ ھِیَ صَلٰوتُکَ الَّتِیْ صَلَّیْتَ عَلَیَّ
فِی الدُّنْیَا وَاَنَا حَفِظْتُھَا لَکَ فَیَقُوْلُ الْعَبْدُ یَا
حَسْرَتَا عَلٰی مَا فَرَّطْتُ فِیْ جَنْبِ اللّٰہِ (کنز الاخبار)
عَنِ النَّبِیِّ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ
تَعَالٰی خَلَقَ مَلٰٓئِکَۃً بِاَیْدِیْھِمْ اَقْلَامٌ مِّنْ
ذَھَبٍ وَّقَرَاطِیْسُ مِنْ فِضَّۃٍ لَا یَکْتُبُوْنَ شَیْئًا
اِلَّا الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ وَعَلٰی اَھْلِ بَیْتِیْ۔
حُکِیَ اَنَّ یَھُوْدِیًّا کَانَ ادَّعٰی بِسَرِقَۃِ جَمَلٍ
عَلٰی رَجُلٍ مُّسْلِمٍ فَشَھِدَ عَلَیْہِ شَاھِدَانِ
مِنَ الْمُنَافِقِیْنَ زُوْرًا فَحَکَمَ النَّبِیُّ عَلَیْہِ بِا
الْجَمَلِ لِلْیَھُوْدِیِّ وَقَطْعِ یَدِ الْمُسْلِمِ فَتَحَیَّرَ
الْمُسْلِمُ وَرَفَعَ رَاْسَہٗ اِلَی السَّمَآءِ فَقَالَ اِلٰھِیْ
وَمَوْلَایَ اَنْتَ تَعْلَمُ بِاَنِّیْ لَمْ اَسْرِقْ ھٰذَا
الْجَمَلَ ثُمَّ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ حُکْمَکَ
حَقٌّ وَّلٰکِنْ اِسْتَخْبِرْ عَنْ ھٰذَا
الْجَمَلِ فَقَالَ النَّبِیُّ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَا جَمَلُ
لِمَنْ اَنْتَ فَقَالَ الْجَمَلُ بِلِسَانٍ فَصِیْحٍ یَا
رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَا لِھٰذَا الْمُسْلِمِ وَاِنَّ ھٰٓؤُلَآءِ
الشُّھُوْدُ لَکَاذِبُوْنَ فَقَالَ النَّبِیُّ عَلَیْہِ السَّلَامُ

تو ملک اُس کی نیکیوں پر رکھدینگے اس پرچہ میں درود
شریف لکھا ہوگا اس سے نیکیوں والا پلہ جھک
جائیگا۔ وہ شخص نہایت ہی خوش ہوگا۔ اور کہیگا
میرے ماں باپ قربان ہوں آپ کون ہیں آپ
فرمائیں گے میں محمد ؐ ہوں وہ قدم مبارک
چوم کر عرض کرے گا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم یہ رقعہ کیسا تھا ارشاد ہوگا یہ درود تھا
جو تو دنیا میں مجھ پر پڑھا کرتا تھا میں نے اسے محفوظ
رکھا۔ وہ شخص کہیگا افسوس میری کیوں سستی کی (کنز الاخبار)
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مروی ہے آپ نے
فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے فرشتے پیدا کیے ہیں جن کے
ہاتھوں میں قلمیں ہیں سونے اور چاندی کے کاغذ ۲۷۵
ہونگے وہ صرف درود شریف لکھینگے ٭
حکایت ایک یہودی نے کسی مسلمان پر اونٹ
کی چوری کا دعویٰ کیا۔ اُس پر دو منافقوں نے
جھوٹی شہادت دی آپ نے اونٹ یہودی کو دلوا دیا
اور اسکا ہاتھ کٹوانے کا حکم دیدیا۔
مسلمان نے حیران ہوکر آسمان کیطرف اپنا سر اٹھایا
اور کہا اے مولا تجھے معلوم ہے کہ میں
بے قصور ہوں پھر کہا۔ یارسول اللہ آپ
کا حکم حق ہے لیکن آپ اس اونٹ سے پوچھیے
آپ نے فرمایا اے اونٹ تم کس کے مملوک ہو۔
وہ نہایت فصیح زبان سے بولا میں اس
مسلمان کا ہوں اور یہ گواہ جھوٹے ہیں۔
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مسلمان سے پوچھا

يَا مُسْلِمُ أَخْبِرْنِي مَاذَا تَعْمَلُ حَتَّى أَنْطَقَ اللّٰهُ تَعَالَى الْجَمَلَ فِي حَقِّكَ فَقَالَ الْمُسْلِمُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي لَا أَنَامُ اللَّيْلَ حَتَّى أُصَلِّيَ عَلَيْكَ عَشْرَ صَلَوَاتٍ فَقَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَجَوْتَ مِنَ الْقَطْعِ فِي الدُّنْيَا وَتَنْجُو مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ فِي الْعُقْبٰى بِبَرَكَةِ صَلَوَاتِكَ عَلَيَّ (زبدۃ الواعظین)

عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ حِينَ يُصْبِحُ عَشْرًا وَحِينَ يُمْسِي عَشْرًا آمَنَهُ اللّٰهُ تَعَالَى مِنَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَكَانَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ ۝

۲۴۷ قَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْبَخِيلُ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ

(مشارق)

عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ مَرَّةً لَمْ يَبْقَ مِنْ ذُنُوبِهِ ذَرَّةٌ

رَوَى أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ (مصابیح)

قَالَ الشَّيْخُ الْمُظْهِرُ إِنَّ عَادَةَ الْمُلُوكِ وَالْكُرَمَاءِ إِعْزَازُ مَنْ يَعْتَزِي أَحْبَابَهُمْ وَتَشْرِيفُ مَنْ يَتَشَرَّفُ أَخِلَّاءَهُمْ فَإِنَّهُ

تم کیا عمل کرتے ہو کہ خدا تعالیٰ نے تمہارے حق میں اونٹ سے کلام کرائی۔ اس نے کہا یا رسول اللہ میں رات کو سونے سے پہلے دس دفعہ درود شریف پڑھا کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا دنیا میں تم ہاتھ کٹنے جانے سے بچ گئے ہو۔ آخرت میں اس درود شریف کے سبب عذاب سے نجات پاؤ گے (زبدۃ الواعظین)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا جو شخص مجھ پر صبح و شام دس دس دفعہ درود بھیجے وہ قیامت کی گھبراہٹ سے امن میں رہیگا اور وہ انبیاء علیہم السلام اور صدیقوں کیساتھ ہوگا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے جسکے پاس میرا ذکر ہو اور وہ درود نہ بھیجے وہ بخیل ہے۔ (مشارق الانوار)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا مجھ پر ایک دفعہ درود پڑھنے سے گناہ کا ذرہ بھی باقی نہیں رہتا

روایت ہے احمد اور ابن ابی شیبہ اور نسائی اور ابن حبان اور انس سے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ رحمت نازل فرماتا ہے۔ اور دس برائیاں دور کرتا ہے اور دس درجات بلند کرتا ہے (مصابیح)

شیخ مظہر نے بیان کیا ہے کہ بادشاہوں اور کریموں کی عادت ہے کہ اپنے دوستوں کی تعظیم کرتے ہیں۔ اور خدا کے

تعالٰی مالکُ الملوکِ واکرمُ الکرماءِ فہو احقُّ بِہٰذَا الکرامِ فانّ من یُشرّفُ حبیبَہٗ ونبیّہٗ علیہِ السّلامُ بان یُصلّی علیہ یجدُ مِنَ اللّٰہِ الکریمِ الرّحمۃَ وحطَّ الذّنوبِ ورفعَ الدّرجاتِ۔

قَالَ ابنُ الشّیخِ رحمہُ اللّٰہُ والاحوطُ فی الصّلوٰۃِ علی النّبیِّ علیہِ السّلامُ ان تعملَ اختارہُ الجمہورُ وہو وجوبہا کلّما جرٰی ذکرُہٗ علیہِ السّلامُ وانْ تُذکرَ فی مجلسٍ واحدٍ الفَ مرّۃٍ لِمَا قولُہٗ علیہِ السّلامُ من ذُکرتُ عندہٗ فلم یصلِّ علیَّ فدخلَ النّارَ فابعدہُ اللّٰہُ فلا یلومنّ الّا نفسہٗ۔

(رواہُ ابنُ ماجۃ وابنُ حبان عن ابی ہریرۃ)

عن النّبیِّ علیہِ السّلامُ انہٗ قالَ انّ للّٰہِ ملٰئکۃً سیّاحین فی الارضِ یبلّغونَنِی من امّتی السّلامَ فاذا صلّی احدٌ علیّ من امّتی فی الیومِ مائۃَ مرّۃٍ قضی اللّٰہُ تعالٰی مائۃَ حاجۃٍ سبعون منہا فی الاٰخرۃِ وثلٰثون فی الدّنیا۔

تعالیٰ بادشاہوں کا بادشاہ ہے۔ وہ اپنے حبیب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم کرنے والوں کو ضرور معزز کرے گا۔ اور ان پر خدا تعالےٰ کی رحمت نازل ہوگی۔ اور درجات بلند ہونگے اور گناہ دور کئے جائینگے۔

شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے نے فرمایا درود پڑھنے کے بارے میں احتیاط یہ ہے کہ جمہور کے مذہب پر عمل کیا جائے اور وہ یہ ہے کہ جب آپ کا اسم مبارک ذکر کیا جائے خواہ ایک مجلس میں ہزار دفعہ تب بھی درود پڑھنا چاہیئے جیسے آپ کا فرمان ہے کہ جس کے پاس میرا نام لیا جائے۔ اور درود نہ پڑھے وہ آگ میں داخل ۲۷۷
ہوگا اور اللہ سے دور ہوگا اور اپنے نفس کے سوا کسی کو ملامت نہ کریگا (رواہ ابن ماجہ ابن حبان ابی ہریرہ رضی)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے فرشتے زمین میں پھرتے ہیں جو شخص مجھے سلام بھیجے وہ مجھے پہنچاتے ہیں اور جو مجھ پر دن میں سو دفعہ درود بھیجے۔ اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجت پوری کریگا ستر آخرت میں۔ اور تیس دنیا میں۔

آیت انا عرضنا الامانۃ الآیۃ کی تفسیر امانت کی تحقیق

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَۃَ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَہَا وَاَشْفَقْنَ مِنْہَا وَحَمَلَہَا الْاِنْسَانُ اِنَّہٗ کَانَ

ہم نے زمین آسمان اور پہاڑوں پر امانت کو پیش کیا ان سب نے اٹھانے سے انکار کیا۔ اور انسان نے اسے اٹھایا۔ بیشک انسان

ظَلُوْمًا جَهُوْلًا -

قَالَ بَعْضُهُمُ الْمُرَادُ مِنَ الْاَمَانَةِ التَّوْحِيْدُ
وَهِيَ كَلِمَةُ الشَّهَادَةِ وَكَلِمَةُ الْاِيْمَانِ وَكَلِمَةُ
التَّقْوٰى فَعَبَّرَ عَنْهَا بِالْاَمَانَةِ تَنْبِيْهًا عَلٰى اَنَّهَا
حُقُوْقٌ مَرْعِيَّةٌ اَوْدَعَهَا اللّٰهُ فِي الْمُكَلَّفِيْنَ
وَائْتَمَنَهُمْ عَلَيْهَا وَاَوْجَبَ عَلَيْهِمْ تَلَقِّيَهَا بِحُسْنِ
الطَّاعَةِ وَالْاِنْقِيَادِ وَاَمَرَهُمْ بِمُرَاعَاتِهَا وَ
الْمُحَافَظَةِ عَلَيْهَا وَاَدَائِهَا مِنْ غَيْرِ اِخْلَالٍ بِشَيْءٍ
مِنْ حُقُوْقِهَا - (ابو سعید)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
اَنَّهٗ قَالَ كَلِمَةُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ
اَرْبَعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ حَرْفًا وَاللَّيْلُ وَالنَّهَارُ ۲۷۸
اَرْبَعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ سَاعَةً فَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ
هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ بِالْاِخْلَاصِ فِيْ سَاعَةٍ
خَفِيَّةٍ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى قَدْ غَفَرْتُ ذُنُوْبَكَ
صَغِيْرَهَا وَكَبِيْرَهَا خَفِيَّهَا وَجَهْرَهَا
وَعَمْدَهَا وَسَهْوَهَا بِحُرْمَةِ هٰذِهِ
الْكَلِمَاتِ (حیات القلوب)

قِيْلَ لَمَّا عُرِضَتِ الْاَمَانَةُ عَلٰى اٰدَمَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ قَالَ يَا رَبِّ اِنَّ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضَ وَالْجِبَالَ مَعَ عِظَمِهَا وَسَعَتِهَا
لَمْ يُطِقْنَ حَمْلَهَا وَاَبَيْنَ فَكَيْفَ اَحْمِلُ مَعَ
ضُعْفِيْ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَلْحَمْلُ مِنْكَ
وَالْقُدْرَةُ مِنِّيْ فَحَمَلَهَا (تفسیر حسینی)

قَالَ بَعْضُهُمُ الْمُرَادُ مِنَ الْاَمَانَةِ الصَّلٰوةُ

ظالم اور جاہل ہے -

بعض علماء نے کہا ہے کہ مراد امانت سے توحید
اور کلمہ شہادت اور کلمۃ التقویٰ ہے اس کو
امانت کے لفظ سے اس لئے تعبیر کیا کیونکہ وہ
حقوق مرعیہ ہیں جو مکلفین کو سونپے گئے ہیں اور انکو
انپر امین بنایا گیا ہے اور انپر حسن طاعت کے
ساتھ نگہبانی لازم کی گئی ہے اور بلا اخلال
اس کی حفاظت کرنی -

(ابو السعود)

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے - آپ نے فرمایا کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول
اللہ کے چوبیس حرف ہیں اور رات دن کی چوبیس
ساعات ہیں جب یہ کلمے بندہ اخلاص سے
کہے - تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے تیرے گناہ
صغیرہ اور کبیرہ ظاہرہ اور خفیہ جو تو نے عمداً
یا سہواً کئے ہیں ان کلمات کی بدولت
سب بخش دیئے -

(حیات القلوب)

کہتے ہیں جب آدم علیہ السلام پر امانت پیش
کی گئی تو انہوں نے عرض کیا اے پروردگار
آسمان اور زمین باوجود ان کے بڑا اور فراخ
ہونیکے اُسکے اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتے
بلکہ انہوں نے انکار کیا تو میں باوجود ضعف کے
کسطرح اٹھا سکتا ہوں اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم اٹھاؤ طاقت دینا ہمارا کام ہے
بعض کہتے ہیں پانچوں نمازیں امانت ہیں

والخمس قال الله تعالى حافظوا على الصلوة
والصلوة الوسطى وقوموا لله قانتين
قال عليه السلام الصلوة عماد الدين
فمن اقامها فقد اقام الدين ومن تركها
فقد هدم الدين -

روى ان عليا رضى الله عنه كان كلما
دخل وقت الصلوة تغير لونه فقيل
له فى ذلك فقال قد جاء وقت الامانة
التى عرضها الله تعالى على السموات والارض
والجبال فابين ان يحملنها فحملتها مع
ضعفى فلا ادرى أؤديها ام لا (بهجة الانوار)
وقال بعضهم المراد من الامانة رعاية
الاعضاء فالعين امانة يلزم كفها عن
الحرام قال الله تعالى قل للمؤمنين
يغضوا ابصارهم والبطن امانة يلزم
كفها عن ادخال الحرام كما قال الله تعالى ولا
تاكلوا الربوا وقال الذين ياكلون
اموال اليتمى ظلما انما ياكلون فى
بطونهم نارا وسيصلون سعيرا
واللسان امانة يلزم كفه عن الغيبة
والفحش كما قال الله تعالى ولا يغتب
بعضكم بعضا والاذن امانة يلزم
كفها عن استماع المنكرات والمناهى
كقوله تعالى ولا تقف ما ليس لك به علم
وكذا اليد والرجل والفرج امانة يلزم

تعالیٰ فرماتا ہے نمازوں کی حفاظت خصوصاً
درمیانی نماز کی ضرور کرو۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا نماز دین کا
ستون ہے جس نے اُسے قائم کیا اس نے دین کو قائم کیا
اور جس نے اُسے ترک کر دیا اس نے اپنے دین کو گوا دیا۔

روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا رنگ نماز کے وقت
زرد ہو جایا کرتا تھا۔ کسی نے اسکی وجہ دریافت کی آپ نے
فرمایا جس امانت کو خدا تعالیٰ نے آسمان اور زمین اور پہاڑوں پر
پیش کیا تھا اور وہ اُٹھانے سے انکار کر گئے اور باوجود کمزوری
کے انسان نے اٹھا لیا اب اسکا وقت ہوتا ہے اور مجھے معلوم نہیں کہ
یاد ادا کر سکونگا یا نہ اس لیے رنگ متغیر ہو جاتا ہے (بہجۃ الانوار)
اور بعض کے نزدیک امانت سے مراد رعایت اعضا ہے
۲۷۹ پس آنکھ بھی امانت ہے جسکا حرام سے روکنا واجب ہے
چنانچہ ارشاد ہے قل للمؤمنین یغضوا ابصارکم اور
پیٹ بھی امانت ہے جسکا حرام سے بچانا واجب ہے
جیسے حکم ہے ولا تاکلوا الربوا۔ اور فرمایا جو لوگ
یتیموں کا مال ظلم سے کھاتے ہیں۔ وہ اپنے پیٹوں
میں آگ ڈالتے ہیں۔ اور وہ دوزخ میں جلینگے
اور زبان بھی امانت ہے۔ اُس کو غیبت اور
فحش سے بچانا لازم ہے۔

جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ولا یغتب بعضکم بعضاً
اور کان بھی امانت ہیں اسکا بُری باتوں کے سننے
سے روکنا واجب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے
ولا تقف ما لیس لک بہ علم اسیطرح ہاتھ پاؤں۔
اور فرج بھی۔ امانتیں ہیں جنکا حرام سے بچانا

كفها عن الحرام (بهجة الانوار)
وقال بعضهم المراد من الامانات القرآن
يلزم عليك ان تلازم قرأته وتعلمه
وتعليمه وفي الخبر ان الله تعالى يقول يوم
القيمة للوح المحفوظ يا لوح اين امانتي
التي اودعت عندك يعني القرآن وما
صنعت بها فيقول اللوح يا ربي وكلت
بها اسرافيل وسلمتها اليه فيقول الله
يا اسرافيل ما صنعت بامانتي فيقول
يا ربي سلمتها الى ميكائيل وميكائيل
الى جبرائيل ثم يسأل جبرائيل فيقول
ما صنعت بامانتي فيقول الله تعالى ائتوا
حبيبي محمدا بالرفق فجاء جبرائيل فقال ۲۸۰
يا محمد تدارك فيقول الله تعالى يا
حبيبي هل بلغك جبرائيل امانتي فيقول
نعم فيقول الله تعالى ما صنعت بها فيقول
يا رب بلغت امتي فيقول الله تعالى
ملائكتي ائتوا امة حبيبي محمد حتى
اسألهم عن امانتي فيقول النبي يا
رب امتي ضعفاء لا يقدرون ان يجيئوا
حضرتك ثم يقول يا رب ائذن لي حتى
اذهب الى آدم عليه السلام فيأذن الله
تعالى فيذهب ويقول عليه السلام الصلوة
والسلام يا آدم انت ابو البشر وانا نبيهم
اذا اصابتهم الوالدة يكون

لازم ہے۔ (بہجۃ الانوار)

بعض کہتے ہیں امانات سے مراد قرآن ہے تجھ پر اسکی قرات اور اسکا پڑھنا لازم ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لوح محفوظ کو فرمائے گا۔ اے لوح تیرے پاس جو امانت رکھی گئی تھی۔ وہ کہاں ہے۔ یعنی قرآن اور تو نے اس سے کیا کیا۔ جواب ملیگا اے پروردگار میں نے اسرافیل کے حوالے کر دیا تھا پھر اسرافیل سے اسیطرح ارشاد ہوگا۔ وہ کہے گا میں نے میکائیل کو سونپ دیا تھا اسیطرح میکائیل کو حکم ہوگا وہ کہینگے میں نے جبرائیل کے حوالے کر دیا تھا پھر ان سے پوچھا جائیگا وہ کہینگے میں نے تیرے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حوالے کر دیا تھا۔ اس کے بعد حکم ہوگا میرے حبیب کو لاؤ۔ تو جبرائیل علیہ السلام تشریف لاکر کہینگے چلئے آپ سے پوچھا جائیگا کیا میری امانت آپکو پہنچ گئی آپ کہینگے ہاں پہنچی ہے پروردگار فرمائیگا پھر اس سے کیا معاملہ کیا۔ آپ کہینگے میں نے اپنی امت کو پہنچا دی پروردگار انکی امت کو بلائیگا۔ اور کہیگا اے فرشتو میرے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کو لاؤ کہ میں ان سے امانت کا حال پوچھوں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہینگے اے پروردگار میری امت ضعیف ہے وہ تیرے سامنے جواب نہ دیسکینگے مجھے اجازت دیں کہ میں آدم کے پاس جاؤں اجازت کے بعد آپ جاکر حضرت آدم علیہ السلام کو کہینگے الصلوۃ والسلام یا ابا البشر انا نبیہم یعنی آپ لوگوں کے باپ اور میں انکا نبی ہوں اگر ان کو کوئی مصیبت پہنچیگی

الحزن علينا فخذ نصف ذنوب امتى و آنا
نصفها حتى ينجوا من السؤال والحساب
فيقول آدم عليه السلام يا محمد انا
مشغول بنفسى فلا اقدر ثم يرجع
محمد و يجئ تحت العرش فيضع رأسه
ساجدا فيبكى بكاء شديدا ويتضرع الى
الله تعالى ويقول يا رب لا اسألك نفسى ولا فاطمة
ولا الحسن بل اريد امتى فيقول الله تعالى
بلطفه وكرمه يا حبيبى محمد ارفع رأسك وسل
تعط واشفع تشفع واعطيت امتك
ما ترضى وفوق ما ترضى كقوله تعالى
ولسوف يعطيك ربك فترضى
(تفسير حسینی)

بیت

انا المطلوب فاطلبنى تجدنى
وان تطلب سوائى لم تجدنى

قال بعضهم المراد من الامانة الصوم
هو ركن الاسلام فمن اقامه فقد
اقام الدين ومن تركه فقد هدم الدين
وقال الله تعالى كتب عليكم الصيام
كما كتب على الذين من قبلكم لعلكم
تتقون ٥
وقال عليه السلام فرض عليكم الصيام
رمضان
عن ابى هريرة رضى الله عنه عن النبى

تو ہمیں لو آپ کو رنج ہوگا اس لئے ان کے گناہ نصف
آپ دے لیں اور نصف میں لے لیتا ہوں تاکہ وہ حساب
کتاب سے چھوٹ جائیں آدم علیہ السلام کہینگے میں
اپنے آپ میں لگا ہوں آپ واپس آکر عرش کے
نیچے سجدے میں گر جائینگے اور کہینگے اور عجز کرینگے اور
عاجزی کرینگے۔ اور کہینگے الٰہی میں اپنے لئے یا فاطمہ
رضی اللہ عنہا یا حسن رضی اللہ عنہ کے لئے سوال نہیں کرتا
بلکہ امت کے لئے سوالی ہوں۔
پروردگار بڑی مہربانی سے فرمائے گا۔ اے
حبیب سر اٹھاؤ۔ اور سوال کرو دیئے جاؤ گے
اور شفاعت کرو وہ قبول ہوگی۔ اور جو آپ چاہیں
وہ آپ کی امت کو دونگا۔ جیسے فرمایا ہے
ولسوف يعطيك ربك فترضى (تفسیر حسینی) ۲۸۱

بیت

میں ہی تیرا مطلوب ہوں صرف میری تلاش
کرو مجھے پاؤ گے۔ ورنہ مجھے نہ پاؤ گے

بعض کہتے ہیں امانت سے مراد روزہ ہے اور وہ
رکن اسلام ہے جس نے اسے قائم کیا اس نے
دین کو قائم کیا جس نے چھوڑا اس نے دین کو گرایا
پروردگار فرماتا ہے كتب عليكم الصيام كما كتب على
الذين من قبلكم لعلكم تتقون ایاما
معدودات الخ

اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا
تم پر رمضان شریف کے روزے فرض کئے گئے ہیں
ابوہریرہ رضی اللہ تعالے سے روایت ہے

عليه السلام انه قال من صام رمضان
ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من
ذنبه - (مطالع الانوار)

وقال بعضهم المراد من الامانة
الزكوة تطهير البدن والمال
قال الله تعالى واقيموا الصلوة واتوا الزكوة

روى ان موسى عليه السلام مر يوما
على رجل يصلى مع خشوع وخضوع فقال
يا رب ما احسن صلوته هذا قال الله
تعالى يا موسى لو صلى كل يوم وليلة
الف ركعة واعتق الف رقبة وحج
الف حجة وشيع الف جنازة لاينفعه ٢٨٢
حتى يؤدى زكوة ماله
(تفسير قرطبی)

وقال بعضهم المراد من الامانة الحج و
هو من اركان الاسلام قال الله تعالى
ولله على الناس حج البيت من استطاع
اليه سبيلا

وقال النبی عليه السلام من ملك
زادا وراحلة ولم يذهب الى الحج فليمت
على اى حال شاء يهوديا او نصرانيا -
(مجمع اللطائف)

وقال بعضهم المراد من الامانة سائر
الامانات قال الله تعالى ان الله يأمركم
ان تؤدوا الامانات الى اهلها -

حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا جس نے برائے
طلب ثواب ایمان سے روزے رکھے اس کے
پچھلے اور اگلے گناہ بخشے جاتے ہیں (مطالع الانوار)

بعض کہتے ہیں امانت زکوۃ ہے اور بدن اور
مال کا پاک کرنا ہے جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔
اقیموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ -

روایت ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے ایک دفعہ
کسی شخص کو نہایت خضوع وخشوع سے نماز پڑھتے
دیکھا۔ اور کہا سبحان اللہ اس کی کیسی نماز ہے
اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر وہ رات دن میں ہزار رکعت
نماز پڑھے۔ اور ہزار غلام آزاد کرے اور ہزار
حج کرے۔ اور ہزار جنازہ میں شامل ہو تو بھی
کچھ فائدہ نہیں تاوقتیکہ زکوۃ ادا نہ کرے
(تفسیر قرطبی)

بقول بعض امانت سے مراد حج ہے۔ اور وہ
ارکان اسلام سے ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ
سبیلا ؕ

حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا۔ جو
شخص سواری اور خرچ کا مالک ہو کر حج نہ کرے
وہ چاہے یہودی ہو کر مرے چاہے نصرانی
(مجمع اللطائف)

اور بقول بعض امانت سے تمام امانات مراد ہیں
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان اللہ یامرکم ان
تؤدوا الامانات الی اھلھا ۔

وَقَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا اَمَانَةَ لَهٗ -

عَنْ مَالِكِ بْنِ صَفْوَانَ اَنَّهٗ قَالَ مَاتَ اَخِیْ فَرَاَیْتُهٗ فِی الْمَنَامِ فَقُلْتُ یَا اَخِیْ مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ فَقَالَ غَفَرَلِیْ رَبِّیْ ثُمَّ رَاَیْتُ بِهٖ نُقْطَةً سَوْدَاءَ فَسَاَلْتُهٗ عَنْهَا فَقَالَ عِنْدِیْ لِیَهُوْدِیٍّ كَذَا وَكَذَا دَرَاهِمَ بِالْاَمَانَةِ لَمْ اُؤَدِّ عَلَیْهِ فَهٰذِهِ النُّقْطَةُ لِاَجْلِهَا فَاَسْئَلُكَ یَا اَخِیْ اَنْ تَاْخُذَ الْاَمَانَةَ مِنْ مَوْضِعِ الْفُلَانِیِّ وَرُدَّهَا اِلَی الْیَهُوْدِیِّ فَلَمَّا اَصْبَحْتُ فَعَلْتُ مَا قَالَ فَرَاَیْتُهٗ ثَانِیًا قَدْ زَالَتْ عَنْهُ تِلْكَ النُّقْطَةُ فَقَالَ رَحِمَكَ اللّٰهُ یَا اَخِیْ كَمَا خَلَّصْتَنِیْ مِنَ الْعَذَابِ - (تفسیر عیون)

وَقَالَ بَعْضُهُمُ الْمُرَادُ مِنَ الْاَمَانَةِ الْاَهْلُ وَالْاَوْلَادُ فَیَلْزِمُ عَلَیْكَ اَنْ تَاْمُرَهُمْ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ -

وَقَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ مُرُوْا اَوْلَادَكُمْ بِالصَّلٰوةِ اِذَا بَلَغُوْا سَبْعًا وَاضْرِبُوْهُمْ اِذَا بَلَغُوْا عَشْرًا فَیَلْزِمُ عَلَیْكَ اَنْ تَحْفَظَهُمْ مِنَ الْمَحَارِمِ وَاللَّعْبِ لِاَنَّكَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُمْ كَمَا قَالَ النَّبِیُّ عَلَیْهِ السَّلَامُ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِهٖ (تفسیر عیون)

حُكِیَ اَنَّ عَابِدًا یَعْبُدُ اللّٰهَ تَعَالٰی مُدَّةً

اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا ارشاد ہے جسکی امانت ٹھیک نہیں اسکا ایمان بھی نہیں -

مالک بن صفوان سے روایت ہے کہ میں نے اپنے بھائی کو خواب میں دیکھکر پوچھا کہ پروردگار سے کیا معاملہ ہوا - اُس نے کہا مجھے اُسنے بخشدیا ہے اور میں نے اسکے بدن پر سیاہ داغ دیکھکر پوچھا یہ کیا ہے اس نے کہا ایک یہودی کے کچھ درہم میرے پاس امانت تھے جو میں نے ادا نہ کئے تھے واسطے یہ نقطہ ہے تو وہ درہم فلانی جگہ سے لے کر اُسے واپس کردے پس میں نے صبح کو ایسا ہی کیا پھر دوسری دفعہ اُسے دیکھا کہ وہ داغ اسپر نہ تھا اُسنے کہا اللہ تجھ پر رحم کرے تم نے مجھکو
عذاب سے چھوڑایا - (تفسیر عیون) ۲۸۳

بعض کہتے ہیں امانت سے اہل اولاد وغیرہ مراد ہیں تجھے لازم ہے کہ انہیں نماز کا حکم کرے جیسے اللہ تبارک وتعالی فرماتا ہے وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ -

اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے اپنی اولاد کو سات برس میں نماز کا حکم کرو اور دس برس میں جبراً پڑھاؤ تمہیں ضرور انکو منہیات سے بچانا چاہئے کیونکہ تجھے انکی نسبت سوال ہوگا جیسے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ تم سب حاکم ہو اپنی اپنی رعیت کی نسبت قیامت کیدن پوچھے جاؤ گے (تفسیر عیون)

حکایت کوئی عابد مدت سے خدا تعالی کی عبادت

فیوما من الایام توضأ وصلی رکعتین
ورفع راسه ویدیه نحو السماء فقال الٰهی
تقبل منی فنادی منادٍ من قبل الرحمٰن لا
تنطق یا ملعون فان طاعتک مردودة
فقال العابد لم ذلک یا رب قال المنادی
ان امرأتک فعلت فعلا مخالفا لامری
وانت راضٍ عنها فجاء العابد فسألها عن
حالها قالت ذهبت الی محفل الفساد و
سمعت اللعب وترکت الصلوٰة فقال
الزاهد انت طالق فانی لا اقبلک ابدا
فطلق امرأته وتوضأ وصلی رکعتین ثم
رفع راسه ویده وقال اللهم تقبل منی
فنودی الاٰن قد قبلت طاعتک ٢٨٤

(تفسیر عیون)

روی البخاری عن ابی هریرة رضی
الله تعالی عنه قال قال النبی علیه
السلام اٰیة المنافق ای علامته ثلاث ای
ثلث خصال اذا حدث کذب فعلی المؤمن
الصادق ینبغی ان یحترز عن الکذب
لانه سبب لسواد الوجه یوم القیمة
کما ورد فی الحدیث (جامع الصغیر)
قال النبی علیه السلام الکذب یسود
الوجه الحدیث ای یوم القیمة لان
الانسان اذا قال شیئا لم یکن کذبه
الله تعالی وکذبه ایمانه من قلبه

کرتا تھا۔ ایک دن اس نے وضو کیا۔ اور
دو رکعت نماز ادا کی۔ اور دعا کی۔ الٰہی
قبول فرما۔ آواز آئی۔ اے ملعون۔ چپ رہ
تیری عبادت ردی ہے۔ اس نے پوچھا
اے پروردگار کیوں۔ آواز آئی۔ تیری عورت
نے ہماری مخالفت کی۔ اور تم اس سے خوش
ہو۔ عابد نے آکر اسے پوچھا۔ اس
نے کہا میں ایک بری جگہ گئی لعب میں
مشغول ہونے کے سبب نماز ترک کر بیٹھی ہوں
زاہد نے اسے طلاق دیکر نکال دیا پھر
وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر دعا
کی۔ حکم ہوا۔ اب تیری عبادت منظور
ہے:۔

(تفسیر عیون)

امام بخاری رحمہ اللہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
سے لاتے ہیں آپ نے فرمایا منافق کی تین
علامات ہیں (۱) بات میں جھوٹ کہتا ہے
مومن صادق کو جھوٹ سے بچنا چاہیے کیونکہ
اس سے قیامت کے دن چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے
جیسے حدیث شریف میں ہے۔

(جامع الصغیر)

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ جھوٹ
چہرہ کو سیاہ کرتا ہے۔ کیونکہ جب انسان جھوٹ
کہے تو اسے اللہ تعالیٰ اور سب کا ایمان جھٹلاتا
ہے تو اس کا اثر چہرے پر ظاہر ہوتا

فَيَظْهَرُ اَثَرُهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ
وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ رَوَى التِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهٗ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا كَذَبَ
الْعَبْدُ كَذْبَةً تَبَاعَدَ الْمَلَكُ عَنْهُ مِيْلًا عَنْ
نَّتْنِ مَا جَاءَ بِهٖ (جامع صغیر)
وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ اَيْ لَمْ يُوْفِ بِوَعْدِهٖ وَاِذَا
اُوْتُمِنَ اَيْ اِذَا جُعِلَ اَمِيْنًا اَوْ وُضِعَ عِنْدَهٗ
اَمَانَتُهٗ خَانَ قِيْلَ هٰذَا عَلٰى سَبِيْلِ
اِنْذَارِ الْمُسْلِمِ وَتَحْذِيْرِهٖ اَنْ يَّعْتَادَ هٰذِهِ
الْخِصَالَ الذَّمِيْمَةَ فَتُفْضِيْ بِهٖ اِلَى النِّفَاقِ
وَهٰذِهِ الْخِصَالُ كَمَا تَكُوْنُ بَيْنَ الْعِبَادِ
تَكُوْنُ بَيْنَ الْعَبْدِ وَالرَّبِّ تَعَالٰى لِاَنَّ
اللّٰهَ تَعَالٰى خَاطَبَ الْاَرْوَاحَ فِيْ عَالَمِ
الْاَرْوَاحِ بِقَوْلِهٖ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا
بَلٰى اَقَرُّوْا بِرُبُوْبِيَّتِهٖ فَاَخَذَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ
عَلَيْهِمُ الْعَهْدَ وَالْمِيْثَاقَ وَوَعَدُوْا الْاِسْتِقَامَةَ
عَلَى الْعَهْدِ بِالْاِقْرَارِ فِيْ هٰذَا الْعَالَمِ يَكُوْنُ
كَاذِبًا وَّمُخْلِفًا لِوَعْدِهٖ وَلٰكِنَّ الْاَمَانَةَ كَمَا
تَكُوْنُ بَيْنَ الْعِبَادِ تَكُوْنُ بَيْنَ الْعَبْدِ وَالرَّبِّ
تَعَالٰى لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَعْطَى الْاِنْسَانَ اَمَانَةً
وَهِيَ الْاَمْرُ بِالطَّاعَاتِ وَالْعِبَادَاتِ
فَمَنْ اَدَّاهَا فَقَدْ اَدَّى الْاَمَانَةَ
وَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ خَانَ الْاَمَانَةَ
(انتہی)

ہے:- يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ۔
(رواہ ترمذی وغیرہ)
ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
جب آدمی جھوٹ بولتا ہے تو فرشتہ جس راستے
سے وہ آتا ہے اس سے میل پیچھے ہٹ جاتا ہے (جامع صغیر)
(۲) وعدہ خلافی کرتا ہے (۳) جب امین بنایا
جاتا ہے تو خیانت کرتا ہے بعض علما کہتے
ہیں یہ حدیث تنذیر و تحذیر کے لئے ہے۔
تاکہ مسلمان لوگ بری عادتوں کو اختیار کرکے
منافق نہ ہو جائیں ۔
یہ خصلتیں جسطرح بندوں میں پائی جاتی ہیں ویسی
ہی بندے اور اللہ تعالی کے درمیان پائی جاتی ۲۸۵
ہیں کیونکہ جب اللہ تعالے نے عالم ارواح میں
بندوں کو کہا تھا (الست بربکم) تو انہوں نے
اقرار کیا تھا۔ تو اللہ تعالے نے اُن سے پختہ
وعدہ لے لیا تھا پھر جو لوگ دنیا میں آکر اس
اقرار سے پھر جائیں۔ وہ کاذب اور وعدہ خلافی
کرنیوالے ٹھیرینگے ایسا ہی امانت جسطرح بندوں
میں ہوتی ہے اسیطرح بندے اور اللہ تعالی کے
درمیان بھی ہوتی ہے کیونکہ جب اللہ تعالے
نے بندے کو امانت دی جسنے بجا آوری
کی۔ اُس نے امانت ادا کر دی جس نے
بجا آوری نہ کی اُس نے خیانت کی۔
(انتہی)

قرآن شریف کی تلاوت اور نماز کی حفاظت اور سخاوت کرنیوالوں کا بیان

اِنَّ الَّذِیْنَ یَتْلُوْنَ کِتٰبَ اللّٰہِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ
وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً
یَرْجُوْنَ تِجَارَۃً لَّنْ تَبُوْرَ۔
رُوِیَ اَنَّہٗ کَانَ رَجُلٌ فِیْ زَمَنِ خِلَافَۃِ
سَیِّدِنَا عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مُوْسِرٌ مِّنْ
حَیْثُ الدُّنْیَا وَکَانَ لَہٗ سِیْرَۃٌ سَنِیَّۃٌ
وَکَانَ لَہٗ شَوْقٌ فِی الصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ عَلَیْہِ
السَّلَامُ لَا یَغْفُلُ عَنْھَا وَلَا یَفْتُرُ سَاعَۃً
وَّاحِدَۃً فَلَمَّا حَضَرَتْہُ الْوَفَاتُ تَضَایَقَ
حَالُہٗ فَاسْوَدَّ وَجْھُہٗ وَصَارَ مَنْ یَرَاہُ ٢٨٦
یَحْصُلُ لَہُ الرُّعْبُ فَلَمَّا دَخَلَ فِیْ غَمَرَاتِ
الْمَوْتِ نَادٰی یَا اَبَا الْقَاسِمِ اِنِّیْ اُحِبُّکَ وَ
مُکْثِرٌ مِّنَ الصَّلٰوۃِ عَلَیْکَ فَلَمَّا تَمَّ کَلَامُہٗ
نَزَلَ طَائِرٌ مِّنَ السَّمَآءِ فَمَسَحَ بِجَنَاحِہٖ وَجْہَ
ذٰلِکَ الرَّجُلِ فَابْیَضَّ وَجْھُہٗ وَفَاحَ لَہٗ رِیْحٌ
کَرِیْحِ الْاَذْفَرِ وَمَاتَ عَلَی الشَّھَادَۃِ فَلَمَّا قَدَّمُوْہُ
اِلَی الْقُبُوْرِ وَضَعُوْہُ فِی اللَّحْدِ سَمِعُوْا صَوْتًا
مِّنْ جَوِّ السَّمَآءِ اِنَّ ھٰذَا الْعَبْدَ لَمْ یُوْضَعْ
فِیْ قَبْرِہٖ اِلَّا اَکْفَانُہٗ وَاِنَّ الصَّلٰوۃَ الَّتِیْ کَانَ
یُصَلِّیْھَا عَلَی النَّبِیِّ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَخَذَتْہُ مِنْ قَبْرِہٖ
وَوَضَعَتْہُ فِی الْجَنَّۃِ فَتَعَجَّبَ الْحَاضِرُوْنَ مِنْ
ذٰلِکَ ثُمَّ انْصَرَفُوْا فَلَمَّا کَانَ اللَّیْلُ رَاٰی رَجُلٌ فِی الْمَنَامِ وَ

قرآن مجید کے پڑھنے والے اور نمازی اور مال خدا ظاہر اور مخفی طور پر خرچ کرنے والے ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جو ہرگز تباہ نہوگی

روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ایک شخص فراخ دست اور عمدہ خلاق رکھتا تھا۔ اور حضور علیہ السلام پر درود شریف بھیجنے کا ایسا شائق تھا۔ کہ ایک گھڑی بھی غفلت اور سستی نہ کرتا تھا۔ وفات کے بعد اسے تکلیف ہوئی اور اسکا چہرہ سیاہ ہو گیا کہ دیکھنے والے خوف کھاتے تھے

سکرات موت کیوقت پکار اٹھا۔ کہ اے ابوالقاسم (یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں آپکو دوست رکھنے والا اور بہت درود خواں ہوں جب کلام پورا کر چکا۔ تو آسمان سے ایک فرشتہ اترا۔ تو اپنا پر اس شخص کے چہرے پر لگایا۔ تو اُسکا چہرہ سفید ہو گیا۔ اور کستوری کی سی خوشبو آنے لگی اور شہید ہوا۔ جب اسے قبرستان میں یجا کر لحد میں رکھا۔ تو آسمان کیطرف سے ایک آواز سنی کہ اس شخص کا صرف کفن ہی کفن قبر میں رکھا جاتا ہے کیونکہ بوجہ کثرت درود شریف کے اسے قبر میں سے اٹھا کر جنت میں رکھا گیا ہے لوگ اس سے حیران ہوئے اور واپس ہوئے رات کو خواب میں دیکھا گیا۔ کہ آسمان اور زمین

وهو يمشي بين السماء والارض يقرء قوله
تعالى ان الله وملئكته يصلون على
النبي يا ايها الذين امنوا صلوا عليه
وسلموا تسليما (موعظة)

عن ابي هريرة رضي الله عنه انه قال
سمعت رسول الله عليه السلام
يقول من كان يرجو لقاء الله فليكرم
اهل الله قيل يا رسول الله هل لله
عز وجل اهل قال نعم قيل من هم
يا رسول الله قال اهل الله في الدنيا
الذين يقرءون القران الا من اكرمهم
فقد اكرمه الله واعطاه الجنة ومن
اهانهم فقد اهانه الله وادخله النار
يا ابا هريرة ما عند الله احد اكرم
من حامل القران الا فان حامل القران عند
الله اكرم من كل احد الا انبياءه

عن انس بن مالك رضي الله تعالى عنه
عن النبي عليه السلام انه قال ذات
يوم الا اعلمكم بافضل امتي يوم القيمة
قالوا بلى يا رسول الله قال الذين
يقرءون القران اذا كان يوم القيمة
يقول الله عز وجل يا جبرائيل ناد في
المحشر الا من كان يقرء القران فليقم فينادي
ثانيا وثالثا فيقومون صفوفا بين يدي
الرحمن لا يتكلم احد منهم حتى

کے درمیان یہ آیت پڑھتا ہوا پھر رہا ہے۔
(خدا تعالیٰ اور اس کے فرشتے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
پر درود بھیجتے ہیں اے مومنو! تم بھی درود اور
سلام بھیجو۔ (موعظۃ حسنہ)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے
فرمایا میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرماتے سنا جو
شخص خدا تعالیٰ سے ملنا چاہتا ہے وہ اہل اللہ کی عزت
کرے کسی نے پوچھا۔ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کیا اللہ تعالیٰ کے اہل بھی ہیں۔ فرمایا
ہاں۔ پوچھا وہ کون فرمایا قرآن شریف کے پڑھنے
والے جس نے انکا اکرام کیا اللہ تعالیٰ اس کا
اکرام کرے گا۔ اور جنت میں داخل کرے گا
اور جو ان کی اہانت کرے گا۔ اللہ انکی اہانت کریگا ۲۸۷
اور جہنم میں داخل کریگا۔ اے ابا ہریرہ قاری
قرآن بہت معزز محترم ہے آگاہ ہو کہ قاری قرآن
خدا تعالیٰ کے نزدیک سوائے انبیاء کے سب سے زیادہ مکرم و محترم ہیں

حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ایک دن فرمایا کیا میں
تمہیں قیامت کے دن فضیلت امت سے مطلع نہ کروں
عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ فرمایا قیامت کے دن
پروردگار حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیگا
اے جبرائیل منادی کر دے کہ قرآن شریف کی
تلاوت کرنے والے کھڑے ہو جاویں پھر دوسری دو
بار ندا کریگا تو پروردگار کے سامنے صفیں باندھ کر
کھڑے ہو جائیں گے کوئی شخص کلام نہ کریگا تو حضرت

يٰقَوْمُ نَبِيُّ اللّٰهِ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُوْلُ
اللّٰهُ اقْرَءُوْا وَارْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَيَقْرَءُ كُلُّ
وَاحِدٍ مِّنْهُمْ مَا اَلْهَمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِرَكٰوةٍ
فَكُلُّ مَنْ قَرَءَ رُفِعَتْ لَهُ الدَّرَجَاتُ كُلُّ
وَاحِدٍ عَلٰى حُسْنِ صَوْتِهٖ وَتَنَغُّمِهٖ وَخُشُوْعِهٖ
وَتَدَبُّرِهٖ وَتَاَمُّلِهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى
يَا اَهْلِيْ تَعْرِفُوْنَ مَنْ اَحْسَنَ اِلَيْكُمْ فِيْ دَارِ
الدُّنْيَا فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ يَا رَبِّ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ
تَعَالٰى اِذْهَبُوْا اِلَى الْمَحْشَرِ فَكُلُّ مَنْ عَرَفْتُمُوْهُ
يَدْخُلُ مَعَكُمُ الْجَنَّةَ ـ
عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ كُنْتُ
جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ جَمَاعَةٍ
مِّنَ الصَّحَابَةِ اِذْ اَتٰى رَجُلٌ مِّنَ الْبَادِيَةِ ۲۸۸
فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ
قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَدْ فَرَضَ عَلَيْنَا خَمْسَ
صَلَوٰتٍ وَقَدِ ابْتُلِيْنَا بِالدُّنْيَا وَاَهْوَالِهَا
نُوَجِّهُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا نُصَلِّيْ رَكْعَةً
وَاحِدَةً اِلَّا وَاَشْغَالُهَا دَاخِلَةٌ فِيْهَا
فَكَيْفَ يَتَقَبَّلُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى وَهِيَ مُخْتَلِطَةٌ
بِاَشْغَالِ الدُّنْيَا فَقَالَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ
هٰذِهٖ صَلٰوةٌ لَا يَقْبَلُهَا اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا
يَنْظُرُ اِلَيْهَا فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهَلْ
تَقْدِرُ يَا عَلِيُّ اَنْ تُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ خَالِصًا
لِلّٰهِ تَعَالٰى مِنْ كُلِّ هَمٍّ وَغَمٍّ وَشُغْلٍ وَّ
وَسْوَسَةٍ وَاَنَا اُعْطِيْكَ بُرْدَيِ الشَّامِيَّةَ

داؤد علیہ السلام فرمائینگے باآواز بلند پڑھو۔ تو ہر شخص باآواز بلند پڑھے گا جو اُسے اللہ تعالے الہام کریگا پس جو شخص پڑھے گا ۔ اُس کے درجات اس کے حسن صورت اور خشوع اور تدبیر وتامل کے مطابق بڑھ جائینگے

پھر پروردگار فرمائے گا اے لوگو ! تم اپنے دنیا کے محسنوں کو پہچانتے ہو۔ کہینگے ہاں تو پروردگار فرمائے گا :-

"میدان محشر میں جاؤ۔ اور جسے پہچانو۔ اُسے جنت میں ساتھ لیجاؤ"

حضرت علی اللہ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس جماعت صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک بدوی نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو سلام کے بعد کہا اللہ تعالی نے ہمپر نمازیں فرض کی ہیں۔ اور ہم اشغال دنیاویہ میں مصروف ہیں ۔اس لئے ایک رکعت بھی اشغال دنیاویہ سے الگ ہو کر ادا نہیں کر سکتے ایسی نماز کو پروردگار کیسے قبول کرے گا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ایسے پروردگار نہ قبول فرماتا ہے اور نہ اُس کیطرف نظر کرتا ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا اے علی کیا تو پروردگار کے لئے خالص دو رکعت پڑھ سکتا ہے جس میں شغل وسوسہ وغیرہ نہ ہو تو میں تم کو شامی چادر دوں گا

فقال علی رضی الله عنه انا اقدر علی ذلك فقام
علی رضی من بین الصحابة و اسبغ الوضوء و قام
الی الصلوة و نوی بالله تعالی خالصا بقلبه و رکع
الرکعة الاولی ثم دخل فی الثانية فلما رکع
قام منتصبا و قال سمع الله لمن حمده و
ذکر فی قلبه لو کان النبی علیه السلام
یعطینی البردة القطوانية کانت خیرا
الی من تلك الشامیة ثم سجد و تشهد و
سلم قال علیه السلام ما تقول یا ابا الحسن
فقال و حقك یا رسول الله انی صلیت الرکعة
الاولی خالیا من کل همّ و وسوسة
ثم صلیت الرکعة الثانية فذکرت فی
نفسی قلت لو کنت تعطینی بردتك
القطوانية لکانت خیرا لی من تلك
الشامیة فحقك یا رسول الله لا اقدر
ان اصلی رکعتین خالصا لله تعالی فقال
علیه السلام صلوا فرضکم ولا تکلموا
فی صلوتکم فان الله تعالی لا یقبل صلوة
مشوبة باشغال الدنیا ولکن صلوا و استغفروا
ربکم بعد صلوتکم و ابشرکم بان الله
تعالی خلق ما تحت صلوتی نورا یکثر علی
امتی یوم القیامة ما من عبد ولا امة
صلی الصلوة المفروضة الا کان تحت
ظل تلك الصلوة الی یوم القیامة
قال علیه السلام سمعت لیلة اسری

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہا میں پڑھ سکتا ہوں
پس حضرت علی رضی اللہ عنہ صحابہ رضی میں اٹھ کھڑے ہوئے
اور وضو کر کے نماز میں خالص دل سے کھڑے
ہوئے۔ اور پہلی رکعت پڑھی پھر دوسری میں شروع
ہوئے رکوع سے کھڑے ہو کر سمع اللہ لمن
حمدہ کہا۔ اور دل میں کہا۔ اگر حضور علیہ الصلوٰۃ
والسلام مجھے قطوانی چادر دیتے تو بہتر ہوتا بنسبت
اس شامی چادر کے پھر سجدہ کیا۔ اور
التحیات کے بعد نماز ختم کی حضور علیہ الصلوٰۃ
والسلام نے فرمایا اے ابو الحسن کیا کہتے ہو
کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں نے پہلی
رکعت خالص پڑھی۔ پھر دوسری میں اپنے جی
۲۸۹ میں کہا اگر آپ مجھے چادر قطوانیہ دیتے تو
شامی سے بہتر تھی
میں تو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خالص
دو رکعتوں پر قادر نہیں حضور علیہ الصلوٰۃ
والسلام نے فرمایا فرض ادا کرو۔ اور نماز میں
کلام نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ دنیاوی کاموں سے
ملی ہوئی نماز قبول نہیں کرتا۔ نماز کے بعد استغفار
پڑھو۔ اور میں تمہیں خوشخبری دیتا ہوں
کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے نور رحمت پیدا کی جو قیامت
کے دن میری امت پر برسے گی۔ نمازی مرد
اور نمازی عورت قیامت کے دن نماز کے سائے
کے نیچے ہونگے۔
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا مجھ کو شب معراج

وربي الحق يقول يا محمد مر امتك ان يكرموا
ثلثة الوالدين والعالم وحامل القرآن
يا محمد حذرهم من يغضبوهم او يهينهم
فان غضبي يشتد على من يغضبهم يا محمد
اهل القرآن هم اهلي جعلتهم
عندكم في الدنيا اكراما لاهلها و
لولا يكون القرآن محفوظا في صدورهم
لهلكت الدنيا ومن عليها يا محمد حملة
القرآن لا يعذبون ولا يحاسبون يوم
القيمة يا محمد حامل القرآن اذا
مات تبكي عليه سموات وارضي وملئكتي
يا محمد ان الجنة تشتاق الى ثلثة انت و
صاحبيك ابي بكر وعمر وحامل القرآن ۲۹۰
قال النبي عليه السلام خيركم من تعلم
القرآن وعلمه (رواه عثمان بن عفان)
عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنهما انه
قال قال عليه السلام من قرء حرفا من
كتاب الله تعالى فله به حسنة بعشر امثالها
لا اقول الم حرف ولكن الف
حرف ولام حرف وميم حرف
(رواه الترمذي)
(وهذا حديث حسن)
عن ابي موسى الاشعري رضي الله تعالى
عنه قال قال عليه السلام مثل المؤمن
الذي يقرء القرآن كمثل الاترجة ريحها طيب

میں حکم ہوا۔ امت کو کہدو تین شخصوں کی
عزت کریں ۔
(۱) والد (۲) عالم (۳) قاری قرآن ۔ یا
رسول اللہ ان کے دشمنی اور ان کی اہانت کرنیوالوں کو
ڈراویں۔ کیونکہ میرا غضب ایسے لوگوں پر نازل
ہوا کرتا ہے
یا رسول اللہ اہل قرآن میرے اہل ہیں میں نے انکو
دنیا میں اس لیے بھیجا ہے کہ لوگ اُن کی عزت کریں
اگر ان کے دلوں میں قرآن شریف محفوظ نہ ہوتا
تو تمام دنیا ہلاک ہو جاتی ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
حافظوں کو عذاب نہ ہوگا اور قیامت میں حساب نہ ۔ یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب اہل قرآن مرتا ہے تو زمین آسمان اور فرشتے
سب روتے ہیں اور جنت تین شخصوں کی مشتاق ہوتی ہے آپکی اور ابوبکر و عمر
اور قاری قرآن کی (رضی اللہ عنہ) حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا
تم میں بہتر قرآن مجید پڑھنے اور پڑھانیوالا ہے (رواہ عثمان بن عفان)
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے
فرمایا جس نے قرآن شریف سے ایک حرف
پڑھا اس کے لئے دس نیکیاں ہیں الم ایک
حرف نہیں بلکہ یہ الگ الگ تین حرف ہیں
(رواہ الترمذی)
(اور یہ حدیث حسن ہے)
ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے قرآن مجید پڑھنے
والے مومن کی مثال ترنج سی دی ہے خشبو خوشبو دار

وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ لَا يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ لَا رِيْحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِيْ يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِيْ لَا يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَيْسَ لَهَا رِيْحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَفِيْ رِوَايَةٍ مَثَلُ الْفَاجِرِ بَدَلَ الْمُنَافِقِ۔

(رواہ احمد والبخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی

ونسائی وابن ماجہ)

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الْاُتْرُجَّةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ لَا يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ لَا رِيْحَ لَهَا وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِيْ يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِيْ لَا يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَلَا رِيْحَ لَهَا وَمَثَلُ الْجَلِيْسِ الصَّالِحِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْمِسْكِ اِنْ لَمْ يُصِبْكَ مِنْهُ شَيْءٌ اَصَابَكَ رِيْحُهٗ وَمَثَلُ الْجَلِيْسِ السُّوْءِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْكِيْرِ اِنْ لَمْ يُصِبْكَ شَيْءٌ مِنْ سَوَادِهٖ اَصَابَكَ مِنْ دُخَانِهٖ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ)

عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُوْلُ اِقْرَؤُا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهٗ يَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيْعًا لِاَصْحَابِهٖ

مزہ عمدہ ہے اور مثال اس مومن کی جو قرآن نہ پڑھے مثل کھجور کی ہے جسکا مزہ میٹھا ہے اور خوشبو نہیں ہے۔ اور منافق قرآن پڑھنے والے کی مثال چنبیلی کے پھول کی طرح ہے جسکی خوشبو اچھی ہے اور مزہ کڑوا ہے۔ اور منافق قرآن نہ پڑھنے والے کی مثال حنظل کی سی ہے جس میں خوشبو نہیں اور مزہ کڑوا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے مثل المنافق کی جگہ مثل الفاجر ہے (رواہ احمد والبخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا مومن قرآن پڑھنے والے کی مثال ترنج کی سی ہے جسکی خوشبو

۲۹۱ اور مزہ عمدہ ہے اور مثال نہ پڑھنے والے کی کھجور کی سی ہے جسمیں خوشبو نہیں اور مزہ اچھا ہے اور فاجر قرآن خواں کی مثال چنبیلی کے پھول کی سی ہے جسکی خوشبو عمدہ ہے اور مزہ کڑوا ہے۔ اور فاجر قرآن نہ پڑھنے والے کی مثال حنظل کی سی ہے جسمیں نہ خوشبو ہے اور مزہ بھی کڑوا ہے اور مثال جلیس صالح کی صاحب مشک کی سی ہے اگر تجھے اس سے کوئی فائدہ نہ پہنچے تو خوشبو ضرور پہنچیگی اور برے ہمنشین کی مثال لہار کی سی ہے اگر تجھے بھٹی کے چنگاڑے ضرور نہ دینگے تو دھواں ضرور پہنچیگا

رواہ ابوداؤد

ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو فرماتے ہوئے سنا قرآن مجید پڑھا کرو۔ کیونکہ وہ قیامت میں شفاعت

(رواہ مسلم)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ کُرْبَةً مِنْ کُرَبِ الدُّنْیَا
نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ کُرْبَةً مِنْ کُرَبِ الْاٰخِرَةِ
وَمَنْ یَسَّرَ عَلٰی مُعْسِرٍ یَسَّرَ اللّٰهُ عَلَیْهِ فِی الدُّنْیَا
وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا
وَاللّٰهُ فِیْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا کَانَ الْعَبْدُ فِیْ
عَوْنِ اَخِیْهِ الْمُسْلِمِ وَمَنْ سَلَکَ طَرِیْقًا
یَلْتَمِسُ فِیْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ بِهٖ طَرِیْقًا اِلَی
الْجَنَّةِ وَمَا اجْتَمَعَ جَمَاعَةٌ فِیْ مَسْجِدٍ مِنْ مَسَاجِدِ
یَتْلُوْنَ کِتَابَ اللّٰهِ وَیَتَدَارَسُوْنَهٗ بَیْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ
عَلَیْهِمُ السَّکِیْنَةُ وَغَشِیَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْ ۲۹۲
بِهِمُ الْمَلٰٓئِکَةُ وَذَکَرَهُمُ اللّٰهُ فِیْمَنْ عِنْدَهٗ وَمَنْ
وَمَنْ اَبْطَأَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ یُسْرِعْ بِهٖ
نَسَبُهٗ

کرے گا (رواہ مسلم)

ابوہریرہ رضی تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جو شخص کسی مومن کی تھوڑی تکلیف دفع کریگا اللہ تعالیٰ اسکی آخرت کی تکلیف دور کریگا۔ اور جو کسی تنگدست معلمان یا قرضدار کو معافی دیگا اللہ تعالیٰ اسکو دنیا و آخرت میں آسانی کریگا جو کسی مسلمان کا پردہ پوش کرے گا اللہ تعالیٰ اُسکے آخرت میں عیب ڈھانکیگا۔ اور جب تک مسلمان بندہ دوسرے مسلمان کی اعانت کرتا رہے اللہ تعالیٰ اسکا معاون رہیگا اور جو شخص کسی علم کی تلاش میں چلے تو اللہ تعالیٰ اسپر جنت کا رستہ آسان کردیگا اور جو لوگ مسجدوں میں جمع ہو کر قرآن پڑھتے ہیں انپر خدا کیطرف سے تسکین نازل ہوتی ہے اور اُن کو رحمت اور برکت محیط ہوتی ہے اور اللہ ان کا فرشتوں میں ذکر کرتا ہے اور جسے اعمال آخرت میں پیچھے ڈالدیں اسکا حسب نسب آگے نہیں بڑھ سکتا

سبیل الرحمٰن اور سبیل الشیطان و مجرمین وغیرہ کا بیان اور قیامت کا ذکر

وَامْتَازُوا الْیَوْمَ اَیُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ اَلَمْ
اَعْهَدْ اِلَیْکُمْ یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّیْطٰنَ
اِنَّهٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ وَّاَنِ اعْبُدُوْنِیْ هٰذَا
صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْکُمْ
جِبِلًّا کَثِیْرًا اَفَلَمْ تَکُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ
هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ
اِصْلَوْهَا الْیَوْمَ بِمَا کُنْتُمْ تَکْفُرُوْنَ

اے مجرموں آج مومنوں سے جدا ہو جاؤ اے بنی آدم کیا میں نے تم سے عہد نہیں کیا تھا کہ شیطان کی عبادت مت کرنا وہ تمہارا خاص دشمن ہے۔ بلکہ میری خالص عبادت کرنا یہی سیدھی راہ ہے شیطان نے تم میں سے بہت مخلوق کو گمراہ کر دیا کیا تم نہیں سمجھتے یہ وہی جہنم ہے جسکا تم سے وعدہ تھا آج اسمیں اپنے کفر کی وجہ سے جلو

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہ قال
خرج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذات یوم
من المسجد فاذا ھو بابلیس فقال علیہ السلام
ما الذی جاءک الی باب مسجدی قال یا محمد
جاءنی اللہ قال فلماذا قال لتسئلنی عما
شئت فقال ابن عباس اول شیء سأله
عن الصلوٰۃ قال لہ یا ابلیس لم تمنع
امتی عن الصلوٰۃ بالجماعۃ قال یا محمد اذا
خرجت امتک الی الصلوٰۃ تاخذنی الحمی
الحارۃ فلا ترتفع ذلک حتی یتفرقوا
وقال علیک السلام یا ابلیس لم تمنع امتی
عن قرءۃ القرآن قال عند قرءتھم
اذوب کالرصاص وقال علیہ السلام
یا ابلیس لم تمنع امتی عن الجہاد قال اذا
خرجوا الی الجہاد قیدت بقیدین علی
قدمی حتی یرجعوا قال علیہ السلام
لم تمنع عن الحج قال اذا خرجوا الی الحج اسلسل
واغل واذا ھموا بالصدقۃ توضع علی راسی
المنشار فانشر کما ینشر الخشب (زھرۃ الریاض)
وفی الخبر لما دخل اھل النار فی النار
وضع لابلیس منبر من النار والبس
لباسا من النار وتوج بتاج من النار
وقید بقید من النار ثم یقال یا
ابلیس اصعد ھذا المنبر واخطب
لاھل النار

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے آپ نے فرمایا
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک مسجد سے نکلے ناگاہ
شیطان کو دیکھا اور فرمایا تو میری مسجد کے دروازے
پر کس لئے آیا ہے اس نے کہا مجھے اللہ تعالیٰ لایا ہے آپ نے
فرمایا کس لئے اس نے کہا تاکہ آپ جو چاہیں دریافت کریں
ابن عباس نے فرمایا سب سے پہلے آپ نے اس سے
نماز کے متعلق پوچھا اور فرمایا اے ابلیس میری امت
کو نماز با جماعت سے کیوں روکتا ہے اس نے کہا جب آپ
کی امت نماز کیلئے نکلتی ہے تو مجھے سخت بخار ہو جاتا ہے
جبتک وہ متفرق نہ ہو جائیں میرا بخار نہیں اترتا پھر
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اے ابلیس تو میری
امت کو قرآن مجید پڑھنے سے کیوں روکتا ہے اس نے کہا اس وقت
۲۹۳ میں رانگ کی طرح پگھلتا ہوں پھر حضور علیہ الصلوٰۃ
والسلام نے فرمایا۔ تو میری امت کو جہاد سے کیوں
روکتا ہے اس نے کہا جب جہاد کیطرف نکلتے ہیں تو انکے
واپس آنے تک مجھے بیڑیاں پڑی رہتی ہیں پھر فرمایا تو حج سے
کیوں روکتا ہے اس نے کہا۔ جب حج کیلئے نکلتے ہیں تو مجھے
طوق اور زنجیر پڑ جاتے ہیں اور جب صدقہ کا ارادہ کریں
تو میرے سر پر آرہ رکھا جاتا ہے اور میں لکڑی کی طرح چرا جاتا ہوں
حدیث شریف میں ہے کہ جب اہل نار دوزخ میں
داخل کئے جائیں گے تو شیطان کے لئے آگ کا
ممبر رکھا جائیگا اور اسے آگ کا لباس اور تاج پہنایا
جائیگا۔ اور آگ کی بیڑیاں ڈالی جائیں گی
پھر ابلیس کو حکم ہوگا ممبر پر چڑھ کر دوزخیوں کو
خطبہ سناؤ چنانچہ وہ ممبر پر چڑھ کر دوزخیوں کو

فيصعد و يقول لاهل النار يا اهل النار
فيسمع صوته جميع من في النار فيتوجهون
جميعًا اليه فينظرون فيقول يا معشر الكفار
والمنافقين ان الله وعدكم وعد الحق
بانكم تموتون ثم تحشرون ثم تحاسبون
ثم تفترقون فريقين فريق في الجنة وفريق
في السعير انكم ظننتم ان لا تزولوا من
الدنيا وتبقون فيها وما كان لي عليكم من
سلطان الا ان اوسوس لكم فاستجبتم
لي فاتبعتموني فلا تلوموني ولوموا
انفسكم فانكم احق بالملامة كيف لا
تعبدون الله تعالى وهو خالق كل شيء ثم يقول
ما اقدر على ان انجيكم من عذاب الله ولا انتم ۲۹۴
تقدرون على ان تنجوني اني تبرأت
اليوم مما قلت لكم فاني مطرود ومردود
من حضور رب العلمين فاذا سمع اهل
النار هذا يقول من ابليس لعنوه جميعا
ثم تضربه الزبانية برمح من النار
فتلقيه من فوق منبره في النار الى اسفل
سافلين مؤبدا فيها مع من تبعه من اهل
النار وتقول الزبانية لا موت لكم و
لا راحة لكم خالدين فيها (زهرة الرياض)
حكي ان ابا زكريا الزاهد لما حضرته
الوفات اتاه صديق له في سكرات الموت
ولقنه لا اله الا الله محمد رسول الله

اے دوزخیو! تمام دوزخی آواز سنکر اسکی طرف متوجہ ہو جائیں گے۔ شیطان کہیگا۔ اے منافقین کفار۔ تم سے اللہ تعالیٰ نے سچا وعدہ کیا تھا۔ کہ تم سب مرو گے۔ پھر زندہ کئے جاؤ گے اور حساب دو گے پھر تم دو حصے کئے جاؤ گے ایک جماعت دوزخمیں جائیگی۔ اور ایک بہشت میں تم نے گمان کیا تھا کہ تم دنیا میں ہمیشہ رہو گے مجھے تم پر کوئی جبر نہ تھا بلکہ میں صرف وسوسے ڈالا کرتا تھا۔ تم میری بات قبول کر لیتے تھے یہ تمہارا قصور ہے میرا نہیں مجھے ملامت نہ کرو بلکہ اپنے آپ کو ملامت کرو۔ تم ہی ملامت کے حقدار ہو تم کیوں اللہ تعالیٰ کی عبادت نہیں کرتے تھے حالانکہ وہ ہر شے کا خالق ہے پھر کہیگا آج میں تمکو اللہ کے عذاب سے چھڑا نہیں سکتا اور نہ تم مجھ کو چھڑا سکتے ہو جو کچھ میں تمکو کہتا تھا میں اس سے آج بری ہوں۔ اور حضور رب العالمین سے مردود و مطرود ہوں جب دوزخی سنینگے تو اسپر لعنت کرینگے اور دوزخ کے فرشتے آگ کے برچھے مار کے منبر سے نیچے آگ میں ہمیشہ کیلئے گرا دینگے اور اسکے ساتھ اسکے ہمراہ جماعت بھی اسفل السافلین میں ڈالے جائیں گے۔ اور دوزخ کے فرشتے کہینگے۔ تمہیں موت ہے اور نہ راحت ہمیشہ اسی میں رہو گے۔ (زہرۃ الریاض)

حکایت ہے کہ ابو زکریا زاہد رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے وقت ان کے کسی دوست صادق نے آ کر ان کو کلمہ شریف کی تلقین کی

فاعرض الزاهد بوجهه ولم يقبلها فقال له
ثانيا فاعرض عنه فقال له ثالثا فقال لا اقول
تخشى عليه صديقه فلما كان بعد ساعة
وجدنا به ذكرا خفيفا ففتح عينيه فقال اما
قلتم لي شيئا قالوا نعم عرضنا عليك
الشهادة ثلاثا فاعرضت مرتين وقلت
في الثالثة لا اقول فقال اتاني ابليس
ومعه قدح من ماء فوقف عن يميني وحرك
القدح وقال اتحتاج الى الماء فقلت
لا قال قل عيسى ابن الله فاعرضت عنه و
اتاني من قبل رجلي وقال كذلك وفي
الثالثة قال قل لا اله قلت لا اقول
فالقى القدح الى الارض وولى هاربا و
انا ادعو على ابليس لا عليكم فاشهد ان لا اله
الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله

(زهرة الرياض)

حكي ان ابليس عليه اللعنة كان يرى
في الزمن الاول فقال له رجل يا ابا مرة
كيف اصنع حتى اكون مثلك قال ويحك
لم يطلب مني احد هذا فكيف تطلب انت
فقال الرجل انا احب ذلك فقال ابليس
ان اردت ان تكون مثلي فتهاون بالصلوة
ولا تبال من الحلف صادقا او كاذبا فقال الرجل
لقد عاهدت الله ان لا ادع الصلوة و
لا احلف يمينا قط فقال ابليس

اُس نے اس سے اعراض کیا۔ پھر انہوں نے دوسری
دفعہ اسی طرح کہا پھر بھی التفات نہ کی پھر تیسری بار
کہا۔ جواب دیا نہیں کہا۔ پھر وہ ڈر گئے پھر تھوڑی
دیر کے بعد زاہد مذکور کو ہوش آئی اور پوچھا تم نے مجھکو
کچھ کہا تھا۔ انہوں نے کہا ہاں۔ ہم نے کلمۂ شہادت
پیش کیا تھا۔ تو تو نے دو دفعہ توجہ نہ کی اور تیسری بار
انکار کر دیا۔ انہوں نے کہا میرے پاس شیطان ایک پیالہ
پانی کا لیکر میری داہنی طرف آکر پیالے کو ہلانے لگا
اور کہا کیا تجھے پانی چاہیے۔ میں نے کہا نہیں
پھر کہا۔ کہ حضرت عیسی علیہ السلام اللہ تعالے
کے بیٹے ہیں۔ میں نے اعراض کیا۔ پھر
تیسری دفعہ کہا کہ لا الہ میں نے کہا میں نہ کہوں
٢٩٥ گا یہ سنکر پیالہ زمین پر پھینکا۔ اور بھاگ گیا
میں ابلیس کو جواب دیتا تھا نہ تمکو پھر کہا اشہد ان
لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ

(زہرۃ الریاض)

حکایت ہے کہ شیطان ابتداء میں نظر آتا تھا
اسے ایک شخص نے دیکھکر کہا میں کس طرح تیرا مثل ہو سکتا ہوں
اس نے کہا یہ سوال آج تک مجھے کسی نے نہیں کیا
تھا۔ تو کیوں چاہتا ہے اس نے کہا میں اسے
پسند کرتا ہوں شیطان نے کہا۔ اگر تو میرے جیسا
ہونا چاہتا ہے تو نماز میں سستی اختیار کر۔ اور
جھوٹی اور سچی قسم کی پرواہ نہ کر اس نے کہا میں نے اللہ
تعالے سے یہ عہد کیا ہوا ہے کہ میں نماز نہ چھوڑونگا
اور نہ جھوٹی قسم کروں گا شیطان

مَا تَعَلَّمَ اَحَدٌ نُصْحًا مِّنِّیْ بِالْاِحْتِیَالِ غَیْرُكَ وَ قَدْ عَهِدْتُ اَنْ لَّا اَنْصَحَ لِاٰدَمِیٍّ -

(کنز الاخبار)

قَالَ الْحُكَمَاءُ مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّكُوْنَ مِنَ الْعَارِفِیْنَ وَیَنْجُوْ مِنَ الشَّیْطٰنِ فَلْیَرْفَعْ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْمَعْرِفَةِ اَرْبَعَةَ اَشْیَاءَ اِبْلِیْسُ وَمَا شَاءَ اِبْلِیْسُ وَالنَّفْسُ وَمَا شَاءَتِ النَّفْسُ وَالْهَوٰی وَمَا شَاءَ الْهَوٰی وَالدُّنْیَا وَمَا شَاءَتِ الدُّنْیَا فَشَاءَ اِبْلِیْسُ زَوَالَ دِیْنِكَ لِتَكُوْنَ مَعَهٗ فِی النَّارِ مُخَلَّدًا كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی كَمَثَلِ الشَّیْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ الاٰیة وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَلشَّیْطٰنُ یَعِدُكُمُ الْفَقْرَ الاٰیة وَ
النَّفْسُ شَاءَتِ الْمَعْصِیَةَ وَتَرْكَ الطَّاعَةِ وَ ۲۹۶
هِیَ مَعِیْبَةٌ بَیْنَ اللّٰهِ تَعَالٰی فَبَیَّنَهُمَا عَلٰی لِسَانِ یُوْسُفَ عَلَیْهِ السَّلَامُ بِقَوْلِهٖ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْءِ وَاَمَّا الْهَوٰی فَاِنَّهٗ شَاءَ الشَّهْوَةَ وَتَرْكَ الْجِدِّ بِالْخِدْمَةِ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَی النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰی الاٰیة وَالدُّنْیَا شَاءَتْ اَنْ تَخْتَارَ عَمَلَهَا عَلٰی عَمَلِ الْاٰخِرَةِ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَاَمَّا مَنْ طَغٰی وَاٰثَرَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا فَاِنَّ الْجَحِیْمَ هِیَ الْمَاْوٰی فَاِذَا ارْتَفَعَتْ هٰذِهِ الْاَشْیَاءُ الْاَرْبَعَةُ فَقَدْ وَصَلَ الْعَارِفُ اِلَی الْمَعْرُوْفِ هُوَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَمَنْ اَطَاعَ اِبْلِیْسَ فِیْمَا شَاءَ فَهُوَ سَاعٍ فِیْ زَوَالِ دِیْنِهٖ

نے کہا تیرے سوا کسی نے فریب دیکر مجھ سے نصیحت حاصل نہیں کی اس کے بعد میں کبھی کسی آدمی کو نصیحت نہیں دوں گا

(کنز الاخبار)

حکماء کہتے ہیں جو شخص عارف بننا چاہے اور شیطان سے بچنے کا ارادہ کرے اُسے چاہیے کہ وہ اپنے اور معرفت کے درمیانی حائل پردوں کو اٹھائے (۱) شیطان اور اسکی خواہش (۲) نفس اور اسکی خواہش (۳) خواہشات بد (۴) دنیا اور اس کی خواہش شیطان کی خواہش زوال دین ہے تاکہ لوگ اسکے ساتھ ابدی جہنمی ہو جائیں جیسے پروردگار نے فرمایا کمثل الشیطان اذ قال للانسان اکفر الایہ اور فرمایا الشیطان یعدکم الفقر اور نفس معصیت کی خواہش رکھتا ہے۔ اور ترک طاعت چاہتا ہے اور یہ خدا تعالیٰ کے نزدیک بُری بات ہو۔ پروردگار نے حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبانی فرمایا۔ اِنَّ النفس لامارۃ بالسوء اور خواہشات بد کا تقاضا ترک خدمت اور طاعت ہے جیسے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَی النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰی الاٰیۃ اور دنیا کا اقتضاء یہ ہو کہ دنیاوی کاروبار کو امور آخرت پر مقدم کیا جائے جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَاَمَّا مَنْ طَغٰی وَاٰثَرَ الْحَیَاۃَ الدُّنْیَا فَاِنَّ الْجَحِیْمَ هِیَ الْمَاْوٰی جب یہ چاروں شیطانی رفع ہو جائیں تو عارف واصل الی اللہ ہو جاتا ہے اور جو شیطان کا مطیع ہو جاتا ہے وہ اپنے دین کو بگاڑتا ہے اور شیطان جیسا ابدی جہنمی

فیکون عذابه بالتابید کعذاب ابلیس ومن
اطاع النفس فیما شاءت وهی المعصیة یکون
عذابه علی الانقطاع ومن اطاع الهوی فیما
شاء وهو الشهوات یکون علیه اشد
الحساب ومن اطاع الدنیا فیما شاءت
وهو اختیارها علی الاخرة تذهب عنه
الدنیا والاخرة کما قال الله تعالی خسر
الدنیا والاخرة ومن اجاب ابلیس ذهب
عنه المولی لقوله تعالی ومن یعش عن ذکر
الرحمن الایة ومن اجاب النفس ذهب
عنه الورع ومن اجاب الهوی ذهب عنه
العقل ومن اجاب الدنیا ذهب عنه الاخرة
لقوله تعالی بئس للظلمین بدلا (زهرة الریاض)
قال الله تعالی فی اهانة المجرمین لجزاء جرمهم
وعظم ذنبهم ونسوق المجرمین لما
تساق البهائم الی جهنم وردا جمع وارد
یتساقون الیها حال العطاش قد تقطعت اکبادهم
من العطش فاهل الورد من الورود
الی الماء یکونون عطشان (کذا فی العیون) لا
یملکون الشفاعة ای المؤمنون والمجرمون
کلهم نصب علی الحال الا من اتخذ فی
الدنیا محلة رفیع بدلک من داو بما یکون
(کذا فی العیون) عند الرحمن عهدا
یعنی قال لا اله الا الله ای لا یشفع الا
مؤمن وقیل معناه لا یشفع الشافعون

ہو جاتا ہے۔
اور نفس کا متبع عذاب بھگت کر خلاصی پائے گا۔
اور خواہشات کے پیرو کا حساب سخت ہوگا
اور دین پر دنیا کو ترجیح دینے سے دنیا اور دین دونوں
جاتے رہیں گے۔
جیسے پروردگار نے فرمایا۔ خسر الدنیا
والآخرة
اور جس نے شیطان کا کہا مانا۔ اس نے مولا
کو چھوڑ دیا ہے جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ومن یعش
عن ذکر الرحمن الآیۃ اور جس نے نفس کا کہا مانا
اس سے تقویٰ جاتا رہا۔ اور جس نے خواہشوں کی
پابندی کی اس نے خلاف عقل کارروائی شروع
کی۔ اور جس نے دنیا کو اختیار کیا اس نے عاقبت خراب ۲۹۷
کی جیسے اللہ نے فرمایا بئس للظالمین بدلا (زہرۃ الریاض)
گنہگار مجرموں کی اہانت کے متعلق فرماتا ہے کہ ہم مجرموں کو جہنم
کی طرف چوپایوں کی طرح پیاسے ہنکا کر دوں چلائیں گے
کہ ان کے کلیجے پیاس کی وجہ سے پھٹ جائیں گے
اصل میں ورود ورد الی الماء سے ہے اور وارد علی الماء
پیاسا ہوتا ہے (کذا فی العیون) اس دن کوئی
شفاعت کا حقدار ہو گا یعنی مومن اور مجرم کل
منصوب علی الحال ہے مگر جس نے (دنیا میں) وہ
نیکوں سے بدل ہے (کذا فی العیون)
اللہ تعالیٰ سے عہد کر لیا ہو یعنی لا الٰہ
الا اللہ کہا ہو۔
یعنی مومن کے سوا کوئی کسی کی شفاعت نہ کر سکیگا

اِلَّا لِمَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا یعنی اِلَّا
الْمُؤْمِنِیْنَ کَذَا فِی الْمَعَالِمِ اَوْ اِلَّا مَنْ لِتَّخَذَ
اِذْنًا فِیْهَا لِقَوْلِهٖ تَعَالٰی لَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ
اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ مِنْ قَوْلِهِمْ عَهِدَ
الْاَمِیْرُ اِلٰی فُلَانٍ بِکَذَا اَیْ اَمَرَهٗ بِهٖ (قاضی بیضاوی)
اَیْ یَشْفَعُ اِلَّا الْمَامُوْرُ بِالشَّفَاعَةِ مِنْ اَهْلِ
الْاِیْمَانِ کَذَا فِی الْعُیُوْنِ اَخْرَجَ الطَّبْرَانِیُّ
فِی الْاَوْسَطِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ
قَالَ قَالَ النَّبِیُّ عَلَیْهِ السَّلَامُ مَنْ جَاءَ بِالصَّلٰوةِ
الْخَمْسِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ قَدْ حَافَظَ عَلٰی وُضُوْئِهَا
وَمَوَاقِیْتِهَا وَرُکُوْعِهَا وَسُجُوْدِهَا لَمْ یَنْقُصْ مِنْهَا
شَیْئًا فَلَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰی عَهْدٌ اَنْ لَّا یُعَذِّبَهٗ
وَمَنْ جَاءَ وَقَدِ انْتَقَصَ مِنْهَا شَیْئًا فَلَیْسَ لَهٗ ۲۹۸
عَهْدٌ اِنْ شَاءَ رَحِمَهٗ وَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهٗ (کذا فی الدر)

اور بعض علماء نے یہ معنی بیان کئے ہیں کہ شفاعت
صرف لا الٰہ الا اللہ کہنے والے کی ہوگی یعنی مومنوں کی
(معالم) یا صرف وہ شخص شفاعت کر سکیگا جسے خدا
کی طرف سے اجازت ہوگی (لا تنفع الشفاعۃ الا من اذن لہ
الرحمٰن) علاوہ عرب میں عہد بمعنی امر ہے (قاضی بیضاوی)
یعنی مامور با شفاعت کے سوا کوئی اہل ایمان شفاعت
نہ کریگا (عیون) امام طبرانی اوسط میں ابو ہریرہ رضی اللہ
عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
فرمایا کہ قیامت کے دن جسکی ایسی نمازیں ہوں گی
جن سے وضو اور اوقات اور رکوع اور سجود وغیرہ
کا پورا لحاظ رکھا ہوگا خدائے تبارک و تعالیٰ کا عہد
ہے کہ ایسے شخص کو عذاب نہ کریگا۔ اور جو ناقص نمازیں
لائیگا تو پروردگار کا عہد نہیں۔ اگر وہ چاہے
بخشیگا ورنہ عذاب کریگا (کذا فی الدر)

واقعہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور حضرت اسمٰعیل ذبیح اللہ اور ذکر قربانی و سخاوت وغیرہ

وَقَالَ اِنِّیْ ذَاهِبٌ اِلٰی رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ رَبِّ
هَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝ فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ
حَلِیْمٍ ۝ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْیَ قَالَ یٰبُنَیَّ
اِنِّیْۤ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْۤ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ
مَاذَا تَرٰی قَالَ یٰۤاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ
سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ
فَلَمَّاۤ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِیْنِ

حضرت ابراہیم نے کہا میں موجب حکم الٰہی شام کی
طرف جاتا ہوں وہ مجھے راہنمائی کریگا پھر عرض کی اے
پروردگار مجھے نیک اولاد دے ہمنے اُسے نیک حلیم کی بشارت دی جب
وہ لڑکا انکے ساتھ کام کاج کے لائق ہوا تو کہا اے بیٹا میں نے
خواب دیکھا ہے کہ تجھے ذبح کرتا ہوں تیرا کیا ارادہ ہے
جواب دیا اے باپ حکم بجا لاؤ۔ انشاء اللہ مجھے
صابر پاؤ گے جب ان دونوں نے خدا کا حکم مان لیا اور

وَنَادَيْنَاهُ أَنْ يَا إِبْرَاهِيمُ قَدْ صَدَّقْتَ

الرُّؤْيَا إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ

قِيلَ سَبَبُهُ ذَبْحُ اسْمٰعِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

أَنَّهُ قَرَّبَ أَلْفَ شَاةٍ وَثَلٰثَ مِائَةِ بَقَرَةٍ وَ

مِائَةَ بَدَنَةٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَتَعَجَّبَ النَّاسُ

وَالْمَلٰئِكَةُ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ

السَّلَامُ كُلُّ مَا قُرِّبَ لَيْسَ بِشَيْءٍ عِنْدِي وَاللّٰهِ

لَوْ كَانَ لِي ابْنٌ لَأَذْبَحَنَّهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

وَأَتَقَرَّبُ بِهِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى فَلَمَّا قَالَ إِبْرَاهِيمُ

عَلَيْهِ السَّلَامُ هٰذَا الْقَوْلَ مَضٰى عَلَيْهِ زَمَانٌ

فَنَسِيَ هٰذَا الْقَوْلَ فَلَمَّا جَاءَ إِلَى الْأَرْضِ

الْمُقَدَّسَةِ سَأَلَ رَبَّهُ الْوَلَدَ فَأَجَابَ اللّٰهُ

دُعَاءَهُ وَبَشَّرَهُ بِالْوَلَدِ وَوَلَدَتْهُ أُمُّهُ فَلَمَّا

بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ أَيْ لَمَّا صَلَحَ أَنْ يَمْشِيَ مَعَهُ

وَهُوَ ابْنُ سَبْعِ سِنِينَ وَقِيلَ ابْنُ ثَلٰثَ

عَشَرَ سَنَةً وَلَفْظُ مَعَهُ لِلْبَيَانِ يَعْنِي لَمَّا

بَلَغَ الْحَدَّ الَّذِي يَقْدِرُ فِيهِ عَلَى السَّعْيِ قِيلَ

لَهُ فِي نَوْمِهِ أَوْفِ نَذْرَكَ ۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا لَمَّا

كَانَتْ لَيْلَةُ التَّرْوِيَةِ وَنَامَ رَأٰى فِي الْمَنَامِ

مَنْ يَقُولُ يَا إِبْرَاهِيمُ أَوْفِ نَذْرَكَ فَلَمَّا

أَصْبَحَ أَخَذَ يَتَرَدَّى أَيْ يَتَفَكَّرُ أَهُوَ

مِنَ اللّٰهِ أَمْ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلِذَا سُمِّيَ يَوْمُ

التَّرْوِيَةِ فَلَمَّا أَمْسٰى رَأٰى ثَانِيًا فِي الْمَنَامِ

فَلَمَّا أَصْبَحَ عَرَفَ أَنَّهُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذَا سُمِّيَ

ابراہیمؑ نے حضرت اسمٰعیل کو پیشانی کے بل لٹا دیا تو ہم نے
پکارا اے ابراہیم تو نے خواب سچا کر دکھایا ہم نیکوکاروں کو ایسی ہی جزا دیا
کرتے ہیں بعض کہتے ہیں کہ حضرت اسمٰعیل کو ذبح کرنیکا سبب یہ تھا
کہ آپ نے ایک دفعہ ہزار بکری اور تین سو گائیں اور سو
اونٹ قربانی کئے لوگوں اور فرشتوں نے تعجب
کیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا یہ کچھ حقیقت
نہیں رکھتے بخدا اگر میرا بیٹا ہو تو میں اسے بھی فی سبیل
اللہ ذبح کردوں مدت کے بعد آپ یہ بات بھول گئے
اور جب بیت المقدس پہنچے تو پروردگار سے
بیٹے کے لئے دعا کی ۔

پروردگار نے اسے قبول فرما کر بیٹے کی
خوش خبری دی اور حضرت اسمٰعیل علیہ ۲۹۵
السلام پیدا ہوئے ۔

جب وہ جوان ہوئے (یعنی سات سال کے)
اور بقول بعض تیرہ سال کے) لفظ معہ بیان کے
لئے ہے یعنی جب حضرت ابراہیم علیہ السلام
کے ساتھ چلنے پھرنے لگے تو آپ نے خواب میں
دیکھا کوئی کہتا ہے (اپنی نذر پوری کرو)

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ آپ نے
ذوالحجہ کی آٹھویں تاریخ رات کو خواب دیکھا کہ اے
ابراہیم اپنی نذر پوری کرو ۔

صبح کو آپ سوچنے لگے کہ یہ خواب من اللہ ہے
یا شیطانی اس لئے اس دن کا نام ترویہ رکھا گیا پھر
دوسری رات یہی خواب دیکھا صبح کو معلوم ہو گیا
کہ یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے اس لئے اسکا نام

ذٰلِكَ الْيَوْمُ يَوْمَ عَرَفَةَ وَاسْمُ ذٰلِكَ الْمَكَانِ
عَرَفَاتٌ ثُمَّ رَاٰى فِي لَيْلَةِ الثَّالِثَةِ مِثْلَهُ فَهَمَّ
بِنَحْرِهٖ وَلِذَا سُمِّيَ يَوْمُ النَّحْرِ فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ
يَّذْهَبَ بِاِسْمٰعِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلَى النَّحْرِ قَالَ
اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِهَاجَرَ وَهِيَ اُمُّ اِسْمٰعِيْلَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ اَلْبِسِيْ اِبْنَكِ اِسْمٰعِيْلَ اَحْسَنَ
ثِيَابِهٖ فَاِنِّيْ ذَاهِبٌ بِهٖ اِلَى الضِّيَافَةِ فَاَلْبَسَتْهُ
اُمُّهُ وَدَهَنَتْهُ وَرَجَّلَتْ شَعْرَ رَاْسِهٖ فَحَمَلَ
اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَبْلًا وَّسِكِّيْنًا وَّذَهَبَ
مَعَهٗ اِلٰى جَانِبِ مِنًى وَّلَمْ يَكُنْ اِبْلِيْسُ عَلَيْهِ
اللَّعْنَةُ مِنْ يَّوْمِ خَلَقَهُ اللّٰهُ اَشْغَلَ وَلَا اَكْثَرَ
تَرَدُّدًا مِّنْهُ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ فَكَانَ اِسْمٰعِيْلُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ يَعْدُوْ اَمَامَ اَبِيْهِ فَجَاءَ ۳۰۰
اِبْلِيْسُ يَقُوْلُ لِاَبِيْهِ اَلَا تَرٰى اِعْتِدَالَ
قَامَتِهٖ وَحُسْنَ وَجْهِهٖ وَلَطَافَتَهٗ فَسَحَبَهٗ
فَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَعَمْ وَلٰكِنْ
اُمِرْتُ بِذٰلِكَ فَلَمَّا اَيِسَ مِنْهُ جَاءَ اِلٰى هَاجَرَ
فَقَالَ كَيْفَ تَقْعُدِيْنَ وَقَدْ ذَهَبَ اِبْرَاهِيْمُ بِابْنِكِ
لِيَذْبَحَهٗ قَالَتْ لَا تَكْذِبْ عَلَيَّ هَلْ رَاَيْتَ
اَبًا يَّذْبَحُ اِبْنَهٗ فَقَالَ لِاَجْلِ ذٰلِكَ اَخَذَ الْحَبْلَ
وَالسِّكِّيْنَ قَالَتْ لِاَيِّ شَيْءٍ يَّذْبَحُهٗ قَالَ يَزْعُمُ
اَنَّهٗ اَمَرَهٗ رَبُّهٗ بِذٰلِكَ فَقَالَتْ نَبِيٌّ لَّا يُؤْمَرُ
بِالْبَاطِلِ وَاَنَا الْفِدٰى لِاَمْرِهٖ رُوْحِيْ فَكَيْفَ
بِوَلَدِيْ فَلَمَّا اَيِسَ مِنْهَا جَاءَ اِلٰى
اِسْمٰعِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ اِنَّكَ تَفْرَحُ

عرفہ کہا گیا اور اس مقام کا نام عرفات پڑ گیا - پھر تیسری رات بھی یہی خواب دیکھا - اور آپ ذبح پر آمادہ ہو گئے اس لئے اس دن کو یوم النحر کہتے ہیں جب آپ انہیں ذبح کے لئے لے گئے -

تو آپ نے انکی والدہ ہاجرہ سے کہا اسے عمدہ لباس پہنا دو - کیوں کہ ہم ضیافت پر جاتے ہیں انہوں نے عمدہ کپڑے پہنائے - اور تیل وغیرہ لگا کر کنگھی کی حضرت ابرہیم علیہ السلام نے اپنے ساتھ رسی اور چھری اٹھالی اور چلے - اور شیطان اس دن نہایت متفکر تھا - اور سوچتا تھا کہ کس طرح خلل ڈالوں

حضرت ابرہیم علیہ السلام اپنے بیٹے کے آگے دوڑے جا رہے تھے شیطان نے آ کر حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا کہ تم ان کے قد و قامت صورت و سیرت نہیں دیکھتے -

آپ نے فرمایا دیکھتا ہوں لیکن مجھے پروردگار نے حکم کیا ہے - مایوس ہو کر حضرت اسمعیل کی والدہ کے پاس آیا اور کہا تو کس طرح بیٹھی ہے حالانکہ ابرہیم تیرے بیٹے کو ذبح کرنے لے گئے ہیں انہوں نے جواب دیا جھوٹ مت کہو کیا باپ بیٹے کو ذبح کر سکتا ہے - اس نے کہا اسی لئے رسی اور چھری ساتھ لے گئے ہیں انہوں نے پوچھا کیوں ذبح کرتے ہیں کہا اللہ کا حکم سمجھ کر انہوں نے کہا پیغمبر کو باطل حکم نہیں ہوتا جسمیں خدا کے حکم پر قربان ہے میرا بیٹا کیا میری جان بھی مایوس ہو کر حضرت اسمٰعیل کے پاس آیا - کہ تو خوشی سے

وَتَلْعَبُ مَعَ اَبِیْكَ مَعَ حَبْلٍ وَسِكِّیْنٍ یُرِیْدُ اَنْ یَّذْبَحَكَ
فَقَالَ لَا تَكْذِبُ عَلٰی لِمَ یُرِیْدُ یَذْبَحُنِیْ اَبِیْ قَالَ یَزْعَمُ
اَنَّهٗ اَمَرَهٗ رَبُّهٗ بِذٰلِكَ فَقَالَ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا
لِاَمْرِ رَبِّیْ فَلَمَّا اَرَادَ اِبْلِیْسُ اَنْ یَّاْتِیَ كَلَامًا
اُخْرٰی نَقَفَ اِسْمٰعِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ حَجَرًا مِّنَ
الْاَرْضِ وَرَمَاهُ بِهٖ فَفَقَاَ عَیْنَهُ الْیُسْرٰی
فَذَهَبَ اِبْلِیْسُ خَائِبًا وَّخَاسِرًا فَاَوْجَبَ اللّٰهُ
لَنَا رَمْیَ الْجِمَارِ فِیْ ذٰلِكَ الْمَوْضِعِ لِطَرْدِ
الشَّیْطَانِ وَاقْتِدَاءً بِاِسْمٰعِیْلَ بْنِ خَلِیْلِ
الرَّحْمٰنِ حَتّٰی بَلَغَا اِلَی الْمَنٰی قَالَ اِبْرَاهِیْمُ
عَلَیْهِ السَّلَامُ لِوَلَدِهٖ یٰبُنَیَّ اِنِّیْ اَرٰی
فِی الْمَنَامِ اَنِّیْ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی
اَیْ هَبْ لِیَ الَّذِیْ تَرٰی هَلْ تَصْبِرُ لِاَمْرِ
اللّٰهِ اَوْ تَسْئَلُ الْعَفْوَ قَبْلَ الْفِعْلِ فَهٰذَا
امْتِحَانٌ مِّنْ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ لِوَلَدِهٖ
هَلْ یُجِیْبُهٗ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ اَوْ لَا قَالَ یٰۤ
اَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ
مِنَ الصّٰبِرِیْنَ عَلٰی مَاۤ اُمِرْتَ بِهٖ مِنَ الذَّبْحِ
فَلَمَّا سَمِعَ اِبْرَاهِیْمُ كَلَامَ وَلَدِهٖ عَرَفَ
اَنَّهٗ اسْتَجَابَ اللّٰهُ دُعَاءَهٗ حِیْنَ دَعَا اللّٰهَ
بِقَوْلِهٖ رَبِّ هَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ فَحَمِدَ
اللّٰهَ كَثِیْرًا ثُمَّ قَالَ اِسْمٰعِیْلُ عَلَیْهِ
السَّلَامُ لِاَبِیْهِ یٰۤاَبَتِ اُوْصِیْكَ اَنْ
تَرْبِطَ یَدَیَّ كَیْلَا اَضْطَرِبَ فَاُوْذِیَكَ وَ
اَنْ تَجْعَلَ وَجْهِیْ عَلَی الْاَرْضِ كَیْلَا تَنْظُرَ

کھیلتا ہے حالانکہ تیرے باپ کے پاس چھری اور
رسی ہے وہ تجھے ذبح کرنا چاہتے ہیں فرمایا جھوٹ
مت کہو وہ مجھے کیوں ذبح کرینگے کہا انکا گمان ہے
کہ اللہ کا حکم ہے فرمایا میرا سر آنکھوں پر پھر شیطان
نے کچھ اور کہنا چاہا۔ تو حضرت اسمعیل علیہ السلام نے
کنکری مار کر اسکی بائیں آنکھ پھوڑ دی
شیطان ناکامیاب ہو کر واپس چلا گیا۔ اُس سے
حج میں کنکریوں کا مارنا طرف شیطان اور حضرت
اسمعیل بن خلیل الرحمن کی اقتدا کے لئے ہے پھر جب
یہ جب وہ دونوں منیٰ میں پہنچے۔ تو حضرت ابراہیم
علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو فرمایا۔ اے بیٹا
میں خواب میں تجھے ذبح کرتے دیکھتا ہوں پس تو
۳۰۱ کیا کہتا ہے کیا صبر کرتے ہو یا معافی چاہتے ہو
یہ امتحان لیا ہے آیا قبول کرتے ہیں یا نہیں
انہوں نے کہا حکم بجا لاؤ۔ مجھے انشاء اللہ صابرین
میں سے پاؤ گے
جب آپ نے یہ بات سنی تو سمجھ لیا کہ میری دعا
اللہ تعالیٰ نے قبول کی تھی۔ جو یہ کہا تھا کہ مجھے نیک
بچہ دے۔
پس پروردگار کا شکریہ بجا لائے۔ پھر حضرت
اسمعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے باپ کو
وصیتًا فرمایا۔
(۱) اے باپ میرے ہاتھ پاؤں باندھ لینا تاکہ
تڑپ نہ سکوں۔ اور آپ کو تکلیف ہو۔
(۲) میرا منہ زمین کی طرف کر لینا تاکہ منہ دیکھ کر

الی وجهی فترحمنی واکفف عنی ثیابك
کیلا یلطخك شیء من دمی وینقص اجری
وتراه امی فتحزن واشحذ شفرتك و
واسرع امرارها علی حلقی لیکون اهون
فان الموت شدید وان تذهب بقمیصی الی
امی تذکرة لها منی وسلم علیها وقل لها اصبری
علی امر الله ولا تخبرها کیف ذبحتنی وکیف
ربطت یدی ولا تدخل الصبیان علی
امی کیلا یتجدد حزنها علی واذا
رایت غلاما مثلی فلا تنظر الیه حتی لا
تجزع ولا تحزن فقال ابراهیم
علیه السلام نعم العون انت یا ولدی
علی امر الله تعالی فلما اسلما ای استسلما
وانقادا لامر الله تعالی وتله للجبین ای
صرعه علی شقه کالشاة للمذبح وقیل کبه
علی وجهه باشارته کیلا یری منه ما یورث
رقة تحول بینه وبین امر الله تعالی و
کان ذلك عند الصخرة من منی وقیل
الموضع المشرف ووضع السکین علی
حلق ولده فعالجه بشدة وقدرة فلم یقدر
علی قطعه وقد کشف الله الغطاء عن اعین
ملئکة السموات والارض فلما راوا
ان ابراهیم علیه السلام یذبح ابنه
اسمعیل علیه السلام خروا له سجدا
فقال الله تعالی انظروا الی عبدی

رحم نہ کھاؤ۔
(۳) اپنا کپڑا اچھا کر ذبح کرنا تاکہ آپکا کپڑا خون آلودہ دیکھکر میری ماں غم نہ کرے۔
(۴) چھری جلدی چلانا۔ تاکہ آسانی ہو۔ کیونکہ موت بڑی سخت چیز ہے۔
(۵) بطور یادگار میری قمیص میری ماں کو دینا
(۶) اسے کہنا کہ خدا کے حکم پہ صبر کرے
(۷) اُسے نہ بتانا کہ اس طرح باندھا اور اسطرح ذبح کیا۔ (۸) اسکے پاس عموماً بچوں کو نہ آنے دینا تاکہ میرے فقدپر غمگین نہ ہو۔
(۹) جب آپ میرا ہمشکل دیکھیں تو اسکیطرف پھر نہ دیکھنا کہ غم نہ ہو یہ سنکر آپنے فرمایا تو خدا کے کام میں میرا پورا مددگار ہے۔

جب وہ دونو حکم الہی کے بجالانے پر تیار ہو گئے۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسمٰعیل کو بکری کی طرح لٹایا۔ بعض کہتے ہیں چہرے کے بل لٹایا تاکہ رحم نہ کھا جائیں اور اللہ کے حکم سے قاصر رہجائیں۔ یہ بات منی کے قریب اونچی جگہ تھی۔ اور چھری اُنکے حلق پر رکھی اور بہت زور لگایا مگر چھری کاٹ نہ سکی تو پروردگار نے سب فرشتوں کو دکھا دیا جب انہوں نے دیکھ لیا کہ آپ بیٹے کو ذبح کر رہے ہیں۔ تو سب سجدے میں گر پڑے۔ اللہ تعالی نے فرمایا۔ دیکھ لو میرا بندہ اپنے بچے کے حلق پر کس طرح چھری کو چلا رہا ہے۔

كَيْفَ يَمُرُّ السِّكِّيْنُ عَلٰى حَلْقِ وَلَدِهٖ لِاَجْلِ رِضَائِيْ
وَاَنْتُمْ قُلْتُمْ حِيْنَ قُلْتُ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ
خَلِيْفَةً قَالُوْا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا
وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ
لَكَ ثُمَّ قَالَ اِسْمٰعِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا اَبَتِ
حُلَّ يَدَيَّ وَرِجْلَيَّ حَتّٰى لَا يَرَانِي اللّٰهُ مُكْرَهًا
اَيْ فِيْ طَاعَةِ اَمْرِهٖ بَلْ ضَعِ السِّكِّيْنَ
عَلٰى عُنُقِيْ لِيَعْلَمَ الْمَلٰئِكَةُ اَنَّ ابْنَ الْخَلِيْلِ مُطِيْعٌ
لِلّٰهِ وَلِاَمْرِهٖ بِالْاِخْتِيَارِ فَحَلَّ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ
بِلَا وِثَاقٍ وَحَوَّلَ وَجْهَهٗ اِلَى الْاَرْضِ فَاَمَرَّ
السِّكِّيْنَ بِجَمِيْعِ قُوَّتِهٖ فَانْقَلَبَ السِّكِّيْنُ وَ
لَمْ يَقْطَعْ بِاِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَقَالَ اِسْمٰعِيْلُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا اَبَتِ ضَعُفَتْ قُوَّتُكَ بِسَبَبِ
مَحَبَّتِكَ لِيْ فَلَا تَقْدِرُ عَلٰى ذَبْحِيْ فَضَرَبَ
بِالسِّكِّيْنِ الْحَجَرَ فَصَارَ الْحَجَرُ نِصْفَيْنِ فَقَالَ
اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ تَقْطَعُ الْحَجَرَ
لِمَ لَا تَقْطَعُ اللَّحْمَ فَتَكَلَّمَ السِّكِّيْنُ بِاَمْرِ
اللّٰهِ تَعَالٰى يَا اِبْرَاهِيْمُ اَنْتَ تَقُوْلُ اقْطَعْ وَاِلٰهُ
الْعٰلَمِيْنَ يَقُوْلُ لَا تَقْطَعْ فَكَيْفَ اَفْعَلُ
اَلِيْكَ عَاصِيًا لِرَبِّكَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى
وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰۤاِبْرٰهِيْمُ قَدْ صَدَّقْتَ
الرُّؤْيَا فِيْمَا رَاَيْتَ مِنَ الرُّؤْيَا يَا نَظْهَرَ
لِعِبَادِيْ اِنَّكَ اِخْتَرْتَ رِضَائِيْ عَلٰى حُبِّ
وَلَدِكَ وَكُنْتَ فِيْ ذٰلِكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ
اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ اَيِ الْمُطِيْعِيْنَ

صرف میری رضا کے لئے۔ حالانکہ جب میں نے تمہیں
کہا تھا۔ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً تو تم نے کہا
تھا۔ اَتَجْعَلُ فِیْھَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْھَا وَیَسْفِکُ الدِّمَآءَ
وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِکَ وَنُقَدِّسُ لَکَ پھر حضرت اسمٰعیل
علیہ السلام نے فرمایا اے باپ میرے ہاتھ پاؤں
کھول دے اللہ تعالیٰ مجھے مکروہ یا مجبور نہ دیکھے
مجھے کھولکر میری گردن پر چھری رکھ دو تاکہ مجھے فرشتے
دیکھ لیں۔ کہ خلیل اللہ کا بیٹا فرمانبردار ہے
چنانچہ یہی کھول دی گئی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام
نے گردن پر چھری رکھکر تمام زور لگایا۔ مگر کچھ نہ
بنا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام بولے۔ اے باپ
شائد محبت کی وجہ سے آپ کی قوت ضعیف ہوگئی
۳۰۳ ہے اس لئے آپ ذبح نہیں کر سکتے۔ آپ نے
پتھر پر چھری ماری پتھر دو ٹکڑے ہوگیا۔
حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا۔ پتھر
کاٹتی ہے اور گوشت نہیں کاٹتی۔ اللہ کے
حکم سے چھری نے ہمکلام ہو کر کہا۔ آپ فرماتے
ہیں کاٹو۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مت کاٹو
اس کی نافرمانی کر کے آپ کے حکم کو کس طرح بجا
لاؤں پھر اللہ تعالیٰ نے پکار کر فرمایا۔ اے
ابراہیم (علیہ السلام) تو نے خواب پر عمل کیا
اور لوگوں پر ظاہر ہوگیا۔ کہ تو نے اپنے بچے
کی محبت پر میری رضا کو ترجیح دی۔ اور تو
محسنوں میں سے ہوگیا ہم محسنوں
کو ایسی ہی جزا دیا کرتے ہیں

لِأَمْرِي إِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلَاءُ الْمُبِينُ أَيِ الذَّبْحُ
هُوَ الْاِخْتِيَارُ الظَّاهِرُ أَوِ الْاِبْتِلَاءُ الْمُبِينُ
الَّذِي يَتَمَيَّزُ فِيهِ الْمُخْلِصُ مِنْ غَيْرِهِ أَوِ الْمِحْنَةُ
الْبَيِّنَةُ الصُّعُوبَةِ إِذْ لَا شَيْءَ أَصْعَبُ مِنْهَا
وَفَدَيْنَاهُ أَيْ خَلَّصْنَا الْمَأْمُورَ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ
مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ الْكَبْشُ الَّذِي قَرَّبَهُ هَابِيلُ
وَتُقُبِّلَ مِنْهُ وَكَانَ فِي الْجَنَّةِ حَيًّا حَتّٰى فُدِيَ
بِهِ إِسْمٰعِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَانَ عَظِيمَ الْجِسْمِ
وَقَدْ أَتَى جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَعَ الْكَبْشِ
حَتّٰى رَأَى إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُعَالِجُ بِالسِّكِّينِ حَلْقَ
إِسْمٰعِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ
السَّلَامُ تَعْظِيمًا لِلّٰهِ تَعَالٰى وَتَعَجُّبًا لِإِبْرَاهِيمَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ ۳۰۴
عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ
فَقَالَ إِسْمٰعِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اللّٰهُ أَكْبَرُ
وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ فَبَقِيَ هٰذَا التَّكْبِيرُ وَالذَّبْحُ وَاجِبًا
لَنَا فِي أَيَّامِ النَّحْرِ اقْتِدَاءً بِإِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ
الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَوْ تَمَّتْ تِلْكَ الذَّبِيحَةُ لَصَارَتْ سُنَّةً وَذَبَحَ النَّاسُ أَبْنَاءَهُمْ وَقَدِ اسْتَشْهَدَ أَبُو حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ بِهٰذِهِ الْآيَةِ فِيمَنْ نَذَرَ بِذَبْحِ وَلَدِهِ أَنَّهُ يَلْزِمُهُ بِذَبْحِ شَاةٍ

رُوِيَ أَنَّ إِسْمٰعِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ يَا أَبَتِ سَخِيٌّ أَمْ أَنَا فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

بیشک ظاہر اور بھاری امتحان تھا۔ جس سے خالص اور غیر خالص جُدا جُدا ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ بیٹے کے ذبح سے اور کوئی شئے مشکل نہیں ہے۔ اس کے عوض بڑی قربانی عنایت کی۔ اور وہ مینڈھا تھا۔ جو ہابیل نے قربانی دیا تھا۔ اور وہ قبولیت کے باعث جنت میں پھرتا تھا۔ اُسے حضرت جبرائیل علیہ السلام جنت سے لائے اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے فدیہ میں ذبح کردیا۔

جبرائیل علیہ السلام نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بیٹے کے گلے پر چھری چلاتے دیکھکر ان کی تعظیم اور تعجب کی وجہ سے اللہ اکبر اللہ اکبر کہا

اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ و اللہ اکبر کہا۔ اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے کہا۔ اللہ اکبر و للہ الحمد۔ یہی تکبیر ہمارے لئے بھی ایام نحر میں مقرر ہو گئی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں اگر یہ قربانی پوری ہو جاتی تو سنت ہو جاتی اور لوگ اپنے بچوں کو ذبح کیا کرتے اسی آیت سے استدلال ہے امام ابو حنیفہ رح کا اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے نذر مانی کہ اپنے بچہ کو قربان کریگا تو وہ اسکے عوض میں دنبہ ذبح کرے۔ روایت ہے کہ اسمٰعیل علیہ السلام نے حضرت ابراہیم کو کہا آپ سخی ہیں یا میں حضرت ابراہیم علیہ السلام

اَنَا فَقَالَ اِسْمٰعِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ بَلْ اَنَا لِاَنَّ
لَکَ اَبْنَاءٌ اُخَرُ وَلَیْسَ لِیْ اِلَّا رُوْحٌ وَّاحِدٌ
قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنَا اَسْخٰی مِنْکُمَا حَیْثُ اَعْطَیْتُ
الْفِدَاءَ لَکُمَا اَنَا نَجَّیْتُکُمَا مِنْ عَذَابِ الذَّبْحِ

(مشکوٰۃ الانوار)

رُوِیَ اَنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ تَعَجَّبَتْ مِنْ کَرَامَۃِ اِسْمٰعِیْلَ
عَلَیْہِ السَّلَامُ عِنْدَ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ حَیْثُ بَعَثَ
کَبْشًا مِّنَ الْجَنَّۃِ عَلٰی عُنُقِ جِبْرَائِیْلَ عَلَیْہِ
السَّلَامُ فِدَآءً لَّہٗ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَوَعِزَّتِیْ
وَجَلَالِیْ لَوْ اَنَّ جَمِیْعَ الْمَلٰٓئِکَۃِ حَمَلُوْا عَلٰی
اَعْنَاقِہِمْ فِدَاءً لَّہٗ لَمَا کَانَ مُکَافَاتٌ لِقَوْلِہٖ
یٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ شَآءَ
اللّٰہُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ قِیْلَ لَمَّا رَاٰی اِبْرٰہِیْمُ
عَلَیْہِ السَّلَامُ الرُّؤْیَا اَوَّلًا اَخْتَارَ مِائَۃً مِّنَ
الْغَنَمِ مِنْ اَسْمَنِہَا فَذَبَحَہَا فَجَآءَتِ النَّارُ
فَاَکَلَتْہَا فَظَنَّ اَنَّہٗ قَدْ وَفّٰی فَلَمَّا رَاٰی
ثَانِیًا عَرَفَ اَنَّہٗ مِنَ اللّٰہِ وَاخْتَارَہٗ مِائَۃً
مِّنَ الْاِبِلِ مِنْ اَسْمَنِہَا فَذَبَحَہَا فَجَآءَتْ
نَارٌ فَاَکَلَتْہَا فَظَنَّ اَنَّہٗ قَدْ وَفّٰی فَلَمَّا رَاٰی
ثَالِثًا کَاَنَّ قَائِلًا یَّقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی
یَاْمُرُکَ اَنْ تَذْبَحَ وَلَدَکَ اِسْمٰعِیْلَ فَانْتَبَہَ
وَضَمَّ اِبْنَہٗ اِلٰی نَفْسِہٖ وَبَکٰی حَتّٰی اَصْبَحَ

(مجالس الانوار)

قِیْلَ لَمَّا اتَّخَذَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِبْرٰہِیْمَ عَلَیْہِ
السَّلَامُ خَلِیْلًا قَالَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ یَا رَبِّ

نے فرمایا میں ہوں اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے کہا
میں ہوں کیونکہ آپکے اور بھی بیٹے ہیں۔ اور میں صرف
اکیلا جان کے سوا کچھ بھی نہیں رکھتا ہوں پروردگار
نے فرمایا میں تم دونوں سے زیادہ سخی ہوں جس نے
فدیہ دیکر تمہاری جان کو ذبح سے بچایا (مشکوٰۃ الانوار)
روایت ہے کہ فرشتوں نے حضرت اسمٰعیل علیہ
السلام کی عظمت دیکھکر اللہ تعالےٰ سے
جبرائیل علیہ السلام کی گردن پر جنت سے دنبہ بھیجدیا
تعجب کیا۔ پروردگار نے فرمایا قسم ہے عزت اور
جلال کی اگر تمام فرشتے اسیطرح فدیہ بنکر آئیں
تو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے اس قول کی برابری
نہیں کر سکتے یعنی یٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ شَآءَ
اللّٰہُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ
السلام نے جب پہلے خواب دیکھا تو سو عمدہ اور موٹی ۳۰۵
بکری لیکر ذبح کی چنانچہ اسے آگ آکر نگل گئی۔ آپ نے
سمجھا کہ حکم ادا ہو گیا ہے پھر جب دوسری بار دیکھا
تو اسے منجانب اللہ سمجھ لیا تو سو عمدہ اور موٹے اونٹ
لیکر ذبح کئے اسیطرح اسے بھی آگ نگل گئی آپ نے
سمجھا کہ نذر پوری ہو گئی ہے پھر تیسری دفعہ آواز
سنی کہ خدا تعالیٰ تمہیں اسمٰعیل علیہ السلام کے ذبح
کا حکم فرماتا ہے چنانچہ آپ جاگ اٹھے اور بیٹے کو
سینے سے لگا کر خوب صبح تک روئے

(مجالس الاسرار)

بعض کہتے ہیں کہ جب پروردگار نے آپکو خلیل اللہ
کے نام سے موسوم فرمایا تو فرشتے بولے الٰہی

اَنَّ لَهٗ مَالًا وَّ وَلَدًا وَّ زُمْرَةً فَكَيْفَ يَكُوْنُ خَلِيْلًا
لِّلصَّمَدِ هٰذِهِ الشَّوَاغِلُ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَا
يَنْظُرُوْا اِلٰى صُوْرَةِ عَبْدِيْ وَلَا اِلٰى مَالِهٖ بَلْ اِلٰى
قَلْبِهٖ وَاَعْمَالِهٖ وَلَيْسَ فِيْ قَلْبِ خَلِيْلِيْ مَحَبَّةٌ
لِغَيْرِيْ وَلَوْ شِئْتُمْ اِذْهَبُوْا اِلَيْهِ وَجَرِّبُوْهُ
فَجَاءَ جِبْرَائِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ صُوْرَةِ
بَنِيْ اٰدَمَ وَكَانَ لِاِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
اِثْنَا عَشَرَ اَلْفَ كَلْبِ الصَّيْدِ فِيْ حِفْظِ الْغَنَمِ
وَقِسْ عَلَيْهَا عَدَدَ اَغْنَامِهٖ وَلِكُلِّ كَلْبٍ طَوْقٌ
مِنْ ذَهَبٍ لِيَعْلَمَ اَنَّ الدُّنْيَا نَجِسَةٌ وَّ النَّجِسُ
لَا يَصْلُحُ اِلَّا لِلنَّجِسِ وَكَانَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ
السَّلَامُ عَلٰى تَلٍّ مُّرْتَفِعٍ يَنْظُرُ الْاَغْنَامَ فَسَلَّمَ
عَلَيْهِ جِبْرَائِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَهٗ ۳۰۶
لِمَنْ هٰذَا قَالَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِلّٰهِ
وَلٰكِنَّ لَانَ يَدِيْ ثُمَّ قَالَ تَبَرَّعْ بِوَاحِدٍ
مِنْهَا فَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اُذْكُرِ
اللّٰهَ وَخُذْ ثُلُثَهَا فَقَالَ جِبْرَائِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ
ثُمَّ قَالَ اُذْكُرْهُ ثَانِيًا وَخُذْ نِصْفَهَا فَقَالَ
سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ
ثُمَّ قَالَ اُذْكُرْهُ ثَالِثًا وَخُذْ كُلَّهَا بِرُعَاتِهَا
وَكِلَابِهَا فَذَكَرَهٗ ثُمَّ قَالَ اُذْكُرْهُ رَابِعًا
وَاُقِرُّ لَكَ بِالرِّقِّ فَذَكَرَهٗ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى
يَا جِبْرَائِيْلُ كَيْفَ وَجَدْتَ خَلِيْلِيْ
فَقَالَ نِعْمَ الْخَلِيْلُ يَا رَبِّ فَنَادٰى اِبْرَاهِيْمُ

تھا اللہ اور مال اولاد والا ہے باوجود ان اشغال کے تیرے خلیل کیسے ہو سکتے ہیں جواب میں فرمایا۔ اس کے مال اور صورت پر نظر نہ رکھو۔ بلکہ اس کے دل اور اعمال کو دیکھو۔ کہ میرے دوست کے دل میں محبت بغیر میرے کسی کی نہیں۔ اگر تم چاہو جا کر آزما دو۔ تب حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور وہ آدمی کی صورت میں تھے۔ اس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارہ ہزار کتے شکاری اور بکریوں کے محافظ تھے اس قیاس سے بکریوں کی تعداد سمجھ لو ہر ہر کتے کے ایک ایک سونے کا طوق تھا کہ لوگ جان لیں کہ دنیا نجس ہے اور نجس شے نجس ہی کے لائق ہوا کرتی ہے اور آپ اونچے ٹیلے پر بکریاں دیکھ رہے تھے جبرائیل علیہ السلام نے سلام کیا اور کہا یہ ریوڑ کس کے ہیں آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے لیکن اس وقت میرے قبضے میں ہیں۔ پھر کہا ان میں سے ایک مجھے للہ دیدو فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ کا ذکر سنا دو۔ اور ایک تہائی لے لو جبرائیل علیہ السلام نے کہا سبوح قدوس ربنا ورب الملائکۃ والروح فرمایا پھر کہو۔ اور باقی نصف بھی لے لو کہا سبوح قدوس ربنا ورب الملئکۃ والروح فرمایا پھر کہو اور سب کے سب کتوں اور چرواہوں کے لیجاؤ۔ انہوں نے ذکر الٰہی سنایا۔ اور حضرت ابراہیم نے فرمایا۔ ایک مرتبہ اور سنا دو اور مجھے اپنا غلام بنالو۔ پروردگار نے فرمایا اے جبرائیل تو نے میرے دوست کو کیسا پایا کہا بہت اچھا دوست پھر ابراہیم

عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا رُعَاةَ الْغَنَمِ سُوقُوا الْغَنَمَ
خَلْفَ صَاحِبِهَا هٰذَا الْخَلِيلِ يُرِيدُ فَإِنَّكُمْ صِرْتُمْ
لَهُ فَأَحْضَرَ لِنَفْسِهِ جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
فَقَالَ يَا إِبْرَاهِيمُ لَا حَاجَةَ لِي فِي ذٰلِكَ وَأَنَا
جِئْتُ لِأُجَرِّبَكَ فَقَالَ أَنَا خَلِيلُ اللّٰهِ وَلَا أَسْتَرِدُّ
هِبَتِي مِنْكَ فَأَوْحَى اللّٰهُ تَعَالَى إِلَيْهِ أَنْ يَبِيعَهَا
وَيَشْتَرِيَ بِثَمَنِهَا الضِّيَاعَ وَالْعَقَارَ وَيَجْعَلَهَا
وَقْفًا يَأْكُلُ مِنْهُ الْفَقِيرُ وَالْغَنِيُّ إِلَى
يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۔ (مشکوۃ الانوار)

قِيلَ مَنْ مَلَكَ عِشْرِينَ مِثْقَالًا مِنَ الذَّهَبِ
أَوْ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ مِنَ الْفِضَّةِ بَعْدَ الْحَوَائِجِ
الْأَصْلِيَّةِ فَهُوَ غَنِيٌّ فَعَلَيْهِ الْأُضْحِيَةُ وَإِلَّا
فَلَا وَقِيلَ صَاحِبُ الضِّيَاعِ جَمِيعُ ضَيْعَةٍ وَهِيَ
الْأَرْضُ غَنِيٌّ لَوْ سَاوَتْ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ
وَصَاحِبُ الْكُرُومِ إِذَا سَاوَى مِائَتَيْ دِرْهَمٍ
فَهُوَ غَنِيٌّ بِالْاتِّفَاقِ لِأَنَّ الْكُرُومَ لَيْسَتْ مِنَ
الْحَوَائِجِ لِأَنَّ الْإِنْسَانَ قَدْ يَعِيشُ بِغَيْرِ
الْفَاكِهَةِ (زبدۃ الواعظین)

علیہ السلام نے پکار کر کہا اے چرواہو بکریاں ہانک لو جہاں یہ چاہے لیجاؤ کیونکہ تم اور یہ سب اسکی ملک ہوگئے ہو ۔ اس وقت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا میں تصرف آزمائش کے واسطے آیا تھا ورنہ مجھے کوئی حاجت نہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا میں خلیل اللہ ہوں ہبہ واپس نہ لوں گا ۔ پروردگار نے حکم کیا اُسے بیچکر اُس کی قیمت سے زمین وغیرہ خرید لو اور فقیروں اور امیروں کے لئے قیامت تک وقف کردو (مشکوۃ الانوار)

کہتے ہیں جو بیس مثقال سونے یا دوسو درہم چاندی کا بعد حوائج اصلیہ مالک ہو وہ غنی ہے اور اسپر قربانی واجب ہے ورنہ نہیں ۔
بعض کہتے ہیں اگر زمین دوسو درہم کے برابر ہو یا انگور کے درخت دوسو کے کسی کے قبضہ میں ہوں تو وہ بھی بالاتفاق غنی ہے ۔ کیونکہ انگور وغیرہ حاجت ضروریہ میں داخل نہیں کیونکہ انسان میوہ وغیرہ کے بغیر بھی گذران کر سکتا ہے ۳۰
(زبدۃ الواعظین)

واقعہ حضرت ایوب علیہ السلام اور امتحان اور اسکا اجر وغیرہ

وَاذْكُرْ عَبْدَنَا أَيُّوبَ إِذْ نَادَىٰ رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ
الشَّيْطَانُ بِنُصْبٍ وَعَذَابٍ
عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ وَجَدْتُ فِي التَّوْرَاةِ
أَرْبَعَةَ أَسْطُرٍ مُتَوَالِيَاتٍ أَحَدُهَا مَنْ قَرَأَ
كِتَابَ اللّٰهِ تَعَالَى فَظَنَّ أَنْ لَنْ يَغْفِرَ لَهُ فَهُوَ

یا رسول اللہ ہمارے بندے ایوب کا ذکر کرو جبکہ انہوں نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ مجھے شیطان نے رنج وعذاب میں ڈالا ہے
وہب بن منبہ سے روایت ہو ۔ کہا میں نے توراۃ میں برابر چار سطریں لکھی دیکھی ہیں ۔ (۱) کلام اللہ پڑھنے والا اگر یہ عقیدہ رکھے کہ اس کی مغفرت

فَهُوَ مِنَ الْمُسْتَهْزِئِيْنَ بِاٰيَاتِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَ
الثَّانِيْ مَنْ تَوَاضَعَ لِغَنِيٍّ لِغِنَاهُ فَقَدْ ذَهَبَ
ثُلُثَا دِيْنِهٖ وَالثَّالِثُ مَنْ حَزِنَ عَلٰى مَا فَاتَهٗ
سَخَطًا لِقَضَاءِ رَبِّهٖ وَالرَّابِعُ مَنْ شَكٰى مُصِيْبَةً
اِنَّمَا يَشْكُوْ رَبَّهٗ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّ اَعْظَمَ
الْجَزَاءِ مَعَ اَعْظَمِ الْبَلَاءِ وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى
اِذَا اَحَبَّ عَبْدًا اِبْتَلَاهُ وَاِذَا صَبَرَ اِجْتَبَاهُ
وَاِذَا رَضِيَ اصْطَفَاهُ ـ
حُكِيَ اَنَّ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ خَرَجَ مَعَهٗ
يُوْشَعُ بْنُ نُوْنٍ فَاِذَا بِطَيْرٍ اَبْيَضَ قَدْ وَقَعَ
عَلٰى مَنْكِبِ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَالَ يَا
نَبِيَّ اللّٰهِ اِحْفَظْنِي الْيَوْمَ مِنَ الْقَتْلِ قَالَ مِمَّنْ ۳۰۸
قَالَ مِنَ الصَّقْرِ يُرِيْدُ اَنْ يَاْكُلَنِيْ وَدَخَلَ
فِيْ كُمِّهٖ فَاِذَا الصَّقْرُ قَدْ اَقْبَلَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ
اللّٰهِ لَا تَمْنَعْ صَيْدِيْ عَنِّيْ فَقَالَ اَذْبَحُ لَكَ
شَاةً مِنْ غَنَمِيْ قَالَ لَحْمُ الْغَنَمِ لَا يَصْلُحُ لِيْ
قَالَ فَكُلْ مِنْ لَحْمِ فَخِذِيْ قَالَ لَا اٰكُلُ اِلَّا
مِنْ حَدَقَتَيْكَ فَاسْتَلْقٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ
عَلٰى ظَهْرِهٖ فَجَاءَ الصَّقْرُ وَوَقَعَ عَلٰى صَدْرِهٖ
وَاَرَادَ اَنْ يَضْرِبَ بِمِنْقَارِهٖ عَيْنَيْهِ فَقَالَ
يُوْشَعُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَتَسْتَخِفُّ بِعَيْنَيْكَ فِيْ
شَانِ هٰذَا الطَّيْرِ فَطَارَ الطَّيْرُ مِنْ كُمِّهٖ فَطَارَ
الصَّقْرُ فِيْ اَثَرِهٖ ثُمَّ اَقْبَلَا فَقَالَ اَحَدُهُمَا اَنَا
جِبْرَائِيْلُ وَالْاٰخَرُ اَنَا مِيْكَائِيْلُ اَمَرَنَا
رَبُّنَا لِنُجَرِّبَكَ فِيْ تَضَاعِيْفِ بَلَائِكَ هَلْ تَصْبِرُ

نہ ہوگی۔ تو وہ گویا اللہ سے استہزاء کرنیوالا ہے (۲) جو غنی کی اسکے مالدار ہونیکی وجہ سے تواضع کرے اسکا دو تہائی دین جاتا رہتا ہے (۳) گذشتہ شئی پر غم کھانیوالا گویا حکم خداوندی پر ناراضگی ظاہر کرنیوالا ہے (۴) جو مصیبت کے وقت شکایت کرے وہ خدا کا شاکی ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا بڑی مصیبت کا بڑا اجر ہوگا۔ اور پروردگار جب کسی کو دوست بناتا ہے تو اسکو مصیبت میں گرتا ہے جب وہ صبر کرے تو اسے برگزیدہ کر لیتا ہے اور جب وہ مصیبت سے راضی ہوتا ہے

حکایت حضرت موسیٰ علیہ السلام یوشع بن نون کے ساتھ کہیں جارہے تھے کہ ایک سفید پرندہ آپکے کندھے پر آبیٹھا۔ اور کہا آج مجھے موت سے بچا لیجئے فرمایا کس سے اس نے کہا شکرے سے وہ مجھے شکار کرنا چاہتا ہے یہ کہنے کے بعد وہ آستین میں گھس گیا اتنے میں شکرے نے آکر کہا یا نبی اللہ! مجھ کو میرا شکار دلوائیے فرمایا میں تجھکو بکری ذبح کر دیتا ہوں اس نے کہا بکری کا گوشت مجھے اچھا نہیں پڑتا۔ آپنے فرمایا پھر میری ران کا گوشت کھاؤ اسنے کہا میں آنکھوں کی پتلیاں ہی کھاؤنگا۔ آپ لیٹ گئے شکرہ آیا اور سینے پر بیٹھ کر آنکھوں میں چونچ مارنی چاہی۔ یوشع نے کہا آپ اپنی آنکھوں کو اس پرندے سے ہلکا گمان کرتے ہیں اتنے میں وہ پرندہ آپکی آستین سے نکلکر اڑگیا اور شکرا بھی اسکے پیچھے اڑا۔ ایک بولا میں جبرائیل ہوں دوسرے نے کہا میں میکائیل ہوں پروردگار نے آپکے آزمانے کا حکم کیا تھا۔ کہ آپ حکم ایزدی

أَوْلاً (زبدۃ الواعظین)

قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ الْمُصِيبَةُ وَاحِدَةٌ فَإِذَا
جَزِعَ صَاحِبُهَا تَكُونُ اثْنَتَيْنِ إِحْدَاهُمَا
الْمُصِيبَةُ وَالثَّانِيَةُ ذَهَابُ أَجْرِ الْمُصِيبَةِ
وَهِيَ أَعْظَمُ مِنَ الْمُصِيبَةِ وَكَذَا رُوِيَ عَنِ
النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ الصَّبْرُ ثَلَاثَةٌ
صَبْرٌ عَلَى الْمُصِيبَةِ وَصَبْرٌ عَلَى الطَّاعَةِ وَصَبْرٌ
عَلَى الْمَعْصِيَةِ فَمَنْ صَبَرَ عَلَى الْمُصِيبَةِ كُتِبَ لَهُ
ثَلٰثُ مِائَةِ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا
بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ صَبَرَ عَلَى الْمَعْصِيَةِ
كُتِبَ لَهُ تِسْعُ مِائَةِ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ
دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ الْعَرْشِ وَالثَّرٰى وَمَنْ
صَبَرَ عَلَى الطَّاعَةِ كُتِبَ لَهُ سِتُّمِائَةِ دَرَجَةٍ
مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ تُخُومِ الْأَرْضِ
الْعُلْيَا إِلَى مُنْتَهَى الْأَرْضِينَ السَّبْعِ

(زبدۃ الواعظین)

حُكِيَ أَنَّ أَيُّوبَ بْنَ عِيصَ بْنِ إِسْحٰقَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ كَانَ رُومِيًّا وَأُمُّهُ بِنْتُ لُوطٍ عَلَيْهِ
السَّلَامُ وَكَانَ رَجُلًا عَاقِلًا نَظِيفًا حَلِيمًا
حَكِيمًا وَكَانَ أَبُوهُ رَجُلًا كَثِيرَ الْمَالِ
يَمْلِكُ الْمَاشِيَةَ مِنَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ
وَالْخَيْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِيرِ وَلَمْ يَكُنْ فِي أَرْضِ
الشَّامِ أَحَدٌ مِثْلُهُ فِي الْغِنٰى فَلَمَّا مَاتَ انْتَقَلَ
جَمِيعُ ذٰلِكَ إِلَى أَيُّوبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَتَزَوَّجَ
بِرَحْمَةَ بِنْتِ افْرَائِيمَ بْنِ يُوسُفَ عَلَيْهِ

بدرصابر وشاکر ہیں یا نہیں (زبدۃ الواعظین)

ابن مبارکؒ کا قول ہے کہ مصیبت ایک
ہوتی ہے جب صاحب مصیبت جزع و فزع کرتا ہے
تو دو ہو جاتی ہیں ایک مصیبت دوم اجر کا زائل
ہونا۔ اور وہ مصیبت سے بھی سخت تر ہے۔

اسی طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مروی
ہے آپ نے فرمایا صبر تین طرح کا ہے (۱)
مصیبت پر (۲) اطاعت پر۔ (۳)
معصیت پر جس نے مصیبت پر صبر کیا اسکے
لئے تین سو درجے لکھے جاتے ہیں جنہیں آسمان
و زمین کے برابر فاصلہ ہوتا ہے۔ اور جس نے
معصیت پر صبر کیا۔ اس کے لئے ایسے ہی نو ۲۹
سو درجے ہیں جنہیں زمین سے عرش تک فاصلہ ہے
اور جس نے اطاعت پر صبر کیا اس کے لئے چھ سو درجے
ہیں۔ اور ہر جوں میں پہلی زمین سے ساتویں
زمین تک کا فاصلہ ہے (زبدۃ الواعظین)

حکایت ہے کہ ایوب بن عیص بن اسحٰق علیہ السلام
رومی حضرت لوط علیہ السلام کے نواسے نہایت
عقلمند حلیم۔ اور حکیم شخص تھے آپ کے
باپ بڑے مالدار اور بیشمار بکری بھیڑ اونٹ
گھوڑے گدھے وغیرہ کے مالک تھے ملک شام میں
ان جیسا کوئی مالدار نہ تھا۔ اُسکے انتقال
کے بعد تمام مال حضرت ایوب علیہ السلام
کو بطور میراث پدری مل گیا۔ اور آپ کا
نکاح افرائیم بن یوسف علیہ السلام

السلام ورزقه الله منها اربعة عشر بطنا
في كل بطن ذكر وانثى ثم بعث الله تعالى
الى قومه وهم اهل حوران والبثنية لعطاه
الله تعالى من حسن الخلق والرفق فلا
يحاكموه احد بالتكذيب في الانكار لشرفه
وشرف بابائه واجداده فشرع لهم الشرائع
وبنى لهم المساجد وكانت له موائد يضعها
للفقراء والمساكين والاضياف وكان
لليتيم كالاب الرحيم وللارامل كالزوج
الشفيق وللضعفاء كالاخ الودود وكان يامر
وكلاءه واتباعه ان لا يمنعوا من زرعه و
ثماره وكانت مواشيه في كل سنة تتم و ۲۱۰
لم يكن يفرح بشيء من ذلك ويقول
الهي هذه عطاياك لعبادك في سجن
الدنيا فكيف عطاياك في الجنة
لاهل كراماتك في دار ضيافتك ومع
هذا كله لا يغفل قلبه عن شكر
كما انه لا لسانه عن ذكر مولاه فحسده
ابليس وقال ان ايوب قد ذهب
بالدنيا والاخرة واراد ان يفسد عليه
احد الدارين او كليهما وكان
ابليس عليه اللعنة في ذلك الزمان
يصعد الى السماء السابعة ويقف
في اي مكان شاء فصعد يوما
كما كان يصعد فقال له رب

کی بیٹی رحمت نامی سے ہوا اُن سے بارہ دفعہ اولاد ہوئی ہر دفعہ لڑکا اور لڑکی جوڑواں ہوا پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں حوراں وتبیہ کی طرف نبی کر کے بھیجا آپ نہایت خلیق اور نرم دل تھے اس لئے آپ کی کسی نے تکذیب کی - کچھ تو اُن کے شرف کے سبب اور کچھ ان کے آباؤ اجداد کی شرافت کی وجہ سے آپ نے اُن کو احکام شرع سکھلائے اور مسجدیں بنائیں فقراء اور مساکین کے لئے لنگر خانے بنائے اور یتیم کے لئے آپ باپ مشفق اور رانڈوں کیلئے خاوند شفیق تھے ناتوانوں کے حق میں بھائی مہربان تھے ملازموں کو حکم تھا کہ کھیتوں اور پھلوں سے کسی کھانیوالے کو نہ روکیں آپ کے مویشی ہمیشہ بڑھتے رہتے تھے لیکن آپ کسی سے خوش نہ ہوتے تھے اور کہتے تھے - الٰہی یہ تیرے بندوں کے لئے عطیہ ہے دنیا اور تیرے عطایا جنت میں جو دار الضیافت ہے نیکو کاروں کے لئے کیسے ہونگے - اور باوجود اس کے آپکا دل کبھی شکر سے اور زبان ذکر سے غافل نہ رہتی تھی -

ابلیس نے حسد کیا - اور کہا کہ ایوب علیہ السلام دنیا اور آخرت میں خوش نصیب ہے اور ارادہ کیا کہ ایک کو یا دونوں کو بگاڑیں - اور ابلیس تب جس آسمان پر چاہے - اور جس جگہ چاہے - جا سکتا تھا -

ایک دن وہ حسب دستور آسمان پر گیا اور پروردگار نے فرمایا تو نے میرے

الْعِزَّةِ وَالْعَيْنِ كَيْفَ رَأَيْتَ عَبْدِي أَيُّوبَ
وَهَلْ نِلْتَ مِنْهُ شَيْئًا فَقَالَ إِلٰهِي إِنَّ أَيُّوبَ
يَعْبُدُكَ لِأَنَّكَ أَعْطَيْتَهُ السَّعَةَ فِي الدُّنْيَا
وَالْعَافِيَةَ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَمْ يَعْبُدْ هُوَ عَبْدُ الْعَافِيَةِ
قَالَ اللّٰهُ كَذَبْتَ فَإِنِّي أَعْلَمُ أَنَّهُ يَعْبُدُنِي
يَشْكُرُنِي وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ سَعَةٌ فِي الدُّنْيَا
قَالَ يَا رَبِّ سَلِّطْنِي عَلَيْهِ فَانْظُرْ كَيْفَ أُنْسِيهِ
ذِكْرَكَ وَأَشْغَلُهُ عَنْ عِبَادَتِكَ فَسَلَّطَ عَلَى
كُلِّ شَيْءٍ مِنْهُ إِلَّا رُوحَهُ فَصَرَخَ صَرْخَةً لَمْ يَبْقَ
جِنِّيٌّ وَجِنِّيَّةٌ إِلَّا اجْتَمَعُوا عِنْدَهُ وَقَالُوا مَا أَصَابَكَ
يَا سَيِّدَنَا قَالَ إِنِّي قَدْ وَجَدْتُ فُرْصَةً مَا
وَجَدْتُ مِثْلَهَا مُنْذُ أَخْرَجْتُ آدَمَ مِنَ
الْجَنَّةِ فَأَعِينُونِي عَلَى أَيُّوبَ فَانْتَشَرُوا
وَسَرَقُوا وَأَحْرَقُوا وَأَهْلَكُوا كُلَّ مَالٍ
لِأَيُّوبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَانْصَرَفَ إِبْلِيسُ إِلَى
أَيُّوبَ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ
فَقَالَ الْعَبْدُ رَبُّكَ فِي فِكْرِكَ وَقَدْ أَرْسَلَ
نَارًا مِنَ السَّمَاءِ عَلَى جَمِيعِ أَمْوَالِكَ حَتَّى صَارَتْ
رَمَادًا فَلَمْ يُكَلِّمْهُ حَتَّى فَرَغَ مِنَ الصَّلٰوةِ
ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَعْطَانِي ثُمَّ أَخَذَ مِنِّي
ثُمَّ قَامَ وَشَرَعَ فِي صَلٰوتِهِ فَانْصَرَفَ
إِبْلِيسُ خَائِبًا ذَلِيلًا نَادِمًا بِفِعْلِهِ وَكَانَ
لِأَيُّوبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَرْبَعَةَ عَشَرَ وَلَدًا
ثَمَانِيَةُ بَنِينَ وَسِتُّ بَنَاتٍ وَكَانُوا يَتَغَدَّوْنَ
فِي كُلِّ يَوْمٍ فِي مَنْزِلِ أَخٍ لَهُمْ وَكَانُوا

بندے ایوب علیہ السّلام کو کیسا پایا۔ اس نے
کہا۔ الٰہی ایوب علیہ السّلام کشایش اور
تندرستی کی وجہ سے عبادت میں مصروف ہے
اگر یہ نہو۔ تو کبھی اطاعت نہ کرے وہ عافیت
کا بندہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو جھوٹا ہے
میں جانتا ہوں کہ وہ ہر حالت میں میری عبادت
اور شکر کریگا پھر کہا اے پروردگار مجھے اسپر
غلبہ اور مسلط کر دیجئے اور دیکھئے کہ کسطرح ذکر
اور عبادت بھولتا ہے پروردگار نے اسے اس کی
روح کے سوا سب امور پر مسلط کر دیا تب ابلیس نے جانب
دریا پر آکر آواز دی اور سب شیطانوں کو جمع کیا
انہوں نے پوچھا کیا ہوا۔ کہا آج تک کبھی اس سے پہلے
ایسا موقعہ ملا تھا حضرت ایوب پر میری مدد کرو ۳۹۱
چنانچہ انہوں نے جاکر آپ کے تمام مال و متاع کو جلا دیا
اور ابلیس آپ کی خدمت میں گیا۔ اس وقت آپ نماز
پڑھ رہے تھے اور کہا تو پروردگار کی عبادت میں مصروف
ہے۔ حالانکہ اس نے آسمان سے آگ بھیجکر تیرا
سب مال جلا کر راکھ کر دیا۔ آپ نے کچھ التفات
نہ کی۔ اور نہ جواب دیا بلکہ نماز سے فارغ ہو کر کہا
قابل حمد ہے وہ ذات پاک جس نے پہلے دیا اور
پھر واپس کر لیا۔ کہکر پھر نماز میں مشغول ہوئے
اور ابلیس نامراد ذلیل ہو کر واپس ہوا
اور حضرت ایوب علیہ السّلام کے چودہ بیٹیاں اور
بیٹے تھے آٹھ بیٹے اور چھ بیٹیاں اور وہ ہمیشہ نوبت
بنوبت صبح کا کھانا اپنے کسی بھائی کے ہاں

يومئذٍ في منزل ابنه الأكبر واسمه حرمل
فاجتمعت الشياطين واحاطوا بالبيت و
طرحوه على اولاد ايوب عليه السلام فماتوا
كلهم على خوانٍ واحدٍ منهم من اللقمة في
فمه وبعضهم من كانت في يده ثم انطلق
الى ايوب وهو قائم يصلي فقال اتعبد ربك
وقد طرح على اولادك البيت فماتوا جميعا
فلم يكلمه حتى فرغ من صلاته ثم قال
يا لعين الحمد لله الذي اعطاني ثم اخذ مني
فالاموال والاولاد فتنة للرجال والنساء
فلخذها مني لافرغ لعبادة ربي فانصرف
ابليس خائبا خاسرا بغيضا ثم جاء و
كان ايوب في الصلوة فلما سجد جاء و ۴۲
انفخه وفمه فانتفخ بدن ايوب ع
تعرق عرقا شديدا ووجد في نفسه
ثقلا عظيما فقالت زوجته رحمة هذا
من حزن المال ومصيبة الاولاد و
انت بالليل قائم وبالنهار صائم لا
تستريح ساعة ولا تجد راحة ثم ظهر
على بدن ايوب عليه السلام جدري و
احاط به راسه الى قدميه وسال منه
الصديد ووقع فيه الدود وتفرق
اقرباءه واصدقاءه عنه وكان له
ثلث نسوة فطلبت اثنتان منهن
طلاقا فطلقهما فبقيت رحمة

کھایا کرتے تھے۔ اور وہ اس وقت اپنے بڑے بھائی حرمل کے گھر تھے کہ شیطان سب جمع ہو گئے اور انہوں نے مکان کی چھت گرا دی وہ سب کے سب دسترخوان پر ہلاک ہو گئے۔ بعض کا لقمہ منہ میں ہی رہا۔ اور کسی کا ہاتھ میں۔

پھر ابلیس حضرت ایوب کے پاس گیا آپ نماز میں مشغول تھے اس نے کہا تو عبادت کر رہا ہے حالانکہ تیری اولاد پر چھت گر گئی اور وہ سب مر گئی ہے جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو کہا خدا کا شکر ہے جس نے دیا تھا اس نے لے لیا۔ مال اور اولاد مردوں اور عورتوں کے لئے سب فتنہ ہیں اس نے مجھ سے اس لئے لے لئے ہیں کہ میں فارغ ہو کر اسکی عبادت میں مشغول ہو جاؤں تب ابلیس خائب و خاسر واپس ہو گیا۔ پھر آیا اور آپ نماز میں معروف تھے جب آپ نے سجدہ کیا تو اس نے منہ اور ناک میں پھونک ماردی جس سے آپکا تمام بدن پھول گیا آپ کی بیوی رحمت نے کہا یہ مال اور اولاد کی مصیبت ہے اسپر آپ دن کو قائم اور رات کو نماز میں رہتے ہیں ایک گھڑی بھی آرام نہیں کرتے پھر آپ کے بدن پر سیتلا سی نکل آئی سر سے پاؤں تک لہو اور ان میں پیپ اور پیپ میں کیڑے پڑ گئے تمام دوست و اقارب نے چھوڑ دیا۔ آپ کی تین عورتیں تھیں دو نے طلاق لے لی۔ صرف بیوی رحمت باقی رہ گئی جو آپ کی رات دن خدمت کرتی تھی۔

تَخْدِمُهُ وَتَقُوْمُ عَلَيْهِ لَيْلًا وَنَهَارًا احْتَاجَتْ
نِسْوَةٌ مِنْ جِيْرَانِهِمْ وَقُلْنَ يَا رَحْمَةُ نَحْنُ نَخْشٰى
اَنْ يَسْرِيَ بَلَاءُ اَيُّوْبَ اِلٰى اَوْلَادِنَا اَخْرِجِيْهِ
مِنْ جِوَارِنَا وَاِلَّا اَخْرَجْنَاكِ كُرْهًا فَخَرَجَتْ
رَحْمَةُ وَشَدَّتْ عَلَيْهِ ثِيَابَهَا ثُمَّ صَاحَتْ بِاَعْلٰى
صَوْتِهَا وَاغُرْبَتَاهُ وَفُرْقَتَاهُ اَخْرَجُوْنَا مِنْ
بِلَادِنَا وَطَرَدُوْنَا عَنْ دِيَارِنَا فَحَمَلَتْهُ عَلٰى
ظَهْرِهَا وَدُمُوْعُهَا يَسِيْلُ عَلٰى وَجْهِهَا فَانْطَلَقَتْ
بَاكِيَةً اِلَى الْخَرَابَةِ يُطْرَحُ فِيْهَا السِّرْقِيْنُ وَ
وَضَعَتْ اَيُّوْبَ عَلَى السِّرْقِيْنِ فَخَرَجَ اَهْلُ الْقَرْيَةِ
فَنَظَرُوْا اِلٰى حَالِ اَيُّوْبَ فَقَالُوْا اَخْرِجِيْ
عَنَّا رَجُلَكِ وَاِلَّا اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ كِلَابَنَا
حَتّٰى يَاْكُلُوْهُ فَحَمَلَتْهُ وَهِيَ بَاكِيَةٌ حَتّٰى
اَتَتْ مَفْرِقَ الطَّرِيْقِ فَوَضَعَتْهُ وَجَاءَتْ
بِفَاْسٍ وَحَبْلٍ فَاتَّخَذَتْ بَيْتًا مِنْ خَشَبٍ
ثُمَّ جَاءَتْ بِرَمَادٍ فَفَرَشَتْ تَحْتَهُ وَ
جَاءَتْ بِحِجَارَةٍ ثُمَّ وَسَّدَتْ بِهَا اَيُّوْبَ
ثُمَّ جَاءَتْ بِقَصْعَةٍ كَانَ يَسْقِي الرُّعَاةُ بِهَا
مَوَاشِيَهُمْ ثُمَّ انْطَلَقَتْ اِلَى الْقَرْيَةِ فَنَادٰى
اَيُّوْبُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ارْجِعِيْ يَا رَحْمَةُ حَتّٰى اُوْصِيَكِ
اِنْ كُنْتِ تُرِيْدِيْنَ اَنْ تَذْهَبِيْ وَتَدَعِيْنِيْ
هُنَا فَقَالَتْ رَحْمَةُ لَا تَخَفْ يَا سَيِّدِيْ فَاِنِّيْ لَا
اَدَعُكَ مَا دَامَتْ رُوْحِيْ فِيْ جَسَدِيْ فَانْطَلَقَتْ
اِلَى الْقَرْيَةِ وَكَانَتْ تَعْمَلُ كُلَّ يَوْمٍ بِكِسْرَةِ
خُبْزٍ وَتُطْعِمُ اَيُّوْبَ حَتّٰى عَلِمَ فِيْ تِلْكَ الْقَرْيَةِ

یہاں تک کہ ہمسایہ عورتوں نے آکر کہا کہ ہم ڈرتے ہیں کہ ایوب علیہ السلام کی بیماری ہماری اولاد میں سرایت نہ کر جاوے اس لئے ہمارے محلہ سے چلی جاؤ۔ ورنہ جبراً نکالینگے چنانچہ بیوی رحمت نے آپکے بدن پر کپڑے باندھ لئے اور نکلتے وقت چلائی افسوس اس غربت اور فرقت پر لوگوں نے ہمیں شہر اور گھر سے نکال دیا یہ کہکر انکو اٹھا لیا اور اُنکے آنسو بہہ رہے تھے۔ ایک اجاڑ مکان میں گوبر کے ڈھیر پر لا رکھا۔

اہل قریہ نے جب حضرت ایوب علیہ السلام کا
حال دیکھا تو کہا اسے یہاں سے اُٹھا لو۔ ورنہ ہم
اس پر کتوں کو چھوڑ دینگے۔ وہ اسے کھا جائینگے ۳۱۳
یہ سنکر اس نے انکو اٹھا لیا اور ایک راستہ میں
لا کر رکھا پھر ایک کلہاڑی اور رسی لائیں
اور لکڑیوں کی جھونپڑی بنائی پھر راکھ لا کر آپکے
نیچے بچھائی اور اینٹیں لا کر سرہانا بنایا پھر بکریوں
کے پانی والا پیالہ لائیں۔ اور بستی کیطرف چلتی ہوئی
حضرت ایوب علیہ السلام نے بلا کر کہا۔ اگر تم بھی
مجھکو چھوڑ کر جانا چاہتی ہو تو میری وصیت
سُن لو۔

وہ بولیں آپ کوئی خوف نہ کریں جبتک زندہ ہوں آپ کو کبھی نہ چھوڑونگی پھر گاؤں کو گئیں اور کچھ کام کرکے شام کو جو مزدوری میں روٹی کے ٹکڑے ملتے تھے وہ انکو کھلاتی جب لوگوں کو یہ معلوم

اَنَّهَا اِمْرَءَةُ اَيُّوْبَ فَلَمْ يُطْعِمُوْهَا فَقَالُوْا تَنَحِّيْ
عَنَّا فَاِنَّا نَتَقَذَّرُ مِنْكِ فَبَكَتْ رَحْمَةُ وَقَالَتْ
يَارَبِّ تَرٰى حَالِيْ قَدْ ضَاقَتْ بِيَ الْاَرْضُ
وَالنَّاسُ قَدْ قَذِرُوْنَا فِي الدُّنْيَا وَلَا تَقْذِرْنَا اَنْتَ
يَارَبِّ فِي الْاٰخِرَةِ وَطَرَدُوْنَا مِنْ دَارِهِمْ وَلَا
تَطْرُدْنَا مِنْ دَارِكَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ
انْطَلَقَتْ اِلَى امْرَءَةٍ خَبَّازَةٍ وَقَالَتْ اِنَّ حَبِيْبِيْ
اَيُّوْبَ جَائِعٌ فَاَقْرِضِيْنِيْ خُبْزًا قَالَتِ الْمَرْءَةُ
تَنَحِّيْ عَنِّيْ لِئَلَّا يَرَاكِ زَوْجِيْ وَلٰكِنْ اَعْطِيْنِيْ
ذُؤَابَةً مِنْ شَعْرِكِ وَهِيَ الصَّفِيْرَةُ وَكَانَتْ
لَهَا اثْنَتَا عَشَرَةَ ذُؤَابَةً وَاقِعَةً بِالْاَرْضِ
وَلَهَا شِبْهٌ فِي الْحُسْنِ بِجَدِّهَا يُوْسُفَ ۳۱۴
عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَانَ اَيُّوْبُ يُحِبُّ تِلْكَ
الذَّوَابَةَ حُبًّا شَدِيْدًا فَجَاءَتْ بِالْمِقْرَاضِ
وَقَطَعَتْهَا وَاَعْطَتْهَا اِيَّاهَا بِاَرْبَعَةِ اَرْغِفَةٍ
فَقَالَتْ رَحْمَةُ يَارَبِّ اِنَّ هٰذَا اِنَّمَا قَطَعْتُ
ذُؤَابَتِيْ فِيْ طَعَامِ نَبِيِّكَ اَيُّوْبَ بِعْتُ
ذَوَابَتِيْ فَلَمَّا رَاٰى اَيُّوْبُ الْخُبْزَ الصَّحِيْحَ
اِشْتَدَّ عَلَيْهِ الْاَمْرُ وَظَنَّ اَنَّهَا بَاعَتْ نَفْسَهَا
فَحَلَفَ اِنْ شَفَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى لَيَضْرِبَنَّهَا
مِائَةَ جَلْدَةٍ وَهِيَ الَّتِيْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى
فِيْ كَفَّارَتِهَا وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا اَيْ
قَبْضَةً مِنْ حَشِيْشٍ فَاضْرِبْ بِهٖ وَلَا
تَحْنَثْ فَلَمَّا قَصَّتْ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ بَكٰى
اَيُّوْبُ وَقَالَ يَارَبِّ ذَهَبَتْ حِيْلَتِيْ مِمَّنْ

ہو اگر یہ ایوب کی بیوی ہے تو انکو کہدیا ہمارے نزدیک مت آؤ ہمیں تم سے نفرت ہے اور بو آتی ہے۔ آپ روئیں اور کہا اے پروردگار زمین ہم پر تنگ ہو گئی اور لوگ ہم سے نفرت کرتے ہیں تو آخرت میں ہمیں نہ دھکیلنا لوگوں نے ہمیں گھروں سے نکال دیا۔ تو آخرت میں اپنے دربار سے نہ دھکیلنا۔

بعد ازاں ایک بھٹیاری کے پاس جاکر کہا حضرت ایوب علیہ السلام بھوکے ہیں مجھے روٹی قرض دے وہ بولی چلی جاؤ کہیں میرا خاوند تجھے نہ دیکھے البتہ مجھے اپنے بالوں کی زلف دیدو تو میں دیدونگی۔ بیوی رحمت کی بارہ زلفیں تھیں جو حضرت ایوب علیہ السلام کو نہایت ہی پسند تھیں اور وہ حسن میں اپنے دادے حضرت یوسف علیہ السلام سے مشابہ تھیں چنانچہ بیوی رحمت نے مقراض سے ایک زلف کاٹ ڈالی اور چار روٹیاں لیکر حضرت ایوب علیہ السلام کے پاس آئیں آپ نے ثابت روٹیاں دیکھکر گمان کیا۔ کہ شاید اس نے اپنا نفس بیچا ہے۔ اور بات ناگوار معلوم ہوئی۔

تو قسم کھالی۔ کہ بعد شفا کے اسے سو کوڑا ماریں گے۔

اس کا ذکر پروردگار نے یوں فرمایا ہے وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا۔ یعنی قبضہ گھاس کا لے کر مارو۔ اور قسم پوری کر لو۔ جب بیوی رحمت نے قصہ بیان کیا تو سنکر روئے۔ اور کہا۔ الٰہی اب یہ وقت

لَعَمْرِيْ اَنَّ زَوْجَةَ نَبِيِّكَ بَاعَتْ شَعْرَهَا وَ
اَنْفَقَتْهُ عَلٰى نَفْسِيْ قَالَتْ يَا سَيِّدِيْ لَا تَجْزَعِ
الْيَوْمَ فَاِنَّ الشَّعْرَ يَنْبُتُ اَحْسَنَ مِمَّا كَانَ
فَقَطَعَتِ الْخُبْزَ وَاَطْعَمَتْهُ اَيُّوْبَ وَقَعَدَتْ
عِنْدَهٗ وَكَانَ اَيُّوْبُ كُلَّمَا سَقَطَتْ دُوْدَةٌ
مِنْ بَدَنِهٖ وَضَعَهَا عَلٰى جَسَدِهٖ وَيَقُوْلُ كُلُوْا
مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى فَلَمْ يَبْقَ لَحْمُهٗ
عَلٰى بَدَنِهٖ حَتّٰى بَقِيَ عِظَامُهٗ وَعُرُوْقُهٗ
وَاَعْصَابُهٗ فَاِذَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ
لَنَفَذَ شُعَاعُهَا مِنْ قُدَّامِهٖ اِلٰى خَلْفِهٖ فَمَا
بَقِيَ اِلَّا قَلْبُهٗ وَلِسَانُهٗ وَكَانَ لَا يَخْلُوْا
قَلْبُهٗ مِنْ شُكْرِ اللّٰهِ وَلِسَانُهٗ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ
وَبَقِيَ فِيْ مَرَضِهٖ فِيْ رِوَايَةٍ ثَمَانَ عَشْرَةَ
سَنَةً فَقَالَتْ لَهٗ رَحْمَةُ يَوْمًا اَنْتَ نَبِيٌّ كَرِيْمٌ
عَلٰى رَبِّكَ لَوْ دَعَوْتَ اللّٰهَ تَعَالٰى اَنْ يَشْفِيَكَ
فَقَالَ لَهَا اَيُّوْبُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَمْ كَانَتْ
مُدَّةُ الرَّخَاءِ قَالَتْ ثَمَانُوْنَ سَنَةً فَقَالَ
اِنِّيْ اَسْتَحْيِيْ مِنَ اللّٰهِ اَنْ اَدْعُوَهٗ وَمَا بَلَغَتْ
مُدَّةُ بَلَائِيْ مُدَّةَ رَخَائِيْ فَلَمَّا يَبْقَ عَلٰى بَدَنِهٖ
لَحْمٌ جَعَلَ الدُّوْدُ يَاْكُلُ بَعْضُهٗ بَعْضًا فَبَقِيَ
دُوْدَتَانِ فَطَافَتَا جَمِيْعَ بَدَنِهٖ تَطْلُبَانِ
لَحْمًا فَلَمْ تَجِدْ غَيْرَ قَلْبِهٖ وَلِسَانِهٖ فَجَاءَتْ
اِحْدٰهُمَا اِلٰى قَلْبِهٖ فَعَضَّتْهُ وَالْاُخْرٰى اِلٰى
لِسَانِهٖ فَعَضَّتْهُ فَعِنْدَ ذٰلِكَ نَادٰى اَيُّوْبُ
رَبَّهٗ فَقَالَ اِنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ

آگیا ہے کہ تیرے نبی کی بیوی بال بیچنے لگی ہے اور تیرے
نفس پر خرچ کرتی ہے۔ وہ بولیں اے میرے سردار
جزع و فزع مت کریں۔ بال پھر پیدا ہو جائینگے
پھر آپ کو روٹی کھلائی اور پاس بیٹھ گئی۔ اور آپکا
یہ حال تھا کہ جب بدن سے کوئی کیڑا گر جاتا تو پھر
وہاں ہی رکھ لیتے اور کہتے کھاؤ اللہ کے دیئے
ہوئے رزق سے چنانچہ آپکے بدن پر گوشت نہ رہا
صرف ہڈیاں۔ رگیں اور پٹھے رہ گئے۔
جب سوراخ نکلتا تھا تو اس کی روشنی آپکے بدن
سے دوسری طرف نکلجاتی تھی صرف آپکا دل شکر
الٰہی کے لئے اور زبان ذکر کے لئے سلامت رہ گئی
تھی۔ آپ اسی حال میں اٹھارہ سال رہے
ایکدن رحمت بولی۔ آپ اللہ کے نزدیک بزرگ ۳۱۵
اور نبی ہیں۔ آپ کیوں دعا نہیں کرتے کہ اللہ تعالی
شفا دے۔

حضرت ایوب علیہ السلام نے فرمایا کتنی مدت ہم
راحت میں رہے کہا اسی سال۔ فرمایا میں حیا کرتا
ہوں کہ اللہ سے دعا کروں حالانکہ مصیبت
ہماری راحت کی مدت کے برابر بھی نہیں ہوئی
جب آپکے بدن پر گوشت کچھ بھی نہ رہا تو کیڑے ایک
دوسرے کو کھانے لگے صرف دو کیڑے باقی رہ گئے
تمام بدن پھر پھرے گوشت نہ پایا۔ صرف دل اور زبان
باقی تھے ایک نے دل کو منہ مارا۔ اور دوسرے نے
زبان کو۔ اسوقت حضرت ایوب علیہ السلام نے کہا
اے پروردگار مجھے سخت تکلیف پہنچی اور تو ارحم

اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ وَهٰذَا لَيْسَ بِشِكَايَةٍ مِّنْهُ
ثُمَّ يُخْرِجُهُ بِهٖ عَنْ زُمْرَةِ الصَّابِرِيْنَ وَلِذَا قَالَ
اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَجْزَعْ
لِمَالِهٖ وَاَوْلَادِهٖ بَلْ اِنَّمَا جَزَعَ خَوْفًا مِّنَ الْقَطِيْعَةِ
كَاَنَّهٗ يَقُوْلُ يَا رَبِّ اَصْبِرُ عَلٰى كُلِّ بَلَاءٍ مِّنْكَ
مَادَامَ قَلْبِيْ مَشْغُوْلًا بِحُبِّكَ وَلِسَانِيْ بِذِكْرِكَ
وَاِذَا ذَهَبَ هٰذَانِ الْعُضْوَانِ تَحْصُلُ الْقَطِيْعَةُ
وَاَنَا لَا اَصْبِرُ عَلٰى قَطِيْعَتِكَ وَاَنْتَ اَرْحَمُ
الرَّاحِمِيْنَ فَاَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَيْهِ يَا اَيُّوْبُ
اَللِّسَانُ لِيْ وَالْقَلْبُ لِيْ وَالدُّوْدُ لِيْ وَالْاَلَمُ
مِنِّيْ فَالْجَزَعُ لِمَاذَا وَقِيْلَ اَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى
اِلَيْهِ اَنَّ سَبْعِيْنَ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ طَلَبُوْا هٰذَا ٣١٦
مِنِّيْ وَاَنَا اخْتَرْتُهٗ لَكَ زِيَادَةً فِيْ كَرَامَتِكَ
وَهٰذَا الْبَلَاءُ صُوْرَةً وَّعَطَاءٌ حَقِيْقَةً وَاِنَّمَا
جَزَعَ اَيُّوْبُ مِنْ اَنْ يَّاْكُلَ قَلْبَهٗ وَلِسَانَهٗ لِاَنَّهٗ
مَشْغُوْلٌ بِفِكْرِهٖ تَعَالٰى وَذِكْرِهٖ فَاِذَا اَكَلَا لَا
يَشْتَغِلُ بِفِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَا يَذْكُرُهٗ ثُمَّ اَسْقَطَ
اللّٰهُ الدُّوْدَ فَقَدْ بَقِيَ مِنْهُ فَوَقَعَتْ وَاحِدَةٌ فِي
الْمَاءِ فَصَارَتْ عَلَقًا تَشْفِيْ بِهَا الْاَمْرَاضُ
وَالْاُخْرٰى وَقَعَتْ فِي الْبَرِّ فَصَارَتْ نَحْلًا
يَخْرُجُ مِنْهُ الْعَسَلُ فِيْهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ ثُمَّ
جَاءَ جِبْرَائِيْلُ بِرُمَّانَتَيْنِ مِنَ الْجَنَّةِ
قَالَ اَيُّوْبُ عَلَيْهِ السَّلَامُ هَلْ ذَكَرَنِيْ رَبِّيْ فَقَالَ نَعَمْ
سَلَّمَ عَلَيْكَ وَاَمَرَكَ اَنْ تَاْكُلَهُمَا فَيَبْرَاُ لَحْمُكَ
وَعَظْمُكَ فَلَمَّا اَكَلَ قَالَ جِبْرَائِيْلُ

الراحمین ہے۔ اور یہ کوئی شکایت نہیں جس سے آپ صابرین کے زمرے سے خارج کئے جاتے اس لئے پروردگار نے فرمایا ہے ہم نے انکو صابر پایا کیونکہ آپنے نہ مال پر اور نہ اولاد پر جزع و فزع بلکہ صرف زبان اور دل کے مشغول نہ رہنے سے ذکر و فکر جاتے رہنے سے گھبرائے گویا آپنے کہا الٰہی جبتک میرا دل تیری محبت میں اور زبان تیرے ذکر میں مشغول ہے تجھے میں کسی بات کی پرواہ نہیں کرتا۔ کیونکہ جب یہ عضو جاتے رہیں تو تیرا ذکر اور محبت منقطع ہو جائیگی یہ میں نہیں چاہتا۔ اور تو ارحم الراحمین ہے پھر پروردگار نے فرمایا دل اور زبان اور کیڑے سب ہمارے ہیں اور تکلیف وغیرہ سب ہماری طرف سے ہے تو پھر شکایت کیسی بعض نے بیان کیا ہے کہ پروردگار نے فرمایا یہ بات مجھ سے ستر نبیوں نے طلب کی۔ اور میں نے تیری بزرگی کے سبب تیرے لئے خاص کی۔ یہ آپکے لئے بظاہر تو مصیبت و بلا ہے مگر در حقیقت عطا ہے حضرت ایوب نے صرف جزع اس لئے کی تھی کہ اگر انکا دل اور زبان بھی کھا گئے تو ذکر و فکر منقطع ہو جائے گا۔ پھر اللہ نے کیڑے گرا دیئے ایک تو پانی میں گرا اور دوسرا جنگل میں پہلا جونک بنگیا جس سے بیماریوں کی شفا ہے اور دوسرا مکھی بنگیا جس سے شہد پیدا ہوتا ہے اس میں بھی لوگوں کے لئے شفا ہے پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور اُن کے پاس دو انار تھے جنت کے حضرت ایوب نے کہا کیا میرے پروردگار نے مجھکو یاد کیا ہے کہا ہاں سلام کہا ہے اور حکم کیا ہے کہ انکو کھایئے اس سے شفا ہوگی اور گوشت پوست سب ٹھیک ہو جاویگا جب انہوں نے کھا لیا۔ تو جبرائیل علیہ السلام

علیہ السلام قم باذن اللہ فقال ارکض
برجلک فضرب برجلہ الیمنی فخرج ماء حار
فاغتسل منہ ثم رکض برجلہ الیسری
فخرجت عین باردۃ فشرب منہا فزال عنہ
کل الم بظاہرہ وباطنہ فاذا بدنہ احسن
من الاول ووجہہ انور من القمر کما قال
اللہ تعالی فاستجبنا لہ ای قبلنا دعاءہ
فکشفنا ما بہ من ضر واتینہ اہلہ و
مثلہم معہم قال مقاتل احیاہم ورزقہ
مثلہم وقال الضحاک اوحی اللہ تعالی الیہ
اترید ان ابعثہم قال یا رب دعہم فی الجنۃ
فعلی ہذا اتاہ اہلہ فی الاخرۃ واعطاہ
مثلہم فی الدنیا بان ولد لہ اولاد کذلک
رحمۃ نعمۃ من عندنا لایوب وذکری
للعابدین لیعلموا بذلک ان اشد بلاء
علی الانبیاء ثم علی الاولیاء ثم الامثل
فالامثل لیصنعوا کما صنعوا ویصبروا کما
صبروا فعلم من ہذا ان الطریق الی اللہ تعالی
علی جادۃ المحنۃ اقرب من جادۃ المنحۃ
ای العطیۃ -
روی ان الشبلی رحمہ اللہ تعالی
حبس فی دار الاطباء فدخل علیہ جماعۃ
وقالوا نحن احباءک جئنا نزورک
فاخذ الشبلی یرمیہم بحجارۃ
فیہربون فقال لو کنتم

علیہ السلام نے کہا کھڑے ہو جایئے۔ آپ
کھڑے ہو گئے کہا اپنا پاؤں مارو۔ آپ نے
دایاں پاؤں مارا تو گرم پانی نکلا اس سے آپ نے غسل
کیا پھر بایاں پاؤں مارا تو ایک سرد چشمہ نکلا
اس سے پانی پیا اس سے سب بیماری ظاہری و باطنی دور
ہو گئی یہی کہ بدن پہلے سے بھی اچھا ہو گیا جیسے فرمایا
پروردگار نے ہم نے ایوب علیہ السلام کی بیماری دور
کر دی۔ اور اولاد وغیرہ واپس کر دی۔
مقاتل نے کہا پہلے اولاد کو زندہ کیا پھر اور
بھی اولاد عطا فرمائی ضحاک کہتے ہیں پروردگار
نے پوچھا تیری اولاد کو زندہ کروں کہا الٰہی
انہیں جنت میں رہنے دے اس روایت پر وہ
جنت میں ملینگے اور انکی مثل انکو دنیا میں اولاد ۲۱۷
دی گئی یہ ایوب علیہ السلام پر ہماری رحمت تھی
اور اس میں عقلمندوں کے لئے نصیحت
ہے کہ وہ سمجھیں کہ نبیوں پر سب سے سخت
آزمائش آتی ہے پھر اولیاء پر بھی
اسیطرح درجہ بدرجہ اس لئے تمام بندگان خدا پر
مصیبت میں صبر کرنا لازم ہے۔ اس سے
معلوم ہوا۔ کہ مصیبت زدہ آدمی آرام
والے سے جلدی مقرب الٰہی ہو جاتا ہے
روایت ہے کہ شبلی رح ایک دفعہ دار الاطباء
میں قابو آ گئے بہت لوگ آتے اور کہتے تھے
ہم تمہارے دوست لگتے ہیں اور زیارت کے لئے آئے
ہیں انہوں نے انکو پتھر مارنے شروع کئے وہ بھاگ گئے

اَحِبَّائِیْ لَصَبَرْتُمْ عَلٰی بَلَائِیْ۔
قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ صَبْرُ سَاعَۃٍ عَلَی الْمُصِیْبَۃِ
خَیْرٌ مِّنْ عِبَادَۃِ سَنَۃٍ وَلِہٰذَا قِیْلَ اَلصَّبْرُ
اَفْضَلُ مِنَ الشُّکْرِ لِاَنَّ الشَّاکِرَ مَعَ الْمَزِیْدِ
کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ
وَالصَّابِرُ مَعَ اللّٰہِ تَعَالٰی کَمَا قَالَ اللّٰہُ
تَعَالٰی اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّابِرِیْنَ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنِ النَّبِیِّ عَلَیْہِ السَّلَامُ
اَنَّہٗ قَالَ لَا خَیْرَ لِعَبْدٍ لَا یَذْھَبُ مَالُہٗ وَلَا
یَسْقُمُ جَسَدُہٗ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اِذَا اَحَبَّ
عَبْدًا ابْتَلَاہُ وَاِذَا ابْتَلَاہُ صَبَّرَہٗ
(زبدۃ الواعظین)
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ قَالَ ۳۱۸
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ
اُصِیْبَ بِمُصِیْبَۃٍ فِیْ مَالِہٖ اَوْ جَسَدِہٖ فَکَتَمَھَا
وَلَمْ یَشْکُھَا اِلَی النَّاسِ کَانَ عَلَی اللّٰہِ اَنْ یَّغْفِرَ لَہٗ
(جامع صغیر)
فَعَلَی الْعَاقِلِ اَنْ یَّصْبِرَ عَلَی الْمَصَائِبِ وَ
الْبَلَایَا وَالْمِحَنِ وَالْفَقْرِ لِکَیْ یَنَالَ الْمَغْفِرَۃَ مِنَ
اللّٰہِ تَعَالٰی وَمَحْوَ السَّیِّئَاتِ وَرَفْعَ الدَّرَجَاتِ

فرمایا اگر تم مجھکو دوست رکھتے تو میری مصیبت پر صبر کرتے
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ ایک گھڑی
مصیبت پر صبر کرنا سال کی عبادت سے بہتر ہے
اسلئے صبر کو شکر سے افضل کہتے ہیں کیونکہ شاکر زیادتی
نعمت میں ہیں جیسے ارشاد فرمایا اگر تم شکر کروگے تو
میں بڑھاؤنگا۔ اور صابر اللہ کے ساتھ ہے جیسے
فرمایا اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّابِرِیْنَ۔
محمد بن مسلم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے
روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا جس شخص کا کبھی مال
ضائع نہ ہو اور کبھی جسم بیمار نہ ہو اس کے لئے بہتری
نہیں خدا تعالیٰ جب کسی کو دوست رکھتا ہے
تو اُسے مصیبت میں مبتلا کرتا ہے بعدہٗ صبر دیتا ہے (زبدہ)
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور
علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ جو شخص مال وجان
میں مصیبت پر صبر کرے۔ اور کسی کے پاس شکایت
نہ کرے اللہ تعالیٰ اسے ضرور بخشیگا۔
(جامع صغیر)
اس لئے عقلمند پر لازم ہے کہ بلا اور مصیبت میں اور
فقر وغیرہ میں صبر کرے تاکہ پروردگار سے بخشش
پائے اور گناہ معاف ہوں اور درجات بڑھیں۔

جہنم اور جہنمیوں کے حالات

وَسِیْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اِلٰی جَھَنَّمَ زُمَرًا
حَتّٰی اِذَا جَاءُوْھَا فُتِحَتْ اَبْوَابُھَا وَقَالَ لَھُمْ
خَزَنَتُھَا اَلَمْ یَاْتِکُمْ رُسُلٌ مِّنْکُمْ یَتْلُوْنَ

کفار دوزخ کی طرف فوجیں فوجیں ہنکائے جائینگے جب
جہنم پر پہنچینگے تو اسکے دروازے کھولے جائینگے اور
وہاں نگہبان ان سے کہینگے کیا تمہارے پاس رسول نہ آئے تھے

عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ
هٰذَا قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ
عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝

قِيْلَ ادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا
فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۔

رُوِيَ اَنَّهُ يُسَاقُ اَعْدَاءُ اللّٰهِ تَعَالٰى اِلَى النَّارِ تَسْوَدُّ وُجُوْهُهُمْ وَتَزْرَقُّ اَعْيُنُهُمْ وَيُخْتَمُ عَلٰى اَفْوَاهِهِمْ فَاِذَا انْتَهَوْا اِلٰى اَبْوَابِهَا اِسْتَقْبَلَهُمُ الزَّبَانِيَةُ بِالسَّلَاسِلِ وَالْاَغْلَالِ تُوْضَعُ فِيْ فِيْهِمْ وَتَخْرُجُ مِنْ دُبُرِهِمْ وَتُغَلُّ اَيْدِيْهِمُ الْيُمْنٰى اِلٰى عُنُقِهِمْ وَتُدْخَلُ يَدُهُمُ الْيُسْرٰى فِيْ فُؤَادِهِمْ وَتُنْزَعُ مِنْ بَيْنِ كَتِفَيْهِمْ وَتُشَدُّ بِالسَّلَاسِلِ فَيُقْرَنُ كُلُّ كَافِرٍ مَعَ قَرِيْنِهِ الشَّيْطَانِ فِيْ سِلْسِلَةٍ وَيُجَرُّ عَلٰى وَجْهِهِ تَضْرِبُهُ الْمَلٰئِكَةُ بِمَقَامِعَ مِنَ الْحَدِيْدِ كُلَّمَا اَرَادُوْا اَنْ يَخْرُجُوْا مِنْهَا اُعِيْدُوْا فِيْهَا كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى كُلَّمَا اَرَادُوْا اَنْ يَخْرُجُوْا مِنْهَا اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَقِيْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۔

(دَقَائِقُ الْاَخْبَارِ)

عَنْ اَبِيْ يَزِيْدَ اَنَّهُ كَانَ لَا تَنْقَطِعُ دُمُوْعُ عَيْنَيْهِ وَلَا يَزَالُ بَاكِيًا فَسُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنْ اَوْعَدَنِيْ اَنْ نُمْتُ

جو تم خدا کی آیتیں سناتے اور اس دن کی ملاقات سے ڈراتے۔ کہینگے رسول آئے تھے۔ لیکن خدا کا امر کفار پر ثابت ہو کر رہا۔

اس وقت انہیں کہا جائے گا۔ کہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں داخل ہو جاؤ۔ متکبروں کے لئے بُرا ٹھکانا ہے

کفار جہنم کی طرف منہ کالے آنکھیں کرنجی اور مونٹ مہر لگے ہوئے ہنکائے جائینگے۔ جب وہاں پہنچینگے تو وہاں کے فرشتے طوق اور زنجیریں لے کر ان کا استقبال کرینگے جو زنجیریں ان کے منہ میں ڈال کر دُبر سے نکال لیجائینگے۔ اور اُن کے دائیں ہاتھ گردنوں سے باندھ دیئے جائینگے۔ اور بائیں ہاتھ کلیجے پھاڑ کر شانوں میں نکال دیئے جائینگے۔ اور ہر کافر اپنے
دوست شیطان کے ساتھ زنجیر میں جکڑا جائیگا فرشتے ۳۱۹
ان کو لوہے کی گرزوں سے مارینگے اور منہ کے بل گھسیٹیں گے۔

جب وہ اس سے نکلنے کا ارادہ کرینگے تو پھر اس میں دھکیل دیئے جائینگے۔ جیسے پروردگار نے فرمایا كُلَّمَا اَرَادُوْا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَقِيْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ (دقائق الاخبار)

ابو یزید کی آنکھوں سے کبھی آنسو بند نہ ہوتے تھے۔ بلکہ وہ ہمیشہ روتے رہتے تھے کسی نے ان سے سبب پوچھا فرمایا۔ اگر اللہ تعالیٰ ہمیں ایک حمام

---

[1] کلمة العذاب یعنی الحکم والامر بالشقاوة و کونهم من اهل النار بعض علماء نے کلمة العذاب سے مراد یہ آیت بیان کی ہے لاملان جهنم من الجنة والناس اجمعين ۔

لَحَبَسَنِیْ فِی الْحَمَّامِ اَبَدًا لَکَانَ حَقًّا عَلَیَّ اَنْ لَّا
تَنْقَطِعَ دُمُوْعُ عَیْنِیْ فَکَیْفَ وَقَدْ اَوْعَدَنِیْ
اَنْ یَّحْبِسَنِیْ فِی النَّارِ الَّتِیْ قَدْ اُوْقِدَ عَلَیْہَا
ثَلٰثَۃَ اٰلَافِ سَنَۃٍ (مشکوۃ)
وَفِی الْخَبَرِ اَنَّہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ
اَتَانِیْ جِبْرَائِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَقُلْتُ یَا
جِبْرَائِیْلُ صِفْ جَہَنَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ
تَعَالٰی خَلَقَ النَّارَ فَاَوْقَدَہَا اَلْفَ عَامٍ
حَتّٰی حَمَرَّتْ ثُمَّ اَوْقَدَہَا اَلْفَ عَامٍ
حَتّٰی اَبْیَضَّتْ ثُمَّ اَوْقَدَہَا اَلْفَ عَامٍ
حَتّٰی اسْوَدَّتْ فَہِیَ سَوْدَاءُ کَاللَّیْلِ
الْمُظْلِمِ لَا یَسْکُنُ لَہَبُہَا وَلَا یَطْفَأُ جَمْرُہَا
۳۲ رُوِیَ اَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَرْسَلَ جِبْرَائِیْلَ
عَلَیْہِ السَّلَامُ اِلٰی مَالِکٍ بِاَنْ یَّاْخُذَ جُزْءً
مِّنَ النَّارِ فَیَاْتِیْ اٰدَمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ حَتّٰی
یَطْبَخَ بِہٖ فَقَالَ مَالِکٌ یَا جِبْرَائِیْلُ کَمْ
تُرِیْدُ مِنَ النَّارِ فَقَالَ جِبْرَائِیْلُ اُرِیْدُ مِنْہَا
مِقْدَارَ تَمْرَۃٍ قَالَ مَالِکٌ لَوْ اَعْطَیْتُکَ مِقْدَارَ
تَمْرَۃٍ لَذَابَ سَبْعُ السَّمٰوٰتِ وَسَبْعُ الْاَرْضِیْنَ مِنْ
حَرِّہَا فَقَالَ تَعَالٰی یَا جِبْرَائِیْلُ اَعْطِہٖ نِصْفَہَا
فَقَالَ مَالِکٌ لَوْ اَعْطَیْتُکَ مَا تُرِیْدُ لَمْ تَنْزِلْ
مِنَ السَّمَاءِ قَطْرَۃٌ وَلَمْ یَنْبُتْ مِنَ الْاَرْضِ نَبَاتٌ
ثُمَّ نَادٰی جِبْرَائِیْلُ اِلٰہِیْ کَمْ اٰخُذُ مِنَ النَّارِ
قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی خُذْ مِقْدَارَ ذَرَّۃٍ مِّنْہَا فَاَخَذَ
جِبْرَائِیْلُ مِقْدَارَ ذَرَّۃٍ وَغَسَلَہَا فِیْ سَبْعِیْنَ نَہْرًا

میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے قید کرنے کا وعید کرتا تو ہم پر لازم تھا کہ ہمارے آنسو کبھی منقطع نہ ہوتے حالانکہ اب ایسے دوزخ کا وعید کیا ہے کہ جس کی آگ تین ہزار برس تک بھڑکائی گئی ہے (مشکوۃ شریف)

روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے جبرائیل علیہ السلام سے جہنم کی نسبت پوچھا جواب دیا اللہ تعالی نے جہنم کو پیدا کر کے ہزار سال بھڑکایا حتی کہ سرخ ہوگیا پھر ہزار سال بھڑکایا حتی کہ سفید ہوگیا پھر ہزار سال بھڑکایا حتی کہ سیاہ ہوگیا پس وہ اندھیری رات سے سیاہ ہے نہ اس کی تپش کم ہوتی ہے اور نہ انگارے بجھتے ہیں۔

روایت ہے کہ اللہ تعالی نے جبرائیل علیہ السلام کو مالک جہنم کی طرف بھیجا کہ آدم علیہ السلام کو تھوڑی سی آگ کھانا پکانے کے لئے لادیں مالک جہنم نے کہا۔ کس قدر لوگے جبرائیل علیہ السلام بولے کھجور کے برابر۔

مالک جہنم نے کہا اگر اتنی دیدوں تو تمام آسمان و زمین اسکی گرمی سے پگھل جائیں گے۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا۔ اس سے آدھی دیدو۔ کہا۔ آدھی سے آسمان کی بارش بند ہوجائے گی۔ اور زمین پر انگوری نہ اگے گی۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا الہی کس قدر لوں۔ اللہ تعالی نے فرمایا ایک ذرہ کے برابر۔ جبرائیل علیہ السلام نے ایک ذرہ کے برابر لے کر ستر نہروں میں ستر مرتبہ دھوکر۔ آدم علیہ السلام کے پاس لائے انھوں نے

حَجَرٍ شَامِخٍ فَذَابَ ذٰلِكَ الْجَبَلُ وَرَجَعَتِ النَّارُ
إِلٰى مَكَانِهَا وَبَقِيَ دُخَانُهَا فِي الْأَحْجَارِ وَالْحَدِيدِ
إِلٰى يَوْمِنَا هٰذَا فَهٰذِهِ النَّارُ مِنْ دُخَانِ
الذَّرَّةِ فَاعْتَبِرُوا يَا مُؤْمِنِينَ۔
قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ إِنَّ لِأَهْلِ النَّارِ خَمْسَ
دَعَوَاتٍ يُجِيبُهُمُ اللّٰهُ فِي أَرْبَعٍ فَإِذَا كَانَتِ
الْخَامِسَةُ لَمْ يَتَكَلَّمُوا بَعْدَهَا أَبَدًا يَقُولُ
رَبَّنَا أَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوبِنَا فَهَلْ إِلٰى
خُرُوجٍ مِنْ سَبِيلٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مُجِيبًا لَهُمْ
ذٰلِكُمْ بِأَنَّهُ إِذَا دُعِيَ اللّٰهُ وَحْدَهُ كَفَرْتُمْ
وَإِنْ يُشْرَكْ بِهِ تُؤْمِنُوا فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيرِ
ثُمَّ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ
صَالِحًا إِنَّا مُوقِنُونَ فَيُجِيبُهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِقَوْلِهِ
أَوَلَمْ تَكُونُوا أَقْسَمْتُمْ مِنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِنْ
زَوَالٍ ثُمَّ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا نَعْمَلْ
صَالِحًا غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ فَيُجِيبُهُمُ اللّٰهُ
تَعَالٰى بِقَوْلِهِ أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيهِ
مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ فَذُوقُوا فَمَا
لِلظَّالِمِينَ مِنْ نَصِيرٍ ثُمَّ يَقُولُونَ رَبَّنَا غَلَبَتْ
عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَالِّينَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا
مِنْهَا فَإِنْ عُدْنَا فَإِنَّا ظَالِمُونَ فَيُجِيبُهُمُ اللّٰهُ
تَعَالٰى اخْسَئُوا فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُونِ فَلَا
يَتَكَلَّمُونَ بَعْدَهَا أَبَدًا وَذٰلِكَ غَايَةُ
شِدَّةِ الْعَذَابِ لَا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَّ
لَا شَرَابًا إِلَّا حَمِيمًا وَّغَسَّاقًا۔

ایک بلند پہاڑ پر رکھا سو وہ پہاڑ پگل گیا اور آگ پھر
اپنی جگہ پر آگئی اسکا دھواں پتھروں اور لوہے میں
باقی رہ گیا یہ آگ جو دنیا میں ہم دیکھتے ہیں وہ
اس ذرہ کا دھواں ہے فاعتبروا یا مومنین
محمد بن کعب کہتے ہیں دوزخیوں کی پانچ
دعاؤں میں سے چار کا جواب دیا جائیگا۔ پانچ
کا جواب ابدی خاموشی کے سوا اور کچھ نہ ملے گا۔
(۱) دوزخی کہینگے الٰہی تو نے ہمیں دو دفعہ مارا
اور دو ہی دفعہ زندہ کیا ہم اپنے گناہوں کے مقر ہیں کیا
دوزخ سے کسطرح نکل سکتے ہیں پروردگار فرمائیگا یہ اسلیے
ہے کہ جب پروردگار کو واحد پکارا جاتا تھا تو تم کفر کرتے
تھے اور اگر شرک کیا جاتا تو تم مان لیتے تھے آج اسکا حکم ہے پھر
۳۲۱ کہینگے ای پروردگار ہم نے دیکھ لیا اور سن لیا ہمیں واپس کر کہ ہم
اعمال صالح کریں ہمیں یقین ہو چکا ہو جواباً فرمائیگا کیا تم پہلے
قسمیں کھا چکے تھے کہ ہمیں کبھی زوال نہ ہوگا پھر کہینگے ای
پروردگار ہمیں یہاں سے نکال ہم نیک کام کرینگے پھر فرمائیگا
کیا ہم نے تمکو ایسی عمر نہ دی تھی کہ اس میں نصیحت کا حاصل
کرنے والا نصیحت حاصل کر سکتا ہے کیا تمہارے پاس
ڈرانے والے نہ آئے تھے۔ اب عذاب چکھو۔ ظالموں
کا کوئی مددگار نہیں۔ پھر کہینگے ای پروردگار ہماری
بدبختی غالب آگئی ہم گمراہ ہیں ہمیں اس سے نکال اگر پھر
ایسا کریں تو ہم ظالم ہیں حکم ہوگا نا امید پڑے رہو
اور مت بکو۔ اس کے بعد وہ کلام نہ کرینگے اور نہایت
ہی سخت عذاب ہوگا۔ دوزخ میں نہ ٹھنڈک ہوگی نہ
پانی البتہ دوزخیوں کی پیپ یا گرم پانی موجود ہوگا

قَالَ النَّبِیُّ عَلَیْہِ السَّلَامُ لَوْ اَنَّ دَلْوًا مِّنْ ذٰلِکَ
الْغَسَّاقِ اُلْقِیَ عَلَی الدُّنْیَا لَاَحْرَقَ اَھْلَ الدُّنْیَا
کُلَّھَا وَقَالَ کُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُھُمْ بَدَّلْنٰھُمْ
جُلُوْدًا غَیْرَھَا لِیَذُوْقُوا الْعَذَابَ ۔
وَقَالَ النَّبِیُّ عَلَیْہِ السَّلَامُ تَاْکُلُھُمُ النَّارُ کُلَّ
یَوْمٍ سَبْعِیْنَ اَلْفَ مَرَّۃٍ وَکُلَّمَا اَکَلَتْ قِیْلَ
عُوْدُوْا فَیَعُوْدُوْا کَمَا کَانُوْا وَلَا یَمُوْتُوْنَ فِیْھَا
کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَیَاْتِیْہِ الْمَوْتُ مِنْ کُلِّ
مَکَانٍ وَّمَا ھُوَ بِمَیِّتٍ (مشکوۃ الانوار)

حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا اس پیپ کا ایک ڈول اگر دنیا میں ڈال دیا جائے تو تمام دنیا جل بھنکر رہجائے اور فرمایا جب انکے چمڑے جل بھنکر رہجائینگے تو ہم دوسرے چمڑے بدل دینگے تاکہ وہ عذاب چکھیں

اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا انکو آگ ستر ہزار دفعہ روزانہ کھائیگی پھر ویسے کے ویسے کیئے جائینگے اور انکو وہاں موت نہ آئے گی +

جیسا کہ ارشاد ہے۔ دوزخیوں کو ہر جگہ موت نظر آئیگی مگر وہ نہ مرینگے (مشکوۃ الانوار)

بہشت اور بہشت کے حالات

وَسِیْقَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا رَبَّھُمْ اِلَی الْجَنَّۃِ زُمَرًا ۳۲۲
حَتّٰی اِذَا جَآءُوْھَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُھَا وَقَالَ
لَھُمْ خَزَنَتُھَا سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْھَا
خٰلِدِیْنَ ۔ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ صَدَقَنَا
وَعْدَہٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّۃِ
حَیْثُ نَشَآءُ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض عَنِ النَّبِیِّ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَنَّہٗ
قَالَ مَنْ نَسِیَ الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ نَسِیَ طَرِیْقَ الْجَنَّۃِ (شفاء)
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّ لِلْجِنَانِ ثَمَانِیَۃَ اَبْوَابٍ
مِنَ الذَّھَبِ الْمُرَصَّعِ بِالْجَوْھَرِ مَکْتُوْبٌ عَلَی الْبَابِ الْاَوَّلِ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَھُوَ بَابُ الْاَنْبِیَآءِ
وَالْمُرْسَلِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ وَالْاَسْخِیَآءِ وَالثَّانِیْ بَابُ الْمُصَلِّیْنَ
الَّذِیْنَ یُکْمِلُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَالْوُضُوْءَ وَالثَّالِثُ بَابُ
الْمُزَکِّیْنَ اَمْوَالَھُمْ وَالرَّابِعُ بَابُ الْاٰمِرِیْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاھِیْنَ

متقی لوگ جنت کیطرف گروہ گروہ بھیجے جائینگے جب وہ آئینگے تو دروازے کھلے پائینگے اور وہاں کے نگہبان انکو کہینگے تم پر سلام اور تم پاک ہوا ہمیں ہمیشہ رہو گے۔ وہ کہینگے سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے وعدہ پورا کیا۔ اور ہمیں جنت کا وارث بنایا ہم جہاں چاہیں رہیں یہ بہت عمدہ اجر ہے۔

ابو ہریرہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے روایت کرتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا جو مجھپر درود شریف پڑہنا بھولجائے وہ جنت کا رستہ بھولجائیگا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں سونے کے مکلل بجواہر (۱) اسپر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا ہے یہ پیغمبروں شہیدوں اور سخیوں کے داخل ہونیکا دروازہ ہے (۲) نمازیوں کا دروازہ جو نماز اور وضوء میں پوری احتیاط رکھتے ہیں (۳) زکوۃ ادا کرنیوالوں کا (۴) ان عملدار کا جو امر بالمعروف اور نہی

عن المنکر والخامس باب من قطع نفسه عن
الشهوات والسادس باب الحجاج والمعتمرين
والسابع باب المجاهدين والثامن باب الذين
يغضون ابصارهم عن المحارم ويعملون
الخيرات والحسنات من بر الوالدين وصلة
الرحم وغير ذلك من الاعمال الحسنة

(دقائق الاخبار)

اما الجنان ثمان دار الجلال وهي من
اللؤلؤ الابيض ودار السلام وهي من
الياقوت الاحمر وجنة المأوى وهي من
الزبرجد الاصفر وجنة نعيم وهي من
الفضة البيضاء ودار القرار وهي من
الذهب الاحمر وجنة الفردوس وهي من
لبنة من فضة ولبنة من ذهب لبنة من
ياقوت ولبنة من زبرجد وملاطها المسك
وجنة عدن وهي من درة بيضاء ومشرفة
على الجنان كلها ولها بابان من ذهب وما
بينهما كما بين السماء والارض وبناؤها
لبنة من ذهب ولبنة من فضة وترابها
العنبر وملاطها المسك وفيها انهار تجري
في جميع الجنان وحصاة الانهار من اللؤلؤ
ماؤها ابرد من الثلج واحلى من العسل
وفيها نهر الكوثر وهو نهر محمد عليه
الصلوة والسلام وفيها نهر الكافور و
نهر التسنيم ونهر السلسبيل ونهر

عن المنکر کرتے ہیں (۵) خواہشات نفسانیہ
کو روکنے والوں کا۔
(۶) حاجیوں کا (۷) مجاہدین کا۔
(۸) ان لوگوں کا جو نظر بد سے بچتے ہیں۔ اور
نیک اعمال مثل برّ الوالدین۔ اور صلہ وغیرہ کا
لحاظ رکھتے ہیں

(دقائق الاخبار)

جنت آٹھ ہیں (۱) دار الجلال جو سفید موتی
سے ہے (۲) دار السلام جو یاقوت احمر
سے ہے (۳) جنت الماویٰ جو زبرجد
زرد سے ہے (۴) جنت الخلد زمرد
سے ہے (۵) جنت النعیم سفید چاندی
۳۲۳ سے۔ (۶) دار القرار سونے سے
(۷) جنت الفردوس اس میں ایک اینٹ
سونے کی اور ایک چاندی کی۔ کوئی یاقوت کی اور کوئی
زبرجد کی ہے اور اسکا گارا مشک کا ہے (۸) جنت
عدن ایک سفید موتی کی بنی ہوئی ہو اور تمام جنتوں
سے بالاتر ہے اس کے دروازے سونے کے ہیں
دونوں میں زمین و آسمان کا فاصلہ ہو سونے چاندی
کی اینٹیں اور گارا مشک کا لگا ہوا ہے۔ اس کی
مٹی عنبر ہے اور اسکی نہریں تمام جنتوں میں چلتی ہیں
جسکی کنکریاں موتی ہیں پانی برف سے سرد شہد
سے میٹھا ہے اس میں نہر کوثر حضور علیہ الصلوۃ
والسلام کی ہے اور نہر کافور۔ اور تسنیم اور
سلسبیل۔ اور نہر

الرَّحِيقُ الْمَخْتُومُ وَنَهْرُ الْمَاءِ وَنَهْرُ اللَّبَنِ وَنَهْرُ
الْعَسَلِ (دقائق الاخبار)

وَفِي الْخَبَرِ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهُ
قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَمَّا خَلَقَ جَنَّةَ عَدْنٍ دَعَا
جِبْرَائِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَهُ انْطَلِقْ
وَانْظُرْ اِلٰى مَا خَلَقْتُ لِعِبَادِيْ وَاَوْلِيَائِيْ
فَذَهَبَ جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَطَافَ فِيْ تِلْكَ
الْجَنَّةِ فَاَشْرَفَتْ عَلَيْهِ جَارِيَةٌ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ مِنْ بَعْضِ
الْقُصُوْرِ فَتَبَسَّمَتْ اِلٰى جِبْرَائِيلَ فَاَضَاءَتْ جَنَّةُ
عَدْنٍ مِنْ ضَوْءِ ثَنَايَاهَا فَخَرَّ جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
سَاجِدًا يَظُنُّ اَنَّهُ مِنْ نُوْرِ الْعِزَّةِ فَنَادَتْهُ الْجَارِيَةُ
يَا اَمِيْنَ اللّٰهِ ارْفَعْ رَاْسَكَ فَرَفَعَ رَاْسَهُ فَنَظَرَ اِلَيْهَا
فَقَالَ سُبْحَانَ الَّذِيْ خَلَقَكِ فَقَالَتِ الْجَارِيَةُ ۳۲۴
يَا اَمِيْنَ اللّٰهِ اَتَدْرِيْ لِمَنْ خُلِقْتُ فَقَالَ جِبْرَائِيلُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ لِمَنْ خُلِقْتِ فَقَالَتْ خَلَقَنِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى لِمَنْ اٰثَرَ رِضَى اللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى نَفْسِهٖ

مکاشفۃ القلوب

عَنْ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ
عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ اَشْجَارِ الْجَنَّةِ فَقَالَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ لَا تَيْبَسُ اَغْصَانُهَا وَلَا تَتَسَاقَطُ
اَوْرَاقُهَا وَلَا تَفْنٰى اَرْطَابُهَا وَاِنَّ اَكْبَرَ اَشْجَارِ الْجَنَّةِ
شَجَرَةُ طُوْبٰى اَصْلُهَا مِنْ دُرَّةٍ وَوَسَطُهَا مِنْ
يَاقُوْتٍ اَحْمَرَ وَاَعْلَاهَا مِنَ الذَّهَبِ وَاَغْصَانُهَا
مِنْ زَبَرْجَدٍ وَاَوْرَاقُهَا مِنْ سُنْدُسٍ وَعَلَيْهَا
سَبْعُوْنَ اَلْفَ غُصْنٍ اَقْصٰى اَغْصَانِهَا

رحیق مختوم اور نہر الماء (پانی کی نہر) اور نہر اللبن (دودھ کی نہر) اور نہر العسل (شہد کی نہر) ہیں (دقائق الاخبار)

حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے مروی ہے کہ جب پروردگار نے جنت عدن کو پیدا کیا تو جبرائیل علیہ السلام کو بلایا اور فرمایا جا کر دیکھو۔ یہ میں نے اپنے تابعدار بندوں کے لئے بنائی۔ وہ گئے۔ ایک حور کسی محل سے جھانکی اور مسکرائی جنت عدن اس کے دانتوں کی روشنی سے روشن ہو گئی جبرائیل علیہ السلام اسے نور الٰہی سمجھ کر سجدہ میں گر پڑے۔

وہ بولی امین اللہ سر اٹھاؤ۔ انہوں نے سر اٹھا کر دیکھا۔ اور کہا پاک ہے وہ پروردگار جس نے تجھ کو پیدا کیا۔ وہ بولی تجھے معلوم ہے کہ میں کس کے لئے پیدا کی گئی ہوں۔ انہوں نے پوچھا۔ کس کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ کہا جو شخص اپنی خواہش پر اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھے (مکاشفۃ القلوب)

حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے جنت کے درختوں کا حال پوچھا آپ نے فرمایا انکی شاخیں کبھی خشک نہیں ہوتیں اور نہ پتے گرتے ہیں ہمیشہ تر و تازہ رہتے ہیں۔ سب سے بڑا درخت طوبیٰ ہے جسکی چوٹی موتیوں کی درمیانی حصہ یاقوت سرخ کا اور جڑ سونے کی۔ اور ٹہنیاں زبرجد کی پتے سندس کے اور اس پر ستر ہزار ٹہنیاں ہیں

ملحق بساق العرش وادنى اغصانها في سماء الدنيا ليس في الجنة غرفة الا وفيها غصن مظل عليها وفيها الثمار ما تشتهيه الانفس لا نظير لها في الدنيا الا الشمس اصلها في السماء وضوءها في كل مكان

(دقائق الاخبار)

عن النبي عليه السلام انه قال ان الله تعالى خلق وجوه الحور العين من اربعة الوان ابيض واخضر واصفر واحمر وخلق بدنها من الزعفران والمسك والكافور وشعرها من القرنفل ومن اصابع رجليها الى ركبتيها من الزعفران الطيب ومن ركبتيها الى ثدييها من العنبر ومن عنقها الى راسها من الكافور ولو بزقت واحدة منهن في الدنيا لصارت مسكا ومكتوب على صدرها اسم زوجها واسم من اسماء الله تعالى وفي يد كل منهن اسورة وفي اصابعها عشرة خواتيم من الجواهر واللؤلؤ

(دقائق الاخبار)

بڑی شاخ عرش تک ہے اور چھوٹی شاخ آسمان دنیا تک ہے اور اس میں کوئی قبہ اور کوئی کھڑکی ایسی نہیں جسمیں طوبیٰ کی شاخ نہ ہو۔ اور اس میں حسب خواہش ثمر ہیں۔ اسکی دنیا میں سوا سورج کے اور کوئی نظیر نہیں جسکی جڑ آسمان میں ہے اور روشنی ہر جگہ موجود ہے (دقائق الاخبار)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا پروردگار نے حورعین کے منہ چار رنگ پر پیدا کئے ہیں سفید سبز زرد سرخ۔ اور ان کے بدن زعفران اور مشک اور کافور کے ہیں اور انکے بال قرنفل کے اور پاؤں کی انگلیوں سے گھٹنوں تک خوشبوناک زعفران سے گھٹنوں سے لے سینہ تک عنبر سے وہاں سے سر تک کافور سے۔ اگر ایک کا لعاب زمین پر پڑے تو سب مشک ہو جائے اور اسکے سینہ پر اللہ تعالیٰ اور اس کے خاوند کا نام مرقوم ہے۔ ان کے ہاتھوں میں کنگن۔ اور انگلیوں میں جواہر اور موتیوں کی انگوٹھیاں ہیں۔

(دقائق الاخبار)

ذکر عرش و لوح و قلم وغیرہ

الذين يحملون العرش ومن حوله يسبحون بحمد ربهم ويؤمنون به ويستغفرون للذين امنوا ربنا وسعت كل شيء رحمة وعلما فاغفر للذين تابوا واتبعوا سبيلك

حاملین عرش اور اس کے گرداگرد کے فرشتے خدا تعالیٰ کی تسبیح پکارتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور مومنوں کے حق میں استغفار کرتے ہیں اور کہتے ہیں الٰہی تو نے ہر شے کو اپنی رحمت و علم سے گھیر لیا ہے تو توبہ کرنیوالوں اور تیری راہ چلنیوالوں کو بخش

وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اِنَّ حَمَلَةَ الْعَرْشِ
اَرْجُلُهُمْ فِي الْاَرْضِ السُّفْلٰى وَرُءُوْسُهُمْ قَدْ خَرَقَتِ الْعَرْشَ
وَهُمْ خُشُوْعٌ لَا يَرْفَعُوْنَ طَرْفَهُمْ۔

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ
جَدِّهٖ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى نَظَرَ اِلٰى جَوْهَرَةٍ فَصَارَتْ حَمْرَاءَ ثُمَّ نَظَرَ
اِلَيْهَا ثَانِيَةً فَذَابَتْ وَارْتَعَدَتْ مِنْ هَيْبَتِهٖ ثُمَّ
نَظَرَ اِلَيْهَا ثَالِثَةً فَصَارَتْ مَاءً ثُمَّ نَظَرَ اِلَيْهَا رَابِعَةً فَجَمَدَ
نِصْفُهَا فَخَلَقَ مِنَ النِّصْفِ الْعَرْشَ وَمِنَ النِّصْفِ
مَاءً ثُمَّ تَرَكَهٗ عَلٰى حَالِهٖ فَمِنْ ثَمَّ يَرْتَعِدُ اِلٰى يَوْمِ
الْقِيٰمَةِ (انتهى ما نقله السمرقندي)

قَالَ الْاِمَامُ الْقُرْطُبِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاَقَاوِيْلُ
٣٢٦ اَهْلِ التَّفْسِيْرِ عَلٰى اَنَّ الْعَرْشَ هُوَ السَّرِيْرُ وَاَنَّهٗ
جِسْمٌ مُجَسَّمٌ خَلَقَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاَمَرَ مَلٰٓئِكَتَهٗ
بِحَمْلِهٖ وَتَعَبَّدَهُمْ بِتَعْظِيْمِهٖ وَالطَّوَافِ بِهٖ كَمَا
خَلَقَ فِي الْاَرْضِ بَيْتًا وَاَمَرَ اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
بِالطَّوَافِ وَالْاِسْتِقْبَالِ اِلَيْهِ فِي الْاَرْضِ بَيْتًا
وَاَمَرَ اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالطَّوَافِ وَالْاِسْتِقْبَالِ اِلَيْهِ

عَنْ عَلِيٍّ اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ اَرْبَعَةُ مَلٰٓئِكَةٍ
لِكُلِّ مَلَكٍ اَرْبَعَةُ وُجُوْهٍ اَقْدَامُهُمْ فِي الصَّخْرَةِ الَّتِيْ
تَحْتَ الْاَرْضِ السَّابِعَةِ مَسِيْرَةَ خَمْسِ مِائَةِ عَامٍ

عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَانَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
اِذَا ذَهَبَ رُبُعُ اللَّيْلِ قَامَ فَقَالَ اَيُّهَا
النَّاسُ اذْكُرُوا اللّٰهَ تَعَالٰى جَاءَتْ

معاف کردے۔ اور انکو دوزخ کے عذاب سے بچالے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حاملین
عرش کے پاؤں نچلی زمین میں ہیں اور ان کے سر عرش سے نکلے ہوئے ہیں
اور وہ ایسے خشوع میں ہیں کہ آنکھ تک نہیں اٹھاتے

جعفر بن محمد رحمہما اللہ اپنے باپ سے وہ انکے دادا سے روایت
کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک جوہر کی طرف دیکھا وہ
سرخ ہو گیا پھر دیکھا تو پگھل گیا۔ اور کانپ اٹھا پھر دیکھا تو پانی
سا ہو گیا پھر دیکھا تو آدھا خشک ہو گیا اس سے عرش پیدا
کیا۔ اور نصف پانی رہا اسے اسکی حالت پر چھوڑ دیا۔ یہی
باعث ہے کہ پانی قیامت تک کانپتا رہیگا

(سمرقندی)

امام قرطبی رحمۃ اللہ کہتے ہیں اصحاب تفسیر نے
بیان کیا ہے کہ عرش ایک جسم مجسم ہے اللہ تعالیٰ نے
اسے پیدا کیا۔ اور فرشتوں کو حکم کیا کہ اسے اٹھائیں
اور تعظیم وطواف کریں۔ جیسے زمین بیت اللہ شریف
کے طواف وغیرہ کا انسان کو
حکم ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ
حاملین عرش چار فرشتے ہیں۔ جن کے منہ بھی
چار چار ہیں انکے قدم ساتویں زمین کے نیچے اس
پتھر پر ہیں جو پانچسو برس کا ارادہ ہے۔

ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے
چوتھائی رات جانیکے بعد حضور علیہ الصلوۃ والسلام
اٹھکر یہ فرمایا کرتے تھے۔ لوگو! اللہ
تعالیٰ کو یاد کرو۔ کیونکہ پہلا نفخہ آ گیا ہے

لَا رَاجِفَۃٌ تَتْبَعُھَا الرَّادِفَۃُ جَآءَ الْمَوْتُ بِمَا فِیْہِ فَقَالَ اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اُکْثِرُ الصَّلٰوۃَ عَلَیْکَ فَکَمْ اَجْعَلُ لَکَ مِنْ صَلٰوتِیْ قَالَ مَا شِئْتَ قَالَ الرُّبُعَ قَالَ مَا شِئْتَ وَ اِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ قَالَ الثُّلُثُ قَالَ مَا شِئْتَ وَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ قَالَ النِّصْفُ قَالَ مَا شِئْتَ وَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ قَالَ الثُّلُثَیْنِ قَالَ مَا شِئْتَ وَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاَجْعَلُ صَلٰوتِیْ کُلَّھَا لَکَ قَالَ اِذًا تُکْفٰی ھَمَّکَ وَتُغْفَرُ ذَنْبُکَ ۔

(تفسیر خازن)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اَنَّہٗ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰہُ تَعَالٰی الْعَرْشَ اَمَرَ حَمَلَۃَ الْعَرْشِ بِحَمْلِہٖ فَثَقُلَ عَلَیْھِمْ فَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی قُوْلُوْا سُبْحَانَ اللّٰہِ فَقَالَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ سُبْحَانَ اللّٰہِ فَسَھُلَ الْحَمْلُ عَلَیْھِمْ فَجَعَلُوْا یَقُوْلُوْنَ طُوْلَ الدَّھْرِ سُبْحَانَ اللّٰہِ اِلٰی اَنْ خَلَقَ اللّٰہُ تَعَالٰی اٰدَمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَلَمَّا خَلَقَ اٰدَمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَعَطَسَ فَاَلْھَمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی قُوْلَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یَرْحَمُکَ اللّٰہُ فَلِھٰذَا خَلَقْتُکَ یَا اٰدَمُ قَالَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ ھٰذِہٖ کَلِمَۃٌ جَلِیْلَۃٌ لَا یَنْبَغِیْ لَنَا اَنْ نَّغْفُلَ عَنْھَا فَضَمُّوْا اِلَیْھَا ھٰذِہٖ فَقَالُوْا طُوْلَ الدَّھْرِ

جس کے بعد دوسرا ہے موت بمعہ اپنے سامانوں کے سر پر کھڑی ہے۔ ابی بن کعب رضی اللہ نے کہا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں درود بکثرت پڑھا کرتا ہوں اسمیں کتنا وقت صرف کروں فرمایا جسقدر ہو سکے اگر زیادہ ہو تو بہتر ہے عرض کیا چوتھائی پھر وہی فرمایا پھر عرض کیا تہائی آپ نے پھر بھی وہی جواب دیا پھر عرض کیا نصف پھر بھی وہی جواب دیا پھر عرض کیا دو تہائی پھر بھی وہی جواب دیا۔ انہوں نے کہا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام وقت اس میں صرف کروں۔ فرمایا تب تیرے تمام کام بنجائینگے اور سب گناہ بخشے جائینگے

(تفسیر خازن)

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا
جب اللہ تعالیٰ نے عرش پیدا کیا اور اس کے اٹھانیکا ۳۲۷
فرشتوں کو حکم کیا تو وہ اٹھا نہ سکے فرمایا۔ کہو سبحان اللہ جب انہوں نے کہا تو فوراً اٹھا لیا۔ اور وہ مدت تک سبحان اللہ کہتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا۔ انہوں نے چھینک لی اور موجب الہام الحمد للہ کہا پروردگار نے فرمایا یرحمک اللہ اسی لئے میں نے تمہیں پیدا کیا ہے۔ فرشتوں نے کہا یہ بہت جلیل القدر کلمہ ہے اس سے ہمیں غافل نہ رہنا چاہیئے اس لئے انہوں نے یہ بھی ساتھ ملا لیا اور مدت

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَهُلَ عَلَيْهِمْ حَمْلُ الْعَرْشِ فَوْقَ الْأَوَّلِ وَدَامُوْا عَلَيْهِ إِلَى أَنْ بَعَثَ اللّٰهُ تَعَالَى نُوْحًا عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَوْحَى اللّٰهُ تَعَالَى إِلَى نُوْحٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ يَأْمُرَ قَوْمَهُ أَنْ يَقُوْلُوْا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَيَرْضَى تَوْحِيْدَهُمْ فَقَالَ الْمَلٰئِكَةُ هٰذِهِ كَلِمَةٌ ثَالِثَةٌ جَلِيْلَةٌ فَضَمُّوْهَا إِلَى مَا قَبْلُ فَجَعَلُوْا يَقُوْلُوْنَ طُوْلَ الدَّهْرِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ إِلَى أَنْ بَعَثَ اللّٰهُ تَعَالَى إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمَّا بَعَثَهُ أَمَرَهُ بِالْقُرْبَانِ ثُمَّ فَدَاهُ بِالْكَبْشِ فَلَمَّا رَأَى الْكَبْشَ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ فَرَحًا بِذٰلِكَ فَقَالَتِ الْمَلٰئِكَةُ هٰذِهِ كَلِمَةٌ رَابِعَةٌ ظَرِيْفَةٌ فَضَمُّوْهَا إِلَى هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ الثَّلٰثِ
فَجَعَلُوْا يَقُوْلُوْنَ طُوْلَ الدَّهْرِ سُبْحَانَ اللّٰهِ ٣٢٨
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ فَلَمَّا أَخْبَرَ جِبْرَائِيْلُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ تَعَجُّبًا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ فَقَالَ جِبْرَائِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَنَضُمَّ هٰذِهِ الْكَلِمَةَ إِلَى هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ الْأَرْبَعِ -

قَالَ الْإِمَامُ الْقُشَيْرِيُّ جَاءَ فِي بَعْضِ الْأَخْبَارِ أَنَّ مَلَكًا مِّنَ الْمَلٰئِكَةِ قَالَ يَا رَبِّ إِنِّي أُرِيْدُ أَنْ أَرَى الْعَرْشَ فَخَلَقَ اللّٰهُ تَعَالَى لَهُ ثَلٰثِيْنَ أَلْفَ جَنَاحٍ وَطَارَ بِهَا

تک سبحان اللہ والحمد للہ کہتے رہے اس سے ان پر عرش کا اٹھانا اور بھی سہل ہو گیا حضرت نوح علیہ السلام کی پیدائش تک انکا یہی وظیفہ رہا۔ اور حضرت نوح علیہ السلام کی قوم نے پہلے پہل بت پرستی شروع کی پروردگار نے حضرت نوح علیہ السلام کو حکم کیا کہ انکو کہو کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہیں تو ان سے راضی رہوں۔ فرشتوں نے کہا یہ بڑا جلیل القدر کلمہ ہے اسے بھی ملا لیا اور مدتوں سبحان اللہ والحمد للہ و لا الٰہ الا اللہ کہتے رہے حتیٰ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام مبعوث ہوئے اور انکو قربانی کا ارشاد ہوا۔ اور دنبہ ذبح کیا گیا۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دنبے کو دیکھ کر اللہ اکبر کہا فرشتوں نے کہا یہ چوتھا جلیل القدر کلمہ ہے اسے بھی ملا لیا۔ اور مدت تک سبحان اللہ والحمد للہ و لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر کہتے رہے۔ جب حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اس حدیث کی اطلاع حضور علیہ السلام کو دی۔ تو آپ نے تعجب کی رو سے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم فرمایا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام بولے ہم اس کلمہ شریف کو بھی ان چاروں کلموں سے ملا لینگے۔

امام قشیری رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ایک فرشتے نے عرض کی۔ الٰہی میں عرش دیکھنا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اسے تیس ہزار پر دیئے اور تیس ہزار

ثلاثین الف سنۃٍ فقال اللہ تعالیٰ ھل
بلغت العرش فقال لم تقطع بعد عشر
قائمۃ العرش فاستأذن من اللہ تعالیٰ
ان یعود الی مکانہٖ (ھیئۃ الاسلام)

قَالَ شھر بن حوشب رحمہ اللہ تعالیٰ ان
حملۃ العرش ثمانیۃ فاربعۃ منھم یقولون
سبحانک اللھم وبحمدک ولک الحمد
علیٰ حلمک بعد علمک واربعۃ یقولون
سبحانک اللھم ولک الحمد علیٰ عفوک
بعد قدرتک قال وکانھم یرون ذنوب
بنی آدم فیستغفرون للذین اٰمنوا و
یسئلون اللہ لھم المغفرۃ ۔ تفسیر خازن

(تفسیر خازن)

وَذُکِرَ اَنَّ اَوَّلَ شیءٍ خلقہ اللہ تعالیٰ
القلم ثم اللوح فامر القلم بان یکتب
فی اللوح ما ھو کائن الی یوم القیامۃ ثم خلق
ما شاء علیٰ حسب المشیئۃ الازلیۃ ثم خلق
العرش ثم حملۃ العرش ثم السموٰت والارض
وانما خلق العرش لاجل عبادہٖ لیعلموا
الی این یتوجھون فی دعائھم لکیلا
یتحیروا فی الدعاء کما خلق الکعبۃ لیعلموا
الی این یتوجھون فی العبادۃ (ترمذی)

قَالَ الثعلبی رح فی قولہٖ تعالیٰ ویحمل عرش
ربک عن علی ابن الحسین رضی اللہ عنہما
قال ان اللہ تعالیٰ خلق العرش ثم

برس ہی اُڑتا رہا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کیا عرش
پر پہنچ گئے۔ عرض کیا ابھی قائمہ عرش کا دسواں
حصہ بھی طے نہیں ہوا۔ چنانچہ بعد اجازت واپس
آ گیا۔ (ہیئۃ الاسلام)

شہر بن حوشب رحمہ اللہ سے مروی ہے۔ کہ
حاملین عرش آٹھ ہیں چار تو یہ کہتے ہیں۔
سُبحانک اللّٰھم و بحمدک ولک الحمد علی حلمک بعد
علمک اور چار یہ کہتے ہیں سُبحانک اللّٰھم
ولک الحمد علیٰ عفوک بعد قدرتک گویا
وہ ابن آدم کے گناہ دیکھتے ہیں۔ اور انکے
لئے استغفار کرتے ہیں اور مغفرت مانگتے
۳۲۹ ہیں۔ (تفسیر خازن)

ذکر ہے کہ سب سے پہلے پروردگار نے قلم کو پھر
لوح محفوظ کو پیدا کیا۔ پھر قلم کو حکم کیا کہ جو کچھ
قیامت تک ہونیوالا ہے سب لکھ پھر مشیت ازلیہ کے
مطابق سب کچھ پیدا کیا۔ پھر عرش کو پھر حاملین عرش
کو۔ پھر آسمانوں اور زمینوں کو عرش کو اس لئے پیدا کیا
تاکہ لوگ دعا میں اسطرف متوجہ ہوں اور حیران نہ ہوں
جیسے کعبہ شریف کو اس لیے پیدا کیا کہ لوگ عبادت
میں اس کی طرف متوجہ ہوں۔

(ترمذی)

حضرت ثعلبی رحمۃ اللہ تعالیٰ ویحمل
عرش ربک کے متعلق علی بن حسین رضی اللہ
عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے عرش

يَخْلُقُ قَبْلَهُ اِلَّا ثَلٰثَةَ اَشْيَاءَ اَلْهَوَاءَ وَالْقَلَمَ
وَالنُّوْنَ ثُمَّ خَلَقَ الْعَرْشَ مِنْ اَنْوَارٍ مُخْتَلِفَةٍ
مِنْ ذٰلِكَ نُوْرٌ اَخْضَرُ اُخْضِرَتْ مِنْهُ الْخُضْرَةُ
وَنُوْرٌ اَصْفَرُ اُصْفِرَتْ مِنْهُ الصُّفْرَةُ وَنُوْرٌ اَحْمَرُ
اُحْمِرَتْ مِنْهُ الْحُمْرَةُ وَنُوْرٌ اَبْيَضُ فَمِنْهُ نُوْرُ
الْاَنْوَارِ وَمِنْهُ ضَوْءُ النَّهَارِ ثُمَّ جَعَلَهُ
سَبْعِيْنَ اَلْفَ اَلْفِ طَبَقٍ لَيْسَ مِنْ ذٰلِكَ
طَبَقٌ اِلَّا يُسَبِّحُ اللّٰهَ وَيَحْمَدُهُ وَيُقَدِّسُهُ بِاَصْوَاتٍ
مُخْتَلِفَةٍ لَوْ اَذِنَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِلْاَشْيَاءِ اَنْ
تَسْمَعَ ذٰلِكَ لَهُدِّمَتِ الْجِبَالُ وَالْقُصُوْرُ
وَانْخَسَفَتِ الْبِحَارُ ـ

کو پیدا کرنے سے پہلے تین چیزیں یعنی ہوا قلم -
اور مچھلی - پھر عرش - کو مختلف انوار سے پیدا کیا
اس کے سبز نور سے سبزی - اور زرد سے
زردی - اور سرخ سے سرخی - اور سفید -
سے سفیدی اور نور الانوار اوروں کی روشنی
پیدا کی - پھر اسکے ستر لاکھ طبقے پیدا
کئے ہر طبقہ مختلف آواز میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح
تحمید اور تقدیس کرتا ہے - اور پروردگار
تمام چیزوں کو سننے کی اجازت دیتا تو -
مکانات اور پہاڑ گر جاتے - اور دریا
خشک ہو جاتے -

۲۳۰

اولیاء اللہ کون ہیں اور استقامت کی تفصیل

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا
تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا
تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ
نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ
وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ
فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ۝
نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ
قَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْحَقِّ الْاِسْتِقَامَةُ عَلٰى

جو لوگ ہر طرح سے اپنا پروردگار اور حاکم اللہ تعالیٰ
کو سمجھتے ہیں - اور پھر استقامت کرتے ہیں انپر
فرشتے نازل ہوتے ہیں - اور کہتے ہیں کوئی
خوف نہ کرو بلکہ جنت موعود سے خوش ہوؤ
ہم تمہارے دنیا اور آخرت میں دوست ہیں
اور جنت میں جو کچھ چاہو تمہارے لئے پروردگار
کی مہمانی سے لیا ہے -
اہل حق نے استقامت کی تین طرح پر تقسیم

لہ آیت مذکور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں نازل ہوئی جب کہ انہیں مشرکوں نے
کہا ہمارا پروردگار اللہ ہے - اور فرشتے اس کی بیٹیاں ہیں اور یہود نے کہا پروردگار اللہ ہے - اور عزیر
ابن اللہ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی نہیں ہیں - اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا پروردگار
ہمارا اللہ وحدہ لا شریک ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں -

ثلثة اضرب استقامة باللسان واستقامة
بالجنان واستقامة بالنفس فالاستقامة
باللسان المداومة على كلمة الشهادة و
الاستقامة بالجنان المداومة على صدق
الارادة والاستقامة بالنفس المداومة
على العبادات في الطاعات وقال بعضهم
الاستقامة باربعة اشياء الطاعة في
مقابلة الامر والتقوى في مقابلة النهي
والشكر في مقابلة النعمة والصبر في
مقابلة الجنة وتمام هذه الاربعة باربعة
اخرى تمام الطاعة بالاخلاص وتمام التقوى
بالتوبة وتمام الفكر بمعرفة العجز وتمام
الصبر بالانقطاع (امام نسفی)

قال الفقيه ابو الليث علامة الاستقامة
ان يراعي عشرة اشياء فريضة على نفسه
الاول حفظ اللسان عن الغيبة لقوله
تعالى ولا يغتب بعضكم بعضا والثاني
الاجتناب عن سوء الظن لقوله اجتنبوا
كثيرا من الظن ان بعض الظن اثم ولقوله
عليه السلام اياكم وسوء الظن فانه
اكذب الحديث (والثالث) الاجتناب
عن السخرية لقوله لا يسخر قوم من قوم
عسى ان يكونوا خيرا منهم (والرابع)
غض البصر عن المحارم لقوله تعالى
قل للمؤمنين يغضوا من ابصارهم

کیا ہے استقامت باللسان استقامت بالجنان
اور استقامت بالنفس - استقامت
باللسان یہ ہے - کہ کلمہ شہادت پر
استقامت ہو - اور استقامت بالجنان
صدق ارادہ پر مداومت ہو اور استقامت بالنفس
عبادات اور طاعات پر مداومت ہے - اور
بعض نے استقامت چار طرح پر بیان کی ہے
(۱) امر کے مقابلہ میں اطاعت (۲)
نہی کے مقابلہ میں تقوی (۳) نعمت
کے مقابلہ میں شکر (۴) جنت کے
مقابلہ میں صبر اور یہ چاروں دوسری چار سے
کامل ہوتی ہیں طاعت اخلاص سے اور تقوی
توبہ سے اور فکر معرفت عجز سے اور صبر انقطاع عن الشہوات
امام ابو اللیث فقیہ علیہ الرحمۃ کہتے ہیں استقامت
یہ ہے کہ دس چیزوں کو اپنے اوپر لازم کر لیا جائے
اول زبان کو غیبت وغیرہ سے بند رکھنا جیسے اللہ
تعالیٰ نے فرمایا ولا یغتب بعضکم بعضا - دوم
سوء ظن سے بچنا - جیسے ارشاد ہے اجتنبوا
کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم - اور حضور
علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا سوء ظن سے بچو
وہ اکذب الحدیث ہے - سوم مسخری وغیرہ
سے بچنا جیسے حکم ہے لا یسخر قوم من قوم عسی
ان یکونوا خیرا منہم چہارم محرمات
شرعیہ سے رکنا - جیسے ارشاد ہے
قل للمؤمنین یغضوا من ابصارہم

(والخامس) صدق اللسان لقوله تعالى
وإذا قلتم فاعدلوا (والسادس)
الانفاق في سبيل الله لقوله تعالى
انفقوا من طيبت ما كسبتم (والسابع)
ان لا يسرف لقوله تعالى ولا تبذر تبذيرا
(والثامن) ان لا يطلب العلو والكبر
لنفسه لقوله تعالى تلك الدار الآخرة
نجعلها للذين لا يريدون علوا في الارض
ولا فسادا والعاقبة للمتقين (والتاسع)
المحافظة على الصلوات الخمس لقوله
تعالى حافظوا على الصلوات
۳۳۲ والصلوة الوسطى وقوموا لله قانتين
(والعاشر) الاستقامة على السنة
والجماعة لقوله تعالى وان هذا
صراطي مستقيما فاتبعوه ولا تتبعوا
السبل فتفرق بكم عن سبيله

(تنبيه الغافلين)

قال يحيى بن معاذ قدس سره
للمستقيم علامات السعي في طاعة
الله تعالى من علاقة والنصح للعامة من
غير طمع والتعبد للحق مع قلب وجل
والاعتبار بما يرى في الدنيا من غير
شهوة والتفكر في المعاد من غير غفلة

(كذا في الخالصة)

فمن كان حاله هكذا بشر عند الموت

(۵) راستبازی جیسے فرمایا۔ وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا
(۶) فی سبیل اللہ مال کو خرچ کرنا جیسے حکم ہے
اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا کَسَبْتُمْ۔
(۷) اسراف سے پرہیز کرنا جیسے فرمایا
وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِیْرًا
(۸) علو اور تکبر سے بچنا جیسے ارشاد ہے
تِلْکَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِیْنَ لَا یُرِیْدُوْنَ
عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ
(۹) پانچوں وقتی نماز پر محافظت کرنا جیسے
حکم ہے
حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰی
وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قٰنِتِیْنَ
(۱۰) سنت اور جماعت پر استقامت کرنا
جیسے پروردگار نے فرمایا وَاَنَّ ھٰذَا صِرَاطِیْ
مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْہُ وَلَا تَتَّبِعُوا
السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِکُمْ عَنْ سَبِیْلِہٖ۔

(تنبیہ الغافلین)

یحیی بن معاذ قدس سرہ العزیز نے فرمایا
مستقیم کی علامتیں یہ ہیں
(۱) اطاعت الٰہی میں بغیر کسی علاقہ کے سعی کرنا
(۲) پروردگار کی قلب سلیم سے عبادت کرنی
(۳) دنیا کے حالات سے عبرت حاصل کرنی
(۴) معاد میں بلا غفلت تفکر کرنا۔

(کذا فی الخالصۃ)

جسکا یہ حال ہو وہ موت کے وقت کرامت

بِالْكَرَامَةِ وَالسَّعَادَةِ وَالزُّلْفٰى

رُوِيَ اَنَّهٗ لَمَّا حَضَرَتْ وَفَاتُ الشَّيْخِ اَبِي عَلِيِّ الرُّوْذَبَارِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فَتَحَ عَيْنَيْهِ وَقَالَ هٰذِهٖ اَبْوَابُ السَّمَآءِ قَدْ فُتِحَتْ وَهٰذِهِ الْجِنَانُ قَدْ زُيِّنَتْ وَهٰذَا قَائِلٌ يَقُوْلُ يَا اَبَا عَلِيٍّ قَدْ بَلَّغْنَاكَ الرُّتْبَةَ الْقُصْوٰى وَاِنْ لَّمْ تَسْئَلْهَا وَاَعْطَيْنَاكَ دَرَجَةَ الْاَكَابِرِ وَاِنْ لَّمْ تُرِدْهَا۔

سعادت کی خوشخبری دیا جاتا ہے

روایت ہے کہ جب شیخ ابو علی روذباری علیہ الرحمہ کی وفات کا وقت قریب پہنچا تو اس نے آنکھیں کھولکر فرمایا آسمان کے دروازے کھل گئے اور جنتیں آراستہ کی گئیں۔ اور پکارنے والے نے کہا اے ابو علی رح ہمنے تجھکو اعلی مرتبہ دیا اگرچہ تونے اس کا سوال نہ کیا تھا اور ہمنے تجھکو اکابر کا مرتبہ دیا اگرچہ

حُكِيَ اَنَّهٗ لَمَّا مَاتَ سَهْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التُّسْتَرِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَكَبَّ النَّاسُ عَلٰى جَنَازَتِهٖ وَكَانَ فِي الْبَلَدِ شَيْخٌ يَهُوْدِيٌّ عُمْرُهٗ قَدْ اَنَافَ عَلَى السَّبْعِيْنَ سَنَةً فَسَمِعَ الضَّجَّةَ فَخَرَجَ لِيَنْظُرَ مَا هُوَ فَلَمَّا نَظَرَ اِلَى الْجَنَازَةِ قَالَ اَتَرَوْنَ مَا اَرٰى قَالُوْا وَمَا تَرٰى قَالَ اَرٰى قَوْمًا يَنْزِلُوْنَ مِنَ السَّمَآءِ وَيَتَبَرَّكُوْنَ بِهٰذِهِ الْجَنَازَةِ ثُمَّ اَسْلَمَ وَحَسُنَ اِسْلَامُهٗ (روضۃ الریاحین)

حکایت ہے کہ جب سہل بن عبد اللہ تستری رحمہ اللہ تعالی نے وفات پائی تو ان کے جنازے پر بہت سی مخلوق جمع ہوئی اس شہر میں ایک یہودی شیخ تھا جسکی عمر قریبًا ستر سال کی تھی وہ شور سنکر باہر نکل آیا۔ اور جنازے کیطرف دیکھکر کہا۔ کیا تم بھی دیکھتے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں پوچھا کیا دیکھتے ہو۔ کہا آسمان سے فرشتوں کی جماعتیں نازل ہوتی ہیں اور اس جنازے سے برکت حاصل کرتی ہیں بعدہ اسلام لایا اور اچھا مسلمان ہوا۔ روضۃ الریاحین

۳۲۳

ذکر توبہ اور دعا وغیرہ

وَهُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَعْفُوْا عَنِ السَّيِّاٰتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ وَالْكٰفِرُوْنَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ۔

قِيْلَ اَلْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطٰنِ اِلَّا الْعَجَلَةَ

وہ ذات پاک توبہ قبول کرتا ہے اپنے بندوں کی۔ اور گناہ معاف کرتا ہے اور تمہارے افعال کو جانتا ہے اور مومن نیکو کاروں کی دعا قبول کرتا ہے اور انکو اپنے فضل سے بڑھاتا ہے اور کافروں کے لئے سخت عذاب ہے۔

کہتے ہیں جلد بازی شیطانی خصلت ہے،

سُنَّةٌ فِي خَمْسَةِ مَوَاضِعَ فِي دَفْنِ الْمَيِّتِ وَفِي تَزْوِيجِ الْبَنَاتِ وَفِي أَدَاءِ الدُّيُونِ وَفِي التَّوْبَةِ بَعْدَ الْمَعْصِيَةِ وَفِي إِحْضَارِ الطَّعَامِ لِلْمُسَافِرِ

(تنبیہ الغافلین)

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءً وَدَوَاءُ الذُّنُوبِ الْاسْتِغْفَارُ وَقَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَيُّهَا النَّاسُ تُوبُوا إِلَى اللهِ فَإِنِّي أَتُوبُ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ

قَالَ الْإِمَامُ الزَّنْدُوسِيُّ رح سَمِعْتُ الْإِمَامَ
أَبَا مُحَمَّدٍ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْفَضْلِ يَقُولُ ٣٣٢
قَالَتِ الْحُكَمَاءُ مَنْ رُزِقَ أَرْبَعًا لَمْ يُحْرَمْ أَرْبَعًا مَنْ رُزِقَ الدُّعَاءَ لَمْ يُحْرَمِ الْإِجَابَةَ لِقَوْلِهِ تَعَالَى ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ وَمَنْ رُزِقَ الْاسْتِغْفَارَ لَمْ يُحْرَمِ الْمَغْفِرَةَ لِقَوْلِهِ تَعَالَى إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا وَمَنْ رُزِقَ الشُّكْرَ لَمْ يُحْرَمِ الْمَزِيدَ لِقَوْلِهِ تَعَالَى لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَمَنْ رُزِقَ التَّوْبَةَ لَمْ يُحْرَمِ الْقَبُولَ لِقَوْلِهِ تَعَالَى وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ -

(روضۃ العلماء)

كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ شَابٌّ عَبَدَ اللهَ تَعَالَى عِشْرِينَ سَنَةً ثُمَّ عَصَاهُ عِشْرِينَ سَنَةً ثُمَّ نَظَرَ يَوْمًا فِي مِرْآةٍ فَرَأَى فِي

مگر ان جگہوں میں عجلت سنت ہے (۱) دفن میت (۲) لڑکیوں کے نکاح کر دینے میں (۳) ادائیگی قرض میں (۴) توبہ میں (۵) مسافر کے کھانے میں (تنبیہ الغافلین)

ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ کہا میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا فرماتے تھے ہر بیماری کی دوا ہے اور گناہوں کی دواء استغفار ہے اور فرمایا اے لوگو توبہ کرو۔ میں دن بھر میں سو دفعہ (۱۰۰) توبہ کرتا ہوں -

امام زندوسی نے کہا میں نے ابو محمد بن فضل سے سنا فرماتے تھے حکماء کا مقولہ ہے جو چار چیزوں کو توفیق دیا جائے وہ دوسری چار چیزوں سے محروم نہیں رہتا (۱) جسے دعا کی توفیق دی جائے وہ اجابت سے محروم نہیں رہتا جیسے فرمایا اُدْعُونِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ (۲) استغفار کی توفیق دیا جائے وہ مغفرت سے محروم نہیں رہتا۔ فرمایا۔ اِنَّہٗ کَانَ غَفَّارًا (۳) اور جو شکر کی توفیق دیا جائے۔ وہ زیادت انعام سے محروم نہیں رہتا فرمایا لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ (۴) اور جو توبہ کی توفیق دیا جائے وہ قبولیت سے محروم نہیں رہتا۔ وَہُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَۃَ عَنْ عِبَادِہٖ (روضۃ)

بنی اسرائیل میں سے ایک شخص نے بیس سال پروردگار کی عبادت کی پھر بیس سال نافرمانی میں گرفتار رہا۔ ایک دن شیشہ دیکھا تو ایک سفید بال

اللحیۃ شعرا بیض فحزن لذلک فقال الٰہی اطعتک خمسین سنۃ ثم عصیتک عشرین سنۃ فان رجعت الیک اتقبلنی فسمع قائلا یقول احببتنا فاحببناک فترکتنا فترکناک وعصیتنا فامھلناک فان رجعت الینا قبلناک (حیاۃ القلوب)

داڑھی کا دیکھکر نہایت ہی غمگین ہوا۔ اور کہا الٰہی میں نے بیس سال فرمانبرداری کی اور پھر بیس سال نافرمانی کی۔ اگر میں اب رجوع کروں تو قبول کیا جاؤنگا۔ جواب ملا تو ہمیں دوست رکھتا تھا تو ہم تجھے محبت رکھتے تھے پھر تو نے ہمکو چھوڑ دیا ہمنے تجھے چھوڑ دیا تو نے نافرمانی کی ہم نے تجھے مہلت دی اگر تو رجوع کرے تو ہم تجھے قبول کرینگے (حیاۃ القلوب)

دنیا اور آخرت کا ذکر اور شعبان کی فضیلت وغیرہ

اللہ لطیف بعبادہ یرزق من یشاء وھو القوی العزیز ۝ من کان یرید حرث الاخرۃ نزد لہ فی حرثہ ومن کان یرید حرث الدنیا نؤتہ منھا وما لہ فی الاخرۃ من نصیب ۝ قیل اللہ لطیف بھم بالارزاق من الطیبات ولم یدفع الیہم جملۃ وقیل اللہ لطیف بعبادہ یعنی یرحم من لا یرحم نفسہ بالعنایۃ والرحمۃ وبالشوق الی طاعتہ وطاعۃ رسولہ بعد الرجوع عن صفۃ المنافقین وقیل اللہ لطیف بعبادہ یعنی یرحم التائبین والمستغفرین ۝ قال علیہ الصلوۃ والسلام ما من صوت احب الی اللہ من صوت عبد مذنب تاب الی اللہ تعالی فیقول لبیک یا عبدی سل ما ترید وقیل اللہ لطیف ای رفیق وقیل

اللہ تعالی اپنے بندوں پر مہربان ہے۔ روزی دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور قوی اور غالب ہے جو شخص آخرت چاہتا ہے ہم اسے دیتے ہیں۔ اور جو دنیا چاہتا ہے ہم اسے وہی دیتے ہیں۔ لیکن آخرت میں اسے کچھ نہ ملیگا۔ ۳۳۵

کہتے ہیں لطیف سے مراد ہے کہ ان کو عمدہ رزق دیتا ہے اور بعض کہتے ہیں لطیف بعبادہ سے مراد ہیہ ہے کہ وہ اپنے بندوں پر رحم کرتا ہے جو خود اپنے نفسوں پر رحم نہیں کرتے۔ اور صفۃ نفاق سے تائب ہونے کے بعد اپنے رسول کی اطاعت کا شوق عنایت کرتا ہے بعض کہتے ہیں لطیف سے مراد یہ کہ وہ توبہ استغفار کرنیوالوں پر رحم کرتا ہے حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا۔ کوئی آواز اس سے اچھی نہیں اللہ تعالے کے نزدیک کہ بندہ توبہ کرے۔ اللہ تعالے فرماتا ہے لبیک یا عبدی مانگ جو چاہتا ہے اور بقول بعض اللہ لطیف ہے بعض

اَللّٰہُ لَطِیْفٌ بِالْبِرِّ وَالْاِحْسَانِ بِحَیْثُ لَمْ یُھْلِکْھُمْ
بِمَعَاصِیْھِمْ وَیَرْزُقُ مَنْ یَعْصِیْہِ وَقِیْلَ
اَللّٰہُ لَطِیْفٌ اَیِ الَّذِیْ یَسْتَقِلُّ الْکَثِیْرَ
مِنْ عَطَایَاہُ وَیَسْتَکْثِرُ الْقَلِیْلَ مِنَ الطَّاعَۃِ
مِنْ عِبَادِہٖ حَیْثُ قَالَ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیْلٌ

(زھرۃ الریاض)

وَقَالَ بَعْضُھُمْ لَطِیْفٌ بِعِبَادِہٖ فِی الْاَرْضِ
وَالْمُحَاسِبَۃِ کَمَا جَآءَ فِی الْخَبَرِ یُؤْتٰی بِعَبْدٍ
یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَتُعْرَضُ سَیِّاٰتُہٗ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ
تَعَالٰی مَا اسْتَحْیَیْتَ مِنِّیْ اِذْ عَصَیْتَنِیْ فَیَرْفَعُ
الْعَبْدُ صَوْتَہٗ بِبُکَآءٍ شَدِیْدٍ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ
تَعَالٰی اِخْفِضْ صَوْتَکَ حَتّٰی لَا یَسْمَعَ مُحَمَّدٌ
وَلَا یَعْرِفَ اَنِّیْ سَتَرْتُھَا فِی الدُّنْیَا وَاَنَا ٣٣٦
اَغْفِرُھَا الْیَوْمَ فَیَبْکِیْ اَشَدَّ مِنْہُ مِنْ
فَرْحِہٖ فَیَسْمَعُ مُحَمَّدٌ عَلَیْہِ السَّلَامُ
فَیَقُوْلُ اِلٰھِیْ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ
ھَبْہُ مِنِّیْ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَھَبْتُکَ
وَلَا تَحْزَنْ یَا حَبِیْبِیْ (زھرۃ الریاض)

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ فَضْلُ
شَعْبَانَ عَلٰی سَائِرِ الشُّھُوْرِ کَفَضْلِیْ عَلٰی سَائِرِ
الْاَنْبِیَآءِ وَفَضْلُ رَمَضَانَ عَلٰی سَائِرِ الشُّھُوْرِ
کَفَضْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلٰی عِبَادِہٖ کَمَا قَالَ اللّٰہُ
تَعَالٰی وَیَخْتَارُ مَا کَانَ لَھُمُ الْخِیَرَۃُ لِاَنَّ
النَّبِیَّ عَلَیْہِ السَّلَامُ کَانَ یَصُوْمُ شَعْبَانَ
کُلَّہٗ وَیَقُوْلُ یَرْفَعُ اللّٰہُ اَعْمَالَ الْعِبَادِ کُلَّھَا

رفیق ہے اور بقول بعض اللہ لطیف ساتھ جہان کے کہ انکے گناہوں کی وجہ سے ہلاک نہیں کرتا اور گنہگاروں کو رزق دیتا ہے۔ اور بعض کہتے ہیں لطیف یعنی عطا کو بہت کم سمجھتا ہے اور کم اطاعت کو زیادہ سمجھتا ہے جیسے فرمایا قل متاع الدنیا قلیل۔ (زہرۃ الریاض)

اور بعض نے بیان کیا ہے کہ حساب وغیرہ میں لطیف ہے جیسے حدیث شریف میں وارد ہے کہ قیامت کے دن ایک شخص کی برائیاں بارگاہ ایزدی میں پیش کی جائینگی تو حکم ہوگا تو نے نافرمانی کے وقت حیا نہ کیا۔ وہ شخص چلاکر روئیگا پھر ارشاد ہوگا۔ آواز کو پست کرو کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نہ سن لیں۔ میں نے دنیا میں تیرا پردہ رکھا اب بھی تجھے بخشدونگا۔ تو خوشی سے اور بھی چلاکر روئیگا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سنکر تشریف لائینگے۔ اور کہینگے۔ الٰہی تو ارحم الراحمین ہے اس شخص کو میرے حوالے کر حکم ہوگا اے حبیب میں نے تجھے دیا کوئی غم نہ کر۔ (زہرۃ الریاض)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا شعبان کی فضیلت تمام مہینوں پر ایسی ہے جیسے میری تمام انبیاء پر۔ اور رمضان شریف کی ایسی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی تمام بندوں پر جیسے فرمایا ویختار ماکان لہم الخیرۃ کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیشہ شعبان کو تمام ماہ کے روزے رکھا کرتے تھے اور فرماتے تھے اس ماہ میں اللہ تمام بندوں کے اعمال اٹھاتا ہے

فِیْ هٰذَا الشَّهْرِ وَقَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَتَدْرُوْنَ لِمَ سُمِّیَ شَعْبَانُ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ لِاَنَّهٗ یَتَشَعَّبُ فِیْهِ خَیْرٌ کَثِیْرٌ

(روضۃ العلماء)

عَنْ یَحْیٰی بْنِ مُعَاذٍ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ فِیْ شَعْبَانَ خَمْسَةَ اَحْرُفٍ یُعْطٰی بِکُلِّ حَرْفٍ عَطِیَّةً لِلْمُؤْمِنِیْنَ بِالشِّیْنِ الشَّرَفُ وَالشَّفَاعَةُ وَبِالْعَیْنِ الْعِزَّةُ وَالْکَرَامَةُ وَبِالْبَاءِ الْبِرُّ وَبِالْاَلِفِ الْاُلْفَةُ وَبِالنُّوْنِ النُّوْرُ وَلِذَا قِیْلَ رَجَبٌ لِتَطْهِیْرِ الْبَدَنِ وَشَعْبَانُ لِتَطْهِیْرِ الْقَلْبِ وَرَمَضَانُ لِتَطْهِیْرِ الرُّوْحِ فَاِنْ مَنْ یُطَهِّرُ الْبَدَنَ فِیْ رَجَبٍ یُطَهِّرُ الْقَلْبَ فِیْ شَعْبَانَ وَمَنْ یُطَهِّرُ الْقَلْبَ فِیْ شَعْبَانَ یُطَهِّرُ الرُّوْحَ فِیْ رَمَضَانَ فَاِنْ لَمْ یُطَهِّرِ الْبَدَنَ فِیْ رَجَبٍ وَالْقَلْبَ فِیْ شَعْبَانَ فَمَتٰی یُطَهِّرُ الرُّوْحَ فِیْ رَمَضَانَ وَلِذَا قَالَ بَعْضُ الْحُکَمَاءِ رَجَبٌ لِلْاِسْتِغْفَارِ مِنَ الذُّنُوْبِ وَشَعْبَانُ لِاِصْلَاحِ الْقَلْبِ مِنَ الْعُیُوْبِ وَرَمَضَانُ لِتَنْوِیْرِ الْقُلُوْبِ وَلَیْلَةُ الْقَدْرِ لِلتَّقَرُّبِ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی

(زبدۃ الواعظین)

عَنِ النَّبِیِّ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ صَامَ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ مِنْ اَوَّلِ شَعْبَانَ وَثَلٰثَةً مِنْ اَوْسَطِهٖ وَثَلٰثَةً مِنْ اٰخِرِهٖ کَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ ثَوَابَ سَبْعِیْنَ نَبِیًّا وَکَانَ کَمَنْ عَبَدَ اللّٰهَ تَعَالٰی سَبْعِیْنَ عَامًا وَاِنْ مَاتَ فِیْ تِلْکَ السَّنَةِ مَاتَ

اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کیا تمکو معلوم ہے کہ شعبان کیوں نام رکھا گیا کہا اللہ اور رسول بہتر جانتا ہے فرمایا اس میں نیکیاں بڑھتی ہیں

(روضۃ العلماء)

یحیٰی بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا شعبان کے پانچ حرف ہیں۔ ہر حرف کے بدلے اللہ تعالیٰ ایک عطیہ عنایت کرتا ہے (ش) سے شرف اور شفاعت (ع) سے عزت و کرامت (ب) سے بر یعنی نیکی (الف) سے الفت (ن) سے نور اس لئے کہتے ہیں رجب تطہیر بدن کے لئے ہے اور شعبان تطہیر قلب کے لئے اور رمضان تطہیر روح کے لئے کیونکہ جس نے رجب میں بدن پاک کیا اس نے شعبان میں ۲۳۷
دل پاک کیا اور جس نے شعبان میں دل پاک کیا اس نے رمضان میں روح پاک کیا۔ اور اگر رجب میں بدن پاک نہ کیا اور شعبان میں دل پاک نہ کیا۔ تو وہ رمضان میں روح کو کیسے پاک کریگا اس لئے بعض حکماء نے کہا ہے کہ رجب استغفار کے لئے ہے اور شعبان اصلاح قلب کیلئے اور رمضان دل کو منور کرنے کے لئے اور لیلۃ القدر تقرب الی اللہ کے لئے۔

(زبدۃ الواعظین)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا جس نے تین دن روزہ رکھا شعبان سے اول تین درمیان اور تین آخر میں روزے رکھے اس کے لئے اللہ تعالیٰ ستر نبیوں کا ثواب لکھتا ہے اور وہ ایسا ہے جیسے کہ ستر سال عبادت کی اگر اسی سال مرا تو شہید ہوا

شہیدًا وقال علیہ السلام من عظم شعبان واتقی اللہ تعالیٰ وعمل بطاعتہ امسك نفسہ عن المعصیۃ غفر اللہ تعالیٰ ذنوبہ وامنہ من کل ما یکون فی تلك السنۃ من البلایا والامراض کتھا (زبدۃ الواعظین)

اور فرمایا جس نے اسکی تعظیم کی اور اللہ تعالیٰ سے ڈرا اور نیک عمل کئے اور برائی سے بچا اللہ اسکے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ اور تمام سال کی بلاؤں اور مرضوں سے نجات دیتا ہے

(زبدۃ الواعظین)

اَلْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ کا مضمون

اَلْاَخِلَّاءُ یَوْمَئِذٍ بَعْضُہُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ یَا عِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ وَلَا اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاٰیٰتِنَا وَکَانُوْا مُسْلِمِیْنَ اُدْخُلُوا الْجَنَّۃَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُکُمْ تُحْبَرُوْنَ ۝ ۳۳۸

اس دن سوا متقیوں کے سب دوست ایک دوسرے کے دشمن ہونگے اے میرے بندو تم بے خوف اور بے غم ہو۔ جو میری آیتوں پر ایمان رکھتے تھے اور مسلمان تھے۔ تم مع بیویوں کے جنت میں داخل ہو جاؤ۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰہِ تَعَالٰی عِبَادًا یُوْضَعُ لَہُمْ مَنَابِرُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَقْعُدُوْنَ عَلَیْہَا ہُمْ قَوْمٌ لِبَاسُہُمْ نُوْرٌ وَوُجُوْہُہُمْ نُوْرٌ لَیْسُوْا بِاَنْبِیَاءَ وَلَا شُہَدَاءَ یَغْبِطُہُمُ الْاَنْبِیَاءُ وَالشُّہَدَاءُ فَقَالُوْا مَنْ ہُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الْمُتَحَابُّوْنَ فِی اللّٰہِ وَالْمُتَزَاوِرُوْنَ فِی اللّٰہِ وَالْمُتَجَالِسُوْنَ فِی اللّٰہِ (طبرانی)

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرمایا کے بندے قیامت کے دن ممبروں پر بٹھائے جائینگے جن کے لباس نور کے ہونگے اور اُن کے چہرے نور ہونگے نہ وہ نبی ہونگے اور نہ شہید نبی اور شہید انکا رشک کرینگے پوچھا گیا یا رسول اللہ وہ کون ہونگے فرمایا اللہ کے لئے محبت رکھنے والے اللہ کیلئے ایک دوسرے سے ملاقات کرنیوالے اور اللہ کیلئے ایک دوسرے سے ہمنشینی کرنیوالے (طبرانی)

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اَوْحَی اللّٰہُ تَعَالٰی اِلٰی مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ یَا مُوْسٰی ہَلْ عَمِلْتَ لِیْ عَمَلًا قَطُّ قَالَ اِلٰہِیْ صَلَّیْتُ لَكَ وَصُمْتُ لَكَ وَتَصَدَّقْتُ لَكَ وَذَکَرْتُ لَكَ فَقَالَ اللّٰہُ یَا مُوْسٰی اِنَّ الصَّلٰوۃَ لَكَ بُرْہَانٌ

حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کیطرف وحی کی۔ کہ کیا کوئی عمل میرے لئے بھی کیا ہے۔ کہا الٰہی میں نے نماز پڑھی روزے رکھے صدقہ کیا اور تیرا ذکر کیا اللہ تعالیٰ فرمائیگا۔ موسیٰ نماز تیرے لئے برہان اور روزہ ڈھال اور صدقہ

وَالصَّوْمُ لَكَ جُنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ لَكَ ظِلٌّ وَالذِّكْرُ
لَكَ نُوْرٌ فَاَیُّ عَمَلٍ عَمِلْتَ لِیْ فَقَالَ دُلَّنِیْ عَلٰی
عَمَلٍ هُوَ لَكَ قَالَ مُوْسٰی هَلْ وَالَیْتَ وَلِیًّا قَطُّ
وَعُلِمَ اَنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اَلْحُبُّ فِی اللّٰهِ وَالْبُغْضُ
فِی اللّٰهِ۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ
تَعَالٰی یَقُوْلُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَیْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ فِیْ
بِعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ اَلْیَوْمَ اُظِلُّهُمْ بِظِلِّیْ یَوْمَ لَا
ظِلَّ اِلَّا ظِلِّیْ۔ (طبرانی)

وَفِی الْخَبَرِ اَنَّهٗ یُؤْخَذُ بِرَجُلٍ مُؤْمِنٍ فِی الْقِیَامَةِ
فَتُوْزَنُ اَعْمَالُهٗ فَتَرْجَحُ سَیِّئَاتُهٗ عَلٰی حَسَنَاتِهٖ
فَیُؤْمَرُ بِهٖ اِلَی النَّارِ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ اَمْهِلْنِیْ سَاعَةً
اَسْتَوْجِبُ بِهَا حَسَنَةً فَیُمْهِلُهٗ فَیَاْتِیْ اِلٰی اَبِیْهِ
فَیَقُوْلُ یَا اَبَاهُ اَلَّذِیْ رَبَّیْتَنِیْ فِی الدُّنْیَا وَبَلَّغْتَنِیْ اِلٰی
کُلِّ مُرَادٍ هَبْ لِیْ حَسَنَةً مِّنْ حَسَنَاتِكَ اَنْجُوْ مِنَ
النَّارِ فَیَقُوْلُ یَا بُنَیَّ اِنِّیْ عَاجِزٌ فِیْ شَاْنِیْ وَمُتَحَیِّرٌ فِیْ
اَمْرِیْ فَکَیْفَ یُمْکِنُنِیْ اَنْ اُخَلِّصَكَ الْیَوْمَ فَیَیْاَسُ
مِنْهُمَا وَکَذٰلِكَ یَاْتِیْ اِلٰی جَمِیْعِ اَقْرِبَائِهٖ فَیَیْاَسُ مِنْهُمْ جَمِیْعًا
فَیَاْمُرُ اللّٰهُ تَعَالٰی بِهٖ اِلَی النَّارِ فَیَرَاهُ خَلِیْلُهٗ یُسَاقُ
اِلَی النَّارِ فَیَقُوْلُ لَهُ الْخَلِیْلُ وَهَبْتُ لَكَ جَمِیْعَ
حَسَنَاتِیْ لِتَنْجُوَ اَحَدُنَا مِنَ النَّارِ وَذٰلِكَ اَهْوَنُ
مِنْ اَنْ یَکُوْنَ کِلَانَا فِی النَّارِ فَیُؤْمَرُ بِهٖ اِلَی
الْجَنَّةِ فَیُسْرِعُ فَیُنَادِیْ فِی الطَّرِیْقِ لَیْسَ مِنَ
الْفُتُوَّةِ اَنْ تُمْسِیَ خَلِیْلَكَ فِی النَّارِ

سایہ اور ذکر نور ہوگا میرے لئے کیا کیا انہوں نے
کہا۔ بتلایئے وہ کون عمل ہے۔ فرمایا کسی کو اللہ
تعالی کے لئے دوست رکھا اس سے معلوم ہوا
سب سے زیادہ محبوب عمل حب فی اللہ و بغض فی
اللہ ہے۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے حضور
علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا قیامت میں اللہ تعالی
فرمائیگا میرے لئے دوستی رکھنے والے کہاں ہیں؟ میں
انکو سایہ کے نیچے داخل کروں جو اس دن سوا میرے
سایہ کے کوئی سایہ نہیں ہوگا (طبرانی)

حدیث شریف میں ہے قیامت کے دن ایک
شخص پیش کیا جائیگا اسکے اعمال کے موازنہ سے برائیاں ۳۳۹
زیادہ ثابت ہونگی اور اسے دوزخ کا حکم ہوگا
وہ کہیگا الٰہی تھوڑی مہلت دے میں اس سے ایک
نیکی لے آؤں پس وہ جاکر ماں سے کہیگا تو نے مجھکو
دنیا میں پرورش کیا اور ہر طرح کا احسان کیا مجھے
ایک نیکی دے۔ کہ میرا چھٹکارا ہو جائے جواب دیگی بیٹا میں
خود عاجز و حیران ہوں تجھکو کسطرح خلاصی کرا سکتی ہوں
وہ مایوس ہوگا اور اسیطرح تمام اقارب کے پاس آئیگا۔ اور ان
سے مایوس ہوگا پھر اللہ تعالی اسے دوزخ کا حکم کریگا اور اسکا
ایک دوست اسے جہنم جاتا دیکھکر کہیگا میں نے تجھے تمام نیکیاں
دیں تاکہ جنت میں جائے یہ اس سے بہتر ہے کہ ہم دونو ہی
دوزخ میں جائیں پس اسے جنت کا حکم ہوگا۔ اور وہ
جنت کی طرف بھاگیگا آواز آئیگی کہ یہ جوانمردی
نہیں کہ اپنے دوست کو دوزخ میں چھوڑے تب وہ

فَتَدْخُلُ الْجَنَّةَ فَيَخِرُّ سَاجِدًا وَيَشْفَعُ لَهٗ فَيُشَفِّعُهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهِمَا إِلَى الْجَنَّةِ (موعظۃ)

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ زَارَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ فَلَهٗ بِكُلِّ خُطْوَةٍ حَتّٰى يَرْجِعَ عِتْقُ رَقَبَةٍ وَيُحَطُّ عَنْهُ بِهَا أَلْفُ سَيِّئَةٍ وَيُكْتَبُ لَهٗ أَلْفُ حَسَنَةٍ وَيُرْفَعُ نُوْرٌ كَنُوْرِ الْعَرْشِ عِنْدَ رَبِّهٖ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِرِجَالِكُمْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْنَا بَلٰى يَا رَسُوْلَ

اللّٰهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبِيُّ فِي الْجَنَّةِ وَ ۲۴۰

الصِّدِّيْقُ فِي الْجَنَّةِ وَالشَّهِيْدُ فِي الْجَنَّةِ وَالرَّجُلُ يَزُوْرُ أَخَاهُ مُسْلِمٌ فِيْ نَاحِيَةِ الْمِصْرِ لَا يَزُوْرُهٗ إِلَّا اللّٰهُ فِي الْجَنَّةِ (رواہ ابونعیم)

عَنْ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهٗ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا يُرٰى ظَاهِرُهَا بَاطِنُهَا وَبِالْعَكْسِ أَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُتَحَابِّيْنَ وَالْمُتَزَاوِرِيْنَ وَالْمُتَبَاذِلِيْنَ۔ (رواہ الطبرانی)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهٗ قَالَ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْمُتَحَابُّوْنَ وَالْمُتَزَاوِرُوْنَ فِي اللّٰهِ عَلٰى عَمُوْدٍ مِّنْ يَاقُوْتَةٍ حَمْرَاءَ فِيْ رَأْسِ الْعَمُوْدِ سَبْعُوْنَ أَلْفَ غُرْفَةٍ تُضِيْءُ عَلٰى أَهْلِ الْجَنَّةِ كَمَا تُضِيْءُ الشَّمْسُ عَلٰى أَهْلِ الدُّنْيَا يَقُوْلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ انْطَلِقُوْا بِنَا نَنْظُرُ إِلَى الْمُتَحَابِّيْنَ فِي اللّٰهِ فَإِذَا

سجدہ میں گر کر شفاعت کریگا۔ اور اسے بھی بخشوائیگا۔ (موعظۃ)

ابو ہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا جو شخص مسلمان بھائی کی زیارت کرے اسے ہر قدم کے لیے غلام آزاد کرنیکا ثواب ہے۔ اور اسکی ہزار برائیاں دور ہوتی ہیں۔ اور ہزار نیکیاں ملتی ہیں۔ اور ایسا نور ملتا ہے جیسے عرش کا نور۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا میں تمہیں جنتیوں کی خبر دوں عرض کیا ہاں یا رسول۔ فرمایا نبی۔ صدیق۔ شہید۔ اور مسلمان بھائی کے شہر سے باہر زیارت کرنیوالا۔ جس کے پاس کوئی نہ ہو۔

(رواہ ابو نعیم)

بریدہ رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا جنت میں کھڑکیاں ہیں کہ ایک طرف سے دوسری طرف نظر آتی ہے اللہ تعالیٰ نے اللہ کیلئے دوستی رکھنیوالوں ملاقات کرنیوالوں اور خرچ کرنیوالوں کیلئے

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا ارشاد ہے متحابین اور متزورین فی اللہ سرخ یاقوت کے ممبر پر قیامت کیدن ہونگے اسکے سرے پر ستر ہزار دریچہ ہوگا۔ اہل جنت پر اسطرح روشن ہوگا جیسے سورج اہل دنیا پر۔ اہل جنت ایک دوسرے سے کہینگے چلو متحابین کو دیکھیں

أَشْرَقُوا عَلَيْهِمْ أَضَاءَتْ وُجُوهُهُمْ كَمَا تُضِيءُ الشَّمْسُ عَلٰى أَهْلِ الدُّنْيَا عَلَيْهِمْ ثِيَابٌ خُضْرٌ مِنْ سُنْدُسٍ مَكْتُوبٌ عَلٰى جِبَاهِهِمْ هٰؤُلَاءِ الْمُتَحَابُّونَ فِي اللّٰهِ وَالْمُتَزَاوِرُونَ -

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَرَجَ رَجُلٌ يَزُورُ أَخًا لَهُ فِي اللّٰهِ فَأَرْصَدَ اللّٰهُ عَلٰى مَدْرَجَتِهِ مَلَكًا قَالَ أَيْنَ تُرِيدُ قَالَ أُرِيدُ فُلَانًا قَالَ أَلِلْقَرَابَةِ قَالَ لَا قَالَ أَلِنِعْمَةٍ لَهُ عِنْدَكَ تُرِيدُهَا قَالَ لَا قَالَ فَفِيمَ تَزُورُهُ قَالَ إِنِّي أُحِبُّهُ فِي اللّٰهِ قَالَ فَإِنِّي رَسُولُ اللّٰهِ وَأَنَّهُ يُحِبُّكَ وَإِيَّاهُ (رواہ صاحب الفردوس)

عَنْ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَزُورُ أَخًا لَهُ فِي اللّٰهِ إِلَّا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي مَلَكُوتِ عَرْشِهِ عَبْدِي زَارَنِي وَعَلَيَّ قِرَاهُ أَيْ ضِيَافَتُهُ لَا أَرْضٰى لِعَبْدِي قِرًا دُونَ الْجَنَّةِ (رواہ صاحب الفردوس)

رُوِيَ أَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ الْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ -

جب وہ وہاں پہنچینگے تو اُن کے چہرے سورج سے سفید ہو جائینگے اُنپر ریشمی لباس ہونگے اور پیشانیوں پر لکھا ہوگا اللہ کے لئے محبت رکھنے والے اور زیارت کرنے والے ہیں -

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ السلام نے فرمایا جو اپنے بھائی مسلمان کیلئے زیارت کو نکلے اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ مقرر کرتا ہے وہ کہتا ہے کہاں جاتے ہو وہ کہتا ہے فلانے کی طرف فرشتہ کہتا ہے کسی قرابت کی وجہ سے وہ کہتا ہے نہیں پھر کہتا ہے کسی دنیاوی غرض سے وہ کہتا نہیں پھر پوچھتا ہے اور کس غرض سے وہ کہتا ہے میں اسے اللہ کیلئے دوست رکھتا ہوں فرشتہ کہتا ہے میں رسول من اللہ ہوں کہ وہ تم دونوں
ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
۳۴۱ نے فرمایا جو اپنے بھائی کی اللہ کے لئے زیارت کرے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری زیارت کی اسکی مہمانی مجھ پر ہے اور وہ جنت ہے -

(رواہ صاحب الفردوس)

روایت ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا افضل الاعمال حب فی اللہ اور بغض فی اللہ ہے -

(رواہ صاحب الفردوس)

شیطان اور اس کے متبعین اور اس کے دشمنوں کا ذکر اور اسکی اتباع کی ممانعت وغیرہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ وَمَنْ يَتَّبِعْ خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ أَبَدًا وَلٰكِنَّ

اے لوگو شیطان کے قدم بقدم مت چلو جو ایسا کریگا تو وہ فحشاء اور منکر کا حکم ہوتا ہے اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل نہ ہوتا تو تم میں سے پاک نہ ہوتا لیکن اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے پاک کرتا ہے -

اللّٰہُ یُزَکِّی مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۔
وَالْمُرَادُ بِخُطُوَاتِ الشَّیْطٰنِ سِیْرَۃُ الشَّیْطٰنِ
وَطَرِیْقَتُہٗ وَالْمَعْنٰی لَا تَسْلُکُوْا مَسَالِکَہٗ وَلَا
تَتَّبِعُوْا اٰثَارَہٗ وَوَسْوَاسَہٗ بِاِشَاعَۃِ الْفَوَاحِشِ
وَالْاِصْغَاءِ اِلٰی ذٰلِکَ وَالْقَوْلِ بِہٖ (شیخ زادہ)
عَنْ شَقِیْقِ الْبَلْخِیِّ اَنَّہٗ قَالَ کَانَ اِبْرَاهِیْمُ
ابْنُ اَدْهَمَ یَمْشِیْ فِیْ اَسْوَاقِ الْبَصْرَۃِ فَاجْتَمَعَ
النَّاسُ فَقَالُوْا یَا اَبَا اِسْحٰقَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَالَ
فِیْ کِتَابِہٖ اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ وَنَحْنُ مُنْذُ دَهْرٍ
نَدْعُوْا فَلَا یَسْتَجِیْبُ لَنَا قَالَ یَا اَهْلَ الْبَصْرَۃِ مَاتَتْ
قُلُوْبُکُمْ فِیْ عَشَرَۃِ اَشْیَآءَ فَکَیْفَ یُسْتَجَابُ دُعَآءُکُمْ
(الْاَوَّلُ) عَرَفْتُمُ اللّٰہَ تَعَالٰی وَلَمْ تُؤَدُّوْا حَقَّہٗ
(وَالثَّانِیْ) قَرَأْتُمُ الْقُرْاٰنَ وَلَمْ تَعْمَلُوْا بِہٖ ۳۴۲
(وَالثَّالِثُ) اِدَّعَیْتُمْ حُبَّ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَتَرَکْتُمْ
سُنَّتَہٗ (وَالرَّابِعُ) اِدَّعَیْتُمْ عَدَاوَۃَ الشَّیْطَانِ
وَاَطَعْتُمُوْہُ وَوَافَقْتُمُوْہُ (وَالْخَامِسُ) اِدَّعَیْتُمْ
دُخُوْلَ الْجَنَّۃِ وَلَمْ تَعْمَلُوْا لَهَا (وَالسَّادِسُ)
اِدَّعَیْتُمُ النَّجَاۃَ مِنَ النَّارِ وَرَمَیْتُمْ فِیْهَا
اَنْفُسَکُمْ (وَالسَّابِعُ) قُلْتُمْ اِنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ
وَلَمْ تَسْتَعِدُّوْا لَہٗ (وَالثَّامِنُ) اِشْتَغَلْتُمْ
بِعُیُوْبِ اِخْوَانِکُمْ فَلَا تَرَوْنَ عُیُوْبَ
اَنْفُسِکُمْ (وَالتَّاسِعُ) اَکَلْتُمْ نِعْمَۃَ
رَبِّکُمْ وَلَمْ تَشْکُرُوْا لَہٗ (وَالْعَاشِرُ) دَفَنْتُمْ
مَوْتَاکُمْ وَلَمْ تَعْتَبِرُوْا بِهِمْ (حیاۃ القلوب)
قَالَ اَبُو اللَّیْثِ اِعْلَمْ اَنَّ لَکَ اَرْبَعَۃً مِّنَ

اور سننے والا اور جاننے والا ہے۔
خطوات الشیطان سے طریقہ اور سیرت شیطان مراد ہے مطلب یہ ہے کہ اسکا راستہ اختیار کرو۔ اسکی اتباع نہ کرو کیونکہ وہ تو برائی اور جھوٹ کا حکم کرتا ہے۔ (شیخ زادہ)

شقیق البلخیؒ کا قول ہے کہ ابراہیم بن ادھمؒ بصرے کے بازار میں جا رہے تھے۔ کہ لوگوں نے پوچھا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ اور ہم مدت سے دعاء کرتے ہیں کوئی قبول نہیں ہوتی کہا اے اہل بصرہ تمہارے دل دس چیزوں سے مردہ ہیں تو تمہاری دعا۔ کیونکر مستجاب ہو؟
(۱) اللہ کو پہچان کر اس کے حقوق ادا نہیں کرتے (۲) قرآن مجید پڑھتے ہو۔ لیکن عمل نہیں کرتے (۳) حب نبی کا دعوی کرتے ہو لیکن سنت کے تارک ہو۔ (۴) عداوت شیطان کے مدعی ہو لیکن عمل نہیں کرتے (۵) دخول جنت کے مدعی ہو لیکن عمل نہیں کرتے (۶) نجات کے مدعی ہو لیکن دوزخ میں خود پڑتے ہو (۷) موت کو حق کہتے ہو لیکن تیاری سے غافل ہو (۸) لوگوں کی عیب چینی کرتے ہو لیکن اپنے عیب نہیں دیکھتے (۹) نعماء الٰہی کھاتے ہو۔ لیکن شکر نہیں کرتے (۱۰) مردے دفن کرتے ہو لیکن عبرت حاصل نہیں کرتے۔
(حیات القلوب)

فقیہ ابو اللیثؒ کا قول ہے کہ تیرے چار دشمن

الاعداء تحتاج الی ان تجاھد کل واحد منھم
(الاول) الدنیا قال اللہ تعالی فلا یغرنکم الحیوۃ
الدنیا (والثانی) نفسک وھی اشر الاعداء
لما روی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ انہ
قال قال علیہ السلام اعدا عدوک نفسک
التی بین جنبیک قال اللہ تعالی وما ابری
نفسی ان النفس لامارۃ بالسوء (والثالث)
شیطان الجن فاستعذ باللہ تعالی منہ کما
قال اللہ تعالی ان الشیطان لکم عدو فاتخذوہ
عدوا (والرابع) شیطان الانس فاحذر
منہ فانہ اشد علیک من الشیطان الجن
لان الشیطان الجن یکون اغواءہ بالوسوسۃ
فقط وشیطان الانس بالمعاینۃ و
المواجھۃ او الاعانۃ تنبیہ الغافلین
عن وھب بن منبہ انہ قال امر اللہ تعالی
ابلیس ان یاتی محمدا علیہ السلام ویجیبہ
عن کل ما یسالہ فجاءہ علی صورۃ شیخ
وبیدہ عکازۃ فقال علیہ السلام من
انت قال انا ابلیس قال لماذا جئت قال ان اللہ
امرنی ان اتیک واجیبک عن کل ما سالتنی
فقال علیہ السلام کم اعداؤک من امتی
قال خمسۃ عشر (الاول) انت یا محمد
(والثانی) امام عادل
(والثالث) غنی متواضع
(والرابع) تاجر صادق

ہیں تجھے ان سے مقابلہ چاہیے۔
(۱) دنیا۔ اللہ تعالی فرمایا ہے فلا تغرنکم الحیوۃ
الدنیا (۲) نفس۔ وہ سخت دشمن ہے جیسے بروایت ابن عباس
رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا سب
سے زیادہ دشمن نفس ہے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے
وما ابری نفسی ان النفس لامارۃ بالسوء
(۳) شیطان جن۔ اللہ تعالے کے ساتھ
اس سے پناہ لے جیسے فرمایا۔ ان الشیطان
لکم عدو فاتخذوہ عدوا۔
(۴) شیطان انس۔ اس سے بچے۔ یہ
شیاطین جن سے بھی زیادہ دشمن ہیں۔ کیونکہ
۳۴۳ شیاطین جن وسوسے سے بہکاتے ہیں۔ اور
یہ ظاہر طور پر بالمشافہ دھوکہ دیتے ہیں۔
(تنبیہ الغافلین)
وہب بن منبہ نے فرمایا شیطان کو حضور علیہ
الصلوۃ والسلام کے پاس بھیجا گیا جو کہ ان کی ہر بات کے
جواب دے تو شیخ کی صورت میں عصا لئے آیا حضور علیہ
الصلوۃ والسلام نے فرمایا۔ تو کون ہے۔ کہا
میں ابلیس ہوں۔ فرمایا کیوں آیا ہے۔ کہا۔
مجھے حکم ہوا ہے کہ آپ کے سوالوں کا جواب دوں
فرمایا تیرے کتنے دشمن ہیں کہا۔

پندرہ

(۱) آپ اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
(۲) امام عادل۔ (۳) غنی متواضع۔
(۴) تاجر صادق۔

الخامس عالمٌ مُصلٍّ یخشع (والسادس)
مؤمنٌ ناصحٌ (والسابع) مؤمنٌ رحیمٌ
(والثامن) تائبٌ ثابتٌ علیٰ توبۃٍ (والتاسع)
متورعٌ عن الحرام (والعاشر) مؤمنٌ
یُداوم الطہارۃ (والحادی عشر) مؤمنٌ کثیر
الصدقۃ (والثانی عشر) مؤمنٌ حسنُ الخُلق
والثالث عشر) مؤمنٌ ینفع الناس (والرابع
عشر) حامل القراٰن یدیم قرأتہٗ (والخامس
عشر) قائمٌ باللیل والناس نیامٌ فقال علیہ
السلام کما فقال لہ من اعدائی قال عشرۃ (الاول
سلطانٌ جائرٌ (والثانی غنیٌّ متکبرٌ
(والثالث تاجرٌ خائنٌ (والرابع) شاربُ ۲۷۳
الخمر (والخامس) القتات (والسادس)
صاحبُ الریاءِ (والسابع) اکل مال الیتیم
(والثامن) المتہاون بالصلوٰۃ (والتاسع)
مانع الزکوٰۃ (والعاشر) من یطیل الامل
فہؤلاء اخوانی واصحابی (تنبیہ الغافلین
وشروط التوبۃ ثلاثۃ (الاول) الرجوع
عن المعاصی (والثانی) الندم علیہا (والثالث)
العزم علیٰ ان لا یعود الیہ ابدًا -
عن جابرٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان اعرابیًا
دخل مسجد النبی علیہ السلام وقال اللّٰہم
انی استغفرک واتوب الیک وکبّر فلما
فرغ من صلوتہ قال لہ علیٌّ رضی اللہ عنہ
یا ہٰذا ان سرعۃ اللسان بالاستغفار توبۃ

پانچواں) عالم نمازی (چھٹا) مومن ناصح -
(ساتواں) مومن رحیم (آٹھواں) سچی توبہ
کرنیوالا (نواں) حرام سے بچنے والا -
دسواں) مومن طاہر (گیارہواں) مومن
متصدق -
(بارہواں) مومن اچھے خلق والا
(تیرہواں) مومن نفع رساں (چودہواں)
قاری قراٰن (پندرھواں) تہجد پڑھنے والا
پھر فرمایا تیرے رفیق کون سے ہیں؟
کہا دس (اول) حاکم ظالم -
(دوم) غنی متکبر -
(سوم) تاجر خائن (چہارم) شرابی
(پنجم) چغلخور (ششم) صاحب ریا
(ہفتم) یتیم کا مال کھانیوالا -
ہشتم) نماز میں سست -
نہم) مانع زکوٰۃ (دہم) لمبی امیدوں
والا - یہ میرے دوست ہیں (تنبیہ الغافلین)
توبہ کی تین شرطیں ہیں اول گناہوں سے
باز آنا - دوم اس پر پشیمان ہونا سوم مصمم
ارادہ کرنا کہ پھر گناہ نہ کروں گا -
جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی حضور
علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مسجد میں حاضر ہوا اور کہا اللّٰہم
انی استغفرک واتوب الیک جلدی سے کہکر نماز
میں شروع ہوا جب نماز پڑھ چکا تو حضرت علی کرم
اللہ وجہہ نے کہا اے شخص جلد استغفار جھوٹوں کی ہی توبہ

اَلْکَذَّابِیْنَ وَتَوْبَتُکَ ھٰذِہٖ تَحْتَاجُ اِلَی التَّوْبَۃِ فَقَالَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَمَا التَّوْبَۃُ الصَّادِقَۃُ قَالَ ھِیَ اِسْمٌ یَقَعُ عَلٰی سِتَّۃِ مَعَانٍ اَلنَّدَامَۃُ عَلَی الْمَعَاصِیْ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْاِعَادَۃُ لِمَا ضُیِّعَ مِنَ الْفَرَائِضِ وَرَدُّ الْمَظَالِمِ وَاِذَابَۃُ النَّفْسِ فِی الطَّاعَۃِ کَمَا رَبَّیْتَھَا فِی الْمَعْصِیَۃِ وَاِذَاقَتُھَا مَرَارَۃَ الطَّاعَۃِ کَمَا اَذَقْتَھَا حَلَاوَۃَ الْمَعْصِیَۃِ وَالْبُکَاءُ بَدَلَ ضِحْکِ الضِّحْکَۃِ -

(ابو السعود)

سے بڑا دوسرا اس نے کہا یا امیر المومنین صادقین کی توبہ کیا ہے - فرمایا اس کے چھ معنے ہیں - گذشتہ گناہوں پر ندامت ضائع شدہ فرائض کا اعادہ اور رد مظالم اور اطاعت میں نفس کو تکلیف دینی اور اُسے اطاعت کا کڑوا پن چکھانا - جیسے معصیت کا مزہ شیریں چکھایا - اور ہنسنے کے بدلے رونا -

ابو السعود

ہجرت موت اور جزاء مومنین کا بیان

یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنَّ اَرْضِیْ وَاسِعَۃٌ فَاِیَّایَ فَاعْبُدُوْنِ - کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَۃُ الْمَوْتِ ثُمَّ اِلَیْنَا تُرْجَعُوْنَ ؕ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّھُمْ مِّنَ الْجَنَّۃِ غُرَفًا تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنْ

۳۴۵ لے ایمان والو میری زمین اور ملک فراخ ہے تم میری ہی عبادت کرو ہر شخص مرنے والا ہے پھر ہماری طرف رجوع ہوگا - اور مومنین صالحین کو جنت میں مکان دینگے جن کے نیچے نہریں چلتی ہیں - اور وہ اس میں ہمیشہ رہینگے - عمدہ اجر ہے اعمال صالح کرنے والوں کا -

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے روایت

لہ امام مقاتل اور کلبی رحمہما اللہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت مکہ کے ضعیف مسلمانوں کے حق میں نازل ہوئی کہ وہ لوگ بوجہ کمزوری اور ضعف کے اپنے ایمان ظاہر کرنے سے عاجز تھے کیونکہ بصورت اظہار کفار انکو ستاتے اور تکلیف دیتے تھے پروردگار عالم کیطرف سے ارشاد ہوا کہ تم مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ کی طرف چلے جاؤ کیونکہ مدینہ منورہ کشادہ و امن ہے جیسا کہ اب بھی جہاں احکام شرع کی ادائیگی وغیرہ سے تکلیف یا رکاوٹ ہو یا جان پروردگار کی نافرمانی اس کثرت سے ہو کہ اس سے نجات محال ہو تو وہاں ہجرت واجب ہے - اور بعض مفسرین نے تحریر فرمایا ہے کہ جو لوگ ہجرت سے یہ عذر رکھو کہ تنگی تکلیفات انکار کرتے تھے انکے حق میں پروردگار نے فرمایا ہجرت کرو میری زمین یعنی رزق فراخ ہے - یہ نہیں کہ یہاں رزق ہے دوسری جگہ رزق کی کمی ہے - واللہ اعلم بالصواب (معالم التنزیل)

النبی علیہ السلام انہ قال اذا مات المؤمن
حام روحہ حول دارہ شہرا ینظر الی من
خلف من عیالہ کیف یقسم مالہ وکیف
یؤدی دیونہ فاذا تم شہر رد الی حفرتہ
فیحوم حول قبرہ سنۃ وینظر من یاتیہ و
یدعوا لہ ومن یحزن علیہ فاذا تم سنۃ
رفع روحہ الی حیث یجتمع فیہ الارواح
الی یوم القیامۃ - بهجۃ الانوار
روی ان سلیمان علیہ السلام سال نملۃ
قال کم رزقک فی السنۃ فقالت حبۃ من
حنطۃ فجعل سلیمان علیہ السلام النملۃ
فی قارورۃ ووضع معہا حبۃ من حنطۃ
وسد راسہا فلما تمت السنۃ فتح فم ۳۴۶
القارورۃ فاذا النملۃ اکلت نصف الحبۃ
فقال سلیمان علیہ السلام لماذا لم تاکلی
نصفہا الاخر قالت لان توکلی کان علی
اللہ فاکل الحبۃ لانہ لا ینسانی فلما صار
توکلی علیک فی القارورۃ ترکت نصفہا و
قلت ان نسیتنی فی ہذہ السنۃ اکلت النصف
الاخر فی السنۃ الاتیۃ (رجبیہ)
وفی الخبر ان ملک الموت اذا اراد قبض
الروح یقول العبد لا اعطیک ما لم یؤمر بہ
فیقول ملک الموت امرنی ربی بذلک
یطلب الروح منہ العلامۃ والبرہان فیقول
الروح ان ربی خلقنی وادخلنی فی جسدی و

فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ مومن کی وفات کے بعد اس کا روح اس کے گھر کے گرد ایک مہینہ پھرتا رہتا ہے اور دیکھتا رہتا ہے کہ اس کے وارث اسکے مال کو کسطرح تقسیم کرتے ہیں۔ اور کسطرح قرض ادا کرتے ہیں جب مہینہ پورا ہو جاتا ہے تو اسکا روح قبر کیطرف لوٹایا جاتا ہے اور اسکے گرد سال گھومتا رہتا ہے اور دیکھتا ہے کہ کوئی آتا ہے اور اسکیلئے دعا کرتا ہے اور کون اسپر غم کرتا ہے سال کے بعد اسکا روح مجمع الارواح کیطرف اٹھایا جاتا ہے جہاں قیامت

مروی ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ایک چیونٹی سے پوچھا تیرا سال بھر کھانا کتنا ہے اس نے کہا گندم سے ایک دانہ تب آپ نے اسے شیشہ میں بند کر دیا اور اس کے ساتھ ایک دانہ گندم کا رکھ دیا اور اسکا منہ بند کر دیا سال کے بعد کھول کر دیکھا کہ اس نے نصف دانہ کھایا تھا تب حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا - تو نے دوسرا نصف حصہ کیوں چھوڑا ہے اس نے کہا۔ جب میرا توکل اللہ تعالیٰ پر ہوتا تھا۔ تب میں ایک دانہ کھا لیا کرتی تھی۔ کیونکہ وہ بھولنے والا نہیں۔ جب میرا توکل تجھ پر ہو گیا شیشے میں تو میں نے نصف کھایا کہ شاید اگر آپ بھول جائیں تو میں یہی دوسرا نصف آئندہ سال کیلئے خوراک بنالوں گی (رجبیہ)

حدیث شریف میں ہے کہ ملک الموت جب قبض روح کا ارادہ کرتا ہے تو بندہ کہتا ہے جب تک تجھے حکم نہ ہو تب تک میں تجھے روح نہ دونگا وہ کہتا ہے میرے مالک نے مجھے حکم کیا ہے روح اس سے دلیل طلب کرتا ہوا کہتا ہے میرے پروردگار نے مجھکو پیدا اور میرے جسم میں داخل

لم تكن عند ذلك معى فالآن تريد أن تأخذنى فيرجع ملك الموت إلى الله تعالى ويقول إن عبدك فلانا يقول كذا وكذا ويطلب البرهان فيقول الله تعالى صدق عبدى يا ملك الموت اذهب إلى الجنة فخذ تفاحة عليها علامتى وأرها روحه فيذهب ملك الموت فيأخذها وعليها مكتوب -

بسم الله الرحمن الرحيم

فيريه إياها فإذا رآها روح عبد يخرج مع التفاحة (زهرة الرياض)

روى أنه عليه السلام قال لا يخرج روح المؤمن حتى يرى مكانه فى الجنة فلا ينظر إلى أبويه ولا إلى أولاده عند ذلك من عشق ذلك المكان ولا يخرج روح المنافق حتى يرى مكانه فى النار فلا ينظر إلى أولاده ولا إلى أبويه من فزع ذلك المكان قيل يا رسول الله كيف يرى المؤمن مكانه فى الجنة والمنافق مكانه فى النار قال الله تعالى خلق جبرائيل عليه السلام فى أحسن صورة وله مائة ألف وأربعة وعشرون ألف جناح وبين تلك الأجنحة جناحان أخضران مثل جناح الطاؤس إذا نشر جناحا من تلك الأجنحة يملأ ما بين السماء والأرض وعلى جناحه الأيمن مكتوب صورة الجنة وما فيها من الحور والقصور والدرجات والخدام

تو اسوقت کہاں تھا اب مجھ سے لینا چاہتا ہے تب ملک الموت پروردگار کے پاس جاکر بیان کرتا ہے کہ تیرا بندہ یہ کہتا ہے اور برہان کا طالب ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ سچ ہے تم جنت کی طرف جاؤ اور ایک سیب لیکر اسے دکھاؤ۔ اُسپر میری علامت ہے تب ملک الموت جاکر وہ سیب لیگا۔ اور اسپر لکھا ہوگا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور وہ اُسے دکھلائے گا۔ جب اسے بندے کا روح دیکھیگا۔ تو خوشی سے نکل جائے گا۔

(زہرۃ الریاض)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا مومن کی روح نہیں نکلتی جبتک کہ وہ اپنی جگہ جنت میں نہ دیکھ لے اور اسوقت وہ اُس مکان کی محبت کی وجہ سے اپنے والدین ۳۸۷
اور اولاد کیطرف نہیں دیکھتی اور اسیطرح منافق کی روح اپنا مکان جہنم میں دیکھے بغیر نہیں نکلتی اور جب وہ مکان دیکھتی ہے تو اپنے والدین اور اولاد کی طرف نگاہ نہیں کرتی۔ اس مکان کی گھبراہٹ کی وجہ سے عرض کیا گیا کہ کسطرح مومن اور منافق جنت وجہنم میں اپنے اپنے مکان دیکھ لیتے ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کو پیدا کیا نہایت عمدہ صورت میں اور اُن کے ایک لاکھ چوبیس ہزار پر بنائے اور ان پروں کے درمیان دو سبز پر طاؤس کے سے ہیں جب وہ ان میں ہر ایک پر کھولتا ہے تو زمین و آسمان کا مابین بھر لیتا ہے اور اس کے دائیں پر کے اوپر جنت کی تصویر ہے۔ اور جو کچھ اس میں حور و قصور درجات و خدام وغیرہ

وَعَلٰی جَنَاحِ الْاَبْیَرِ مَکْتُوْبٌ صُوْرَةُ النَّارِ
وَمَا فِیْھَا مِنَ الْحَیَّاتِ وَالْعَقَارِبِ لَدَرَکَاتِ
وَالزَّبَانِیَةِ وَاِذَا جَاءَ اَجَلُ اَحَدٍ یَدْخُلُ
فَوْجٌ مِنَ الْمَلٰئِکَةِ فِیْ عُرُوْقِہٖ وَیَعْصِرُوْنَ رُوْحَہٗ
مِنْ قَدَمَیْہِ اِلٰی رُکْبَتَیْہِ وَیَخْرُجُ ذٰلِکَ الْفَوْجُ
وَیَدْخُلُ الْفَوْجُ الثَّانِیْ وَیَعْصِرُوْنَ رُوْحَہٗ مِنْ
رُکْبَتَیْہِ اِلٰی بَطْنِہٖ وَیَخْرُجُ ذٰلِکَ الْفَوْجُ وَیَدْخُلُ
الْفَوْجُ الثَّالِثُ فَیَعْصِرُوْنَ رُوْحَہٗ مِنْ بَطْنِہٖ
اِلٰی صَدْرِہٖ وَیَخْرُجُ ذٰلِکَ الْفَوْجُ وَیَدْخُلُ الْفَوْجُ
الرَّابِعُ فَیَعْصِرُوْنَ رُوْحَہٗ مِنْ صَدْرِہٖ اِلَی الْحُلْقُوْمِ
وَعِنْدَ ذٰلِکَ یَکُوْنُ وَقْتُ النَّزْعِ فَاِذَا کَانَ مُؤْمِنًا
یَنْشُرُ جِبْرَائِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ جَنَاحَہُ الْاَیْمَنَ فَیَرٰی ۳۴۸
مَکَانَہٗ فِی الْجَنَّةِ فَیَعْشِقُہٗ وَلَا یَنْظُرُ اِلٰی اَبَوَیْہِ
وَلَا اِلٰی اَوْلَادِہٖ مِنْ عِشْقِ ذٰلِکَ الْمَکَانِ مُنْصَبٌّ
بَصَرُہٗ اِلَیْہِ وَاِنْ کَانَ مُنَافِقًا یَنْشُرُ جَنَاحَہُ
الْاَیْسَرَ فَیَرٰی مَکَانَہٗ فِی النَّارِ وَلَا یَنْظُرُ اِلٰی
اَبَوَیْہِ وَلَا اِلٰی اَوْلَادِہٖ مِنْ فَزَعِ ذٰلِکَ اِذَا کَانَ
صَبَّ بَصَرَہٗ اِلَیْہِ فَطُوْبٰی لِمَنْ کَانَ قَبْرُہٗ
رَوْضَةً مِّنْ رِّیَاضِ الْجِنَانِ وَوَیْلٌ لِمَنْ کَانَ
قَبْرُہٗ حُفْرَةً مِّنْ حُفَرِ النِّیْرَانِ

(زھرة الریاض)

میں اور بائیں پر جہنم کی تصویر ہے اور کچھ ان میں سانپ بچھو درکات زبانیہ وغیرہ ہیں۔ جب کسی کی اجل آتی ہے تب فرشتوں کو فوج اُس کی رگوں میں داخل ہو کر اسکا روح قدموں سے گھٹنوں تک کھینچ لیتی ہے پھر واپس ہوتی ہے اور دوسری فوج آکر وہاں سے بطن تک کی روح کھینچ کر واپس ہوتی ہے اور تیسری آتی ہے وہ اُسکے پیٹ سے سینے تک نچوڑتی ہے۔ اور وہ بھی واپس ہوتی ہے پھر چوتھی آتی ہے اور وہ سینے سے حلقوم تک کی روح کھینچ لیتی ہے اور یہی وقت نزع کا ہوتا ہے اسوقت جبرائیل علیہ السلام مومن کے لئے دایاں پر کھول دیتا ہے اور وہ اپنا جنت کا مکان دیکھ لیتا ہے۔ اور عاشق ہو جاتا ہے۔ اور اپنے والدین اور اولاد کی طرف محبت مکان کی وجہ سے نظر نہیں اُٹھاتا۔ اور اگر منافق ہو تو بایاں پر کھولتا ہے۔ اور اپنا مکان جہنم میں دیکھ لیتا ہے اور وہ اس مکان کی گھبراہٹ کی وجہ سے اپنے والدین اور اولاد کیطرف نظر اُٹھاتا ہے مبارک ہے وہ شخص جسکی قبر باغ جنت میں ہو۔ اور ویل ہے اسکے لئے جسکی قبر جہنم کا گڑھا ہو۔

زہرۃ الریاض

فضیلت ماہ رمضان و شعبان و لیلۃ القدر و لیلۃ البراءۃ وغیرہ

حٰمٓ وَالْکِتٰبِ الْمُبِیْنِ اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ فِیْ لَیْلَةٍ
مُّبٰرَکَةٍ اِنَّا کُنَّا مُنْذِرِیْنَ فِیْھَا یُفْرَقُ

قسم ہے کتاب روشن کی کہ ہمنے اسے مبارک رات میں نازل کیا بیشک ہم ڈرانیوالے ہیں اسی رات

كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ه

قَالَ قَتَادَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنَّ حٰمٓ اِسْمٌ مِّنْ اَسْمَاءِ الْقُرْاٰنِ وَيُقَالُ اِسْمٌ مِّنْ اَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَيُقَالُ قَسَمٌ اَقْسَمَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهٖ وَيُقَالُ مَعْنَاهُ قُضِيَ مَا هُوَ كَائِنٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَيُقَالُ الْحَاءُ مِفْتَاحُ كُلِّ اِسْمٍ اَوَّلُهٗ حَاءٌ كَالْحَكِيْمِ وَالْحَلِيْمِ وَالْمِيْمُ مَا فِيْ اَوَّلِهٖ مِيْمٌ مِّنَ الْاَسْمَاءِ كَالْمُبِيْنِ وَالْمَلِكِ وَالْمُهَيْمِنِ فِيْ تَفْسِيْرِ اَبِي اللَّيْثِ رح حٰمٓ يَا مُحَمَّدُ بِحَقِّ الْحَيِّ الْقَيُّوْمِ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ بِحَقِّ الْقُرْاٰنِ الْفَارِقِ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ انتهى

اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اَيْ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ اَوِ الْبَرَاءَةِ وَقَالَ صَاحِبُ الْكَشَّافِ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ وَقِيْلَ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا كَانَ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُوْمُوْا لَيْلَهَا وَصُوْمُوْا نَهَارَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَنْزِلُ فِيْ تِلْكَ السَّاعَةِ اِلٰى سَمَاءِ الدُّنْيَا عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ فَيَقُوْلُ هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَاُعْطِيَهٗ سُؤْلَهٗ وَهَلْ مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ فَاَغْفِرَ لَهٗ وَهَلْ مِنْ مُّسْتَرْزِقٍ فَاَرْزُقَهٗ حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ

(مجالس رومی)

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ صَلّٰى مِائَةَ

تمام امور محکمہ کی فارق ہے

قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا حٰم اسماء قرآنی سے ہے اور کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ہے اور بعض نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ قسم کھائی ہے اور بقول بعض یہ معنی ہیں کہ قیامت تک ہونیوالا ہے اس کا حکم ہو چکا ہے اور کہتے ہیں حا ہر اس اسم کے اول کی ہے جس میں پہلے ح ہوتی ہے جیسے حکیم حلیم وغیرہ اور میم اس اسم کے اول کی ہے جس کے پہلے میم ہوتی ہے جیسے مبین ملک مہیمن وغیرہ ابو اللیث کی تفسیر میں حٰم بحق الحی القیوم و الکتاب المبین یعنی قسم ہے قرآن فاروق بین الحق و الباطل کی انتہی

۳۴۹ انا انزلناہ فی لیلۃ المبارکۃ یعنی لیلۃ القدر یا لیلۃ البراۃ میں اور صاحب کشاف نے لیلۃ مبارکہ کی تفسیر لیلۃ القدر کی ہے۔ اور بعض نے شعبان کی پندرہویں بیان کی ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا شعبان کی پندرہویں رات قیام کرو اور دن کو روزہ رکھو کیونکہ بیشک اللہ تعالیٰ غروب شمس کے وقت آسمان دنیا پر تشریف فرما ہوتا ہے اور فرماتا ہے کوئی ہم سے مانگنے والا ہے کہ ہم اس کا سوال پورا کریں اور کوئی استغفار کرنیوالا ہے کہ ہم اسے بخشیں اور کوئی رزق کا طالب ہے کہ ہم اسے رزق دیں صبح تک (مجالس رومی)

ابن مسعود رضی اللہ عنہما حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے روایت فرماتے ہیں آپ نے فرمایا جس نے پندرہویں شعبان کو

ركعتين في ليلة النصف من شعبان يقرء في كل
ركعة فاتحة الكتاب والاخلاص خمس مرات
انزل الله تعالى عليه خمس مائة الف ملك
مع كل ملك دفتر من نور يكتبون
ثوابه الى يوم القيمة

وقال عليه السلام والذي بعثني بالحق
نبيا من صلى علي في هذه الليلة تعطى من ثواب
النبيين والمرسلين والملئكة والناس
اجمعين (مشكوة الانوار)

حكي انه عيسى عليه السلام كان سائحا فنظر
الى جبل عال فقصده فاذا هو بصخرة في
ذروة الجبل اشد بياضا من اللبن فطاف ۳۵۰
حولها وتعجب من حسنها فاوحى الله اليه
يا عيسى اتحب ان ابين لك اعجب من هذا
قال عيسى عليه السلام نعم فانفلقت الصخرة
فاذا هو بشيخ فيها عليه مدرعة من الشعر
وبين يديه عكازة وبيده عنب
وهو قائم يصلي فتعجب عيسى عليه السلام
فقال يا شيخ ما هذا الذي ارى قال رزقي
في كل يوم فقال له وكم سنة تعبد في
هذا الصخرة فقال اربع مائة سنة فقال
عيسى عليه السلام يا الهي اخلقت خلقا
افضل من هذا فاوحى الله اليه يا عيسى
ان رجلا من امة محمد عليه السلام
ادرك شهر شعبان فصلى ليلة

رکعت نماز پڑھے کہ ہر رکعت میں فاتحہ اور سورۂ اخلاص کو پانچ دفعہ پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر پانچ سو فرشتہ نازل کرتا ہے کہ ہر فرشتے کے ہاتھ میں دفتر ہوتا ہے جس میں وہ اسکا ثواب قیامت تک لکھتے رہتے ہیں۔

حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا قسم ہے پروردگار کی جو مجھ پر اس رات درود پڑھے وہ انبیا اور مرسلین اور ملائکہ کا ثواب دیا جاتا ہے۔ اور تمام لوگوں کا۔ (مشکوۃ الانوار)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بحالت سفر ایک بلند پہاڑ دیکھا ناگاہ وہ ایک نہایت صاف پتھر تھا۔ پہاڑ کی چوٹی میں دودھ سے سفید۔ پس اُسکے گرد پھرے۔ اور اسکی خوبصورتی سے حیران ہوئے اللہ تعالیٰ نے وحی کی کہ اے عیسیٰ کیا تجھے پسند ہے کہ اس سے بھی عجیب معاملہ دکھاؤں حضرت عیسیٰ نے فرمایا ہاں پس پتھر پھٹ گیا کہ ایک شیخ تھا جس پر کملی تھی اور وہ نماز پڑھ رہا تھا۔ اور اس کے ہاتھ میں انگور اور اس کے آگے عاصا پڑا تھا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس سے متعجب ہوئے اور اے شیخ تیرے ہاتھ میں کیا ہے اس نے کہا یہ میرا روزانہ رزق ہے پھر کہا تو کتنے سال سے یہاں عبادت کرتا ہے اس نے کہا چار سو برس سے پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا الٰہی کیا تو نے اس سے افضل بھی کسی کو بنایا ہے اللہ تعالیٰ نے وحی کی اے عیسیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کا وہ شخص جو پندرہویں شعبان کو نماز براۃ ادا کرے

النصف صلوٰۃ البراءۃ لھی افضل عندی
من عبادۃ عبد ھذہ الاربع مائۃ سنۃ فقال
عیسیٰ علیہ السلام لیتنی کنت من امۃ محمد
علیہ السلام (زھرۃ الریاض)

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی
علیہ السلام قال اتانی جبرائیل علیہ السلام
لیلۃ النصف من شعبان فقال یا محمد ھذہ
اللیلۃ تفتح فیھا ابواب السماء وابواب الرحمۃ
فقم فصل وارفع راسک ویدیک الی السماء
فقلت یا جبرائیل علیہ السلام ما ھذہ
اللیلۃ فقال ھذہ لیلۃ یفتح فیھا ثلاث
مائۃ باب من الرحمۃ والمغفرۃ یغفر اللہ
تعالیٰ لجمیع من لا یشرک بہ الا من کان
ساحرا او کاھنا او مشاحنا او مدمن
خمر او مصرا علی الزنیٰ او علی الربا او عاقا
لوالدیہ او نماما او قاطع رحم فان
ھؤلاء لا یغفر لھم الا ان یتوبوا ویترکوا
فخرج النبی علیہ السلام فصلی وبکی فی
سجودہ وھو یقول اعوذ بک من عقابک
وسخطک ولا احصی ثناء علیک انت
کما اثنیت علی نفسک فلک الحمد حتی
ترضیٰ (زبدۃ المجالس)

قیل کما ان شرف الازمنۃ وفضیلتھا
بحسب شرف الاحوال الواقعۃ فیھا من
حضور المحبوب فی مشاھدتہ کذالک شرف

وہ نماز میرے نزدیک اس شخص کی چار سو سال کی عبادت سے
بہتر ہے پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کاش
میں حضور علیہ السلام کی امت ہوتا
(زہرۃ الریاض)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ
الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا میرے پاس جبرائیل ع
پندرھویں شب شعبان آئے اور کہا یہ رات ایسی ہے
کہ اس میں آسمانوں اور رحمت کے دروازے کھولے جاتے
ہیں۔ آپ کھڑے ہو کر نماز پڑھیں اپنا سر اور ہاتھ
آسمان کی طرف اٹھائیں میں نے کہا اے جبرائیل ع
یہ کون سی رات ہے اُس نے کہا اس رات میں رحمت
اور بخشش کے تین سو دروازے کھولے جاتے ہیں
اور اللہ تعالیٰ سب کو بخش دیتا ہے سوائے مشرکین۔ ۳۵۱
اور جادوگروں کے اور کاہنوں کینہ ور اور شرابی اور
زانی اور سود خوار اور والدین کا نافرمان اور چغلخوار اور قاطع
رحم کیونکہ ان کو بلا توبہ کئے نہیں بخشا جائیگا پس حضور
علیہ السلام نکلے اور نماز پڑھی اور سجدہ میں روئے
اور فرماتے تھے میں تیرے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں
اور تیری ثنا بے انداز کرتا ہوں جیسی کہ تو نے خود کی
ہے پس تیرے ہی لئے تعریف ہے حتیٰ کہ تو راضی
ہو۔
(زبدۃ المجالس)

کہتے ہیں جیسا کہ شرف زمان سبب شرف
احوال واقعہ کے ہوتا ہے اس میں حضور محبوب
اور مشاہدہ کے سبب اسی طرح شرف اعمال کے

الْأَعْمَالِ يَكُونُ بِحَسَبِ شَرَفِ النِّيَّاتِ وَ
الْمَقَاصِدِ الْبَاعِثَةِ وَشَرَفُ النِّيَّةِ فِي الْعَمَلِ أَنْ
يُّؤَدّٰى لِلْمَحْبُوبِ بِأَنْ يَكُونَ خَالِصًا لِوَجْهِهٖ غَيْرَ
مَشُوبٍ بِغَيْرِهٖ اَغْرَاضٍ اُخَرَ (روح البیان)

بسبب شرف نیات اور مقاصد باعثہ کے سبب
ہوتا ہے اور شرف نیت عمل میں یہ ہے - کہ
عمل خالص محبوب کے لئے ہو - اس میں کوئی
دوسری غرض نہ ہو - (روح البیان)

ذکر قیامت وغیرہ

وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰى
اِلٰى كِتٰبِهَا اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ
هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ اِنَّا كُنَّا
نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ
قَالَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ جَمِيْعُ الْخَلَائِقِ
فِي صَعِيْدٍ وَاحِدٍ جِنُّهُمْ وَاِنْسُهُمْ وَالْاُمَمُ ۳۵۲
جَثْيًا صُفُوْفًا فَيُنَادِي مُنَادٍ سَتَعْلَمُوْنَ الْيَوْمَ
مَنْ اَصْحَابُ الْكَرَمِ لِيَقُمِ الْحَامِدُوْنَ اللّٰهَ عَلٰى
كُلِّ حَالٍ فَيَقُوْمُوْنَ فَيَسْرَحُوْنَ اِلَى الْجَنَّةِ ثُمَّ
يُنَادِي ثَانِيًا سَتَعْلَمُوْنَ الْيَوْمَ مَنْ اَصْحَابُ
الْكَرَمِ لِيَقُمِ الَّذِيْنَ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ
الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّ
مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ فَيَقُوْمُوْنَ
فَيَسْرَحُوْنَ اِلَى الْجَنَّةِ ثُمَّ يُنَادِي ثَالِثًا
سَتَعْلَمُوْنَ الْيَوْمَ مَنْ اَصْحَابُ الْكَرَمِ
الَّذِيْنَ لَا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ
ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَ
اِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ -

تو ہر امت کو گھٹنوں کے بل دیکھے گا ہر امت اپنی کتاب
یعنی اعمالنامہ کی طرف بلائی جائیگی آج اپنے عملوں
کی جزا دیئے جاؤ گے یہ ہماری کتاب حق بولتی
ہے ہم تمہارے اعمالنامے لکھواتے جاتے ہیں
عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا
قیامت کے دن تمام مخلوقات جن و انسان گھٹنوں
پر گرے ہونگے اور صف بصف ہونگے تو منادی
پکاریگا کہ آج اہل کرم سب پر ظاہر ہو جائینگے
وہ لوگ جو ہر حال میں خدا کی حمد کرنیوالے ہیں وہ
کھڑے ہو جائیں گے پس وہ کھڑے
ہو کر جنت کی طرف چلے جائینگے پھر دوبارہ
پکاریگا - آج تم پر اہل کرم ظاہر ہو جائینگے وہ لوگ
جنکے پہلو بستر سے جدا ہو جاتے ہیں اور جو
خوف ورجا کے سبب خدا کو یاد کیا کرتے ہیں - اور
ہمارے دیئے ہوئے رزق سے خرچ کرتے ہیں وہ
کھڑے ہو جائیں پس وہ کھڑے ہو جائینگے اور جنت
کیطرف چلے جائینگے پھر تیسری بار منادی کریگا آج اہل کرم
ظاہر ہو جائینگے کھڑے ہو جائیں وہ لوگ جو تجارت ذکر
الٰہی و نماز و زکوٰۃ وغیرہ سے غفلت نہیں کرتے

فَيَقُوْمُوْنَ فَيُسْرِعُوْنَ اِلَى الْجَنَّةِ فَاِذَا اَخَذَ
هٰٓؤُلَآءِ الثَّلٰثُ مَنَازِلَهُمْ وَذَهَبُوْا اِلَى الْجَنَّةِ
خَرَجَ عُنُقٌ مِّنَ النَّارِ وَاَشْرَفَ عَلَى الْخَلَائِقِ
وَلَهُ عَيْنَانِ بَصِيْرَتَانِ لِسَانٌ فَصِيْحٌ فَيَقُوْلُ
اِنِّىْ وُكِّلْتُ بِثَلَاثَةٍ وَبِكُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ فَيَلْتَقِطُهُمْ
مِنَ الصُّفُوْفِ لَقْطَ الطَّيْرِ حَبَّ السِّمْسِمِ
فَيَخْنُسُ بِهِمْ فِىْ جَهَنَّمَ ثُمَّ يَخْرُجُ ثَانِيَةً
فَيَقُوْلُ اِنِّىْ وُكِّلْتُ بِمَنْ اٰذَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ
فَيَلْتَقِطُهُمْ مِنَ الصُّفُوْفِ فَيَخْنُسُ بِهِمْ فِىْ
جَهَنَّمَ ثُمَّ يَخْرُجُ ثَالِثَةً قَالَ اَبُو الْمِنْهَاجِ
حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ وُكِّلْتُ بِاَصْحَابِ التَّصَاوِيْرِ
فَيَلْتَقِطُهُمْ مِنَ الصُّفُوْفِ فَيَخْنُسُ بِهِمْ فِىْ
جَهَنَّمَ فَاِذَا اَخَذَ مِنْ هٰٓؤُلَآءِ الثَّلَاثَةِ نُشِرَتِ
الصُّحُفُ وَنُصِبَ الْمِيْزَانُ وَدُعِيَتِ الْخَلَائِقُ اِلَى الْحِسَابِ.

(تنبیہ الغافلین)

وَيُقَالُ الشُّهَدَآءُ عَلَى النَّاسِ سَبْعَةٌ (الاوّل)
الْمَلٰٓئِكَةُ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ
(وَالثَّانِىْ) الْاَرْضُ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَقَالَ الْاِنْسَانُ
مَا لَهَا يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا وَ
(الثَّالِثُ) الزَّمَانُ كَمَا قَالَ فِى الْخَبَرِ يُنَادِىْ كُلَّ
يَوْمٍ اَنَا يَوْمٌ جَدِيْدٌ وَّاَنَا عَلٰى عَمَلِكَ شَهِيْدٌ
(وَالرَّابِعُ) اللِّسَانُ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى يَوْمَ تَشْهَدُ
عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ (وَالْخَامِسُ) الْاَرْكَانُ لِقَوْلِهٖ
تَعَالٰى اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ
اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا

چنانچہ وہ کھڑے ہوکر جنت کیطرف چلی جائیں گی جب
تینوں گروہ اپنی اپنی جگہ بہشت میں چلے جائینگے
دوزخ میں سے ایک گروہ نکلکر لوگوں کیطرف توجہ
کریگے جسکی دو آنکھیں بصیر اور فصیح زبان ہوگی وہ
کہیگی کہ میں تین طرح کے آدمیوں پر مقرر ہوئی ہوں
سرکشوں متکبروں پر چنانچہ صفوں سے انکو اسطرح
چن لیگی جسطرح پرندے دانے چن لیا کرتے ہیں
پھر دوزخ میں ڈالدیگی پھر دوسری دفعہ کہیگی میں
خدا اور رسول کے ایذا دینے والوں کیلئے مقرر ہوئی ہوں
چنانچہ ان سب کو چنکر دوزخ میں ڈالیگی پھر تیسری
دفعہ نکلیگی اور حسب روایت ابوالمنہاج کہیگی میں تصویر
بنانیوالوں پر مقرر ہوئی ہوں چنانچہ انکو چن چن کر دوزخ
۳۵۳ میں لیجائیگی جب سب دوزخ میں جا چکینگے پھر نامہ
اعمال اڑائے جائینگے اور میزان قائم کی جائیگی
اور خلقت حساب کیلئے بلائی جائیگی (تنبیہ الغافلین)
قول ہے آدمی پر سات گواہ ہونگے (اول)
فرشتے جیسے اللہ تعالی فرماتا ہے والملئکۃ یشہدون
(دوم) زمین جیسے پروردگار فرماتا ہے۔ وقال
الانسان مالہا یومئذ تحدث اخبارہا۔ (سوم)
زمانہ جیسا حدیث شریف میں ہے کہ ہر دن کہتا ہے
میں نیا دن ہوں۔ اور جو کچھ تو کریگا میں اسکا گواہ
ہوں (چہارم) زبان جیسے فرمایا یوم تشہد علیہم
السنتہم (پنجم) ارکان جیسے فرمایا۔ الیوم
نختم علی افواہہم وتکلمنا ایدیہم وتشہد ارجلہم
بما کانوا یکسبون ٭

کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ (السادس) الْمَلَکَانِ الْکَاتِبَیْنِ لِقَوْلِہٖ تَعَالٰی وَاِنَّ عَلَیْکُمْ لَحَافِظِیْنَ کِرَامًا کَاتِبِیْنَ یَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ (والسابع) الدِّیْوَانُ لِقَوْلِہٖ تَعَالٰی ھٰذَا کِتَابُنَا یَنْطِقُ عَلَیْکُمْ بِالْحَقِّ یَکُوْنُ حَالُکَ یَا عَاصِیْ بَعْدَ مَا شَھِدَ عَلَیْکَ ھٰؤُلَاءِ الشُّھَدَاءِ

(۶) کراماً کاتبین جیسے فرمایا وَاِنَّ عَلَیْکُمْ لَحٰفِظِیْنَ کِرَامًا کَاتِبِیْنَ یَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ (۷) اعمالنامے کے دفتر۔ جیسے فرمایا۔ ھٰذَا کِتَابُنَا یَنْطِقُ عَلَیْکُمْ بِالْحَقِّ۔ اے نافرمان جب یہ سب شہادت دینگے تو تیرا کیا حال ہوگا۔

والدین کے حقوق اور حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کی فضیلت

وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْہِ اِحْسَانًا حَمَلَتْہُ اُمُّہٗ کُرْھًا وَّوَضَعَتْہُ کُرْھًا وَحَمْلُہٗ وَفِصَالُہٗ ثَلٰثُوْنَ شَھْرًا حَتّٰی اِذَا بَلَغَ اَشُدَّہٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً قَالَ رَبِّ ۳۵۴
اَوْزِعْنِیْ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰہُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْکَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

قِیْلَ نَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ فِیْ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَفِیْ اَبِیْہِ اَبِیْ قُحَافَۃَ وَاُمِّہٖ اُمِّ الْخَیْرِ وَفِیْ اَوْلَادِہٖ وَاسْتِجَابَۃِ دُعَائِہٖ فِیْھِمْ فَاِنَّہٗ اٰمَنَ بِالنَّبِیِّ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَھُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّثَلٰثُوْنَ سَنَۃً وَدَعَا ھُمْ وَھُوَ ابْنُ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً وَلَمْ یَکُنْ اَحَدٌ مِّنَ الصَّحَابَۃِ الْمُھَاجِرِیْنَ مِنْھُمْ وَالْاَنْصَارِ اَسْلَمَ ھُوَ وَالِدَاہُ وَبَنُوْہُ وَبَنَاتُہٗ غَیْرَ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ (مدارک)

ہمنے انسان کو ماں باپ سے احسان کا حکم دیا ہے اسکی ماں نے اُسے مشقت سے حمل میں رکھا اور مشقت سے جنا اسکے حمل اور دودھ چھوڑنیکی مدت ڈھائی برس ہے یہانتک کہ جب وہ پورا جوان ہو گیا اور چالیس برس کو پہنچ گیا تو کہا اے پروردگار مجھے یہ بات بتا کہ میں تیری ان نعمتوں کا شکریہ ادا کروں جو تو نے مجھکو اور میرے ماں باپ کو دی ہیں اور اس امر کا تیری رضا کے مطابق عمل کروں اور اولاد کے متعلق میری درستی کر دے میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں

قول یہ آیت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور آپ کے باپ ابوقحافہ رضؓ اور والدہ ام الخیر اور ان کی اولاد کے حق میں نازل ہوئی اور آپ کی ان کے حق میں قبولیت دعا کے متعلق آپکے والد تراسی سال اور خود چالیس سال کی عمر میں ایمان لائے۔ اور مہاجرین والنصار میں سے کوئی ایسا شخص اسلام نہیں لایا جسکے والدین اور اولاد وغیرہ بھی مسلمان ہوئے ہوں۔ سوائے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے (مدارک)

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَنَا بَرِيْءٌ مِّمَّنْ لَّمْ يُؤَدِّ حَقَّ وَالِدَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَهٗ شَيْءٌ قَالَ اِذَا اَسْمَعَ قَوْلَهُمَا فَلْيَقُلْ سَمْعًا وَّطَاعَةً وَّلَا يَقُلْ لَهُمَا اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا

رُوِيَ اَنَّهٗ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْصِنِيْ بِوَصِيَّةٍ اَنْتَفِعُ بِهَا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ هَلْ لَّكَ وَالِدٌ وَّوَالِدَةٌ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ اِذَا اَدَّيْتَ حَقَّهُمَا وَاَطَعْتَهُمَا لَكَ بِكُلِّ لُقْمَةٍ قَصْرٌ فِي الْجَنَّةِ ؞

وَجَاءَ رَجُلٌ اَيْضًا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ وَالِدَةً اُنْفِقُ عَلَيْهَا وَهِيَ تُؤْذِيْنِيْ بِلِسَانِهَا فَكَيْفَ اَصْنَعُ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَدِّ حَقَّهَا فَوَاللّٰهِ لَوْ قَطَعْتَ لَحْمَكَ مَا اَدَّيْتَ رُبُعَ حَقِّهَا اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاُمَّهَاتِ فَسَكَتَ الرَّجُلُ وَقَالَ وَاللّٰهِ لَا اَقُوْلُ لَهَا شَيْئًا ثُمَّ اَتَى الرَّجُلُ وَقَبَّلَ قَدَمَيْهَا وَقَالَ يَا وَالِدَتِيْ بِذٰلِكَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَذَكَرَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَدِيْثًا طَوِيْلًا وَقَالَ فِيْ اٰخِرِهٖ وَالَّذِيْ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ نَبِيًّا مَا مِنْ عَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا ثُمَّ بَرَّ وَالِدَيْهِ اِلَّا كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا میں نے حضور علیہ السلام سے سنا فرماتے تھے میں اس شخص سے بری ہوں جو اپنے والدین کے حق ادا کرے میں نے کہا یا رسول اللہ اگر وہ محتاج ہو۔ اور کوئی شے پاس رکھتا ہو فرمایا پھر انکے قول کی تابعداری کرے اور انکو اُف تک نہ کہے اور جھڑکے بلکہ نرمی ہی کلام

مروی ہے کہ ایک شخص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں آیا۔ اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے کوئی وصیت کیجیے جس سے میں دنیا و آخرت میں فائدہ اٹھاؤں آپ نے فرمایا کیا تیرا کوئی والد والدہ ہے عرض کیا ہاں ہے فرمایا جب تو انکا حق ادا کریگا اور انکی تابعداری کریگا
تو تیرے لئے ہر لقمے کے بدلے جنت میں محل ہوگا۔ ۳۵۵

ایک اور شخص حضور علیہ الصلوٰۃ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا میری والدہ ہے میں اسپر خرچ کرتا ہوں اور وہ مجھے زبان سے ایذا دیتی ہے کیا کروں آپ نے فرمایا اُسکا حق ادا کرو قسم ہے اللہ کی کہ وہ تیرا گوشت کاٹ لے تو بھی اسکا حق ادا نہیں ہو سکتا کیا تو نہیں جانتا کہ جنت ماں کے قدم کے نیچے ہے وہ شخص چپ ہو گیا اور کہا بخدا میں اسے کبھی بھی کچھ نہ کہونگا۔ پھر وہ آیا۔ اور اُس کے قدم چومے اور کہا اے ماں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے یہ حکم فرمایا ہے۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑی لمبی حدیث ذکر کی۔ اور آخر میں فرمایا۔ قسم ہے اللہ کی مالدار ہو کر جو والدین پر احسان کرے وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا

فَقَالَ رَجُلٌ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ فَاِنْ لَمْ یَکُنْ لَہٗ وَالِدَانِ
فِی الدُّنْیَا وَمَا یَفْعَلُ قَالَ یَتَصَدَّقُ عَنْہُمَا بِالطَّعَامِ
وَقِرَاءَۃِ الْقُرْاٰنِ اَوْ بِالدُّعَاءِ فَاِنْ تَرَکَ
فَقَدْ عَقَّہُمَا وَمَنْ عَقَّہُمَا فَقَدْ عَصٰی قَالَ مَا
مِنْ عَبْدٍ صَلّٰی الْفَرِیْضَۃَ ثُمَّ دَعَا لِوَالِدَیْہِ بِالْمَغْفِرَۃِ
اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَہٗ دُعَاءَہٗ وَیَغْفِرُ لَہٗ بِبَرَکَۃِ
دُعَاءِہٖ لَہُمَا وَلَوْ کَانَا فَاسِقَیْنِ ۰

(موعظہ)

عَنْ اَبِیْ ذَرِّنِ الْغِفَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
اَنَّہٗ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یَقُوْلُ مَنْ مَشٰی لِزِیَارَۃِ وَالِدَیْہِ کَتَبَ اللّٰہُ تَعَالٰی
بِکُلِّ خُطْوَۃٍ مِائَۃَ حَسَنَۃٍ وَمَحَاعَنْہُ مِائَۃَ
سَیِّئَۃٍ وَرُفِعَ لَہٗ مِائَۃُ دَرَجَۃٍ فَاِذَا جَلَسَ بَیْنَ ۳۵۶
یَدَیْہِمَا وَتَکَلَّمَ مَعَہُمَا بِطِیْبِ الْکَلَامِ لَاَعْطَاہُ اللّٰہُ
تَعَالٰی یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ نُوْرًا یَسْعٰی بَیْنَ یَدَیْہِ فَاِذَا
خَرَجَ مِنْ عِنْدِہِمَا خَرَجَ مَغْفُوْرًا لَّہٗ (موعظہ)
عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ
عَلَیْہِ السَّلَامُ مَا مِنْ رَجُلٍ مَاتَ وَوَالِدَاہُ غَیْرُ
رَاضِیَیْنِ عَنْہُ اِلَّا اَخْرَجَ اللّٰہُ تَعَالٰی رُوْحَہٗ
عَلٰی غَیْرِ الشَّہَادَۃِ وَلَا یَخْرُجُ مِنْ قَبْرِہٖ اِلَّا وَعَلٰی
وَجْہِہٖ مَکْتُوْبٌ ھٰذَا جَزَاءُ مَنْ عَاقَ وَالِدَیْہِ۔
رَوَی التِّرْمِذِیُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ
تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ قَالَ النَّبِیُّ عَلَیْہِ السَّلَامُ رِضَی
الرَّبِّ فِیْ رِضَی الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ
فِیْ سَخَطِ الْوَالِدِ

ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر کسی شخص کے والدین زندہ نہ ہوں تب وہ کیا کرے فرمایا وہ انکے لئے صدقہ کرے اور قرآن مجید پڑھے اور دعا کرے اگر ترک کرے تو عاق ہوا اور عاق نافرمان ہے اور فرمایا جو کوئی شخص نماز فرض کے ادا کرنے کے بعد والدین کے حقمیں دعا کرتا ہے اسکی دعا ضرور قبول ہوتی ہے اور انکے لئے دعا کی برکت سے وہ بھی بخشا جاتا ہے اگرچہ اسکے والدین فاسق ہی کیوں نہ ہوں (موعظہ)

ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا میں نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو فرماتے ہوئے سنا فرماتے تھے جو شخص والدین کی زیارت کے لئے چلے پروردگار اسے ہر قدم کے بدلے سو نیکی دیتا ہے اور سو برائی مٹاتا ہے اور اسکا درجہ بلند کرتا ہے اور جب ان کے پاس بیٹھے اور شیریں کلام سے پیش آئے اللہ تعالیٰ اسکو قیامت تک نور عطا فرمائے گا۔ اور جب انکے پاس سے واپس ہوگا۔ تو بخشا ہوگا۔ (موعظہ)

انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے والدین اسپر ناراض ہوں وہ بلا کلمہ شہادت مریگا۔ اور قبر سے نکلتے وقت اسکے منہ پر لکھا ہوگا ھٰذَا جَزَاءُ مَنْ عَاقَ وَالِدَیْہِ

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے امام ترمذی نے روایت کی ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا پروردگار کی رضامندی والد کی رضامندی ہے۔ اور پروردگار کا غصہ والد کے غصہ میں ہے

بد ظنی غیبت وغیرہ کی برائی

یٰٓاَیُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ

رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَنَّهٗ قَالَ اَرْبَعَةٌ مِّنَ الْجَفَاءِ (الاول) اَنْ یَّبُوْلَ الرَّجُلُ وَهُوَ قَائِمٌ (والثانی) اَنْ یَّمْسَحَ جَبْهَتَهٗ قَبْلَ اَنْ یَّفْرُغَ مِنَ الصَّلٰوةِ (والثالث) اَنْ یَّسْمَعَ النِّدَاءَ فَلَا یَتَشَهَّدُ مِثْلَ مَا یَتَشَهَّدُ الْمُؤَذِّنُ (والرابع) اَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَهٗ لَا یُصَلِّیْ عَلَیَّ (سیدزادہ)

قَالَ النَّبِیُّ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَلْغِیْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا قَالُوْا کَیْفَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الرَّجُلُ یَزْنِیْ ثُمَّ یَتُوْبُ فَیَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاَمَّا صَاحِبُ الْغِیْبَةِ مِنَ الْکَبَائِرِ (زینۃ الواعظین)

سُئِلَ النَّبِیُّ عَلَیْهِ السَّلَامُ عَنِ الْغِیْبَةِ فَقَالَ اَنْ تَذْکُرَ اَخَاکَ بِمَا یَکْرَهُهٗ فَاِنْ کَانَ ذٰلِکَ الشَّیْءُ فِیْهِ فَقَدِ اغْتَبْتَهٗ وَاِنْ لَّمْ یَکُنْ ذٰلِکَ الشَّیْءُ فِیْهِ فَقَدْ بَهَتَّهٗ

(قاضی)

عَنْ کَعْبِ الْاَحْبَارِ اَنَّهٗ قَالَ اَصَابَ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ قَحْطٌ فَخَرَجَ مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ اِلَی الْاِسْتِسْقَاءِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَلَمْ یُسْقَوْا

اے مومنو! گمانیہ کینے سے بچو کہ بعض ظن گناہ ہیں جاسوس مت بنو اور ایک دوسرے کی غیبت مت کرو کیا تم پسند کرتے ہو کہ اپنے بھائی مردہ کا گوشت کھاؤ نہیں تم کو وہ مکروہ معلوم ہوگا اللہ سے ڈرو بیشک وہ توبہ قبول کرنیوالا ہے اور رحم کرنیوالا ہے

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا چار چیزیں جفا ہیں (۱) کھڑے ہو کر بول کرنا (۲) نماز سے فارغ ہونے سے پہلے منہ پر ہاتھ پھیرنا (۳) اذان سننے کیوقت اذان کے کلمات کو نہ دھرانا (۴) جب میرا ذکر ہو تو درود نہ پڑھنا (سیدزادہ)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا غیبت زنا سے سخت ہے عرض کیا گیا۔ کیونکر۔ آپ نے فرمایا زانی توبہ کرتا ہے اللہ اسکی توبہ قبول کرتا ہے اور صاحب غیبت جبتک کہ اسے وہ شخص نہ بخشے جسکی غیبت ہوئی معاف نہیں

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے غیبت کی نسبت پوچھا گیا فرمایا وہ یہ ہے۔ کہ تو کسی کا ایسا ذکر کرتا ہے جسے وہ برا سمجھتا ہو۔ تو وہ ویسا ہی ہے۔ تو تو نے غیبت کی ورنہ بہتان ہے

(قاضی)

کعب احبار سے مروی ہے فرمایا بنی اسرائیل میں قحط پڑ گیا حضرت موسیٰ علیہ السلام دعا کے لئے تین دن نکلے لیکن بارش نہ ہوئی

۳۵۸ تکملۃ الواعظین

وَقَالَ مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ اِلٰهِیْ اِنَّ عِبَادَكَ
قَدْ خَرَجُوْا ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ فَلَمْ تَسْتَجِبْ دُعَاءَهُمْ
فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَیْهِ یَا مُوْسٰی اِنِّیْ لَا اَسْتَجِیْبُ
دُعَاءَ قَوْمٍ فِیْهِمْ رَجُلٌ نَمَّامٌ قَدْ اَصَرَّ عَلَی
النَّمِیْمَةِ فَقَالَ مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ یَارَبِّ
مَنْ هُوَ حَتّٰی نُخْرِجَهٗ مِنْ بَیْنِنَا فَقَالَ اللّٰهُ
تَعَالٰی یَا مُوْسٰی اَنْهَاكُمْ عَنِ النَّمِیْمَةِ
وَاَكُوْنُ نَمَّامًا فَتَابُوْا بِاَجْمَعِهِمْ فَسُقُوْا

(زبدۃ الواعظین)

عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ عَلَیْهِ
السَّلَامُ اَنَّهٗ قَالَ اِیَّاكُمْ وَالْغِیْبَةَ لِاَنَّ
فِیْهَا ثَلٰثَ اٰفَاتٍ (الاولی) لَا یُسْتَجَابُ لَهُ
الدُّعَاءُ (والثانیة) لَا تُقْبَلُ لَهُ الْحَسَنَاتُ (والثالثة) ۲۵۸
تَزْدَادُ عَلَیْهِ السَّیِّئَاتُ

(زبدۃ الواعظین)

قِیْلَ الْغِیْبَةُ عَلٰی اَرْبَعَةِ اَوْجُهٍ مُبَاحٌ وَّمَعْصِیَةٌ
وَنِفَاقٌ وَكُفْرٌ اَمَّا الْمُبَاحُ فَهُوَ غِیْبَةُ فَسَقَةِ
الْمُتَجَاهِرِیْنَ بِالْفِسْقِ وَغِیْبَةُ صَاحِبِ
الْبِدْعَةِ لِمَا رُوِیَ اَنَّ النَّبِیَّ عَلَیْهِ السَّلَامُ
قَالَ اُذْكُرُوا الْفَاجِرَ بِمَا فِیْهِ كَیْ
یَحْذَرَهُ النَّاسُ وَاَمَّا الْمَعْصِیَةُ فَهُوَ
ذِكْرُ اِنْسَانٍ بِمَا فِیْهِ مِنَ الْعَیْبِ بِاسْمِهٖ عِنْدَ
جَمَاعَةٍ وَیَعْلَمُ اَنَّهَا مَعْصِیَةٌ فَهُوَ عَاصٍ
وَعَلَیْهِ التَّوْبَةُ وَاَمَّا النِّفَاقُ فَهُوَ ذِكْرُ
اِنْسَانٍ بِمَا فِیْهِ مِنَ الْعَیْبِ مِنْ

موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا الٰہی تیرے بندے
تین دن نکلے تو نے دعا قبول نہیں کی حکم ہوا ہم ایسی
قوم کی دعا قبول نہیں کیا کرتے جس میں چغلخور ہو۔
انہوں نے عرض کیا وہ کون ہے کہ ہم اسے اپنے سے
نکالدیں۔ حکم ہوا ہم تمہیں چغلخوری سے منع کرتے
ہیں۔ ہم ہی چغلی کریں۔
ان سب نے توبہ کی تب بارش
شروع ہوئی۔

(زبدۃ الواعظین)

حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ و
السلام سے نقل فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا غیبت
سے بچو۔ کیونکہ اس میں تین آفتیں ہیں (۱)
اسکی دعا مستجاب نہیں ہوتی (۲) عمل قبول
نہیں ہوتے (۳) برائیاں بڑھتی ہیں۔

(زبدۃ الواعظین)

کہتے ہیں غیبت چار قسم کی ہے مباح معصیت
نفاق۔ کفر۔ مباح۔ غیبت فاسقوں کی
اور بدعتیوں کی ہے جیسے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
سے مروی ہے)
فرمایا فاجر کا حال بیان کرتے رہو تاکہ مخلوق
اُن سے بچے۔
معصیت انسان کے عیبوں کا ذکر کرنا۔
اُسکا نام لے کر جماعت میں ایسے شخص کو توبہ
کرنی ضرور چاہیئے۔
نفاق کسی شخص کے اسکے آشناؤں میں نام لیکر

غَيْرِ ذِكْرِ اسْمِهِ عِنْدَ مَنْ يَعْرِفُ أَنَّهُ يُرِيدُ بِهِ
فُلَانًا وَيَرْوِي عَنْ نَفْسِهِ أَنَّهُ مُتَوَرِّعٌ هٰذَا
هُوَ النِّفَاقُ وَأَمَّا الْكُفْرُ فَهُوَ ذِكْرُ إِنْسَانٍ
بِمَا لَيْسَ فِيهِ مِنَ الْعَيْبِ عِنْدَ جَمَاعَةٍ بِاسْمِهِ
فَإِذَا قِيلَ لَهُ لَا تَغْتَبْ يَقُولُ هٰذَا لَيْسَ
بِغِيْبَةٍ وَأَنَا صَادِقٌ فِيمَا قُلْتُ فِيهِ هٰذَا
كُفْرٌ لِأَنَّهُ يَسْتَحِلُّ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ۔

(زبدۃ الواعظین)

عیب بیان کرتے رہو کہ سننے والے سمجھ لینگے۔
فلاں کا ذکر ہے۔ اور اپنے آپ کو پرہیزگار بیان
کرے یہ نفاق ہے لیکن کفر کسی پاکدامن شخص کا
نام لے کر لوگوں کے سامنے عیب بیان کرے
اور جب اسے منع کیا جائے تو کہے یہ غیبت نہیں
بلکہ میں سچا ہوں۔ یہ کفر ہے۔ کیونکہ اس نے حرام
کو حلال کر لیا۔

(زبدۃ الواعظین)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات اور حبیب بن مالک شاہ شام کا اسلام

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۝ وَإِنْ
يَرَوْا آيَةً يُعْرِضُوا وَيَقُولُوا سِحْرٌ مُسْتَمِرٌّ ۝
وَكَذَّبُوا وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ وَ
كُلُّ أَمْرٍ مُسْتَقِرٌّ ۝
رُوِيَ أَنَّ حَبِيبَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ مَلِكًا
مِنْ مُلُوكِ الْجَاهِلِيَّةِ فِي الشَّامِ وَكَانَتِ الْعَرَبُ
يُسَمُّونَهُ رَيْحَانَةَ قُرَيْشٍ فَلَمَّا جَاءَ
مَكْتُوبُ أَبِي جَهْلٍ إِلَيْهِ بِكَذَا وَكَذَا
كَمَا مَرَّ رَكِبَ حَبِيبُ بْنُ مَالِكٍ وَمَعَهُ
اِثْنَا عَشَرَ أَلْفَ فَارِسٍ نَزَلَ بِالْأَبْطَحِ
وَهُوَ مَوْضِعٌ قَرِيبٌ مِنْ مَكَّةَ وَخَرَجَ
أَبُو جَهْلٍ إِلَيْهِ عُظَمَاءُ مَكَّةَ بِالْهَدَايَا
مِنَ الْعَبِيدِ وَالْحُلَلِ فَأَقْعَدَهُ عَنْ يَمِينِهِ
سَأَلَهُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ
فَقَالَ أَيُّهَا

قیامت قریب ہوگئی اور چاند پھٹ گیا اگر کفار معجزہ
دیکھتے ہیں تو اعراض کرتے ہیں اور کہتے ہیں جادو ہے
جھٹلاتے ہیں۔ اور خواہشوں کی تابعداری کرتے ۳۵۹
ہیں اور ہر امر کے لئے موقع ہے
روایت ہے کہ حبیب بن مالک شاہ شام کو
اہل عرب ریحانہ قریش کہتے ہیں۔ جب ابو
جہل نے خط لکھا تو دیکھ کر حبیب بن مالک
(۱۲۰۰۰) سوار لے کر چل پڑا۔ اور ابطح
میں اترا۔ جو مکہ کے قریب ایک جگہ ہے
ابو جہل اور اس کے ساتھی مکہ سے تحائف
وغیرہ لے کر نکلے اُس نے اسے دائیں
جانب بٹھا لیا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی نسبت پوچھا۔

السَّیِّدُ سَلْ بَنِیْ هَاشِمٍ فَقَالَ لَهُمْ مَا تَقُوْلُوْنَ
فِیْ مُحَمَّدٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالُوْا نَعْرِفُهٗ مِنْ صِغَرِهٖ
بِالْاَمَانَةِ وَالصِّدْقِ فِی الْقَوْلِ فَلَمَّا بَلَغَ عُمْرُهٗ
اَرْبَعِیْنَ سَنَةً جَعَلَ یَسُبُّ اٰلِهَتَنَا وَیُظْهِرُ دِیْنًا
غَیْرَ دِیْنِ اٰبَاءِنَا فَقَالَ حَبِیْبٌ اَحْضِرُوْا مُحَمَّدًا
طَوْعًا اَوْ كَرْهًا فَبَعَثُوْا اِلَیْهِ فَخَرَجَ
النَّبِیُّ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَمَعَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ
عَنْهُ وَخَدِیْجَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا یَبْكِیَانِ یَقُوْلَانِ
نَخَافُ عَلَیْكَ مِنْ سَطْوَةِ هٰذَا الْكَافِرِ اَیْ مِنْ
قَهْرِهٖ وَغَلَبَتِهٖ وَغَضَبِهٖ قَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ لَا
تَخَافَا عَلَیَّ وَفَوِّضَا اَمْرِیْ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی فَاَقْبَلَ
اَبُوْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بِحُلَّةٍ حَمْرَاءَ وَعِمَامَةٍ سَوْدَاءَ
فَلَبِسَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجَ ٢٦٠
حَتّٰی وَقَفَ بَیْنَ یَدَیْ حَبِیْبٍ وَاَبُوْ بَكْرٍ عَنْ
یَمِیْنِهٖ وَخَدِیْجَةُ مِنْ یَسَارِهٖ فَلَمَّا رَاَی النَّبِیَّ
عَلَیْهِ السَّلَامُ قَامَ اِكْرَامًا لِلنَّبِیِّ عَلَیْهِ السَّلَامُ
وَنَصَبَ لَهٗ كُرْسِیًّا مِنْ ذَهَبٍ وَخَدِیْجَةُ
رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا تَدْعُوْا وَتَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ
انْصُرْ مُحَمَّدًا وَاَوْضِحْ حُجَّتَهٗ فَلَمَّا جَلَسَ بَیْنَ
یَدَیْهِ وَالنُّوْرُ یَتَلَاْلَاُ مِنْ وَجْهِهٖ سَكَتَ
وَتَطَاوَلَتِ الْاَعْنَاقُ وَوَقَعَتِ الْهَیْبَةُ عَلَی
النَّاسِ فَرَفَعَ حَبِیْبٌ رَاْسَهٗ وَقَالَ یَا مُحَمَّدُ
اَنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ لِلْاَنْبِیَاءِ كُلِّهِمْ مُعْجِزَاتٌ
اَلَكَ مُعْجِزَةٌ فَقَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ مَاذَا
تُرِیْدُ فَقَالَ حَبِیْبٌ اُرِیْدُ اَنْ

اس نے کہا بنی ہاشم سے پوچھ اس نے ان سے پوچھا انہوں نے جواب دیا۔ ہم اسے لڑکپن سے پہچانتے ہیں اور صادق جانتے ہیں وہ چالیس برس کا ہو کر وہ ہمارے معبودوں کو برا کہنے لگ گیا ہے اور نیا دین ایجاد کر بیٹھا ہے۔ حبیب بولا انکو لے آؤ اگر خود آجائیں تو بہتر ورنہ جبراً لے آؤ انہوں نے ایک شخص کو بھیجا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام چلے اور انکے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق اور خدیجہ رضی اللہ عنہا بھی بیکار روتے تھے اور کہتے تھے ہمیں ڈر ہے کہ یہ کافر آپ پر حملہ نہ کرے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا مت ڈرو۔ اور خدا کے سپرد کرو پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حلہ سرخ اور سیاہ دستار لائے وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پہن لی۔ اور حبیب بن مالک کے پاس پہنچے۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپکے دائیں اور خدیجہ رضی اللہ عنہا آپکے بائیں جانب تھے جب اس نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا تو تعظیم کے لئے کھڑا ہو گیا اور سونے کی کرسی دی۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا دعا میں کہتی تھیں الٰہی حضور کو مدد دے۔ اور آپ کی حجت روشن کر جب آپ کے سامنے بیٹھے آپ کا چہرہ سراسر نور تھا۔ لوگ دیکھنے لگ گئے۔ اور لوگوں پر ہیبت طاری ہو گئی حبیب نے سر اٹھا کر کہا۔ آپ کو معلوم ہے کہ تمام انبیاء علیہ السلام کے پاس معجزے ہوتے ہیں کیا آپکے پاس بھی معجزہ ہے فرمایا کیا چاہتا ہے اس نے کہا میں چاہتا ہوں

يَغِيبُ الشَّمْسُ فَيَخْرُجُ الْقَمَرُ وَيَنْزِلُ إِلَى الْأَرْضِ
وَيَنْشَقُّ نِصْفَيْنِ وَيَدْخُلُ تَحْتَ إِزَارِكَ
وَيَخْرُجُ نِصْفُهُ مِنْ كُمِّ يَمِينِكَ وَنِصْفُهُ مِنْ
كُمِّ شِمَالِكَ ثُمَّ يَجْتَمِعَانِ فَوْقَ رَأْسِكَ وَ
يَشْهَدُ لَكَ بِالرِّسَالَةِ ثُمَّ يَعُودُ إِلَى السَّمَاءِ قَمَرًا
مُنِيرًا ثُمَّ يَغِيبُ وَتَخْرُجُ الشَّمْسُ بَعْدَهُ وَتَسِيرُ
إِلَى مَنْزِلِهَا كَأَوَّلِ مَرَّةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ كُلَّهُ أَتُؤْمِنُ بِي
قَالَ نَعَمْ بِشَرْطِ أَنْ تُخْبِرَنِي بِمَا فِي قَلْبِي
فَوَثَبَ أَيْ قَامَ أَبُو جَهْلٍ إِلَيْهِ قَالَ أَحْسَنْتَ
يَا أَيُّهَا السَّيِّدُ قُلْتَ وَأَبْلَغْتَ فَخَرَجَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ عِنْدِهِ وَصَعِدَ إِلَى جَبَلِ أَبِي
قُبَيْسٍ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَبَسَطَ يَدَيْهِ يَدْعُو رَبَّهُ
فَنَزَلَ جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَيَقُولُ
حَبِيبِي لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ وَأَنَا مَعَكَ
حَيْثُ مَا كُنْتَ ثَبَتَ فِي عِلْمِي وَجَرَى
قَضَائِي فِي الْأَزَلِ مَا سَأَلَ حَبِيبٌ عَنْهُ
الْيَوْمَ فَاذْهَبْ إِلَيْهِمْ وَبَلِّغِ الْحُجَّةَ
وَأَوْضِحْ شَأْنَكَ وَبَيِّنْ رِسَالَتَكَ وَاعْلَمْ
أَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَاللَّيْلَ
وَالنَّهَارَ وَأَنَّ حَبِيبَ بْنَ مَالِكٍ بِنْتًا
سَطِيحَةً يَعْنِي سَاقِطَةً عَلَى قَفَاهَا مَا لَهَا
يَدَانِ وَلَا رِجْلَانِ وَلَا عَيْنَانِ فَأَخْبِرْهُ
بِأَنَّ اللّٰهَ رَدَّ عَلَيْهَا يَدَيْهَا وَرِجْلَيْهَا وَعَيْنَيْهَا
فَنَزَلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَدْ اِزْدَادَ نُورًا وَ

کہ سورج غائب ہوجائے اور چاند نکل آئے اور زمین
پر آکر دو ٹکڑے ہوجائے اور آپکے ازار کے نیچے
داخل ہوجائے اور نصف دائیں جانب سے نکلے
اور نصف بائیں جانب سے۔ پھر آپکے سر پر مل جائے
اور آپکی رسالت کی شہادت دے پھر آسمان
میں نیر منیر ہوکر لوٹ جائے پھر غائب ہوجائے اور سورج
نکل آئے۔ اور حسب دستور اپنی منزل طے کرے حضور
علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کیا تم اسکے بعد ایمان لے
آؤ گے اس نے کہا ہاں۔ لیکن اس شرط پر کہ میرے
دل کی بتا دے۔ ابو جہل کھڑا ہوکر بولا اے سردار خوب
کہا۔ پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نکلے اور ابو قبیس
کے پہاڑ پر چڑھ گئے اور دو رکعت نماز پڑھی۔
اور ہاتھ پھیلا کر دعا کی جبرائیل علیہ السلام تشریف ۳۶۱
لائے اور آپکے ساتھ بارہ ہزار فرشتے تھے
جنکے ہاتھوں میں نیزے تھے اور سلام کے بعد کہا
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ سلام کے
بعد فرماتا ہے اے حبیب ڈرو نہیں ہر جگہ تیرے ساتھ
ہوں حبیب بن مالک کا آج کا سوال ازل سے میرے
علم میں تھا انکی طرف جاکر حجت اور اپنی شان ظاہر
کرو اور رسالت عیاں کرو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ
نے آپکے لئے سورج چاند اور رات دن کو مسخر کردیا
اور حبیب بن مالک کی بیٹی اندھی اور بلا ہاتھ پاؤں
ہے اور اللہ نے اُسے ہاتھ پاؤں وغیرہ سب
عنایت کردیئے ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
وہاں سے اترے اور لوٹنے پر باعث خوشی اور

وَسُرُوْقًا جِبْرَائِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ فِی الْھَوَآءِ
وَصَفَّتِ الْمَلٰئِکَۃُ صُفُوْفًا حَتّٰی وَقَفَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عِنْدَ مَقَامِ
اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَکَانَ ذٰلِکَ
وَقْتَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ فَجَعَلَتِ الشَّمْسُ تَرْکُضُ رَکْضًا
اَیْ تُسْرِعُ حَتّٰی غَابَتْ وَاشْتَدَّ الظَّلَامُ ثُمَّ
طَلَعَ الْقَمَرُ بَدْرًا مُنِیْرًا فَلَمَّا ارْتَفَعَ اَشَارَ
اِلَیْہِ بِاِصْبَعِیْہِ فَجَعَلَ الْقَمَرُ یَرْکُضُ رَکْضًا
حَتّٰی نَزَلَ اِلَی الْاَرْضِ وَوَقَفَ بَیْنَ یَدَیِ النَّبِیِّ
عَلَیْہِ السَّلَامُ وَھُوَ یَرْتَعِدُ کَالسَّحَابِ ثُمَّ
انْشَقَّ نِصْفَیْنِ ثُمَّ دَخَلَ تَحْتَ ثِیَابِہٖ فَخَرَجَ
نِصْفُہٗ مِنْ کُمِّہِ الْاَیْمَنِ وَنِصْفُہٗ مِنْ کُمِّہِ ۳۶۲
الْاَیْسَرِ ثُمَّ عَادَ قَمَرًا مُنِیْرًا وَنَادَا رَافِعًا
صَوْتَہٗ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ
صَدَّقَکَ وَقَدْ خَابَ مَنْ خَالَفَکَ ثُمَّ عَادَ
اِلَی السَّمَآءِ قَمَرًا مُنِیْرًا وَغَابَ ثُمَّ عَادَتِ
الشَّمْسُ کَمَا کَانَتْ اَوَّلَ مَرَّۃٍ ثُمَّ قَالَ
حَبِیْبُ بَقِیَ اِلَی الشَّرْطُ فَقَالَ اِنَّ لَکَ بِنْتًا
سَطِیْحَۃً وَاِنَّ اللّٰہَ رَدَّ عَلَیْھَا جَوَارِحَھَا فَنَھَضَ
حَبِیْبُ قَآئِمًا وَقَالَ یَا اَھْلَ مَکَّۃَ لَا کُفْرَ
بَعْدَ الْاِیْمَانِ وَلَا شَکَّ بَعْدَ الْاِیْقَانِ اِعْلَمُوْا
اِنِّیْ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ
لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَ
اَسْلَمَ مَعَہٗ اَصْحَابُہٗ فَقَالَ اَبُوْجَھْلٍ یَا

بھی نور تھا جبرائیل علیہ السلام ہوا میں تھے اور فرشتے صف بستہ تھے حتی کہ آپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مقام پر کھڑے ہوگئے اور یہ وقت مغرب کا قریب تھا۔ اور سورج جلدی کرتا تھا۔ حتی کہ غائب ہو گیا اور سخت اندھیرا ہو گیا پھر چاند سالم نکلا۔ جب بلند ہو گیا۔ تو آپ نے انگلی مبارک سے اشارہ کیا۔ چاند جلدی سے زمین پر اتر کر حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے سامنے حاضر ہوا۔ اور وہ بادل کی طرح کانپ رہا تھا پھر دو ٹکڑے ہو گیا۔ اور آپ کے کپڑوں کے نیچے داخل ہو گیا نصف آپکی داہنی آستین سے نکل آیا اور نصف بائیں سے پھر چاند سالم ہو گیا اور باآواز بلند پکارا۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ کامیاب ہوا وہ شخص جس نے آپ کی تصدیق کی اور ذلیل ہوا۔ وہ جس نے مخالفت کی پھر آسمان پر جا کر غائب ہو گیا پھر سورج ویسے کا ویسا لوٹ آیا۔ پھر حبیب بولا میری شرط باقی رہی آپ نے فرمایا تیری بیٹی سطیحی ہے اور اللہ نے اسکے اعضاء اسے واپس دیئے ہیں حبیب اسی وقت کھڑا ہو گیا اور بولا۔ اے اہل مکہ ایمان کے بعد کفر اور یقین کے بعد شک کی گنجائش نہیں جان لو کہ میں گواہی دیتا ہوں اس امر کی کہ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے جو اکیلا اور لا شریک ہے اور میں گواہی دیتا ہوں حضرت محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم بندے اور اسکے رسول ہیں اور اسکے ہمراہی بھی ابو جہل بولا

اَیُّهَا السَّیِّدُ لَتُؤْمِنُ بِهٰذَا السَّاحِرِ اِذَا رَاَیْتَ
سِحْرَهٗ ثُمَّ اَخْرَجَ حَبِیْبُ اِلَی الشَّامِ مُسْلِمًا
وَدَخَلَ قَصْرَهٗ فَاسْتَقْبَلَتْهُ بِنْتُهٗ قَائِلَةً
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَقَالَ لَهَا یَا بِنْتِیْ مِنْ اَیْنَ
تَعْلَمِیْنَ هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ قَالَتْ اَتٰی اِلَیَّ فِی
الْمَنَامِ رَجُلٌ فَقَالَ لِیْ اِنَّ اَبَاكِ قَدْ اَسْلَمَ
فَاِنْ كُنْتِ مُسْلِمَةً فَقَدْ رَدَدْنَا عَلَیْكِ
اَعْضَاءَكِ سَالِمَةً فَاَسْلَمْتُ فِیْ مَنَامِیْ وَ
اَصْبَحْتُ كَمَا تَرَانِیْ فَوَقَعَ حَبِیْبُ سَاجِدًا
لِلّٰهِ وَشَاكِرًا لِنِعْمَةِ الْاِیْمَانِ وَازْدَادَ یَقِیْنًا
ثُمَّ حَمَلَ حَبِیْبُ بْنُ مَالِكٍ عَلٰی خَمْسَةِ جِمَالٍ
ذَهَبًا وَّفِضَّةً وَقُمَاشًا وَاَرْسَلَهَا مَعَ عَبِیْدِهٖ
اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا
قَرُبُوْا مِنْ مَكَّةَ فَاِذَا اَبُوْجَهْلٍ یَصْطَادُ
فَقَالَ لِمَنْ اَنْتُمْ قَالُوْا نَحْنُ حَبِیْبُ بْنُ مَالِكٍ
نُرِیْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَحَمَلَ عَلَیْهِمْ
اَبُوْجَهْلٍ لِیَاْخُذَهَا مِنْ اَیْدِیْهِمْ فَاَبَوْا حَتّٰی تَقَاتَلُوْا
وَقَامَتِ الْحَرْبُ بَیْنَهُمْ فَاجْتَمَعَ اَهْلُ مَكَّةَ
وَاَعْمَامُ النَّبِیِّ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَالْعَبِیْدُ یَقُوْلُوْنَ
اَهْدٰی حَبِیْبُ هٰذَا الْمَالَ اِلٰی مُحَمَّدٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ
وَاَبُوْجَهْلٍ یَقُوْلُ اَهْدَاهُ اِلَیَّ فَقَالَ النَّبِیُّ
عَلَیْهِ السَّلَامُ یَا اَهْلَ مَكَّةَ اَتَرْضَوْنَ بِقَوْلِیْ
قَالُوْا نَعَمْ فَقَالَ نُحَكِّمُ الْجِمَالَ فَمَنْ تَكَلَّمَتْ یَكُوْنُ
لَهُ الْمَالُ فَقَالَ اَبُوْجَهْلٍ تُؤَخِّرُهَا اِلَی الْغَدِ

نے سروار کیا تو اس جادوگر کے ساتھ ایمان لاتا ہے
پھر حبیب شام کی طرف مسلمان ہو کر چلا گیا۔
تو اس کی بیٹی کلمہ شہادت کہتی ہوئی ملی حبیب
نے کہا اے بیٹی تو نے یہ کلمات کہاں سے سنے
اس نے کہا نیند میں مجھے کسی نے خواب میں کہا تیرا
باپ مسلمان ہو گیا۔ اگر تو بھی مسلمان ہے
تو تیرے اعضاء ہم واپس کر دینگے
تب میں نیند میں ہی مسلمان ہو گئی۔ اور میں نے
اس حال میں صبح کی جیسا کہ تو دیکھتا ہے۔ چنانچہ
حبیب نے اللہ کے لئے سجدہ شکر کیا۔ نعمت ایمان
کے لئے۔ اور ایمان میں زیادہ بڑھا پھر حبیب بن
مالک نے سونے چاندی وغیرہ کے پانچ اونٹ لاد کر
غلاموں سمیت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس بھیجے
جب مکہ کے قریب پہنچے تو ابوجہل شکار کرتا ہوا
ملا اور کہا تم کس طرف آئے ہو۔ انہوں نے کہا
ہم حبیب کی طرف سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی
طرف آئے ہیں۔ ابوجہل نے ان پر حملہ کیا۔ تاکہ
چھین لے حتی کہ ان میں جنگ برپا ہو گئی۔
اہل مکہ جمع ہو گئے۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
کے چچے بھی آ گئے۔ غلام کہتے تھے ہمکو حبیب نے
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس بھیجا ہے ابوجہل
کہتا تھا میری طرف بھیجا ہے تب حضور علیہ الصلوٰۃ
والسلام نے فرمایا اے اہل مکہ کیا تم میری بات پسند کرتے ہو
انہوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا ہم اونٹوں کو حاکم بناتے
ہیں جسکو حقیقی دے دو یہیں مال اسکا سمجھا جائیگا ابوجہل بولا کل تک مہلت

ذرحتی رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم فأتی
ابوجهل الی بیت الاصنام فبات تلک اللیلة
عندها تقرب لها قربانا ودعا الاصنام
وتضرع الی الصباح فلما اسفر الصباح اقبل
اهل مکة باجمعهم واقبل رسول الله صلی
الله علیه وسلم واعمامه فاقبل ابوجهل ودار
حول الجمال یقول انطقن باللات والعزی
ومنات فلم یزل علی هذا حتی تحرکت الشمس
ای ارتفعت فلم یسمع منهن شیء حتی قال
اهل مکة حسبک یا اباجهل فتقدم انت
یا محمد فاقبل الیهن فقال ایتها المخلوقة
مخلوق الله انطقی بقدرة الله تعالی فقام واحد ۳۶۲
منها وقال رافعا صوته یا قوم نحن هدیة
من حبیب بن مالک الی محمد علیه السلام
زمامها الی جبل ابی قبیس فاخرج الذهب
والفضة وجعلها تلالا قال کونی ترابا
فصارت کذلک الی الیوم قال الشیخ ابو
حفص عمر بن حسن فی روضته لما ظهر
شان النبی علیه السلام اخذ ابوجهل
فی تدبیر هلاکه فجمع رعایاه علی ان یحفروا
بئرا فحفروا وستروا راسه بالحشیش و
التراب لضعف امر عبیده ان ینظروا
فاذا جاء محمد ووقع فی البئر ان یحثوا علیه
التراب فمرض ابوجهل واشتد مرضه
هوینا فلما انتهی خبر مرضه

چاہئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پسند کیا
ابوجہل بتخانے کی طرف آیا۔ اور وہاں رات رہا
اور اسکے لئے قربانی کی۔ اور صبح تک بتوں کے
سامنے تضرع وزاری کرتا رہا جب صبح روشن ہوئی
اہل مکہ جمع ہوگئے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور
آپکے چچا بھی تشریف لائے ابوجہل آگیا۔ اور
اونٹوں کے گرد گھوما۔ کہتا تھا تمہیں لات اور عزی
ومنات کی قسم بول پڑو اسیطرح کرتا رہا حتی کہ سورج
چمک آیا لیکن لات عزی کہاں وہ نہ بولے پھر
اہل مکہ نے کہا بس اب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
کی نوبت آئی آپنے فرمایا اے مخلوق الٰہی اللہ
کی قدرت سے بولو۔ ایک ان میں سے کھڑا ہوگیا
اور باآواز بلند بولا اے قوم ہم حبیب بن مالک
کی طرف سے ہدیہ ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کیطرف
چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مہار پکڑ لی اور ابو
قبیس کے پہاڑ کی طرف چلے گئے اور سونے چاندی کا
ڈھیر لگاکر کہا مٹی ہوجاؤ پس وہ آجتک مٹی
ہے شیخ ابوحفص عمر بن حسن سے قصہ مذکورہ ہیں
کہا جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان ظاہر
ہوئی۔ تو ابوجہل آپکے ہلاک کرنے کے پیچھے پڑا
اور اس نے اپنی رعیت کو جمع کیا اور کہا ایک کنواں
کھودو۔ انہوں نے کنواں کھودا۔ اور اس کا
منہ گھاس مٹی سے کمزور سا بند کردیا اور اپنی غلاموں کو
حکم دیا کہ وہ خیال رکھیں جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
تشریف لائیں اور کنوئیں میں گر پڑیں تو آپ پر مٹی ڈال

اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَامَ مِنْ
حُسْنِ خُلُقِہٖ لِیَعُوْدَہٗ فَلَمَّا بَلَغَ قَرِیْبًا مِنْ
بَابِ دَارِہٖ جَآءَ جِبْرَائِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَاَخْبَرَہٗ
بِذٰلِکَ وَمَنَعَہٗ عَنِ الدُّخُوْلِ فَرَجَعَ النَّبِیُّ عَلَیْہِ
السَّلَامُ فَاُخْبِرَ اَبُوْجَھْلٍ بِذٰلِکَ فَقَامَ مِنْ
فِرَاشِہٖ مُسْرِعًا وَعَدَا خَلْفَ النَّبِیِّ عَلَیْہِ السَّلَامُ
لِیَقُوْلَ لَہٗ لِمَ رَجَعْتَ وَنَسِیَ الْبِئْرَ فَوَقَعَ فِیْہِ
فَاَدْلُوْا اِلَیْہِ حَبْلًا فَلَمْ یَبْلُغْ اِلَیْہِ فَجَمَعُوا الْحِبَالَ
وَالْاَطْنَابَ فَکُلَّمَا ازْدَادُوْا حَبْلًا اِزْدَادَ سُفْلًا
فَنَادٰی اَبُوْجَھْلٍ مِنَ الْبِئْرِ اَنِ امْضُوْا اِلٰی مُحَمَّدٍ
وَائْتُوْنِیْ بِہٖ فَاِنَّہٗ لَا یُخَلِّصُنِیْ اَحَدٌ دُوْنَہٗ
فَسَاَلُوْہُ الْحُضُوْرَ عِنْدَہٗ فَحَضَرَ اِلٰی رَاْسِ الْبِئْرِ وَ
قَالَ لَہٗ اِنْ اَخْرَجْتُکَ مِنْ ھٰذِہِ الْبِئْرِ اَتُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَ
رَسُوْلِہٖ قَالَ نَعَمْ فَمَدَّ یَدَہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَ
اَمْسَکَ بِیَدِ اَبِیْ جَھْلٍ فَاَخْرَجَہٗ مِنَ الْبِئْرِ فَلَمَّا
صَعِدَ قَالَ مَا اَسْحَرَکَ یَا مُحَمَّدُ وَھٰذِہٖ مِنْ
مُعْجِزَاتِ النَّبِیِّ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَلِذَا قَالَ عَلَیْہِ
السَّلَامُ مَنْ حَفَرَ بِئْرًا لِاَخِیْہِ الْمُسْلِمِ
وَقَعَ عَلَیْہِ (موعظۃ)

جب حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو ابوجہل کی بیماری کی خبر
پہنچی تو آپ اپنے حسن خلق کے باعث اس کی بیمار
پرسی کو چلے جب اس کے گھر کے قریب پہنچے تو جبرائیل
نے واقعہ بیان کر دیا اور آگے جانے سے روک دیا
حضور علیہ السلام واپس ہو گئے ابوجہل کو خبر پہنچی وہ بستر
سے اٹھا اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے پیچھے دوڑا
کہتا تھا آپ کیوں واپس ہو گئے ہیں اور آپ بھول کر
گڑھے میں گر پڑا۔ لوگوں نے اسکے نکالنے کو رسے
پھینکے وہ اس تک نہ پہنچے تب لوگوں نے اور بھی رسے
وغیرہ جمع کئے جسقدر وہ رسی جمع کرتے تھے جسقدر
وہ نیچے چلا جاتا تھا۔ ابوجہل نے کنوئیں سے آواز دی
کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو بلاؤ ان کے سوا مجھے
٣٦٥ کوئی نہیں بچائیگا آپ سے عرض کیا گیا آپ تشریف
لے گئے اور فرمایا اگر میں تجھکو نکال دوں تو اللہ اور
رسول پر ایمان لے آؤ گے۔ اس نے کہا ہاں پس
آپ نے ہاتھ بڑھایا اور اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے گڑھے سے
نکال لیا جب نکل آیا۔ تو بولا آپ کیسے جادوگر ہیں یہ
حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے معجزے سے تھا آپ نے فرمایا
جو کوئی اپنے بھائی مسلمان واسطے گڑھا کالے وہ خود اس میں گرتا ہے

آخرت میں تفکر اور زاد آخرت کا تیار کرنا

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَلْتَنْظُرْ
نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ
خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ وَلَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ
نَسُوا اللّٰہَ فَاَنْسٰھُمْ اَنْفُسَھُمْ

ایماندارو! اللہ سے ڈرو اور سوچو کہ آخرت کے لئے کیا کیا ہے
ہو۔ اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ تعالیٰ تمہارے
عملوں سے واقف ہے غافلوں کی طرح مت ہو جاؤ
انہوں نے خدا کو بھلا دیا پس خدا نے اُن کی جانوں کی

أُولٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ
قِيْلَ كَانَ لِعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَحِيْفَةٌ يَكْتُبُ
فِيْهَا مَا فَعَلَهُ مِنَ الْاُسْبُوْعِ عَلٰى نَفْسِهِ
فَكُلَّمَا بَلَغَ شَيْئًا فِيْ غَيْرِ رِضَى اللّٰهِ تَعَالٰى
جَعَلَ يَضْرِبُ بِالدِّرَّةِ نَفْسَهُ وَيَقُوْلُ
اَفَعَلْتَ هٰذَا فَلَمَّا مَاتَ اَرَادُوْا غُسْلَهُ
فَاِذَا فِيْ ظَهْرِهٖ وَجَنْبَيْهِ سَوَادٌ مِنْ كَثْرَةِ الضَّرْبِ
وَكَانَ اِذَا سَمِعَ اٰيَةَ الْعَذَابِ مِنَ الْقُرْاٰنِ
خَرَّ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ فَيَكُوْنُ مَرِيْضًا وَيَجِيْئُ
اَصْحَابُهٗ لِلْعِيَادَةِ وَعَلٰى وَجْهِهٖ خَطَّانِ
مِنْ كَثْرَةِ سَيَلَانِ دُمُوْعِ عَيْنَيْهِ وَيَقُوْلُ
لَيْتَنِيْ لَمْ تَلِدْنِيْ اُمِّيْ فَيَوْمًا كَانَ
يَمْشِيْ فَسَمِعَ قَارِئًا يَقْرَءُ اٰيَةَ اِنَّ ٣٦٦
عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ مَالَهٗ مِنْ دَافِعٍ
فَسَقَطَ عَنْ دَابَّتِهٖ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ فَحَمَلُوْهُ
اِلٰى بَيْتِهٖ فَلَمْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهٖ شَهْرًا
(مَجَالِسُ الْاَبْرَار)
عَنْ كَعْبِ الْاَحْبَارِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
اَنَّهٗ قَالَ لَاَنْ اَبْكِيَ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى حَتّٰى
تَسِيْلَ دُمُوْعُ عَيْنِيْ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَتَصَدَّقَ
بِوَزْنِ نَفْسِيْ ذَهَبًا لِاَنَّ مَا مِنْ بَاكٍ يَبْكِيْ
مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى حَتّٰى تَسِيْلَ قَطْرَةٌ
مِنْ دُمُوْعِ عَيْنَيْهِ عَلَى الْاَرْضِ لَمْ تَمَسَّهُ
النَّارُ
(مجالس الابرار)
وَفِي الْخَبَرِ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ فَيَتَوَقَّفُ

بھلا دی وہ لوگ فاسق ہیں)
کہا گیا ہے کہ حضرت رضی اللہ عنہ نے ایک کتاب
بنا رکھی تھی۔ اس میں جو کرتے تھے لکھتے رہتے
تھے اگر کوئی نارضگی الٰہی والا کام ہوتا تو اپنے آپ
کو دُرّوں سے مارتے اور فرماتے کیا تو نے یہ کیا ہے۔
آپکی وفات کے بعد جب غسل دیا گیا تو دیکھا گیا کہ آپکے
بدن پر مار کے نشان تھے اور آپ جب کوئی عذاب
کی آیت سنتے تھے تو غش کھا کر گر پڑا کرتے تھے
اور آپ کی بیماری لوگ سنکر بیمار پرسی کو آئے انہوں
نے دیکھا کہ کثرت گریہ سے آپکے چہرے پر دو خط
پڑ گئے تھے۔ اور فرماتے تھے کاش کہ میری ماں
مجھے نہ جنتی۔ ایک دن آپ جا رہے تھے۔ کہ ایک
پڑھنے والے کی آواز سنی پڑھتا تھا اِنَّ عَذَابَ
رَبِّكَ لَوَاقِعٌ مَالَهٗ مِنْ دَافِعٍ۔ آپ چارپایہ سے
گر پڑے۔ لوگ گھر اٹھا کر لے گئے مہینہ بھر
گھر سے نہ نکلے۔

(مجالس الابرار)
کعب احبار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا
میں اللہ تعالیٰ کے خوف سے آنسو بہانے کو اس امر سے
بہتر سمجھتا ہوں کہ اتنے وزن کے برابر سونا خرچ
کر دوں کیونکہ جو کوئی رونے والا اللہ کے ڈر سے
آنسو بہائیگا۔ اُسے آتش جہنم نہ چھوئے گی

مجالس الابرار
حدیث شریف میں ہے کہ قیامت کیدن بندہ جب

العبد بين يدي الله تعالى فيؤتى كتابه
فيجد فيه سيئات فيقول الٰهي ما فعلت
هذه السيئات فيقول الله تعالى ان
لي شهودا اثقاتا فيلتفت الى يمينه والى
شماله ولم يرا احدا من الشهود فيقول
يارب اين الشاهد فيامر الله
جوارحه بان تشهد عليه فتشهد
فتقول الاذنان انا سمعنا وعلمنا
انه قد عمل والعينان انا قد نظرنا و
اللسان انا قلت وكذ اليدان والرجلان
انا فعلنا والفرج انا زنيت فيامر الله تعالى
به الى النار فيظهر من عينيه اليمنى
شعرة واحدة تستاذن من الله تعالى
ان تتكلم فياذن الله تعالى لها فتقول
يارب الست قلت اي عبد اغرق
شعرة واحدة من اجفانه بدموع
عينيه من خشيتي الا انجيته من
النار فيقول الله تعالى بلى فتقول انا
اشهد ان هذا العبد المذنب قد اغرقني
بالدموع من خشيتك فيامر الله تعالى
به الى الجنة فينادي المنادي الا ان فلان
ابن فلان قد نجا من النار بشعرة واحدة
من اجفان عينيه (حياة القلوب)

روى عن عطاء رضي الله تعالى عنه
انه قال دخلت انا وابن عمر رضي الله عنه على عائشة رضي

اللہ تعالیٰ کے روبرو پیش کیا جائیگا۔ اور اس کا اعمالنامہ
اُسکے ہاتھ میں دیا جائیگا۔ اور اس میں بہت سی برائیاں
دیکھے گا۔ تو کہے گا اے اللہ یہ تو میں نے نہیں کیں
اللہ تعالیٰ فرمائیگا میرے بڑے پختہ اور معتبر گواہ ہیں
اور دائیں بائیں کسی کو نہ پائیگا تو کہے گا اے پروردگار
گواہ کہاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُس کے اعضاء کو حکم کرے گا
تو وہ گواہی دیں گے۔ کان کہینگے ہم نے
سنا۔ کہ اس نے یہ کام کیا۔ آنکھیں کہیں گی
ہم نے دیکھا۔ زبان کہے گی میں نے کہا۔
اسی طرح ہاتھ پاؤں کہیں گے ہم نے کیا
اور فرج کہے گی میں نے زنا کیا۔ پھر اُسے
دوزخ کا حکم ہوگا۔ تب ایک بال داہنی آنکھ
کا ظاہر ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ سے کلام کی اجازت ۳۶۷
لے گا۔ اللہ تعالیٰ حکم کرے گا۔ تو کہے گا اے
پروردگار تو نے فرمایا تھا کہ جو بندہ اپنی اجفان
سے ایک پلک بھی میرے ڈر سے بھگو نیگا میں اسے
آگ سے ضرور خلاصی دونگا۔ پروردگار فرمائیگا۔
ہاں۔ تب بال کہے گی میں گواہی دیتا ہوں کہ اس گنہگار بندے
نے تیرے ڈر سے رو کر مجھ کو بھگو دیا تھا چنانچہ
اللہ تعالیٰ اسے جنت کا حکم کرے گا۔ تو پکارنے
والا پکارے گا۔ کہ فلاں شخص اپنی پلکوں کے
ایک بال کے سبب نجات پا گیا۔

(حیات القلوب)

عطاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہا میں
اور ابن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عائشہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہا فقال ابن عمر یا عائشۃ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا حدثنا باعجب شئ عن النبی
علیہ السلام فبکت وقالت اتانی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لیلۃ ھی
لیلتی فالتصق جلدہ بجلدی ثم قال
یا عائشۃ ائذنی لی ان اعبد لربی فقلت
انی لا احب ھوای بل احب قربک الی اللہ
تعالیٰ فقام الی القربۃ فی البیت وھو یبکی
فتوضأ واکثر من صب الماء ثم افتتح
القرآن فبکی حتی جرت دموعہ علی الارض
فجاء بلال رضی اللہ عنہ وھو یبکی فقال یا رسول اللہ
بابی انت وامی ما یبکیک فقد غفر اللہ
تعالیٰ لک ما تقدم من ذنبک وما تأخر ۲
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
افلا اکون عبدا شکورا وما منعنی عن
البکاء وقد انزل اللہ تعالیٰ علی الباحۃ

انَّ فِی خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ
اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ
الَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا
وَّعَلٰی جُنُوْبِھِمْ وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ ھٰذَا بَاطِلًا
سُبْحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

یا بلال رضی اللہ عنہ لا یطفئھا الا ماء العین ویل
لمن قرأ ھذہ الآیۃ ولم یتفکر فیھا

(مجالس الابرار)

اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں گئے اور ابن عمر رضی
اللہ عنہما نے کہا اے عائشہ مجھ کو حدیث سناؤ وہ رو
پڑیں اور کہا میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
تشریف لائے اور فرمایا اجازت دیتی ہے کہ میں اللہ
تعالیٰ کی عبادت کروں میں نے کہا میں اپنی خواہش
کو پسند نہیں کرتی۔ بلکہ تقرب الی اللہ کو پسند کرتی
ہوں۔ آپ کھڑے ہوگئے روتے تھے پھر وضو
کیا۔ اور قرآن مجید کی تلاوت شروع کی۔ اور
روئے۔ حتیٰ کہ آپ کے آنسو زمین پر گرے
حضرت بلال رضی اللہ عنہ آئے اور کہا میرے ماں باپ قربان ہوں
آپ کیوں روتے ہیں حالانکہ آپ مغفور ہیں
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کیا میں شکر
گذار بندہ نہ بنوں اور کیونکر نہ روؤں حالانکہ
رات اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ آسمانوں
اور زمینوں کی پیدائش میں اور رات
دن کے اختلاف میں عقلمندوں کے لئے
نشانیاں ہیں جو لوگ اٹھتے بیٹھتے اور لیٹتے
اللہ کی یاد کرتے ہیں۔ اور زمین و آسمان
کی پیدائش میں فکر کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں
اے پاک پروردگار تو پاک ہے اور تو نے اسے
بے فائدہ نہیں بنایا ہمیں آتش دوزخ
سے بچا۔

اے بلال رضی اللہ عنہ اس آگ کو سوائے آنکھ کے
پانی کے اور کوئی نہیں بجھا سکتا۔ افسوس ہے اس کے
لیے جو یہ آیت پڑھے اور نہیں فکر کرے (مجالس الابرار)

عن ابن عباس و عباس بن عبد المطلب رضی
الله عنهما انهما قال عليه السلام اذا
اقشعر جلد العبد من خشية الله تعالى
سقطت عنه ذنوبه كما تحات عن الشجرة
اليابسة اوراقها (حیاۃ القلوب)

عن ابی هريرة رضی الله تعالى عنه عن النبی
عليه السلام انه قال لا تزال قدم عبد
يوم القيامة حتى يسأل عن اربع عن عمره
فيما افناه وجسمه فيما ابلاه وعن علمه
ما عمل به وعن ماله من اين اكتسبه
وفيما انفقه (طریقہ)

قال اهل المعرفة اغسلوا اربعا باربع
وجوهكم بماء اعينكم والسنتكم بذكر
خالقكم وقلوبكم بخشية ربكم وذنوبكم
بالتوبة الى مولاكم قال الفقيه ابو
الليث رح الذنب على وجهين ذنب
فيما بينك وبين الله تعالى وذنب فيما
بينك وبين العباد فاما الذنب الذی
بينك وبين الله تعالى فتوبته الاستغفار
باللسان والندم بالقلب والاضمار
ان لا يعود اليها ابدا فان فعل ذلك
فانه لا تنفعه التوبة ما لم يقض ما فات
ثم يندم ويستغفر الله تعالى واما
الذنب الذی بينك وبين العباد فما لم
ترضهم لا تنفعك التوبة حتى

ابن عباس اور عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہما
سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا
جب بندہ خوف خدا سے لرزے اُس سے اس کے
گناہ گر پڑتے ہیں جیسے خشک درخت سے پتے
(حیات القلوب)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور
علیہ الصلوۃ نے فرمایا قیامت کے دن آدمی چار باتوں سے
پوچھا جائیگا۔ عمر کے متعلق کہ اس نے کس میں
صرف کی۔ اور جسم کے متعلق کہ اُس نے اُسے کس
میں لگایا۔ اور علم کے متعلق کہ اس نے عمل کیا
یا نہ اور مال کی نسبت کہ کسطرح کمایا اور کسطرح صرف کیا (طریقہ)
اہل معرفت کا قول ہے کہ چار چیزوں کو چار چیزوں سے ٣٦٩
دھو ڈالو۔ چہروں کو آنکھوں کے پانی سے اور زبانوں کو
اللہ کی یاد سے۔ اور دلوں کو اللہ کے ڈر سے۔
اور گناہوں کو توبہ سے۔ ابو اللیث نے فرمایا
گناہ دو قسم پر ہے۔ ایک اللہ کا گناہ۔ دوسرا
بندوں کا۔
اللہ تعالی کے گناہ تو وہ بخشدیگا۔ اسکی توبہ
استغفار ہے زبان سے اور دل سے ندامت
اور اسبات کا ارادہ کہ پھر نہ کرے گا۔ اگر دیا
کرے تو اسکو توبہ نفع نہ دیگی جبتک کہ فوت کو قضا کرے
اور شرمندہ ہو۔ اور بخشش چاہے
تو بخشا جائے گا۔
اور بندوں کے گناہ جبتک کہ وہ راضی
نہ ہوں نہ بخشے جائیں گے۔

کلک (موعظہ) (موعظہ حسنہ)

یوم جمعہ کا ذکر

یا ایها الذین آمنوا اذا نودی للصلوٰة
من یوم الجمعة فاسعوا الی ذکر الله وذروا البیع
ذٰلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون
فاذا قضیت الصلوٰة فانتشروا فی الارض
وابتغوا من فضل الله واذکروا الله کثیرا
لعلکم تفلحون ۔ واذا راوا تجارة او لهوا
انفضوا الیها وترکوک قائما۔

عن ابی هریرة رضی الله عنه انه قال
الجمعة علی من بینه وبین الجمعة مسافة ۲۷۰
یمکن الرجوع بعد ادائها الی قطنه
قال النبی علیه السلام من ترک الجمعة
بلا عذر فلیتصدق بدینار فان لم یجد
فبنصف دینار ومن ترک ثلاث جمع
متوالیات لا تقبل شهادته

عن النبی علیه السلام انه قال ان الله
تعالی خلق ملکا قائما تحت العرش وله
اربعون الف قرن من القرن الی القرن
مسیرة الف عام وعلی کل قرن اربعون
الف صف من الملائکة وفی کل وجهه شمس
وعلی قفاه قمر وعلی صدره کواکب فاذا
کان یوم الجمعة یسجد لله تعالی و
یقول فی سجوده اللهم اغفر

ایماندارو! جمعہ کی اذان سنکر اللہ کے ذکر کی طرف جلدی جاؤ۔ اور تجارت وغیرہ اس وقت بند کرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو جب نماز ہو چکے پھر زمین میں پھیل جاؤ۔ اور تجارت وغیرہ کرو اور اللہ کو یاد کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ جب وہ تجارت وغیرہ دیکھتے ہیں تو آپ کو کھڑا چھوڑ کر ادھر چلے جاتے ہیں

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا جمعہ ہر شخص پر واجب ہے جسکے اور جمعہ کے درمیان اسقدر فاصلہ ہو کہ وہ جمعہ کے بعد واپس گھر پہنچ سکے حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا جو شخص بلا عذر جمعہ چھوڑے وہ ایک دینار صدقہ کرے اگر نہ رکھتا ہو تو نصف اور جو تین جمعے متواتر چھوڑ دے اسکی شہادت وغیرہ نامقبول ہے

حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالی نے عرش کے نیچے ایک فرشتہ پیدا کیا ہے اس کے چالیس ہزار سینگ ہیں ایک سینگ سے دوسرے تک ہزار سال کی مسافت ہے اور ہر سینگ پر چالیس ہزار فرشتے کی صف ہے اور اسکے سامنے سورج ہے اور اسکی گردن پر چاند اور سینے پر تارے جمعہ کے دن وہ اللہ تعالی کو سجدہ کرتے ہیں اور سجدے میں کہتے ہیں الٰہی تو جمعہ

لِمَنْ صَلّٰی صَلٰوۃَ الْجُمُعَۃِ مِنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَیَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی یَا مَلٰٓئِکَتِیْ اِشْهَدُوْا اَنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لِمَنْ صَلّٰی صَلٰوۃَ الْجُمُعَۃِ (کنز الاخبار)

پڑھنے والے کو بخشدے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فرشتو گواہ رہو۔ میں نے جمعہ پڑھنے والے کو بخشدیا ہے۔

کنز الاخبار

عَنْ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَنَّہٗ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ کُفِّرَتْ عَنْہُ ذُنُوْبُہٗ وَاِذَا مَشٰی اِلَی الْجُمُعَۃِ کَتَبَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَہٗ بِکُلِّ خُطْوَۃٍ عِبَادَۃَ عِشْرِیْنَ سَنَۃٍ فَاِذَا صَلَّی الْجُمُعَۃَ اُجِرَ بِعَمَلِ مِائَتَیْ سَنَۃٍ الحدیث

زبدۃ الواعظین

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا جمعہ کے دن جو شخص غسل کرے اس سے گناہ گرتے ہیں۔ اور جب وہ جمعہ کی طرف جائے اللہ تعالیٰ اسکے ہر قدم کے بدلے بیس سال کی عبادت لکھتا ہے اور جب نماز پڑھے تو دو سو سال کی عبادت کا اجر دیا جاتا ہے (زبدۃ الواعظین)

۳۷۱

خوف آخرت اور ایک بچہ کا زہد و تقویٰ

یَاۤ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَکُمْ وَاَهْلِیْکُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ عَلَیْهَا مَلٰٓئِکَۃٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعْصُوْنَ اللّٰہَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ ۝

ایماندارو اپنے آپکو اور اپنے اہل و عیال کو آتش جہنم سے بچاؤ۔ جسکا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں اسپر بڑے قوی اور سخت فرشتے ہیں اللہ کے امر کی نافرمانی نہیں کرتے بلکہ حکم بجا لاتے ہیں۔

عَنِ النَّبِیِّ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَنَّہٗ قَالَ لَیَرِدَنَّ عَلَیَّ حَوْضِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَقْوَامٌ مَا اَعْرِفُهُمْ اِلَّا بِکَثْرَۃِ صَلٰوتِهِمْ عَلَیَّ (شفا شریف)

حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا قیامت کے دن کوثر پر ایسی قومیں آئینگی جنکی پہچان کثرت درود کے سبب سے ہوگی۔ (شفا شریف)

وَفِی الْخَبَرِ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا بَکٰی مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی حَتّٰی خَرَجَ مِنْ عَیْنَیْہِ دُمُوْعٌ خَلَقَ اللّٰہُ تَعَالٰی مِنْ تِلْکَ الدُّمُوْعِ شَجَرَۃً یُقَالُ لَهَا شَجَرَۃُ السَّعَادَۃِ فَاِذَا هَبَّتْ عَلَیْهَا رِیْحُ الْخَوْفِ وَالْحُزْنِ خَرَجَ مِنْهَا صَوْتٌ یَقُوْلُ

حدیث شریف میں ہے کہ انسان جب اللہ کے ڈر سے روتا ہے۔ اور اُس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن آنسوں سے ایک درخت پیدا کرتا ہے جسکا نام شجرۃ السعادت ہے جب اسپر ہوا خوف کی چلتی ہے تو اس سے ایک آواز نکلتی ہے

وَ اُمَّتَاهُ فَيَرُدُّ اللهُ تَعَالٰى ذٰلِكَ النِّدَاءَ
اِلَى النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ قَبْرِهٖ فَيَبْكِيْ لِاُمَّتِهٖ
فَيَخْلُقُ اللهُ تَعَالٰى مِنْ دُمُوْعِ عَيْنَيْهِ شَجَرَةً
يُقَالُ لَهَا شَجَرَةُ الشَّفَاعَةِ فَاِذَا هَبَّتْ عَلَيْهَا
رِيْحُ النُّبُوَّةِ وَالرِّسَالَةِ تَخْرُجُ مِنْهَا صَوْتٌ
يَقُوْلُ وَ اُمَّتَاهُ فَيَرُدُّ اللهُ ذٰلِكَ الصَّوْتَ عَلَى
السَّمٰوٰتِ فَيَسْمَعُ الْمَلٰئِكَةُ فَيَسْجُدُوْنَ لِلّٰهِ تَعَالٰى
وَيَبْكُوْنَ وَيَتَضَرَّعُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ وَا اُمَّةَ
مُحَمَّدَاهُ فَيَسْمَعُ اللهُ تَعَالٰى بُكَاءَهُمْ وَتَضَرُّعَهُمْ
وَيَقُوْلُ يَا مَلٰئِكَتِيْ مَا يُبْكِيْكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ
رَبَّنَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِبُكَائِنَا وَتَضَرُّعِنَا
لِاُمَّةِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُوْلُ اللهُ ۴۷۲
تَعَالٰى يَا مَلٰئِكَتِيْ اشْهَدُوْا اَنِّيْ قَدْ
غَفَرْتُ لِمَنْ بَكٰى مِنْ خَشْيَتِيْ مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ
عَلَيْهِ السَّلَامُ (حياة القلوب)

قِيْلَ الْمُرَادُ مِنَ النَّاسِ هُمُ الْكُفَّارُ وَ
الْحِجَارَةُ هُمُ الْجُهَّالُ الَّذِيْنَ لَا يَقْبَلُوْنَ
النَّصِيْحَةَ -

وَقِيْلَ الْمُرَادُ مِنَ الْحِجَارَةِ هِيَ الْاَصْنَامُ
الَّتِيْ عَبَدُوْهَا مِنْ شَجَرٍ وَالْحَجَرِ كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى
اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللهِ حَصَبُ
جَهَنَّمَ اَنْتُمْ لَهَا وَارِدُوْنَ (تفسير حسيني)

قَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّ اَهْوَنَ اَهْلِ
النَّارِ عَذَابًا اَنْ يُعَذَّبَ الرَّجُلُ وَلَهُ نَعْلَانِ
مِنَ النَّارِ يَغْلِيْ مِنْهُمَا دِمَاغُهُ كَاَنَّهٗ مِرْجَلٌ

کر وا محمداہ یہ ندا اللہ تعالیٰ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تک پہنچاتا ہے۔ آپ قبر میں اپنی امت کے لئے روتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ آپ کے آنسوؤں سے ایک درخت پیدا کرتا ہے جسے شجرۃ الشفاعت کہتے ہیں جب اس پر نبوت اور رسالت کی ہوا چلتی ہے تو اس سے آواز نکلتی ہے وا امتاہ یہ آواز اللہ تعالیٰ آسمانوں تک پہنچاتا ہے فرشتے سنتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے لئے سجدہ کرتے ہیں اور روتے ہیں اور گریہ زاری کرتے ہیں اور کہتے ہیں وا امت محمداہ اسکا رونا اور گریہ زاری اللہ تعالیٰ سنتا ہے اور کہتا ہے اے ملائکہ! تمہیں کس نے رولایا۔ وہ کہتے ہیں اے پروردگار تجھے معلوم ہے کہ ہمارا رونا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت کے لئے ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فرشتو گواہ رہو کہ ہم نے اس امت کے لئے ڈر سے رونے والے کو بخش دیا۔ (حیاۃ القلوب)

بیان کیا گیا ہے کہ الناس سے مراد کفار ہیں اور حجارۃ سے جاہل جو نصیحت نہیں پکڑتے

+

کہتے حجارۃ سے مراد وہ اصنام ہیں درخت اور پتھر وغیرہ جنکی لوگ پرستش کرتے ہیں جیسے فرمایا انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم انتم لھا واردون (تفسیر حسینی)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کم درجہ کا عذاب والا وہ شخص ہے جس کے پاؤں میں آگ کی پاپوش ہو گی۔ جس سے اسکا دماغ دیگ کی طرح ابلتا ہو گا +

عَلٰی جَمْرٍ یَشْتَعِلُ مِنْہُ لَھَبُ النَّارِ وَیَخْرُجُ حَشَاءُ
بَطْنِہٖ مِنْ قَدَمَیْہِ اَنَّہٗ لَیَرٰی اَنَّہٗ مِنْ اَشَدِّ
النَّارِ عَذَابًا وَھُوَ مِنْ اَھْوَنِ اَھْلِ النَّارِ

(دقائق الاخبار)

حُکِیَ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ عَمَّارٍ اَنَّہٗ قَالَ کُنْتُ
اَطُوْفُ فِیْ سِکَّۃٍ مِّنْ سِکَکِ الْکُوْفَۃِ فِیْ لَیْلَۃٍ
مُظْلِمَۃٍ فَاِذَا سَمِعْتُ صَوْتًا فِیْ مَنْزِلٍ مِّنْ
مَنَازِلِھَا یَقُوْلُ اِلٰھِیْ بِعِزَّتِکَ وَجَلَالِکَ لَا
تَنْظُرْ اِلٰی مَعْصِیَتِیْ وَاغْفِرْ ذُنُوْبِیْ وَاقْبَلْ عُذْرِیْ
فَاِنْ لَّمْ تَقْبَلْ عُذْرِیْ کَیْفَ یَکُوْنُ حَالِیْ
فَلَمَّا سَمِعْتُ ھٰذَا قَرَأْتُ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ یٰۤاَیُّھَا
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَکُمْ فَسَمِعْتُ صَوْتًا وَّ
حَرَکَۃً شَدِیْدَۃً ثُمَّ سَکَنَتِ الْحَرَکَۃُ فَلَمْ
اَسْمَعْ بَعْدَھَا اٰخِرَ الْحَیٰوۃِ فَمَضَیْتُ فَلَمَّا
اَصْبَحْتُ رَجَعْتُ مِنَ الطَّرِیْقِ الَّذِیْ جِئْتُ
مِنْہُ فَاِذَا رَاَیْتُ الْقَوْمَ فِیْ ذٰلِکَ الْمَکَانِ
یَبْکُوْنَ وَعَجُوْزَۃٌ تَبْکِیْ وَھِیَ اُمُّ الْمَیِّتِ تَقُوْلُ
لَا جَازَی اللّٰہُ قَاتِلَ ابْنِیْ خَیْرًا وَّھُوَ مَنْ
تَلَا اٰیَۃَ الْعَذَابِ ھُوَ قَائِمٌ یُّصَلِّیْ فِی
الْمِحْرَابِ فَلَمَّا سَمِعَھَا لَمْ یَحْتَمِلْ قَلْبُہٗ حَتّٰی
صَاحَ وَخَرَّ مَیِّتًا فَلَمَّا سَمِعْتُ ھٰذَا وَکُنْتُ
مَغْمُوْمًا وَّرَاَیْتُہٗ تِلْکَ اللَّیْلَۃَ فِی الْمَقَامِ الْعَلِیِّ
فَقُلْتُ لَہٗ مَا فَعَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِکَ قَالَ اَ
لِیْ مَا فُعِلَ بِشُھَدَاءِ اُحُدٍ وَّبَدْرٍ قُلْتُ کَیْفَ
ھٰذَا قَالَ لِاَنَّھُمْ قُتِلُوْا بِسَیْفِ الْکُفَّارِ وَ

اور اس سے آگ کے شعلے نکلتے ہونگے۔ اور اُس کے
پیٹ کی انتڑیاں اسکے قدموں سے نکلینگے بظاہر
دیکھنے والوں کو سخت عذاب معلوم ہوگا مگر یہ
کم درجہ کا عذاب ہے (دقائق الاخبار)
منصور بن عمار رحمۃ اللہ علیہ سے حکایت ہے
انہوں نے کہا میں کوفہ کی گلیوں میں اندھیری
رات میں پھر رہا تھا۔ ناگاہ میں نے آواز سنی الٰہی
تجھے عزت اور جلال کی قسم میرے گناہ کی طرف
نہ دیکھ۔ اور میرے گناہ بخشدے۔ اور میرا
عذر قبول کرلے۔ اگر میرا عذر قبول نہ
کرے تو میرا حال کیا ہو۔ جب میں نے سنا تو یہ آیت
پڑھی یا ایہا الذین آمنوا قوا انفسکم الخ میں نے ٣٧٣
آواز سنی اور سخت حرکت معلوم کی پھر حرکت
ٹھہر گئی بعد ازاں مجھے حیاتی کا کوئی اثر معلوم
نہ ہوا چنانچہ میں چلا گیا جب میں صبح کو اسی
رستے سے واپس آیا اور اس مکان میں قوم کو
روتے ہوئے سنا۔ اور ایک بڑھیا روتی تھی اور،
وہ میت کی ماں تھی کہتی تھی اللہ میرے بیٹے کے قاتل
کو بری جزا دے اور وہ جس نے عذاب کی آیت پڑھی
اور کھڑا نماز پڑھ رہا تھا جب اس نے اسے سنا اسکا
دل تحمل نہ ہو سکتا تھا حتیٰ کہ چیخا۔ اور مردہ ہو کر گر پڑا
جب میں نے یہ سنا اور میں نے اسی رات اسے مقام عالی میں دیکھا
میں نے کہا تجھ سے کیا معاملہ ہوا اس نے
کہا مجھ سے احد اور بدر کے شہیدوں کا سا لوک ہوا
میں نے کہا یہ کیسے ہوا کہا وہ کفار کی تلوار سے قتل ہوئے

انا قتلت بسیف الملك الغفار۔

(مشکوۃ الانوار)

حکی ان شیخا کان یمشی علی شط نهر
فرای صبیا یتوضأ وهو یبکی فقال الشیخ
یا صبی ما یبکیك فقال الصبی قرأت
القرآن حتی بلغت هذه الایة۔
یا ایها الذین امنوا قوا انفسکم واهلیکم
نارا ۰ الایة فخفت ان یلقینی الله فی النار
فقال الشیخ یا صبی انت معصوم فلا
تخف انك لا تستحق النار فقال
الصبی یا شیخ انت عاقل الا تری ان
الناس اذا اوقدوا نار الحاجتهم اوضعوا ۳۷۲
اولا صغار الحطب ثم وضعوا الکبیر
فبکی الشیخ بکاء شدیدا وقال ان
الصبی اخوف منا من النار فکیف
یکون حالنا فاعتبروا یا اولی الالباب

(جامع الجوامع)

اور میں اللہ تعالیٰ کی تلوار سے قتل ہوا

(مشکوۃ الانوار)

حکایت ایک شخص نے نہر کے کنارے ایک بچے کو وضو کرتے دیکھا۔ کہ وہ روتا تھا۔ شیخ نے کہا اے بچے! کیوں روتا ہے۔ بچے نے کہا میں قرآن مجید پڑھ رہا تھا کہ یہ آیت نظر پڑی یا ایھا الذین امنوا قوا انفسکم واھلیکم نارا میں اس آیت سے ڈرا کہ شاید مجھکو اللہ تعالےٰ عذاب میں نہ ڈالے شیخ نے کہا اے بچے تو معصوم ہے مت ڈر۔ تو آگ کا مستحق نہیں ہے بچے نے کہا اے شیخ تو عاقل ہے کیا نہیں دیکھتا کہ جب لوگ آگ جلاتے ہیں تو پہلے چھوٹی چھوٹی لکڑیاں جلاتے ہیں پھر بڑی لکڑیاں ڈالتے ہیں شیخ سنکر سخت رویا۔ اور کہا یہ بچہ ہم سے سخت ڈرنیوالا ہے تو ہمارا حال کیسا ہوگا۔ عقلمند و عبرت حاصل کرو۔

(جامع الجوامع)

توبہ خالص کا بیان

یا ایها الذین امنوا توبوا الی الله توبة نصوحا عسی ربکم ان یکفر عنکم سیاتکم ویدخلکم جنت تجری من تحتها الانهار یوم لا یخزی الله النبی والذین امنوا معه نورهم یسعی بین ایدیهم وبایمانهم

اے لوگو خالص توبہ کرو۔ قریب ہے کہ ہمارا پروردگار تم سے برائیاں دور کرے۔ اور تمہیں جنت میں داخل کرے جسکے نیچے نہریں جاری ہیں جس دن کہ اللہ تعالیٰ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ایمانداروں کو رسوا نہ کرے گا۔ اُن کا نور اُن کے آگے اور دہنے بائیں پھرتا ہوگا

يَقُولُونَ رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا
اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهُ قَالَ التَّوْبَةُ
عَلَى الذَّنْبِ كَالصَّابُونِ عَلَى الثَّوْبِ
قِيلَ تَمَامُ التَّوْبَةِ يَحْصُلُ بِثَمَانِيَةِ اَشْيَاءَ
النَّدَمُ عَلٰى مَا سَلَفَ مِنَ الذَّنْبِ وَقَضَاءُ
الْفَرَائِضِ وَرَدُّ الْمَظَالِمِ وَاسْتِحْلَالُ الْخُصُومِ
وَاَنْ تَعْزِمَ عَلٰى اَنْ تَعُودَ وَاَنْ تُرَبِّيَ
نَفْسَكَ فِي طَاعَةِ اللّٰهِ كَمَا رَبَّيْتَهَا فِي
الْمَعْصِيَةِ وَاَنْ تُذِيقَهَا مَرَارَةَ الطَّاعَاتِ
كَمَا اَذَقْتَهَا حَلَاوَةَ الْمَعَاصِي وَاِصْلَاحُ الْمَاكُولِ
وَالْمَشْرُوبِ (موعظۃ)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهُ قَالَ اَتَدْرُونَ
مَنِ التَّائِبُ قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ
قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ تَابَ وَلَمْ يَتَعَلَّمِ
الْعِلْمَ فَلَيْسَ بِتَائِبٍ وَمَنْ تَابَ وَلَمْ
يُغَيِّرْ لِبَاسَهُ وَزِينَتَهُ فَلَيْسَ بِتَائِبٍ وَ
مَنْ تَابَ وَلَمْ يُرْضِ الْخُصَمَاءَ فَلَيْسَ
بِتَائِبٍ وَمَنْ تَابَ وَلَمْ يُبَدِّلْ اَصْحَابَهُ
فَلَيْسَ بِتَائِبٍ وَمَنْ تَابَ وَلَمْ يُغَيِّرْ
خُلُقَهُ فَلَيْسَ بِتَائِبٍ وَمَنْ تَابَ وَلَمْ
يَطْوِ فِرَاشَهُ وَبِسَاطَهُ فَلَيْسَ بِتَائِبٍ
وَمَنْ تَابَ وَلَمْ يَتَصَدَّقْ اَيْ وَلَمْ
يَتَصَدَّقْ بِفَضْلِ مَا فِي يَدِهِ فَلَيْسَ بِتَائِبٍ

وہ دیکھتے ہیں اے ہمارے رب ہمارے لئے
نور پورا کر دے اور ہمیں بخش۔ بیشک تو ہر شئے پر قادر ہے

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مروی ہے
فرمایا توبہ گناہ پر مثل صابون کے ہے کپڑے پر
کہا گیا ہے کہ تمام یعنی کامل توبہ آٹھ چیزوں سے
حاصل ہوتی ہے، سابقہ گناہوں پہ ندامت
اور فرائض کی ادائیگی۔ اور مظالم کا رد۔ اور خصوم سے
برائت اور اس امر کا ارادہ کہ پھر گناہ نہ کریگا۔
اور یہ کہ اپنے نفس کو اللہ کی طاعت میں بڑھائے
جیسا کہ عصیان میں بڑھاتا تھا۔ اور یہ کہ اسی طاعت کا
مزہ چکھائے جیسا کہ عصیان کا مزہ چکھایا تھا اور کھانے
پینے میں اصلاح (موعظہ حسنہ)

۳۷۵ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما حضور علیہ الصلوٰۃ
والسلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کیا جانتے
ہو کہ تائب کون ہے ہم نے کہا اللہ اور رسول جانتے
ہیں آپ نے فرمایا جو توبہ کرے اور علم نہ سیکھے وہ
غیر تائب ہے۔ اور توبہ کرے اور لباس اور زینت
درست نہ کرے وہ بھی غیر تائب ہے اور جو توبہ
کرے اور عبادت زیادہ نہ کرے وہ بھی غیر تائب
ہے۔ اور جو بعد توبہ مخالفین کو راضی نہ کرے
وہ بھی غیر تائب ہے اور جو توبہ کرے اور
ہمنشین اچھے نہ بنائے وہ بھی غیر تائب ہے
جو توبہ کرے اور خلق اچھے نہ رکھے وہ بھی غیر تائب ہے
اور جو بعد توبہ بستر وغیرہ نہ چھوڑے سو وہ بھی غیر تائب ہے اور
جو توبہ کرے اور حسب طاقت صدقہ نہ کرے وہ بھی غیر تائب ہے

فَاِذَا اسْتَبَانَ مِنَ الْعَبْدِ هٰذِهِ الْخِصَالُ فَهُوَ تَائِبٌ حَقًّا

عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهُ قَالَ اِذَا قَالَ الْعَبْدُ اِنِّيْ اَخَافُ مِنَ النَّارِ وَلَمْ يَكُفَّ عَنِ الذُّنُوْبِ فَهُوَ كَذَّابٌ عِنْدَ اللّٰهِ غَيْرُ تَائِبٍ وَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ اِنِّيْ اَشْتَاقُ اِلَى الْجَنَّةِ لَمْ يَعْمَلْ لَهَا فَهُوَ كَذَّابٌ غَيْرُ تَائِبٍ وَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ اِنِّيْ اُحِبُّ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ غَيْرِ اتِّبَاعِ السُّنَّةِ فَهُوَ كَذَّابٌ غَيْرُ تَائِبٍ اِذَا قَالَ الْعَبْدُ اِنِّيْ اَشْتَاقُ اِلٰى مُعَانَقَةِ الْحُوْرِ لَمْ يَتَقَدَّمْ لَهَا مَهْرًا فَهُوَ كَذَّابٌ غَيْرُ تَائِبٍ فَاِنَّ
التَّائِبَ حَبِيْبُ اللّٰهِ وَحَبِيْبُ الرَّسُوْلِ ٣٧٦
كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ التَّوْبَةُ النَّصُوْحُ النَّدَمُ عَلٰى مَا مَضٰى وَالْاِقْلَاعُ فِي الْحَالِ عَنْهُ وَالْعَزْمُ اَنْ لَّا يَعُوْدَ اَبَدًا وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّمَا التَّوْبَةُ اَيِ الرُّجُوْعُ عَنِ الْمَعَاصِيْ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا

(مصابیح)

قَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِذَا تَابَ

جب بندہ سے یہ خصائل ظاہر ہوں تو وہ سچا تائب ہے

حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے مروی ہے فرمایا جب بندہ کہے۔ میں آگ سے ڈرتا ہوں اور ترک معاصی اختیار نہ کرے وہ عنداللہ کذاب ہے اور غیر تائب ہے۔ اور جب بندہ کہے میں جنت کا مشتاق ہوں۔ اور عمل صالح نہ کرے وہ کذاب غیر تائب ہے۔ اور جب بندہ کہے میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دوست رکھتا ہوں بغیر اتباع سنت کے وہ کذاب غیر تائب ہے۔ اور جب بندہ کہے میں معانقہ حور کا مشتاق ہوں اور وہ مہر نہ بھیجے وہ کذاب غیر تائب ہے۔ کیونکہ تائب حبیب خدا و حبیب الرسول ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہا توبہ خالص یہ ہے ماضی پر ندامت اور موجودہ حالت میں اس سے پرہیز۔ اور آیندہ کے لئے یہ کہ پھر اعادہ نہ کرے۔ اللہ تعالے نے فرمایا اِنَّمَا التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا

(مصابیح)

حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا جب مومن توبہ کرتا

المؤمن كتب الله تعالى له بكل يوم مرّ عليه في نسقه عبادة سنة واعطى ثواب شهيد ويتوّج يوم القيمة بالف تاج وفتح له في قبره باب الى الجنة وتقوم يوم القيمة ملك عن يمينه وملك عن شماله وملك عن خلفه يبشرون بالجنة ۔

قال النبي عليه السلام اذا مات شاب تائب يرفع الله تعالى العذاب عن مقابر المسلمين اربعين عاما لكرامته على الله تعالى

وفي الحديث جاء رجل الى النبي عليه السلام فقال اخطأت يا رسول الله فما الحيلة قال عليه السلام التوبة فان التوبة تغسل الحوبة

خالصة الحقائق)

ہے تو اللہ تعالیٰ اسکے گناہوں والے ہر دن کے بدلے ایک سال کی عبادت لکھتا ہے اور ایک شہید کا ثواب دیتا ہے اور بروز قیامت ہزار تاج پہناتا ہے اور اس کے لئے قبر میں جنت کا دروازہ کھل جاتا ہے اور قیامت کیدن فرشتے اسکے گرداگرد کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور جنت کی خوشخبری دیتے ہیں۔

حضور علیہ الصلوۃ والسلام ارشاد فرمایا جب آدمی توبہ کرکے مرے تو اللہ تعالیٰ اسکی عظمت کے سبب اہل مقابر سے چالیس سال کا عذاب اٹھا لیتا ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ ایک شخص حضور
علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت شریف میں آیا ۳۷۷
اور کہا مجھسے گناہ ہو گیا ہے حضور اسکا کیا حیلہ ہے۔ آپ نے فرمایا۔ توبہ کیونکہ توبہ گناہوں کو دھو دینے والی ہے۔ (خلاصۃ الحقائق)

زہد واخلاص سعادت وشقاوت کا ذکر

كل نفس بما كسبت رهينة الا اصحب اليمين في جنت يتساءلون ۔۔ عن المجرمين ما سلككم في سقر ۔ قالوا لم نك من المصلين ولم نك نطعم المسكين ۰ وكنا نخوض مع الخائضين ۰ وكنا نكذب بيوم الدين حتى اتنا اليقين ط فلما

ہر نفس اللہ کے پاس رہن ہے مگر جن لوگوں کو انکے اعمالنامے دہنے ہاتھ میں دیئے جائینگے۔ اہل جنت دوزخیوں کو پوچھینگے تمکو کس چیز نے دوزخ میں پہنچا دیا کہینگے۔ ہم نماز نہ پڑھتے تھے۔ صدقہ نہ کرتے تھے۔ اور ہم بحث کرنیوالوں کے ساتھ جھوٹی باتوں میں بحث کیا کرتے تھے۔

اور ہمیں قیامت کا یقین نہ تھا حتی

تنفعهم شفاعة الشافعين ۞
عن ابی هریرة رضی الله تعالی عنه انه قال
قلت یا رسول الله من اسعد الناس بشفاعتك
یوم القیمة قال اسعد الناس بشفاعتی
یوم القیمة من قال لا اله الا الله مخلصا
من قلبه ۞
روی عن النبی علیه السلام انه قال من
قال من قلبه لا اله الا الله مخلصا دخل
الجنة قیل یا رسول الله وما اخلاصها
قال عن محارم الله
(تذکرة القرطبی)
قال النبی علیه السلام الزهد فی الدنیا
یریح القلب والجسد والرغبة فیها تتعب ۳۷۸
القلب والبدن (طریقہ محمدیہ)
قال ابو یزید البسطامی رحمه الله ما غلبنی
احد الا واحد من اهل بلخ قدم علینا
فقال یا ابا یزید ما حد الزهد عندکم قلت
اذا وجدنا اکلنا واذا فقدنا صبرنا فقال
تفعل هذا کلاب بلخ قلت فما حد الزهد
عندکم فقال اذا فقدنا صبرنا واذا وجدنا
آثرنا (مکاشفة القلوب)
قال علیه السلام من بات فی طلب
الحلال اصبح مغفورا له
وقال لا یدخل الجنة لحم نبت من السحت
ای من الحرام فالنار اولی به (مکاشفة القلوب

کہ وہ سرپا جرمی یعنی ان کی سفارش کسی طرح کا فائدہ نہ دیگی

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ میں نے
کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی شفاعت کے
کون شخص لائق ہیں فرمایا۔ جو شخص لا الہ الا
اللہ محمد رسول اللہ خالص دل سے
کہے

حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے مروی ہے کہ جس
شخص نے خالص دل سے لا الٰہ الا اللہ
محمد رسول اللہ کہا وہ جنت میں داخل ہو گا
پوچھا گیا یا رسول اللہ اخلاص کیا ہے۔ فرمایا
محارم سے بچنا (تذکرۃ القرطبی)

حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا زہد دنیا
میں دل اور بدن کو آرام دیتا ہے اور دنیا میں
رغبت دل اور بدن کو تکلیف میں ڈالتی ہے (طریقہ محمدیہ)

ابو یزید بسطامی رح نے فرمایا مجھے صرف اہل بلخ
سے ایک غالب آیا اس نے کہا اے ابو یزید تمہارے
نزدیک زہد کی حد کیا ہے میں نے کہا جب ہمیں ملتا
ہے ہم کھاتے ہیں اور جب نہیں ملتا تو صبر کرتے ہیں
اس نے کہا یہ تو بلخ کے کتے بھی کرتے ہیں میں نے
کہا تمہارے نزدیک کیا ہے اس نے کہا جب ہم نہ پائیں تو
صبر کرتے ہیں اور جب پاتے ہیں تو ایثار کرتے ہیں

حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا جس شخص
نے طلب حلال میں رات گذاری وہ بخشا جاتا ہے
اور فرمایا۔ حرام خور جنت میں داخل نہ ہوگا
بلکہ وہ جہنم کے لائق ہے (مکاشفۃ القلوب)

اِعْلَمْ اَنَّ عَلَامَةَ السَّعَادَةِ اِحْدٰی عَشَرَ خَصْلَةً
اِحْدَاهَا اَنْ یَّکُوْنَ زَاهِدًا فِی الدُّنْیَا رَاغِبًا
فِی الْاٰخِرَةِ (وَالثَّانِیْ) اَنْ یَّکُوْنَ هِمَّتُهٗ فِی
الْعِبَادَةِ وَتِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ (وَالثَّالِثُ)
اَنْ یَّکُوْنَ قَلِیْلَ الْقَوْلِ فِیْمَا لَا یَحْتَاجُ اِلَیْهِ
(وَالرَّابِعَةُ) اَنْ یَّکُوْنَ مُحَافِظًا عَلَی الصَّلَوَاتِ
الْخَمْسِ (وَالْخَامِسَةُ) اَنْ یَّکُوْنَ وَرِعًا فِیْمَا قَلَّ
اَوْ کَثُرَ مِنَ الْحَرَامِ وَالشُّبُهَاتِ (وَ
السَّادِسَةُ) اَنْ یَّکُوْنَ مُتَوَاضِعًا غَیْرَ مُتَکَبِّرٍ
(وَالثَّامِنَةُ) اَنْ یَّکُوْنَ سَخِیًّا کَرِیْمًا (وَالتَّاسِعُ)
اَنْ یَّکُوْنَ رَحِیْمًا بِخَلْقِ اللّٰهِ تَعَالٰی (وَالْعَاشِرَةُ)
اَنْ یَّکُوْنَ نَافِعًا لِلْخَلْقِ (وَالْحَادِیَةَ عَشَرَ)
اَنْ یَّکُوْنَ ذَاکِرًا لِلْمَوْتِ کَثِیْرًا)
(تنبیه الغافلین)

وَعَلَامَةُ الشَّقَاوَةِ اَیْضًا اِحْدٰی عَشَرَ خَصْلَةً
(اِحْدَاهَا) اَنْ یَّکُوْنَ حَرِیْصًا عَلَی الْمَالِ
(وَالثَّانِیَةُ) اَنْ یَّکُوْنَ هِمَّتُهٗ فِی الشَّهَوَاتِ
وَلَذَّاتِ الدُّنْیَا (وَالثَّالِثَةُ) اَنْ یَّکُوْنَ
فَاحِشًا فِی الْقَوْلِ وَمِکْثَارًا لِلْغِیْبَةِ (وَ
الرَّابِعَةُ) اَنْ یَّکُوْنَ مُتَهَاوِنًا بِالصَّلٰوةِ
الْخَمْسِ (وَالْخَامِسَةُ) اَنْ یَّکُوْنَ صُحْبَتُهٗ مَعَ
الْفُجَّارِ (وَالسَّادِسَةُ) اَنْ یَّکُوْنَ سَیِّئَ الْخُلُقِ
(وَالسَّابِعَةُ) اَنْ یَّکُوْنَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا (وَ
الثَّامِنَةُ) اَنْ یَّکُوْنَ مَانِعًا لِمَنْفَعَةِ النَّاسِ
التَّاسِعَةُ اَنْ یَّکُوْنَ قَلِیْلَ الْمَرْحَمَةِ

جان لو کہ سعادت کی گیارہ علامتیں ہیں۔
(۱) دنیا میں زاہد ہونا۔ اور آخرت میں راغب
(۲) یہ کہ اسکی ہمت عبادت اور تلاوت قرآن
میں بڑھی ہو۔
(۳) کم گو ہو۔
(۴) نمازوں پر محافظت رکھنے والا ہو۔
(۵) حرام اور شبہات وغیرہ سے بچنے والا ہو۔
(۶) صالحین سے صحبت رکھنے والا ہو۔
(۷) متکبر نہ ہو بلکہ متواضع ہو۔
(۸) سخی کریم ہو۔
(۹) رحمدل ہو۔
۳۷۹ (۱۰) خلقت کو نفع دینے والا ہو۔
(۱۱) موت کو یاد رکھنے والا ہو۔
(تنبیہ الغافلین)

اور شقاوت کی بھی گیارہ علامات ہیں۔
(۱) حریص ہو جمع مال پر۔
(۲) خواہشوں میں محویت۔
(۳) فحش اور غیبت کا عادی ہو۔
(۴) نمازوں میں سستی۔
(۵) فاجروں کی صحبت۔
(۶) بد خلق ہونا۔
(۷) متکبر ہونا۔
(۸) لوگوں کے منافع کو روکنا
(۹) سخت دل ہونا۔ مومنوں کے
ساتھ۔

للمؤمنين (۱۰) العاشر ان تكون بخيلا (۱۱) و
الحادية عشر ان تكون ناسيًا للموت يعني
ان الرجل اذا كان ذكر الموت فانه لا يمتنع عن
اطعام الطعام ويرحم المسلمين والمسلمات

(۱۰) بخیل ہونا۔
(۱۱) موت کو بھول جانا۔
یعنی جب آدمی کو موت یاد ہو تو وہ ضرور مسلمانوں سے رحمدل۔ اور مسکین کا حامی ہوگا۔

اعمال صالحہ اور امر بالمعروف کا ذکر

ينبؤا الانسان يومئذ بما قدم واخر
بل الانسان على نفسه بصيرة ولو
القى معاذيره
قال ابن عباس رضي الله عنهما الميزان
كفتان احداهما بالمشرق والاخرى
بالمغرب (تبصرة) ۳۸۰

اُس دن انسان کو تمام مقدم و مؤخر اعمال سے مطلع کیا جائے گا۔ بلکہ اُس دن انسان اپنے نفس پر آپ ہی حجت ہوگا۔ خواہ وہ کتنے ہی عذر پیش کرے۔
ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ میزان کے دو پلے ایک مشرق اور ایک مغرب میں ہے۔
(تبصرۃ)

قال عليه الصلوة والسلام كلمتان خفيفتان على اللسان ثقيلتان في الميزان حبيبتان الى الرحمن سبحان الله وبحمده سبحان الله العظيم
(بخاری شریف)

حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ دو کلمے زبان پر ہلکے ہیں لیکن ترازو میں بہت بھاری اور اللہ تعالیٰ کو نہایت ہی پیارے ہیں سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔
(بخاری شریف)

قال عليه السلام من سن سنة حسنة يعني في الاسلام فهو مقتدى به في هذه السنة فله اجرها واجر من عمل بها يعني كل من اتى بعده بهذه السنة يكتب له اجرها ومن سن سنة سيئة فهو مقتدى به في هذه السنة يكتب عليه وزرها۔
(بخاری)

حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا جس نے احکام اسلام کی اشاعت کی۔ اور لوگوں نے اسکی اطاعت کی اُسکے لئے ایک اسکا اجر ہے اور دوسرا اسپر عمل کرنیوالوں کا یعنی جو لوگ اسکے بعد اسکی اقتداء کرینگے اُنکے برابر ہی اسکو بھی اجر ملتا رہیگا۔ اور جو کسی نئے طریقہ کا موجد اور مقتداء بنا تو اسکا گناہ ہمیشہ تک اُسکے ذمہ لکھا جائے گا۔
(بخاری)

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی سُوْرَۃِ فُصِّلَتْ حَتّٰی
اِذَا مَا جَآءُوْھَا شَھِدَ عَلَیْھِمْ سَمْعُھُمْ وَ
اَبْصَارُھُمْ وَجُلُوْدُھُمْ بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ
وَقَالُوْا لِجُلُوْدِھِمْ لِمَ شَھِدْتُّمْ عَلَیْنَا
قَالُوْا اَنْطَقَنَا اللّٰہُ الَّذِیْ اَنْطَقَ کُلَّ شَیْءٍ
وَّھُوَ خَلَقَکُمْ اَوَّلَ مَرَّۃٍ وَّاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ
قَالَ دَاؤُدُ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَارَبِّ اِنِّیْ اُرِیْدُ
اَنْ اُشَاھِدَ الصِّرَاطَ وَالْمِیْزَانَ فِیْ دَارِ
الدُّنْیَا فَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یَادَاؤُدُ اذْھَبْ
اِلَی الْوَادِ کَذَا فَاَذْھَبَ اللّٰہُ الْحِجَابَ حَتّٰی رَاَی
الصِّرَاطَ وَالْمِیْزَانَ عَلَی الصِّفَۃِ الَّتِیْ
جَآءَتْ فِی الْاَخْبَارِ فَبَکٰی دَاؤُدُ عَلَیْہِ
السَّلَامُ بُکَآءً شَدِیْدًا وَقَالَ اِلٰھِیْ مَنْ
یَّقْدِرُ مِنْ عِبَادِكَ اَنْ یَّمْلَاَ کَفَّۃَ الْمِیْزَانِ
بِالْحَسَنَاتِ فَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَوَعِزَّتِیْ
وَجَلَالِیْ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ
رَّسُوْلُ اللّٰہِ مَرَّۃً وَّاحِدَۃً بِالْاِعْتِقَادِ
عَبَرَ عَلَی الصِّرَاطِ کَالْبَرْقِ الْخَاطِفِ وَمَنْ
تَصَدَّقَ بِمِثْلِ تَمْرَۃٍ لِّاَجْلِیْ یَمْلَاُ الْمِیْزَانَ
اَعْظَمَ مِنْ جَبَلِ قَافٍ (مشارق الانوار)
قِیْلَ سَاعَاتُ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ اَرْبَعٌ
وَّعِشْرُوْنَ فَالْاِنْسَانُ مُتَنَفِّسٌ فِیْ کُلِّ
سَاعَۃٍ مِّائَۃً وَّثَمَانِیْنَ نَفَسًا فَفِی اللَّیْلِ
وَالنَّھَارِ یَتَنَفَّسُ اَرْبَعَۃَ اٰلَافٍ وَّثَلَاثَ
مِائَۃٍ وَّعِشْرِیْنَ نَفَسًا وَّفِیْ کُلِّ نَفَسٍ یُسْئَلُ

پروردگار نے سورۂ فصلت میں فرمایا یعنی بروز قیامت
مجرموں کے کان آنکھیں اور چمڑے اُنکے اعمال پر
گواہ ہونگے اور وہ اپنے بدنوں سے کہینگے تم نے پھر
کیوں شہادت دی وہ کہینگے ہمیں اللہ تعالیٰ نے گویائی
عنایت کی جس نے تمام چیزوں گویا کیا اول اُسنے
تمکو پیدا کیا اور اخیر میں بھی تم اسکی طرف رجوع کروگے
حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کیا یا اللہ
میں پلصراط اور میزان دنیا میں دیکھنا چاہتا ہوں
حکم ہوا۔ فلاں جگہ میں جاؤ۔ اور اللہ تعالیٰ نے
حجاب اُٹھایا۔ آپنے ویسا ہی دیکھا جیسا کہ
حدیث شریف میں مذکور ہے آپ سخت روئے
اور کہا۔ الٰہی تیرے بندوں میں سے کون ہے ۳۸۱
جو اس میزان کا پلہ نیکیوں سے
بھرائے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے عزت وجلال
کی قسم جس نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
ایک دفعہ صدق دل سے کہا وہ بجلی کی طرح
پلصراط سے گذریگا۔ اور جس نے میرے
لئے ایک کھجور خیرات کی اُس نے میزان کو نیکیوں سے
بھردیا حالانکہ وہ جبل قاف سے بھی بڑی ہو (شائق)
کہا گیا ہے کہ رات دن کے چوبیس گھنٹے ہیں
اور ہر گھنٹے میں انسان ایک سو اسی ۱۸۰ سانس
لیتا ہے۔ اس حساب سے رات
دن کے چار ہزار تین سو بیس ۴۳۲۰
سانس ہوئے۔ اور ہر سانس کے آنے جانے

يسألان عن وقت الخروج ووقت الدخول
يعني اي عمل عملت في خروج النفس
ودخوله (روضة العابدين)

عن انس بن مالك رضي الله عنه انه
قال قلنا يا رسول الله لا نأمر بالمعروف
حتى نعمل به كله ولا ننهى عن المنكر
حتى نجتنبه كله قال بل مروا بالمعروف
وان لم تفعلوا به كله وانهوا عن المنكر
وان لم تجتنبوه كله

حكي ان رجلا قال لابي القاسم الحكيم
ما بال علماء زماننا لا يتعظ الناس
بمواعظهم كما يتعظ السلف فقال ۳۸۲
ان علماء السلف كانوا ايقاظا وكان
الناس نياما فينبه الايقاظ النيام وعلماء
زماننا نيام والناس موتى فكيف يحيي
النيام الموتى

کے متعلق انسان سے دو سوال کئے جائینگے کہ تو
نے سانس آنے کے وقت کیا کیا۔ اور جانے
کے وقت کیا۔ (روضۃ العابدین)

انس بن ملک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
کہا ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
پوچھا۔ ہم پورا عمل کئے بغیر امر معروف نہ کریں
اور اسیطرح پوری پرہیز کئے بغیر نہی عن المنکر نہ کریں
فرمایا۔ بلکہ کرو۔ اگرچہ تم پوری پابندی یا پرہیز
نہ کر چکے ہو۔

حکایت ایک شخص نے ابوالقاسم حکیم سے کہا
اس وقت کے واعظوں کے وعظ سے لوگ
متاثر کیوں نہیں ہوتے۔ فرمایا علما سلف خود
بیدار تھے۔ اور لوگ غافل سوتے تھے۔ بیدار
سونے والے کو جگا سکتا ہے لیکن اس وقت کے
علماء خود تو سوتے ہیں اور لوگ مردہ ہیں سونے
والا مردہ کیونکر زندہ کر سکے۔

عید الفطر وصدقہ وغیرہ کی فضیلت

قد افلح من تزكى ۰ وذكر اسم ربه
فصلى بل تؤثرون الحيوة الدنيا و
الآخرة خير وابقى ان هذا لفي الصحف
الاولى صحف ابراهيم وموسى

عن انس بن مالك رضي الله عنه ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم صعد
المنبر فقال آمين ثم صعد الدرجة الثانية

کامیاب ہوا وہ شخص جسنے تقوی اختیار کیا اور اللہ کو یاد کیا
اور نماز پڑھی ہاں لوگو تم تو دنیاوی زندگی پسند کرتے ہو حالانکہ
آخرت بہتر اور باقی رہنے والی ہے یہ مضمون پہلے صحیفوں
یعنی حضرت ابراہیم اور موسی کے صحیفوں میں ہو چکا ہے

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ
حضور علیہ الصلوۃ والسلام ممبر پر چڑھتے ہوئے
پہلے دوسرے تیسرے درجہ میں تین بار آمین کہا

فقال آمين ثم صعد الدرجة الثالثة فقال
آمين ثم استوى في المجلس فقال له معاذ بن
جبل صعدت فامنت ثلاث مرات فما
حكمته يا رسول الله قال اتاني جبرائيل
فقال يا محمد من ادرك شهر رمضان
ولم يصم الا خره ولم يغفر له دخل النار
فابعده الله تعالى منها فقلت آمين و
قال من ادرك ابويه او احدهما فلم يبر
بهما دخل النار فابعده الله تعالى منها
قلت آمين وقال من ذكر عنده اسمك
ولم يصل عليك دخل النار فابعده الله
تعالى منها فقلت آمين - (زبدہ)
عن ابن مسعود رضي الله تعالى عنهما
عن النبي عليه السلام انه قال اذا صاموا
شهر رمضان وخرجوا الى عيدهم يقول
الله تعالى يا ملئكتي كل عامل يطلب اجره
وعبادي الذي صاموا شهرهم وخرجوا الى
عيدهم يطلبون اجورهم اشهدوا اني قد
غفرت لهم فينادي مناد يا امة محمد
ارجعوا الى منازلكم قد بدلت سيئاتكم
بالحسنات فيقول الله تعالى يا عبادي صمتم لي
وافطرتم لي فقوموا مغفورا لكم (زبدۃ الواعظین)
عن النبي عليه السلام انه قال رمضان
اوله رحمة واوسطه مغفرة واخره
عتق من النار -

پھر آپ ممبر پر تشریف فرما ہوئے۔ معاذ بن جبل
نے سوال کیا۔ آپ نے ممبر پر چڑھتے ہوئے
تین بار آمین کہی ہے اس میں کیا حکمت ہے
فرمایا حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آکر کہا ہے
جو رمضان شریف کے مہینے میں آخر تک روزے
نہ رکھے وہ بخشا نہ جائیگا بلکہ آگ میں داخل ہوگا
خدا اُسے دوزخ سے دور رکھے۔ میں نے کہا
آمین اور کہا جسکے والدین یا انمیں سے ایک ہو
اور وہ اُن سے سلوک نہ کرے وہ بھی جہنمی ہے اللہ
اُسے دوزخ سے دور رکھے میں نے کہا آمین۔ اور
کہا جو میرے ذکر کے وقت مجھ پر درود نہ بھیجے وہ بھی دوزخی
ہے اللہ اسے دوزخ سے دور رکھے میں نے کہا آمین (زبدہ)
ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ
۳۸۳ والسلام نے فرمایا۔ جب لوگ روزے پورے
کرنیکے بعد عید گاہ کیطرف نکلتے ہیں اللہ تعالیٰ فرشتوں
کو فرماتا ہے ہر کارندہ اپنے کام کی اُجرت چاہتا ہے
اور میرے بندے جنھوں نے رمضان شریف کے
مہینے کے روزے رکھے اور عید کیطرف نکلے ہیں یہ
بھی اجر چاہتے ہیں۔ تم گواہ ہو کہ میں نے انکو بخشدیا ہے ندا
ہوتی ہے اے امت محمدی واپس ہو جاؤ تمہاری
برائیاں نیکیاں ہو گئیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ای بندو تم نے
میرے لئے روزے رکھے اور میرے لئے افطار کئے اس لئے تمہیں بخشدیا گیا ہے (زبدۃ الواعظین)
حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ ابتداء رمضان شریف
رحمت ہے۔ اور وسط اس کا مغفرت ہے۔ اور
آخر اسکا آگ سے رہائی ہے۔

فقال النبی علیہ السلام ان اللہ تعالیٰ یعتق
فی کل ساعۃ من رمضان من اللیل والنہار
ستمائۃ الف عتیق من النار ممن استوجب
العذاب الیٰ لیلۃ القدر وفی لیلۃ القدر
یعتق بعدد ما اعتق فی اول الشہر وفی یوم
الفطر یعتق بعدد من اعتق فی الشہر ولیلۃ
القدر - (تنبیہ الغافلین)

عن انس بن مالک عن النبی علیہ السلام انہ
قال صوم العبد معلق بین السماء والارض
حتی یؤدی صدقۃ الفطر واذا ادا صدقۃ
الفطر جعل اللہ لہ جناحین اخضرین
یطیر بہما الی السماء السابعۃ ثم یامر
اللہ تعالیٰ ان یجعل فی قندیل من قنادیل
العرش حتی یاتی صاحبہ (زبدۃ) ٣٨٢

قال انس بن مالک للمؤمنین خمسۃ
اعیاد الاول کل یوم یمر علی المؤمن لا یکتب
علیہ ذنب فہو یوم عید (والثانی) الیوم
الذی یخرج فیہ من الدنیا بالایمان والشہادۃ
والعصمۃ من کید الشیطان فہو یوم عید
(والثالث) الیوم الذی یجاوز فیہ الصراط
ویامن من اہوال القیمۃ ویتخلص من ایدی
الخصوم والزبانیۃ فہو یوم عید (والرابع)
الیوم الذی یدخل الجنۃ ویامن الجحیم
فہو یوم عید (والخامس) الیوم الذی ینظر
فیہ الی ربہ فہو یوم عید (ابو اللیث)

اور فرمایا- اللہ تعالیٰ رمضان شریف کی رات دن کی ہر گھڑی میں چھ سو جہنمی کو جہنم سے رہائی بخشتا ہے لیلۃ القدر تک اور لیلۃ القدر میں اسقدر جہنمیوں کو آزاد کرتا ہے جسقدر کہ تمام مہینے میں آزاد کئے تھے - اور عید الفطر کے دن اسقدر لوگوں کو معاف کرتا ہے- جسقدر کہ تمام ماہ میں اور لیلۃ القدر میں (تنبیہ الغافلین)

انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا- مسلمان کا روزہ زمین و آسمان کے درمیان معلق رہتا ہے تاوقتیکہ صدقہ فطر ادا نہ کیا جائے بعد ازاں اللہ تعالیٰ اسے دو سبز پر عطا فرماتا ہے جس سے وہ ساتویں آسمان تک پہنچتا ہے پھر حکم ہوتا ہے کہ روزہ دار کے آنے تک عرش کی ایک قندیل میں رہے (زبدۃ)

انس بن مالک رضی اللہ نے فرمایا مومن کے لئے پانچ عیدیں ہیں (اول) مومن کیلئے وہ دن عید گاہ ہے جس میں اس سے گناہ سرزد نہ ہو (دوم) جسدن وہ دنیا سے ایمان اور شہادت اور عصمت من کید شیطان سے نکلے (سوم) جسدن وہ پلصراط سے گذر جائے اور اہوال قیامت اور زبانیہ وغیرہ کے ہاتھوں سے نجات پا جائے (چہارم) جسدن وہ جہنم سے بچکر بہشت میں داخل ہو جائے - (پنجم) جسدن وہ اپنے پروردگار کے دیدار سے مشرف ہو - (ابو اللیث)

قال النبی علیہ السلام اجتہدوا یوم الفطر فی الصدقۃ واعمال الخیر والبر من الصلوۃ والزکوۃ والتسبیح والتہلیل فانہ الیوم الذی یغفر اللہ تعالی فیہ ذنوبکم ویستجیب دعاءکم وینظر الیکم بالرحمۃ

(درۃ الواعظین)

حکی ان صالح بن عبد اللہ کان اذا کان یوم الفطر ذہب الی المصلی فرجع بعد اداء الصلوۃ الی دارہ وجمع اہلہ وعیالہ عندہ وجعل علی عنقہ سلسلۃ من حدید ہال الرماد علی راسہ وجسدہ وبکی بکاءً شدیدًا فقالوا یا صالح ہذا یوم العید یوم السرور فما حالک ہذا فقال عرفت ذلک ولکن انا عبد امرنی ربی ان اعمل عملاً لہ فعملت فلا ادری اقبلہ ام لا وکان یجلس فی طرف المصلی فقیل لہ لم لا تجلس فی وسط المصلی قال جئت سائلا للرحمۃ وہذا مجلس السائلین۔

(زبدۃ الواعظین)

قال علیہ السلام من اعطی صدقۃ الفطر کان لہ بکل حبۃ یعطیہا سبعون الف قصر طولہ ما بین المشرق والمغرب

(مشکوٰۃ الانوار)

عن النبی علیہ السلام انہ قال من اعطی صدقۃ الفطر کان لہ عشرۃ اشیاء

حضور علیہ السلام نے فرمایا عید الفطر کے دن صدقہ وغیرہ اعمال صالحہ مثلاً نماز زکوٰۃ تسبیح اور تہلیل میں زیادہ کوشش کرو کیونکہ اس دن اللہ تعالیٰ تمہیں معاف کرتا ہے اور دعا قبول کرتا ہے اور نظر رحمت کرتا ہے،

(درۃ الواعظین)

حکایت صالح بن عبداللہ نے عید کے دن بعد فراغت نماز عیدگاہ سے واپس آکر اہل عیال کو جمع کرکے اپنے گلے میں لوہے کی زنجیر ڈال لئے اور سر اور بدن پر مٹی ڈالنی شروع کردی اور سخت روئے لوگوں نے کہا اے صالح رحمۃ اللہ علیہ یہ عید اور خوشی کے دن ہیں کیوں۔

۳۸۵ فرمایا میں یہ جانتا ہوں لیکن بندہ ہوں مجھے اعمال صالحہ کا حکم ہے۔ اور میں کرتا بھی ہوں مگر نامعلوم وہ قبول ہوتے ہیں یا نہیں اور وہ ہمیشہ مصلی کی ایک جانب بیٹھا کرتے تھے لوگوں نے پوچھا آپ میان کیوں نہیں بیٹھتے فرمایا میں رحمت مانگنے آیا ہوں اور مانگنے والوں کا یہی طریق ہے

(زبدۃ الواعظین)

حضور علیہ السلام نے فرمایا جو صدقہ فطر دے اس کے ہر دانہ کے بدلے ستر ہزار محل ملتا ہے جسکا طول مشرق مغرب کے برابر ہے

(مشکوٰۃ الانوار)

مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ جو صدقہ فطر دیں اس کے لئے دس امر ہیں

(الاول) يَطْهُرُ جَسَدُهُ مِنَ الذُّنُوبِ (والثاني)
يَعْتِقُ مِنَ النَّارِ (والثالث) يَصِيرُ صَوْمُهُ
مَقْبُولًا كَمَا قَالَ الحسن البصري رح اَنَّ صَدَقَةَ
الْفِطْرِ لِلصَّائِمِ كَسَجْدَةِ السَّهْوِ لِلصَّلٰوةِ فَكَمَا
تُجْبَرُ بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ كُلُّ وَاقِعٍ فِيهِ وَفِي
التَّرَاوِيحِ لِاَنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ
(والرابع) يَسْتَوْجِبُ الْجَنَّةَ (والخامس) يَخْرُجُ
مِنْ قَبْرِهِ اٰمِنًا (والسادس) يُقْبَلُ مَا عَمِلَ مِنَ
الْخَيْرَاتِ فِي تِلْكَ السَّنَةِ (والسابع) تَجِبُ لَهُ
شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (والثامن) يَمُرُّ عَلَى الصِّرَاطِ
كَالْبَرْقِ الْخَاطِفِ (والتاسع) يَرْجَحُ مِيزَانُهُ مِنَ
الْحَسَنَاتِ (والعاشر) يَمْحُو اللّٰهُ تَعَالٰى اِسْمَهُ مِنْ دِيوَانِ
الْاَشْقِيَاءِ (شيخ زاده) ٣٨٦

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ
عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَنَّهُ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ
ثُمَّ اَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ
كُلِّهِ وَفِي رِوَايَةٍ اُخْرٰى اَعْطَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى ثَوَابَ
سِتَّةِ اَنْبِيَاءَ (اولهم) اٰدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
(والثاني) يُوسُفُ عَلَيْهِ السَّلَامُ (والثالث)
يَعْقُوبُ عَلَيْهِ السَّلَامُ (والرابع) مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ
(والخامس) عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ (والسادس)
مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

(زبدة الواعظين)

مَسْئَلَةٌ يَجِبُ اِخْرَاجُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ عَلَى
الْكَبِيرِ وَالصَّغِيرِ سَوَاءٌ كَانَ صَحِيحًا اَوْ مَجْنُونًا

بدن کا گناہوں سے پاک ہونا۔
(۲) آگ سے آزاد ہونا۔
(۳) قبولیت روزہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا صدقہ فطر روزے کیلئے مثل سجدہ سہو کی ہے جیسے نماز کے خلل کو سجدہ سہو پورا کرتا ہے ایسا ہی صدقہ فطر خلل روزے اور خلل تراویح کو کیونکہ حسنات برائیوں کو دور کرتی ہیں (۴) وجوب جنت (۵) قبر سے بےخوف ہو کر نکلنا (۶) اس سال کے تمام اعمال کی قبولیت (۷) قیامت کے دن شفاعت کا واجب ہونا۔ (۸) پل صراط سے بجلی کی طرح گذرنا (۹) حسنات میزان کا پلہ بھاری ہونا۔ (۱۰) اشقیاء کے دفتر سے نام مٹایا جانا۔

(شیخ زادہ)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا جو رمضان شریف کے روزوں کے بعد شوال کے چھ روزے رکھتے ایسے تمام زمانہ کے روزوں کا اجر ملتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالی اسے چھ نبیوں کا ثواب دیگا وہ یہ ہیں (اول) حضرت آدم علیہ السلام (دوم) حضرت یوسف علیہ السلام (۳) حضرت یعقوب علیہ السلام (۴) حضرت موسی علیہ السلام (۵) حضرت عیسی علیہ السلام (۶) سیدنا و مولینا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم واللہ اعلم بالصواب (زبدۃ الواعظین)

مسئلہ ہر چھوٹے اور بڑے خواہ تندرست ہو یا مجنون

عِنْدَهُمَا وَعِنْدَ زُفَرَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمَا اللّٰهُ تَعَالٰى
لَا يَجِبُ عَلَى الصَّغِيْرِ وَالْمَجْنُوْنِ لَوْ كَانَ لَهُ دَارَانِ
دَارٌ يَسْكُنُهَا وَالدَّارُ الْأُخْرٰى لَا يَسْكُنُهَا
وَيُؤَجِّرُهَا تُعْتَبَرُ قِيْمَتُهَا مِائَتَيْ دِرْهَمٍ
يَجِبُ عَلَيْهِ صَدَقَةُ الْفِطْرِ وَكَذٰلِكَ لَوْ كَانَ
لَهُ دَارٌ وَاحِدَةٌ يَسْكُنُهَا وَفَضَلَ سُكْنَاهُ بِهَا شَيْءٌ
تُعْتَبَرُ قِيْمَتُهُ الْفَضْلِ وَكَذٰلِكَ فِي الثِّيَابِ وَالْأَثَاثِ

(محیط البرہان)

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْفِطْرِ يَبْعَثُ
اللّٰهُ الْمَلٰئِكَةَ يَهْبِطُوْنَ إِلَى الْأَرْضِ فِيْ كُلِّ
الْبَلَدِ فَيَقُوْلُوْنَ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ
اُخْرُجُوْا إِلٰى رَبٍّ كَرِيْمٍ فَإِذَا بَرَزُوْا إِلٰى مُصَلَّاهُمْ
يَقُوْلُ اللّٰهُ اشْهَدُوْا يَا مَلٰئِكَتِيْ إِنِّيْ قَدْ جَعَلْتُ
ثَوَابَهُمْ عَلٰى صِيَامِهِمْ رِضَائِيْ وَمَغْفِرَتِيْ ۔

وَيُقَالُ إِنَّ الْحِكْمَةَ فِيْ عِيْدِ الدُّنْيَا
تَذْكِرَةُ عِيْدِ الْآخِرَةِ فَإِذَا رَأَيْتَ النَّاسَ
بَعْضُهُمْ يَذْهَبُ مُشَاةً وَبَعْضُهُمْ رُكْبَانًا وَ
بَعْضُهُمْ عُرْيَانًا وَبَعْضُهُمْ يَلْبَسُ أَطْلَسًا وَبَعْضُهُمْ بِلَا
وَبَعْضُهُمْ لَاعِبًا ضَاحِكًا وَبَعْضُهُمْ بَاكِيًا فَاذْكُرْ
سَيْرَ الْقِيَامَةِ فَإِنَّهُ كَذٰلِكَ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى
يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ إِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا وَنَسُوْقُ
الْمُجْرِمِيْنَ إِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى
يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَأْتُوْنَ
أَفْوَاجًا وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَوْمَ تَبْيَضُّ
وُجُوْهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ

امام اعظم اور ابو یوسف رحمہما اللہ کے نزدیک
واجب ہے اور امام زفر اور محمد رحمہما اللہ کے نزدیک
ہر چھوٹے اور مجنون پر واجب نہیں اگر اسکے دو گھر ہوں
ایک جسمیں بستا ہو اور دوسرا کرایہ پر ہو اسکی قیمت
اگر دوسو درہم ہو تو اسپر صدقہ فطر واجب ہے اسیطرح
اگر اُس کے پاس ایک گھر رہنے کا اور اس سے کچھ بچتا
ہو تو اس زیادتی کی قیمت کا اعتبار کیا جائیگا۔
اسیطرح کپڑے اور اسباب وغیرہ (محیط البرہان)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا عید الفطر کے
دن اللہ تعالیٰ فرشتوں کو زمین پر ہر شہر میں بھیجتا ہے
وہ کہتے ہیں اے امت محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام عیدگاہ
میں اپنے پروردگار کی طرف نکلو جب وہ نکلتے ہیں تو
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فرشتو گواہ رہو کہ انکے روزوں کا ۳۸۷
اجر میں نے اپنی رضا اور مغفرت کیا ہے۔

کہتے ہیں کہ دنیاوی کی حکمت عید آخرت کی یاد
دلانی ہے۔ کیونکہ جب تو لوگوں کو پیادے اور سوار
کپڑے پہنے ہوئے اور ننگے اور بعض کو اطلس وغیرہ
پہنے ہوئے اور بعض کو کھیلتے اور ہنستے اور بعض
روتے دیکھے۔ تو قیامت کو یاد کرے۔
کیونکہ وہ بھی ایسی ہی ہے جیسے اللہ تعالےٰ
نے فرمایا یوم نحشر المتقین الی الرحمٰن
وفدا ونسوق المجرمین الی جہنم وردا
اور فرمایا یوم ینفخ فی الصور فتاتون
افواجا۔ اور فرمایا۔ یوم تبیض
وجوہ وتسود وجوہ

فَلِذَا قِيْلَ اِنَّ الْاَعْيَادَ مُصِيْبَةٌ لِاَيْتَامٍ وَلِبَعْضِ
اَصْحَابِ الْاَمْوَاتِ
عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ
عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهُ خَرَجَ لِصَلٰوةِ الْعِيْدِ وَ
الصِّبْيَانُ يَلْعَبُوْنَ وَفِيْهِمْ صَبِيٌّ جَالِسٌ فِيْ
مُقَابَلَتِهِمْ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ بِذْلَةٍ وَهُوَ يَبْكِيْ
فَقَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَهٗ اَيُّهَا الصَّبِيُّ
مَالَكَ تَبْكِيْ فَلَا تَلْعَبُ مَعَهُمْ فَلَمْ يَعْرِفْهُ الصَّبِيُّ
فَقَالَ لَهٗ اَيُّهَا الرَّجُلُ مَاتَ اَبِيْ بَيْنَ يَدَيْ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ كَذَا
وَتَزَوَّجَتْ اُمِّيْ وَاَكَلَتْ اَمْوَالِيْ وَخَرَجَنِيْ
زَوْجُهَا مِنْ بَيْتِيْ وَلَيْسَ لِيْ طَعَامٌ وَّلَا شَرَابٌ
وَلَا ثِيَابٌ وَّلَا بَيْتٌ فَلَمَّا نَظَرْتُ الْيَوْمَ ٣٨٨
اِلَى الصِّبْيَانِ ذَوِي الْاٰبَاءِ اَخَذَتْنِيْ مُصِيْبَةُ
اَبِيْ فَلِذَالِكَ اَبْكِيْ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ فَقَالَ لَهٗ يَا صَبِيُّ هَلْ
تَرْضٰى اَنْ اَكُوْنَ اَبًا وَّعَائِشَةُ اُمًّا وَّعَلِيًّا
عَمًّا وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ اَخَوَيْنِ وَفَاطِمَةُ
اُخْتًا لَكَ فَعَرَفَ الصَّبِيُّ اَنَّهٗ رَسُوْلُ
اللّٰهِ فَقَالَ لِمَ لَا اَرْضٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
فَحَمَلَهُ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلٰى مَنْزِلِهٖ
وَاَلْبَسَهٗ اَحْسَنَ الثِّيَابِ وَاَشْبَعَهٗ وَزَيَّنَهٗ
وَطَيَّبَهٗ فَخَرَجَ الصَّبِيُّ ضَاحِكًا مُسْتَبْشِرًا
فَلَمَّا رَاٰهُ الصِّبْيَانُ قَالُوْا لَهٗ كُنْتَ قَبْلَ
هٰذَا الْاٰنَ تَبْكِيْ فَمَا بَالُكَ صِرْتَ

اسلئے کہا گیا ہے کہ عیدیں یتیموں اور اہل میت کیلئے مصیبت ہیں۔
انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ عید کے لئے نکلے۔ اور بچے کھیل رہے تھے اور ان کے مقابلے میں ایک بچہ نہایت پھٹے پرانے کپڑوں میں رو رہا تھا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اے بچے تو کیوں روتا ہے اور ان سے کھیلتا نہیں اس نے نہ پہچانا اور کہا میرا باپ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے غزوہ میں قتل ہو گیا تھا اور میری ماں نے دوسرا خاوند کر لیا ہے اور میرا مال کھا گئی۔ اور اُسکے خاوند نے مجھے میرے گھر سے نکال دیا ہے میرے پاس نہ کھانا ہے نہ پینا اور نہ کپڑا اور نہ گھر تو آج بچوں کو ماں باپ والے دیکھکر میری مصیبت تازہ ہو گئی ہے اسلئے روتا ہوں آپ نے اُسکا ہاتھ پکڑ لیا۔ اور فرمایا اے بچے تو چاہتا ہے کہ میں تیرا باپ ہوں عائشہ رضی اللہ عنہا تیری ماں اور علی رضی اللہ عنہ تیرے چچا اور حسنین تیرے بھائی اور فاطمہ رضی اللہ عنہا تیری بہن ہو جائے اسوقت بچے نے پہچان لیا اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیوں نہیں آپ نے اسے گھر کی طرف لیجا کر عمدہ لباس پہنایا اور کھلا کر سیر کرایا۔ اور زینت و خوشبوئی وغیرہ لگائی بچہ خوشی سے ہنستا ہوا نکلا۔ جب اُسے بچوں نے دیکھا تو کہا ابھی تو روتا تھا۔ اور اب تو خوش و خرم

الآن تسرون. فقال کنتُ جائعًا فشبعتُ وکنتُ عاریًا فلبستُ وکنتُ یتیمًا فکان رسولُ اللہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابی و عائشۃُ امّی والحسنُ والحسینُ اخوی و علیٌّ عمّی وفاطمۃُ اختی افلا افرحُ فقال الصبیانُ یالیت آباءنا قتلوا فی سبیل اللہِ فی تلک الغزوۃِ فنکونُ کذلک فلما توفی النبیُّ علیہ السلام خرج الصبیُّ وھو یحثو التراب علی رأسہ فاستغاث وقال الآن صرتُ غریبًا ویتیمًا فضمّہ ابوبکرٍ الصدیقُ رضی اللہ تعالی عنہ الی نفسہ (زبدۃ)

ہے اس نے کہا میں بھوکا تھا۔ اب سیر ہوگیا ننگا تھا۔ پہنا دیا گیا۔ اور یتیم تھا۔ اب حضور علیہ السلام میرے باپ اور حضرت عائشہ صدیقہ رض میری ماں اور امام حسن حسین میرے بھائی اور حضرت علی رض میرے چچا۔ اور حضرت فاطمہ رض میری بہن ہوگئی میں خوش ہوں بچوں نے کہا کاش ہمارے آباؤ اجداد بھی اس غزوہ میں شہید ہوجاتے تو ہم بھی ایسے ہوتے جب حضور علیہ الصلوۃ والسلام دنیا فانی سے تشریف لیگئے تو وہ بچہ گھر سے نکلکر سر پر مٹی ڈالنے لگا اور کہا اب میں یتیم ہوگیا تب حضرت ابوبکر صدیق رض نے اسے لیا (زبدۃ)

۲۸۹ # فضیلت عشرۂ ذی الحجہ وغیرہ

والفجرِ ولیالٍ عشرٍ والشفعِ والوترِ واللیلِ اذا یسرِ ھل فی ذلک قسمٌ لذی حجرٍ

میں خود صبح اور عشرہ ذی الحجہ کی اور ہر شے جفت طاق کی اور رات کی جبکہ گذر جائے قسم کھاتا ہوں کیا اسمیں صاحب عقل کے لئے حلف ہے۔

عن الحسنِ بن علیٍّ رضی اللہ عنہما انہ قال کان اذا دخلتَ المسجدَ فسلِّم علی النبیِّ علیہ السلام فان النبیَّ علیہ السلام قال لا تتخذوا بیوتکم قبورًا ولا تتخذوا بیتی عیدًا وصلوا علیَّ حیث کنتم فان صلوتکم تبلغنی (شفا شریف)

حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا جب مسجد میں داخل ہو تو حضور علیہ الصلوۃ والسلام پر سلام بھیجو۔ کیونکہ آپ نے فرمایا اپنے گھروں کو قبریں اور میرے گھر کو عید نہ بناؤ۔ جہاں چاہو مجھ پر درود بھیجو مجھے پہنچتا ہے۔

(شفا شریف)

قال بعضُ العلماءِ من صام ھذہ الایامَ اکرمہُ اللہُ تعالی بعشرۃِ اشیاءَ البرکۃُ فی عمرہ والزیادۃُ فی مالہ والحفظُ فی عیالہ

بعض علماء نے بیان کیا ہے جسنے ان دنوں کے روزے رکھے۔ اللہ تعالے اسے دس چیزوں سے اکرام کرتا ہے (۱) عمر میں برکت (۲) مال

وَالتَّكْفِيرُ لِسَيِّئَاتِهِ وَالتَّضْعِيفُ لِحَسَنَاتِهِ
وَالتَّسْهِيلُ لِسَكَرَاتِ مَوْتِهِ وَالضِّيَاءُ
لِظُلُمَاتِ قَبْرِهِ وَالتَّثْقِيلُ لِمِيزَانِهِ وَالنَّجَاةُ
مِنْ دَرَكَاتِهِ وَالصُّعُودُ عَلَى دَرَجَاتِهِ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ قَالَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ مَا مِنْ أَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ
فِيهَا أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى مِنْ هٰذِهِ الْأَيَّامِ
يَعْنِي أَيَّامَ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ قَالُوا وَلَا الْجِهَادُ
فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ
وَلَمْ يَرْجِعْ بِذٰلِكَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ
عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ مَا مِنْ أَيَّامٍ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ
٣٩٠ أَنْ يُتَعَبَّدَ فِيهَا مِنْ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ يَعْدِلُ صَوْمُ
كُلِّ يَوْمٍ مِنْهَا صِيَامَ سَنَةٍ وَقِيَامُ كُلِّ لَيْلَةٍ
مِنْهَا قِيَامَ لَيْلَةِ الْقَدْرِ۔
وَفِي الْخَبَرِ أَنَّ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ
يَا رَبِّ دَعَوْتُ فَلَمْ تُجِبْ دَعْوَتِي فَعَلِّمْنِي شَيْئًا
أَدْعُو بِهِ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ يَا مُوسٰى إِذَا
دَخَلَ أَيَّامُ الْعَشْرِ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَقُلْ لَا إِلٰهَ
إِلَّا اللّٰهُ أَقْضِ حَاجَتَكَ قَالَ يَا رَبِّ كُلُّ عِبَادِكَ
تَقُولُهَا قَالَ يَا مُوسٰى مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ
إِلَّا اللّٰهُ فِي هٰذِهِ الْأَيَّامِ مَرَّةً لَوْ وُضِعَتِ
السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْأَرَضُوْنَ السَّبْعُ فِي
كِفَّةِ الْمِيزَانِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فِي الْكِفَّةِ الْأُخْرٰى
لَثَقُلَتْ فَرَجَحَتْ هٰذِهِ الْمَقَالَةُ عَلَيْهِنَّ

میں زیادتی (۳) حفاظت عیال (۴) کفارہ
گناہ (۵) نیکیوں کا بڑھنا (۶) موت کی آسانی
(۷) قبر کی روشنی (۸) میزان کا بھاری
ہونا (۹) درکات سے نجات (۱۰) درجات کی
بلندی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے
فرمایا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان دنوں سے
کوئی دن عمل کے لئے بہتر نہیں ہے یعنی عشرۂ ذالحجہ
سے۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم جہاد بھی نہیں فرمایا نہیں مگر اس شخص
کا جہاد جس نے جان و مال سبیل اللہ کے رستے میں وقف
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ حضور
علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کرتے ہیں آپ نے
فرمایا کوئی دن عشرہ ذوالحجہ سے عبادت کیلئے افضل
نہیں ہے۔ ایک دن کا روزہ سال کے روزے کے
برابر ہے اور ایک رات کا قیام لیلۃ القدر کے قیام کے
روایت ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے کہا
اے میرے رب میری دعاء تو نے قبول نہیں
فرمائی۔ مجھے سکھا کہ میں کس طرح دعا کروں۔
حکم ہوا۔ عشرۂ ذالحجہ کے دنوں میں لا الہ الا اللہ
کہا کرو میں تمہاری حاجتیں پوری کروں گا
کہا اے پروردگار یہ تو سب لوگ کہتے ہیں فرمایا
اے موسیٰ جو ان دنوں میں ایک دفعہ کہے اگر
ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں ترازو کے ایک پلہ
میں رکھے جائیں۔ اور یہ کلمہ دوسرے میں
تو یہ کلمہ سب پر بھاری

جمیعًا۔

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی
علیہ السلام انہ قال الیوم الذی غفر اللہ
فیہ لاٰدم علیہ السلام اوّل یوم من ذی الحجۃ
من صام ذلک الیوم غفر اللہ لہ کل ذنب
والیوم الثانی استجاب اللہ تعالیٰ دعاء
یونس علیہ السلام فاخرجہ من بطن
الحوت من صام ذلک الیوم کان کمن
عبد اللہ تعالیٰ سنۃ لم یعص اللہ فی عبادتہ
طرفۃ عین والیوم الثالث الذی استجاب
اللہ فیہ دعاء زکریا علیہ السلام من صام
ذلک الیوم استجاب اللہ دعاءہ والیوم
الرابع الیوم الذی ولد فیہ عیسیٰ علیہ السلام
من صام ذلک الیوم نفی اللہ عنہ الباس
والفقر فکان یوم القیٰمۃ مع السفرۃ
البررۃ الکرام والیوم الخامس الیوم الذی
ولد فیہ موسیٰ علیہ السلام من صام ذلک
الیوم برئ من النفاق وامن من العذاب
والیوم السادس الیوم الذی فتح اللہ
تعالیٰ لنبیہ فیہ الخیر من صامہ ینظر
اللہ الیہ بالرحمۃ فلا یعذب بعدہ ابدا
والیوم السابع الیوم الذی تغلق فیہ
ابواب جہنم ولا تفتح حتیٰ تمضی ایام
العشر من صامہ اغلق اللہ علیہ ثلاثین
بابا من العسر وفتح لہ ثلاثین بابا من

ہو جائے گا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
سے روایت کرتے ہیں فرمایا ذی الحجہ کے پہلے دن اللہ
تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو بخشا تھا جو اس دن
روزہ رکھے اللہ اس دن اسکے سب گناہ بخش دیتا ہے
اور اس کے دوسرے دن اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس
علیہ السلام کی دعا قبول کرکے مچھلی کے پیٹ
سے نکالا تھا۔ جو اس دن روزہ رکھے اسے
سال کی عبادت کا ثواب ملتا ہے جیسا کہ اس نے
سال میں ایک لمحہ بھی نافرمانی نہیں کی۔ اور
تیسرے دن میں اللہ تعالیٰ نے زکریا علیہ السلام
کی دعا قبول کی تھی اس دن روزہ رکھنے والے
کی اللہ تعالیٰ دعا قبول کرتا ہے اور چوتھے دن ۳۹۱
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا ہے۔ جو
اسدن روزہ رکھے اللہ تعالیٰ اس سے تنگی اور فقر کو
دور کرتا ہے۔ اور وہ قیامت کیدن ابرار کیساتھ ہوگا
پانچواں دن حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا
ہے جس نے اس دن روزہ رکھا۔ وہ نفاق سے
بری اور عذاب سے بے خوف ہوا۔ اور چھٹے دن
اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی علیہ السلام پر بھلائی کا دروازہ
کھولا۔ جو اس دن روزہ رکھے اللہ تعالیٰ اسپر نظر رحمت
کرتا ہے اور پھر کبھی عذاب نہیں کرتا۔ ساتویں دن
جہنم کے دروازے بند کیے جاتے ہیں اور عشرہ کے گذرنے
تک پھر نہیں کھلتے اللہ تعالیٰ اسپر تنگی کے تیس دروازے
بند کریگا اور تیس دروازے فراخی کے کھولے گا

الیسر والیوم الثامن الیوم الذی یسمی یوم
الترویۃ من صامہ اعطی من الاجر مایعلمہ
الا اللہ تعالی والیوم التاسع الیوم الذی
ھو یوم عرفۃ من صامہ کان کفارۃ
سنۃ ماضیۃ وسنۃ مستقبلۃ وھو
الیوم الذی انزل فیہا الیوم اکملت لکم دینکم
واتممت علیکم نعمتی والیوم العاشر
ھو یوم الاضحی من قرب قربانا فیہ
فباول قطرۃ قطرت من دمہ غفر
اللہ لہ ذنوبہ وذنوب عیالہ ومن
اطعم فیہ مومنا او تصدق فیہ بصدقۃ
بعثہ اللہ تعالی یوم القیامۃ امنا و
یکون میزانہ اثقل من جبل احد ۳۹۲

(مجالس)

عن سفیان الثوری انہ قال کنت اطوف
بمقابر المسلمین فی البصرۃ من لیالی ذی
الحجۃ فاذا النور فی قبر رجل فوقفت متعجبا
فاذا صوت عال یقول یا سفیان علیک
بصیام عشر ذی الحجۃ یعطی لک نور
مثل ھذا (زبدۃ الواعظین)

قال النبی علیہ السلام من صام الیوم
الاخیر من ذی الحجۃ والیوم الاول من
المحرم فقد ختم السنۃ الماضیۃ وفتح
السنۃ المقابلۃ بالصوم جعل اللہ لہ
کفارۃ خمسین سنۃ

آٹھویں جسکا نام ترویہ ہے جو روزہ رکھے وہ
اسقدر اجر پاتا ہے جسے اللہ کے سوا
کوئی نہیں جانتا۔ نویں دِن جو عرفہ ہے جو روزہ
رکھے وہ گزشتہ سال کے لئے کفارہ ہے۔ اور
آیندہ سال کے لئے بھی اسی دِن اللہ تعالیٰ نے
یہ آیت اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ
عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ نازل فرمائی ہے۔ دسواں
دِن جو عید کا ہے اُسدن جو قربانی دے اُسکے
پہلے قطرہ خون سے اللہ تعالیٰ اُسکے مع اہل و
عیال گناہ بخشدیتا ہے اور جو اُسدن کسی مومن
کو کھلائے یا صدقہ کرے اللہ اسے قیامت
کے دِن بےخوف اُٹھائیگا۔ اور اسکی میزان کا پلہ
جبل اُحد سے بھاری ہوگا۔

(مجالس)

سفیان ثوری رحمۃ اللہ سے مروی ہے میں
بصرہ کے قبرستان میں پھر رہا تھا اور تب ذی الحجہ کی
راتیں تھیں۔ کہ میں نے ایک شخص کی قبر میں نور دیکھا
اس سے میں نے تعجب کیا۔ ناگاہ کسی نے باواز بلند
پکارا اے سفیان ۲ عشرہ ذی الحجہ کے روزے
لازم کر تجھکو بھی ایسا ہی نور عطا ہوگا (زبدہ)
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جس نے
ذی الحجہ کا اخیری دن اور محرم کے پہلے دن
روزہ رکھا اسنے گذشتہ سال روزے سے پورا اور
شروع سال روزے سے شروع کیا اسکے لئے اللہ
تعالیٰ اسکو پچاس سال کے گناہوں کا کفارہ کرتا ہے

عن عائشة رضي الله تعالى عنها انها قالت
ان النبي عليه السلام قال ما من يوم يعتق
الله تعالى فيه من النار اكثر مما يعتق
في يوم عرفة (زبدة الواعظين)

قال عليه السلام افضل ما قلت انا وما
قال الانبياء من قبلي في هذه الايام العشرة
لا اله الا الله وحده لا شريك له وقال
ما من ايام العمل فيها افضل من عشر ذي
الحجة فقيل يا رسول الله ولا رمضان قال
بل العمل في رمضان افضل ولكن هذه الايام
حرمتهن اعظم (موعظة)

عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى
عنهما انه قال الشفع يوم التروية ويوم
عرفة والوتر يوم العيد -

وعن قتادة ومجاهد انهما قالا الشفع هو
الخلق كلهم والوتر هو الله تعالى وقد
قال الله تعالى ومن كل شيء خلقنا زوجين
معناه يعلموا ان الله تعالى واحد وعن
الحسن انه قال الشفع هو اربع صلوات
الفجر والظهر والعصر والعشاء والوتر
هو صلوة المغرب اقسم الله تعالى بالصلوت
الخمس التي يصليها اهل الاسلام وقال
بعضهم الشفع يوم الخميس ويوم الاثنين
والوتر يوم الجمعة اقسم الله بهذه الايام
الثلاثة لفضلها وشرفها على سائر الايام

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہا
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا یوم عرفہ
میں جسقدر لوگوں کو اللہ تعالیٰ معاف کرتا ہے
اسقدر کسی دن میں معاف نہیں کرتا (زبدۃ الواعظین)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا دنوں کے
متعلق میرا اور انبیاء سابقین کا یہی مقولہ ہے
کہ انہیں لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ - پڑھنا
افضل ہے اور فرمایا ان دنوں سے اعمال کے لئے
کوئی دن افضل نہیں ہے - فرمایا رمضان میں
عمل افضل ہے - لیکن ان دنوں کی عظمت
زائد ہے (موعظہ)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا شفع ۳۹۳
ترویہ اور عرفہ کا دن ہے اور وتر عید کا
دن

قتادہ اور مجاہد نے فرمایا شفع تمام مخلوق
اور وتر سے مراد اللہ تعالیٰ ہے - اللہ تعالیٰ
نے فرمایا ہے - ومن کل شئ خلقنا زوجین
اس لئے کہ لوگوں کو معلوم ہوجائے کہ وہ
واحد ہے حسن رحمۃ اللہ تعالیٰ سے مروی ہے
فرمایا شفع وہ صبح ظہر عصر اور عشاء کی نماز ہے اور
وتر نماز مغرب ہے - اللہ تعالیٰ نے اہل اسلام کی
پانچوں نمازوں کی قسم کھائی ہے اور بعض نے
کہا ہے - شفع جمعرات اور پیر کا دن ہے
اور وتر جمعہ کا - اللہ تعالیٰ نے ان دنوں کی
تمام دنوں پر فضیلت کیوجہ سے انکی قسم کھائی ہے

وَقَالَ بَعْضُهُمْ اَلشَّفْعُ رَجَبُ وَشَعْبَانُ وَالْوَتْرُ رَمَضَانُ اَقْسَمَ اللّٰهُ بِهٰذِهِ الشُّهُوْرِ لِشَرَفِهَا وَفَضْلِهَا عَلَى الشُّهُوْرِ -

وَقَالَ بَعْضُهُمْ اَلشَّفْعُ اٰدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَحَوَّاءُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَالْوَتْرُ مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَقْسَمَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهِمْ لِكَثْرَةِ فَضْلِهِمْ وَشَرَفِهِمْ وَاللَّيْلِ اِذَا يَسْرِ قَالَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ هِيَ لَيْلَةُ الْمُزْدَلِفَةِ اَقْسَمَ اللّٰهُ بِهَا بِفَضْلِهَا وَشَرَفِهَا يَسِيْرُ الْحُجَّاجُ فِيْهَا

وَقَالَ الشَّيْخُ اَبُوْ سَعِيْدٍ هِيَ لَيْلَةُ الْمِعْرَاجِ يَدُلُّ عَلَيْهِ قَوْلُهُ تَعَالٰى سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى (تفسیر حنفی) ۳۹۴

وَالْفَجْرِ اَيِ الْاَوَّلُ عَلٰى اَنْ يَّكُوْنَ الْفَجْرُ اِسْمًا بِمَعْنَى الصُّبْحِ الْاَوَّلِ وَوَقْتِ ظُهُوْرِ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِيْ جَانِبِ الشَّرْقِ وَالثَّانِيْ اَنْ يَّكُوْنَ مَصْدَرًا بِمَعْنٰى خُرُوْجِ الصُّبْحِ بِفَلْقِهِ الظَّلَامَ اَيْ يَشُقُّهٗ يُقَالُ فَلَقْتُ الشَّيْءَ فَلْقًا شَقَقْتُهٗ اَقْسَمَ اللّٰهُ بِهٖ لِمَا يَحْصُلُ مِنِ انْقِضَاءِ اللَّيْلِ لِظُهُوْرِ الضَّوْءِ وَانْتِشَارِ النَّاسِ وَسَائِرِ الْحَيَوَانَاتِ مِنَ الطُّيُوْرِ وَالْوُحُوْشِ فِيْ طَلَبِ الْاَرْزَاقِ وَذٰلِكَ مُشَاكِلٌ لِنُشُوْرِ الْمَوْتٰى وَفِيْهِ عِبْرَةٌ عَظِيْمَةٌ لِمَنْ تَاَمَّلَ (شیخ زاده)

وَلَيَالٍ عَشْرٍ اَيْ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ اَقْسَمَ بِهٖ لِاَنَّهٗ اَيَّامُ الْاِشْتِغَالِ بِنُسُكِ الْحَجِّ وَاَعْمَالِ الْحَجِّ

اور بعض نے کہا ہے کہ شفع رجب اور شعبان ہے اور وتر رمضان اللہ نے ان مہینوں کی قسم کی ان کی شرف و فضیلت کی وجہ سے

اور بعض نے شفع سے مراد آدم علیہ السلام اور حوا رضی اللہ عنہا اور وتر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لی ہے اللہ نے ان کی فضیلت کے باعث قسم کی واللیل اذا یسر بعض علماء نے کہا ہے یہ مزدلفہ کی رات ہے اللہ نے اسکی قسم کی کہ اس میں حاجی چلتے ہیں اسکی فضیلت کیوجہ سے شیخ ابو سعید نے فرمایا - وہ رات معراج کی ہے اسپر اللہ تعالیٰ کا فرمان ناطق ہے سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الخ

تفسیر حنفی

والفجر یعنی اول یا بمعنی کہ فجر اسم بمعنے صبح ہو یعنی جانب شرق میں سورج کی روشنی کا اول وقت دوم یہ کہ مصدر بمعنے خروج الصبح ہو یعنی اندھیرے کو چیر کر صبح کا نکلنا محاورہ ہے فلقت الشئے فلقاً - ای شققتہ اللہ نے اسکی قسم کی کہ اس سے روشنی ظاہر ہوتی ہے اور لوگوں اور جوانوں طیور و وحوش وغیرہ کو طلب روزی میں نکلنا حاصل ہوتا ہے اور یہ نشور موتے کے مشابہ ہے اور ان میں تامل کرنیوالوں کے لئے عبرت ہے (شیخ زادہ)

ولیال عشر یعنی عشرہ ذی الحجہ اللہ تعالیٰ نے اسکی قسم اسلئے کہ مناسک حج میں مشغول ہونیکے دن ہیں اور حج

الْمَبْرُوْرُ مِنْ اَفْضَلِ الْاَعْمَالِ لِكَفَّارَتِهٖ ذُنُوْبَ الْعُمْرِ۔

ببر درعمر بھر کے گناہوں کا کفارہ ہوجانے میں تمام اعمال سے افضل ہے۔

وَفِی الْخَبَرِ مَا مِنْ اَیَّامِ الْعَمَلِ الصَّالِحِ اَفْضَلُ مِنْ اَیَّامِ هٰذَا الْعَشْرِ۔

حدیث شریف میں ہے کہ ان دس دنوں سے عمل کے لئے کوئی دن بہتر نہیں ہے۔

وَقَالَ بَعْضُ الْمُتَكَلِّمِیْنَ لَا یَجُوْزُ اَنْ یُّقَالَ الْوَتْرُ هُوَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِذْ لَا یُذْكَرُ مَعَ شَیْءٍ مِّنَ الْمَخْلُوْقَاتِ عَلٰی هٰذَا الْوَجْهِ بَلْ یُعَظَّمُ ذِكْرُهٗ حَتّٰی یَتَمَیَّزَ عَنْ غَیْرِهٖ (شیخ زادہ)

اور بعض متکلمین نے بیان کیا ہے کہ وتر سے مراد اللہ لینا درست نہیں کیونکہ اس کے ساتھ اس طریق پر مخلوق کا ذکر درست نہیں۔ بلکہ اسکا ذکر بڑائی سے ہونا چاہیئے تاکہ غیر سے متمیز رہے (شیخ زادہ)

رُوِیَ اَنَّ النَّبِیَّ عَلَیْهِ السَّلَامُ سَمِعَ مَنْ یَّقُوْلُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ فَنَهَاهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ فَقَالَ قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ رَسُوْلُهٗ (شیخ زادہ)

روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے کسی کو کہتے ہوئے سنا۔ وہ کہتا تھا۔ اللہ ورسولہ۔ آپ نے اسے منع فرمایا۔ اور حکم کیا۔ اللہ ثم رسولہ (شیخ زادہ)

395

لیلۃ القدر وغیرہ کی فضیلت

اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ سَلٰمٌ هِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ

ہم نے قرآن مجید کو لیلۃ القدر میں نازل کیا۔ تجھے کیا معلوم ہے کہ لیلۃ القدر کیا چیز ہے۔ ایک رات قدر کی ہے۔ ہزار مہینے سے افضل ہے۔ فرشتے اور روح اسمیں اللہ کے اذن سے نازل ہوتے ہیں یہ رات محض سلامتی ہی سلامتی ہے یہ عالم صبح تک ممتاز رہتا ہے۔

قِیْلَ عَظَّمَ اللّٰهُ تَعَالَی الْقُرْاٰنَ بِثَلٰثَةِ اَوْجُهٍ الْاَوَّلُ بِاَنْ اَسْنَدَ اِنْزَالَهٗ اِلَیْهِ وَجَعَلَهٗ مُخْتَصًّا بِهٖ دُوْنَ غَیْرِهٖ وَالثَّانِیْ جَآءَ بِالضَّمِیْرِ دُوْنَ الْاِسْمِ الظَّاهِرِ شَهَادَةً لَّهٗ بِالنَّبَاهَةِ فِیْ رِفْعَتِهِ الْقَدْرِ لِكَمَالِ الشَّرْفِ

کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف کی تین وجہ سے تعظیم کی (۱) اول اسکے انزال کو اپنی طرف منسوب کیا۔ نہ کسی غیر کی طرف (۲) اسم ظاہر کی بجائے ضمیر لایا اس کی رفعت شان اور کمال شرف کی یہی دلیل ہے

وَالثَّالِثُ رَفَعَ مِقْدَارَ الْوَقْتِ الَّذِیْ اُنْزِلَ
فِیْهِ (کشاف)
فَاِنَّمَا سُمِّیَتْ لَیْلَةُ الْقَدْرِ قَدْرًا لِاَنَّ فِیْهَا
تَقْدِیْرُ الْاُمُوْرِ وَالْاَحْکَامِ وَالْاَرْزَاقِ فِی
الْاٰجَالِ وَمَا یَکُوْنُ فِیْ تِلْکَ السَّنَةِ اِلٰی مِثْلِ
هٰذِهِ اللَّیْلَةِ مِنَ السَّنَةِ الْمُقْبِلَةِ یُقَدِّرُ اللّٰهُ
تَعَالٰی ذٰلِکَ فِیْ بِلَادِهٖ وَعِبَادِهٖ وَمَعْنٰی هٰذَا
اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یُظْهِرُ ذٰلِکَ لِلْمَلٰٓئِکَةِ وَیَاْمُرُهُمْ
بِفِعْلِ مَا هُوَ مِنْ وَظِیْفَتِهِمْ بِاَنْ یَکْتُبَ لَهُمْ مَا قَدَّرَهٗ فِیْ تِلْکَ
السَّنَةِ وَیُعَرِّفُهُمْ اِیَّاهُ وَلَیْسَ الْمُرَادُ مِنْهُ اَنَّهٗ یُحْدِثُهٗ فِیْ
تِلْکَ اللَّیْلَةِ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَدَّرَ الْمَقَادِیْرَ قَبْلَ اَنْ
یَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِی الْاَزَلِ سُئِلَ ۲۹۶
الْحُسَیْنُ بْنُ الْفَضْلِ اَلَیْسَ اَنَّهٗ قَدَّرَ الْمَقَادِیْرَ
قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ قَالَ نَعَمْ
قِیْلَ لَهٗ فَمَا مَعْنٰی لَیْلَةِ الْقَدْرِ قَالَ سَوْقُ
الْمَقَادِیْرِ اِلَی الْمَوَاقِیْتِ وَتَنْفِیْذُ الْقَضَاءِ
الْمُقَدَّرِ (تفسیر لباب)
وَقِیْلَ سَبَبُ نُزُوْلِ الْمَلٰٓئِکَةِ اِلَی الْاَرْضِ
فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ اَنَّهُمْ لَمَّا قَالُوْا اَتَجْعَلُ فِیْهَا
مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِکُ الدِّمَآءَ وَنَحْنُ
نُسَبِّحُ بِحَمْدِکَ وَنُقَدِّسُ لَکَ قَالَ اِنِّیْ
اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ
اَظْهَرَ اَنَّ الْاَمْرَ خِلَافُ مَا قَالُوْا
وَبَیَّنَ حَالَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَنَزَلُوْا
یُسَلِّمُوْنَ عَلَیْهِمْ

(۲) وقت انزال کو رفیع القدر فرمایا گیا ہے (کشاف)

لیلۃ القدر کا نام قدر اس لئے رکھا گیا کہ انہیں تمام امور و احکام رزق و اموات اور جو کچھ آئندہ کی لیلۃ القدر تک ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمام شہروں اور اُس کے بندوں پر مقدر کیا جاتا ہے اور اس کے معنے یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کو ظاہر کرکے انہیں مقررہ کام کرنیکا حکم دیتا ہے اور اسی سال میں جو کچھ ہوتا ہو۔ انہیں لکھ دیتا ہے اور معلوم کرا دیتا ہے یہ معنی نہیں کہ اللہ تعالیٰ آئندہ سال کے امور واقعیہ کو اس رات میں پیدا کرتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ازل میں زمین و آسمان کی پیدائش سے پہلے مقادیر کا دیر کا اندازہ کر چکا ہے حسن بن فضل سے کہا گیا کیا اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کی پیدائش سے پہلے مقادیر کا اللہ اندازہ نہیں کیا ہے کہا ہاں پھر سوال ہوا کہ لیلۃ القدر کے کیا معنی ہیں فرمایا اس رات مقادیر اپنے متعلق اوقات کی طرف لائے جاتے ہیں بعض نے بیان کیا ہے کہ فرشتوں کے نزول کا سبب زمین پر لیلۃ القدر میں یہ ہے کہ انہوں نے کہا تھا۔ اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِکُ الدِّمَآءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِکَ وَنُقَدِّسُ لَکَ قَالَ اِنِّیْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ۔ یعنی پیدائش آدم پر فرشتے اعتراض کر چکے۔ اللہ تعالیٰ ظاہر کرتا ہے کہ امر واقعی تمہارے قول کے خلاف ہے اور مومنوں کا حال ظاہر کرتا ہے پس وہ اترتے ہیں اور بندوں پر سلام

وَيَعْتَذِرُوْنَ مِمَّا قَالُوْا وَيَدْعُوْنَ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ
لَهُمْ (بخاری)

قِيْلَ سَبَبُ نُزُوْلِ هٰذِهِ الْاٰيَةِ اَنَّهُ لَمَّا دَنَا وَفَاتُ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَرُبَ فِرَاقُهُ عَنْ اُمَّتِهٖ بَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَحَزِنَ وَقَالَ اِذَا خَرَجْتُ مِنَ الدُّنْيَا فَمَنْ يُبَلِّغُ سَلَامَ اللّٰهِ عَلٰى اُمَّتِيْ وَاَغْتَمَّ قَلْبُهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَفَرَّحَ اللّٰهُ قَلْبَهٗ بِقَوْلِهٖ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ حَتّٰى تُبَلِّغُوْا سَلَامِيْ وَلَا اَمْنَعُ عَنْهُمْ فَلَا تَحْزَنْ يَا حَبِيْبِيْ (موعظة)

قَالَ الْاِمَامُ الرَّازِيُّ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ نَادٰى جِبْرَائِيْلُ يَا مَعْشَرَ الْمَلٰٓئِكَةِ الرَّحِيْلَ الرَّحِيْلَ فَيَقُوْلُوْنَ يَا جِبْرَائِيْلُ مَا صَنَعَ اللّٰهُ بِالْمُسْلِمِيْنَ فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُوْلُ لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى نَظَرَ اِلَيْهِمْ بِالرَّحْمَةِ وَعَفَا عَنْهُمْ وَغَفَرَ لَهُمْ اِلَّا اَرْبَعَةً فَقَالُوْا مَنْ هٰؤُلَآءِ الْاَرْبَعَةُ قَالَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَعَاقُّ الْوَالِدَيْنِ وَقَاطِعُ الرَّحِمِ الْمُهَاجِرُ يَعْنِيْ الصَّارِمُ هُوَ الَّذِيْ لَا يُكَلِّمُ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ (زبدة الواعظين)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهُ قَالَ مَنْ صَلّٰى فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ رَكْعَتَيْنِ يَقْرَءُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ مَرَّةً وَالْاِخْلَاصَ

کرتے ہیں اور اپنے کئے سے عذر کرتے ہوئے ان کیلئے دعا اور مغفرت طلب کرتے ہیں (بخاری)

شان نزول اس آیت کا یہ ہے کہ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات قریب ہوئی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام روئے اور غمگین ہوئے۔ اور فرمایا جب میں دنیا سے رخصت ہو جاؤں گا۔ تو اللہ کا سلام میری امت پر کون پہنچائے گا آپ کے دل کو غم پہنچا اللہ تعالیٰ نے انکو خوش کرنیکو فرمایا تنزل الملئکۃ والروح یعنے فرشتے اور جبرائیل نازل ہونگے اور میرا سلام پہنچائینگے میں نہ بند کروں گا اے حبیب

۳۹۷ امام رازی نے بیان کیا ہے کہ جب صبح لیلۃ القدر کی ہوتی ہے تو جبرائیل علیہ السلام پکارتے ہیں یا معشر الملئکۃ الرحیل الرحیل وہ پوچھتے ہیں آج رات کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے کیا کیا وہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے انکی طرف نظر رحمت کی اور ان سے معاف کر دیا اور بخشدیا۔ سب کو سوائے چار گروہوں کے۔ وہ پوچھتے ہیں وہ چار کون ہیں وہ کہتے ہیں (اول) شرابی (دوم) والدین کا نافرمان (سوم) قطع رحم کرنیوالا (چہارم) جو اپنے بھائی مسلمان سے تین دن سے زیادہ کلام ترک کرے
(زبدۃ الواعظین)

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا جو لیلۃ القدر میں دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ ایکدفعہ

سبع مرات فاذا سلم يقول استغفر الله
واتوب اليه سبعين مرة فلا يقوم من
مقامه حتى يغفر الله له ولابويه ويبعث
الله تعالى ملئكته الى الجنان يغرسون له
الاشجار ويبنون القصور ويجرون
الانهار ولا يخرج من الدنيا حتى يرى
ذلك كله (تفسير حنفى)

واختلفوا فى وقتها فقال بعضهم انها
كانت فى عهد رسول الله ثم رفعت و
ذهب عامة المشائخ الى انها باقية الى
يوم القيمة واختلفوا فى تلك الليلة فقال
بعضهم اول ليلة من رمضان وقال بعضهم ۳۹۸
ليلة سبعة عشر وقال الاكثرون فى عشر
الاخير من رمضان واتفق عامة الصحابة
رضوان الله تعالى عليهم اجمعين والعلماء
على انها ليلة سبع وعشرين من رمضان
حكى ان ابا يزيد البسطامى قال رأيت
ليلة القدر فى جميع عمرى مرتين وهى
كانت فى موقع السابع والعشرين قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم من قام
ساعة فى ليلة القدر فقد طلب الرضى
شاة احب الى الله وان من صيام الدهر
كله والذى بعثنى بالحق نبيا القرءة اية
من القران ليلة القدر احب الى الله من
ان يختم فى غيرها من الليالى

اور اخلاص سات دفعہ پڑھے اور سلام کے بعد استغفر
اللہ واتوب الیہ ستر دفعہ پڑھے اللہ تعالیٰ اسے اور اسکے
والدین کو اسیوقت بخشدیتا ہے اور فرشتوں کو جنت
کی طرف بھیجتا ہے تاکہ وہ درخت لگائیں اور محل
بنائیں اور نہر چلائیں اور وہ دنیا سے رخصت ہونے سے
پہلے یہ سب کچھ دیکھ لیتا ہے۔

(تفسیر حنفی)

اس کے وقت میں اختلاف ہے بعض نے کہا ہے کہ وہ
صرف حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے عہد نعمت میں
تھی پھر اٹھائی گئی اور عام مشائخ کا قول ہے
کہ وہ قیامت تک بدستور ہے اور اس رات کی تعین میں
بھی اختلاف ہے بعض نے کہا ہے رمضان کی پہلی
ہے اور بعض نے سترہویں کہا ہے اور اکثر کہتے ہیں
کہ رمضان کے عشرہ اخیر میں ہے عام صحابہ رضوان
اللہ علیہم اجمعین اور علماء رحمہم اللہ کہتے ہیں کہ وہ
ستائیسویں شب رمضان ہے

حکایت ابو یزید بسطامیؒ نے کہا ہے میں نے
لیلۃ القدر تمام عمر میں دو دفعہ دیکھی ہے اور وہ
ستائیسویں شب رمضان میں تھی حضور علیہ الصلوۃ
والسلام نے فرمایا جو لیلۃ القدر میں دودھ دوہنے
کا قدر عبادت میں کھڑا ہوا۔ یہ اللہ تعالیٰ کو زیادہ
محبوب ہے کہ کوئی تمام زمانہ روزے رکھے
اور قسم ہے اللہ کی لیلۃ القدر میں ایک آیت
قرآن مجید سے پڑھے دوسری راتوں میں قرآن
مجید ختم کرنے سے بڑھ کر ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَوْ وَافَقْتُ لَیْلَةَ الْقَدْرِ فَمَا اَقُوْلُ قَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ قُوْلِیْ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ ۔

(موعظة)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّهٗ
قَالَ ذَکَرَ جِبْرَائِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ عِنْدَ النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَبْدًا یُقَالُ لَهٗ
شَمْعُوْنَ الْغَازِیْ وَهُوَ غَزَا الْکُفَّارَ اَلْفَ
شَهْرٍ کَانَ سَلَاحُهٗ لُحْیُ جَمَلٍ وَلَیْسَ لَهٗ
غَیْرُهَا مِنْ اٰلَةِ الْحَرْبِ کُلَّمَا ضَرَبَ الْکُفَّارَ
بِهٰذَا اللُّحْیِ قَتَلَ مَا لَا یُحْصٰی عَدَدُهُمْ فَاِذَا ۳۹۹
عَطَشَ یَخْرُجُ مِنْ مَوْضِعِ الْاَسْنَانِ مَاءٌ
عَذْبٌ فَیَشْرَبُهٗ وَاِذَا جَاعَ یَنْبُتُ مِنْهُ
لَحْمٌ فَیَاْکُلُهٗ فَکَانَ عَلٰی هٰذَا کُلَّ یَوْمٍ حَتّٰی
مَضٰی مِنْ عُمُرِهٖ اَلْفُ شَهْرٍ وَهِیَ ثَلَاثُ
وَثَمَانُوْنَ سَنَةً وَاَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ فَتَحَیَّرَ الْکُفَّارُ
عَنْ رَدِّهٖ فَقَالُوْا لِامْرَاَتِهٖ وَهِیَ کَافِرَةٌ
اِنَّا نُعْطِیْكِ اَمْوَالًا کَثِیْرَةً اِنْ قَتَلْتِ زَوْجَكِ
قَالَتْ اَنَا اَقْدِرُ عَلٰی قَتْلِهٖ فَقَالُوْا
نُعْطِیْكِ حَبْلًا شَدِیْدًا فَتَشُدِّیْ بِهٖ
یَدَیْهِ وَرِجْلَیْهِ فِیْ نَوْمِهٖ وَنَحْنُ نَقْتُلُهٗ
فَشَدَّتْهُ الْمَرْاَةُ فِیْ نَوْمِهٖ فَاسْتَیْقَظَ
فَقَالَ مَنْ شَدَّنِیْ فَقَالَتْ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر میں لیلۃ القدر دیکھوں۔ تو کیا کہوں فرمایا۔ کہہ اللھم انک عفو کریم تحب العفو فاعف عنی ۔

(موعظۃ)

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہا جبرائیل علیہ السلام نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے شمعون غازی کا ذکر کیا کہ اس نے ہزار مہینہ کفار سے جہاد کیا حالانکہ اس کے پاس اونٹ کے بالوں کے سوائے کوئی آلہ حرب نہ تھا۔ جب وہ یہ بال کفار کو مارتا تھا تو وہ بیشمار کو قتل کر دیتا تھا۔ جب پیاسا ہوتا تو اس کے دانتوں کی جگہ سے میٹھا پانی نکل آتا تھا وہ اسے پی لیتا تھا۔ اور جب بھوکا ہوتا تو اسی سے گوشت اگ آتا۔ وہ اسے کھا لیتا۔ اسیطرح ہزار مہینے گذرے اور یہ سب تراسی سال چار ماہ ہوئے کفار اُسکے پسپا کرنے سے عاجز آ گئے تو انکی عورت (اور وہ کافرہ تھی) سے کہا ہم تجھکو بہت سا مال دینگے تو اپنے خاوند کو قتل کرے اس نے کہا میں ہی کر سکتی انہوں نے کہا ہم مضبوط رسی دے جب وہ سو جائے۔ تو اس سے اسکے ہاتھ پاؤں باندھ دینا۔ ہم اسے قتل کرینگے اس نے خواب کی حالت میں باندھ دیا جب وہ بیدار ہوا تو پوچھا۔ کس نے باندھا ہے اس نے کہا

أَنَا شَدَدْتُ لِأُجَرِّبَكَ فَجَذَبَ يَدَهُ فَقَطَعَ
الْحَبْلَ ثُمَّ جَاءَ الْكُفَّارُ بِسِلْسِلَةٍ فَشَدَّتْهُ
الْمَرْأَةُ بِهَا فَاسْتَيْقَظَ فَقَالَ مَنْ شَدَّنِي
قَالَتْ أَنَا شَدَدْتُ لِأُجَرِّبَكَ فَجَذَبَ يَدَهُ
فَقَطَعَ السِّلْسِلَةَ ثُمَّ قَالَتْ كَالْأَوَّلِ فَقَالَ
يَا امْرَأَتِي أَنَا وَلِيٌّ مِنْ أَوْلِيَاءِ اللّٰهِ تَعَالَى
لَا يَغْلِبُ عَلَيَّ شَيْءٌ مِنْ أُمُوْرِ الدُّنْيَا إِلَّا شَعْرِيْ
هٰذَا وَكَانَ لَهُ شَعْرٌ طَوِيْلٌ فَسَمِعَتْ امْرَأَتُهُ
فَلَمَّا نَامَ قَطَعَتْ ذَوَائِبَهُ فِي حَالِ نَوْمِهِ
وَكَانَتْ ثَمَانِيَ قِطَعٍ مِنْ شَعْرِ رَأْسِهِ كُلُّهَا
تَجُرُّ عَلَى الْأَرْضِ فَشَدَّتْ بِأَرْبَعِ ذَوَائِبَ
مِنْهَا يَدَيْهِ وَبِالْأَرْبَعِ الْأُخْرَى رِجْلَيْهِ فِي نَوْمِهِ
فَاسْتَيْقَظَ فَقَالَ مَنْ شَدَّنِي قَالَتْ أَنَا
شَدَدْتُ لِأُجَرِّبَكَ فَجَذَبَ جَذْبًا
شَدِيْدًا فَلَمْ يَقْدِرْ عَلَى قَطْعِهَا فَأَخْبَرَتْ
امْرَأَتُهُ الْكُفَّارَ فَجَاؤُوْا وَذَهَبُوْا بِهِ
إِلَى مَذْبَحِهِمْ وَكَانَ فِيْهِ عَمُوْدٌ فَأَوْثَقُوْهُ عَلَى
ذٰلِكَ الْعَمُوْدِ فَارْتَقُوْهُ فَقَطَعُوْا أُذُنَيْهِ وَ
عَيْنَيْهِ وَشَفَتَيْهِ وَلِسَانَهُ وَيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ
كُلُّهُمْ يَجْتَمِعُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ الْبَيْتِ فَأَوْحَى
اللّٰهُ إِلَيْهِ أَيَّ شَيْءٍ تُرِيْدُ بِهِمْ أَصْنَعُهُ
فَقَالَ أُرِيْدُ أَنْ تُعْطِيَنِيْ مِنَ الْقُوَّةِ حَتّٰى
أُحَرِّكَ عَمُوْدَ هٰذَا الْبَيْتِ فَيَنْهَدِمُ عَلَيْهِمْ
فَقَوَّاهُ اللّٰهُ وَحَرَّكَ نَفْسَهُ فَوَقَعَ
السَّقْفُ عَلَيْهِمْ وَأَهْلَكَهُمْ جَمِيْعًا وَ

میں نے بغرض تجربہ باندھا ہے اُس نے زور دیا
رسی ٹوٹ گئی پھر کفار آئے اور ایک زنجیر لائے
اس عورت نے پھر زنجیر سے باندھا۔ اس نے جاگ کر
پوچھا کس نے باندھا ہے اس نے اسی طرح کہا۔ پھر زور
دیا۔ تو زنجیر بھی ٹوٹ گئی۔ شمعون نے کہا۔
اے بیوی میں اللہ کے ولیوں میں سے ایک ولی
ہوں مجھ پر امور دنیاوی میں سے سوائے ان میرے
بالوں کے اور کوئی شے غالب نہیں اس نے سنکر
بحالت خواب انہیں کاٹ کر ان سے باندھ دیا
اور اس کے سر کے بالوں کے آٹھ حصے تھے
جو زمین پر پڑتے تھے۔ چار سے ہاتھ اور
چار سے پاؤں باندھ دیئے اس نے اُٹھکر
پوچھا۔ کس نے باندھا ہے اُس نے کہا میں نے
بغرض تجربہ باندھا ہے پھر اس نے بہت زور
لگایا مگر بال نہ ٹوٹ سکا تب اسکی عورت نے
کفار کو اطلاع کی وہ آکر اُسے اپنے مذبح میں لے
گئے۔ اور اُس میں ستون تھا اُس کے ساتھ
باندھ دیا۔ اور اُسکے کان آنکھیں اور ہونٹ
اور زبان اور ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے۔ اور سب
کفار وہاں جمع تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا اے
شمعون کیا چاہتا ہے کہا مجھے قوت دیجئے کہ
ستون کو ہلا دوں اور یہ مکان اُنھی کے
اوپر گر پڑے
اللہ تعالیٰ نے اسے قوت دی اس نے اپنے کو حرکت
دی جس سے چھت ان پر گر پڑی وہ سب مع اسکی عورت

وَاَمْرَتُهُ مَعَهُمْ فَاَنْجَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْهُمْ وَ
رَدَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ جَمِيْعَ اَعْضَائِهٖ فَبَعْدَ ذٰلِكَ
عَبَدَ اللّٰهَ تَعَالٰى اَلْفَ شَهْرٍ مَعَ قِيَامِ لَيْلِهَا
وَصِيَامِ نَهَارِهَا وَضَرْبٍ بِالسَّيْفِ فِىْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ تَعَالٰى فَبَكٰى اَصْحَابُ النَّبِىِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ
اِشْتِيَاقًا لِذٰلِكَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
هَلْ تَدْرِىْ ثَوَابَهٗ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
لَا اَدْرِىْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ جِبْرَائِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
بِهٰذِهِ السُّوْرَةِ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اَعْطَيْتُكَ وَاُمَّتَكَ
لَيْلَةَ الْقَدْرِ الْعِبَادَةُ فِيْهَا اَفْضَلُ مِنْ
عِبَادَةِ شَمْعُوْنَ اَلْفَ شَهْرٍ۔
وَقَالَ بَعْضُهُمْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا مُحَمَّدُ
رَكْعَتَانِ فِىْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ خَيْرٌ لَكَ وَلِاُمَّتِكَ
مِنْ ضَرْبِ السَّيْفِ اَلْفَ شَهْرٍ فِىْ زَمَانِ بَنِىْ
اِسْرَائِيْلَ (ستانیہ)

کے مرگئے اور اللہ تعالےٰ نے اسے ان سے نجات
دی اور اسکے تمام اعضاء اسے دیدیئے بعد ازاں وہ
ہزار مہینہ عبادت کرتا رہا۔ رات کو قیام اور دن
کو روزہ رکھتا تھا۔ اور آخر شہید ہوا۔
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصحاب اشتیاق
کی وجہ سے روئے اور کہا اسکا ثواب معلوم ہے
فرمایا نہیں۔ تب اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔
اور فرمایا اے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) ہمنے تجھے
اور تیری امت کو لیلۃ القدر عطا کی ہے۔ اس
میں عبادت شمعون کی ہزار مہینہ کی عبادت
سے افضل ہے

۲۰۱ اور بعض نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے
محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) لیلۃ القدر میں دو رکعت
تیرے لئے اور تیری امت کے لیئے بنی اسرائیل کے
ہزار مہینہ کے جہاد سے افضل ہے (ستانیہ)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان اور عزتیہ اور قربانی وغیرہ کا ذکر

اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ۔ فَصَلِّ لِرَبِّكَ
وَانْحَرْ۔ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ۔
عَنِ النَّبِىِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ قَرَءَ سُوْرَةَ
الْكَوْثَرِ سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ كُلِّ نَهْرٍ فِى الْجَنَّةِ
وَيُكْتَبُ لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ بِعَدَدِ كُلِّ قُرْبَانٍ
قَرَّبَهُ الْعِبَادُ فِىْ يَوْمِ النَّحْرِ
(قاضی بیضاوی)

ہمنے تمکو کوثر عطا کیا۔ تو خالص اللہ کے لئے نماز
پڑھ اور قربانی کر بیشک تمہارا دشمن ہی ابتر ہے
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مروی ہے کہ جس
نے سورہ کوثر پڑھی اللہ تعالیٰ اسے جنت کی
ہر نہر سے پلائے گا۔ اور اس کے لئے دس
نیکیاں ہر اس قربانی کے لیے جو لوگ دینگے
ثواب میں لکھیگا۔ (قاضی بیضاوی)

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ نَامَ
عَلَیْہِ السَّلَامُ نَوْمَۃً خَفِیْفَۃً ثُمَّ قَامَ وَرَفَعَ رَأْسَہٗ
مُتَبَسِّمًا فَقِیْلَ مَا اَضْحَکَکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ
نَزَلَتْ عَلَیَّ اٰنِفًا اَیْ قَرِیْبًا سُوْرَۃٌ فَقَرَءَ عَلَیْنَا
اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّکَ
وَانْحَرْ اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُ
سَبَبُ نُزُوْلِھَا مَا رُوِیَ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ
اِنَّ الْعَاصَ ابْنَ وَائِلِ ابْنِ ھِشَامٍ رَاٰی رَسُوْلَ
اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَخْرُجُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَھُوَ
دَاخِلٌ فَالْتَقَیَا عِنْدَ الْبَابِ فَتَحَدَّثَا
وَجَمَاعَۃُ قُرَیْشٍ فِی الْمَسْجِدِ فَلَمَّا دَخَلَ
الْعَاصُ عَلَیْھِمْ قَالُوْا مَنْ ذَا الَّذِیْ تُحَدِّثُ ثُمَّ ۴۰۲
قَالَ ذٰلِکَ الْاَبْتَرُ وَاِنَّمَا قَالَ ھٰذَا لِاَنَّ
قُرَیْشًا سَمَّوْا مُحَمَّدًا اَبْتَرَ عِنْدَ مَوْتِ اِبْنِہٖ
اِبْرَاھِیْمَ وَکَانَ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ اِذَا لَمْ
یَکُنْ لِلرَّجُلِ ذَکَرٌ یُسَمُّوْنَہُ الْاَبْتَرَ
فَسَمِعَ النَّبِیُّ عَلَیْہِ السَّلَامُ مَا قَالَہُ الْعَاصُ
فَحَزِنَ قَلْبُہٗ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی تَسْلِیَۃً
لِقَلْبِہٖ وَجَوَابًا لِلْعَدُوِّ وَلَوْ عَاشَ اِبْنُکَ
فَلَا یَخْلُوْ اِمَّا اَنْ یَّکُوْنَ نَبِیًّا اَوْ لَا فَاِنْ
لَمْ یَکُنْ نَبِیًّا فَلَا یَکُوْنُ لَکَ فِیْہِ شَرَفٌ وَاِنْ
کَانَ نَبِیًّا فَلَا تَکُوْنُ خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ
وَقَرَنْتُ اِسْمِیْ بِاِسْمِکَ فِی التَّوْحِیْدِ
وَالْاَذَانِ وَالصَّلٰوۃِ کَثِیْرًا مِنَ الْاَشْیَاءِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا
حضور علیہ الصلوۃ والسلام تھوڑا سا سو گئے پھر
بیدار ہوئے اور تبسم فرمایا۔ کسی نے پوچھا آپ
کیوں ہنستے ہیں؟ یارسول اللہ فرمایا مجھ پر ابھی یہ
سورۃ نازل ہوئی ہے۔ پھر پڑھا۔ انا
اعطینٰک الکوثر۔ فصل لربک وانحر
ان شانئک ھو الابتر۔ سبب نزول اسکا جو ابی
صالح نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا وہ یہ ہے
کہ عاص بن وائل بن ہشام نے حضور علیہ الصلوۃ
والسلام کو مسجد سے نکلتے ہوئے دیکھا اور
عاص داخل ہو رہے تھے دروازے میں ملاقات
کے بعد باتیں ہوئیں اسوقت مسجد میں قریش
کی جماعت موجود تھی۔ عاص جب مسجد میں
گئے تو لوگوں نے کہا تم کس سے باتیں کر رہے
تھے جواب دیا ابتر سے یہ اس لئے کہا کہ قریش نے
حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے بیٹے ابراہیم کی وفات
کیوقت آپکا نام ابتر رکھا اور زمانہ جاہلیت میں جس
شخص کا بچہ بچی نہ ہوتا تھا۔ اس کا نام ابتر رکھتے تھے
حضور علیہ الصلوۃ والسلام عاص کا قول سنکر
غمگین ہوئے اس لئے اللہ تعالیٰ نے بطور تسلی اور
دشمن کے جواب کے لئے فرمایا اگر آپکا بیٹا ہوتا تو دو حال
سے خالی نہیں یا نبی ہو یا نہ اگر نبی نہ ہو تو آپکی اس میں
فضیلت نہیں اور اگر نبی ہو تو آپ خاتم النبیین نہ ہو سکینگے
میں نے آپ کا نام اپنے نام سے اذان توحید نماز
وغیرہ بہت اشیاء میں ملایا ہے۔

وَاَنْتَ صَاحِبُ الْكَوْثَرِ فَكَيْفَ تَكُوْنُ اَنْتَ اَبْتَرُ (روضۃ العلما)

وَاِبْرَاهِيْمُ ابْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَاتَ فِي الرَّضَاعِ وَرُوِيَ اَنَّهٗ كَانَ طِفْلًا ابْنَ سَبْعِيْنَ يَوْمًا اَوْ زِيَادَةً وَاَبْنَاءُ الرَّسُوْلِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثَلَاثَةٌ قَاسِمٌ وَهُوَ وُلِدَ قَبْلَ نُبُوَّتِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَصَارَ اِلَى الْعُقْبٰى قَبْلَ نُبُوَّتِهٖ فِيْ مُدَّةِ سَبْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا عَلَى الْاَصَحِّ وَاِبْرَاهِيْمُ مَرَّتْ اَقْوَالُهُمْ اٰنِفًا وَعَبْدُ اللّٰهِ قَالُوْا اِسْمُهٗ طَيِّبٌ وَطَاهِرٌ وَهُوَ وُلِدَ بَعْدَ نُبُوَّةِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ مَكَّةَ وَمَاتَ فِيْ حَالِ صِغَرِهٖ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ طَيِّبًا وَطَاهِرًا غَيْرُ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَمَّا بَنَاتُهٗ فَاَرْبَعٌ فَاطِمَةُ وَرُقَيَّةُ وَزَيْنَبُ وَاُمُّ كُلْثُوْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُنَّ وُلِدْنَ كُلُّهُنَّ مِنْ بَطْنِ خَدِيْجَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا سِوٰى اِبْرَاهِيْمَ فَاِنَّهٗ وُلِدَ مِنْ جَارِيَةٍ قِبْطِيَّةٍ اِسْمُهَا مَارِيَةُ وَاَوْلَادُهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ كُلُّهُمْ مَاتُوْا قَبْلَهٗ غَيْرَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَهِيَ مَاتَتْ بَعْدَ وَفَاتِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِسِتَّةِ اَشْهُرٍ وَهِيَ اَفْضَلُ بَنَاتِهٖ (شرح برکوی)

عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ كَانَ لَهٗ سَعَةٌ وَلَمْ يُضَحِّ فَلْيَمُتْ اِنْ شَاءَ يَهُوْدِيًّا وَاِنْ شَاءَ نَصْرَانِيًّا وَفِيْ رِوَايَةٍ مَنْ كَانَ لَهٗ سَعَةٌ فَلَمْ يُضَحِّ فَلَا يَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا

اور تم صاحب کوثر ہو۔ باوجود اس کے ابتر کس طرح ہو سکتے ہو (روضۃ العلما)

اور ابراہیم حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا صاحبزادہ حالت رضاع میں وفات پا گیا روایت ہے کہ ستر دن یا زیادہ کے ہو کر وفات پائی۔ اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے تین بیٹے تھے (۱) قاسم اور وہ قبل نبوت ہی پیدا ہوئے اور پہلے ہی فوت ہو گئے۔ سترہ دن کے اندر اصح قول ہے۔ اور ابراہیم کے متعلق قول گذر چکے ہیں اور عبداللہ بعض نے انکا اسم طیب و طاہر کہا۔ اور یہ نبوت کے بعد مکہ میں پیدا ہوئے۔ اور چھوٹے ہی فوت ہوئے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ طیب اور طاہر
۳۰۴ عبداللہ کے سوا اور تھے اور حضور کی چار بیٹیاں تھیں۔ فاطمہ رقیہ۔ زینب۔ ام کلثوم رضی اللہ عنہن۔ سب خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے پیدا ہوئے سوائے ابراہیم کے کہ وہ ماریہ قبطیہ کے بطن سے پیدا ہوئے۔

اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی اولاد سب آپ کے پہلے ہی وفات پا گئے سوائے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے کہ انہوں نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے بعد چھ ماہ وفات پائی۔ اور آپ افضل تھیں سب سے

حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا جو باوجود استطاعت قربانی نہ دے وہ چاہے یہودی ہو کر مرے چاہے نصرانی ہو کر مرے۔ ایک روایت میں ہے جو طاقت رکھے اور قربانی نہ دے وہ ہماری عیدگاہ میں نہ آوے

عن علی رضی اللہ عنہ من خرج من بیتہ الی
شراء الاضحیۃ کان لہ بکل خطوۃ
عشر حسنات و محی عنہ عشر سیئات
و رفع لہ عشر درجات فاذا تکلم فی شرائہا
کان کلامہ تسبیحا و اذا نقد ثمنہا کان لہ
بکل درہم سبع مائۃ حسنۃ و اذا طرحہا
علی الارض لیذبحہا استغفر لہ
کل خلق من موضعہا الی الارض السابعۃ
و اذا اہرق دمہا خلق اللہ بکل قطرۃ
من دمہا عشرۃ من الملئکۃ یستغفرون
لہ الی یوم القیمۃ و اذا اقسم لحمہا کان
لہ بکل لقمۃ مثل عتق رقبۃ من ولد
اسماعیل علیہ السلام (خواجہ زادہ) ۲۰۴
عن النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم انہ
قال لعائشۃ یا عائشۃ قومی الی اضحیتک
و اشہدیہا فان لک باول قطرۃ تقطر من
دمہا علی الارض ان یغفر اللہ تعالی ما سلف
من ذنوبک فقالت یا رسول اللہ النا
خاصۃ ام للمؤمنین عامۃ فقال علیہ
الصلوۃ والسلام بل لنا و للمؤمنین عامۃ
عن وہب بن منبہ انہ قال ان داود علیہ
السلام قال الٰہی ما ثواب من ضحی من
امۃ محمد علیہ السلام قال ثوابہ ان
اعطیہ بکل شعرۃ علی جسدہ عشر حسنات
و امحوا عنہ عشر سیئات و ارفع

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو اپنے گھر
سے قربانی خریدنے کے لئے نکلے اس کیلئے ہر قدم
کے بدلے دس نیکیاں ہیں اور دس برائیاں مٹائی
جاتی ہیں اور دس درجے بڑھائے جاتے ہیں
جب خریدنے میں گفتگو شروع کرے تو اسکا کلام تسبیح
ہوگا اور جب قیمت ادا کرے تو اسکے لئے ہر درہم
کے بدلے سات سو نیکی ہے اور جب اسے ذبح کے لئے
زمین پر لٹائے وہاں سے لیکر ساتوں زمینوں تک
کی تمام مخلوقات اسکے لئے استغفار کرتی
ہے اور جب اسکا خون ٹپکتا ہے تو اللہ اسکے ہر قطرہ
خون کے بدلے دس فرشتے پیدا کرتا ہے جو اسکے لئے استغفار
کرتے ہیں قیامت تک اور جب اسکا گوشت تقسیم کرتا ہے تو اسکے
ہر لقمہ کے بدلے اولاد حضرت اسمٰعیل سے ایک غلام آزاد کرنیکا ثواب ملتا ہے
حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے مروی ہے کہ آپ نے
حضرت عائشہ رضی سے فرمایا اے عائشہ اپنی قربانی کے
پاس حاضر ہو جاؤ کہ اللہ تعالیٰ اس کے پہلے قطرہ خون کے
ساتھ جو زمین پر گرے تیرے سب گناہ معاف
کردے۔ عرض کیا گیا۔ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کیا یہ صرف ہمارے لئے خاص ہے
یا عام مؤمنین کیلئے فرمایا ہمارے لئے اور عام مومنوں کے لئے بھی
وہب بن منبہ رحمہ اللہ نے فرمایا داؤد علیہ السلام
نے عرض کیا الٰہی جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی امت میں سے جو قربانی کرے اسکا کیا ثواب
ہے فرمایا ہم اسے ہر بال کے بدلے دس نیکیاں
دینگے۔ اور دس برائیاں دور کرینگے۔ اور

لہٗ عشر درجاتٍ فی لہٗ بکلّ شعرۃٍ قصرٌ فی الجنّۃ
وجاریۃٌ من الحور العین ومرکبٌ من ذوات
الاجنحۃ خطوھا مدّ البصر یرکبھا اھل
الجنّۃ فیطیر بھا حیث یشاءُ اما علمت
یا ذا اود علیہ السلام انّ الضحایا ھی المطایا
وترفع البلایا یوم القیمۃ۔

(زھرۃ الریاض)

عن انسٍ وعلیٍّ رضی اللہ عنھما انّھما قالا قال
النبیّ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اذا خرج المؤمنون
من قبورھم یقول اللہ تعالیٰ یا ملآئکتی
لا تمشوا عبادی راجلین بل ارکبوا علی
نجائبکم فانّھم اعتادوا الرکوب فی الدنیا
کان فی الابتداء صلب ابیھم مرکبھم ثم
بطن امّھم مرکبھم فحین ولدتھم امّھم
فحجر امّھم مرکبھم الی ان یتمّ الرضاع
ثم عنق ابیھم مرکبھم ثم الفرس والبغال
مرکبھم فی البراری والسفن والزوارق
فی البحار وحین ماتوا اعناق اخوانھم
وحین قاموا من قبورھم لا تمشوھم راجلین
فانّھم اعتادوا الرکوب وقدّموا الضحایا ثم
ھی الاضحیۃ لقولہ تعالیٰ یوم نحشر
المتّقین الی الرحمٰن وفدا ای رکبانا
ولذا قال علیہ السلام عظّموا ضحایاکم
فانّھا علی الصراط مطایاکم

(رجبیہ)

دس درجے بلند کرینگے اور اسکے لئے ہر بال کے بدلے
ایک محل اور ایک حور جنت میں دینگے اور ایک سواری
پردار ایسی عطا کرینگے جسکا قدم حد نگاہ کے برابر
ہوگا۔ اہل جنت اسپر سوار ہونگے اور جہاں چاہینگے ہیں
اڑائے لیجائیگی کیا تمکو معلوم نہیں کہ قربانی اُن کے
صاحبوں کے لئے سواریاں ہیں اور وہ قیامت کے
دن بلاؤں کو دفع کریگی (زہرۃ الریاض)

حضرت انس اور حضرت علی رضی اللہ عنہما سے مروی
ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ جب
مومن قبروں سے اُٹھینگے تو اللہ تعالیٰ فرمائیگا اے
فرشتو! میرے بندوں کو پیادہ مت چلاؤ۔ بلکہ انہیں اونٹوں
پر سوار کرلو کیونکہ یہ دنیا میں سواری کے عادی تھے
ابتداء باپوں کی پیٹھیں انکی سواری تھی پھر انکی ماؤں ب۔۵
کے پیٹ جب انہوں نے انکو جن لیا تو کمال ارضاع
تک انکی گود سواری تھی پھر باپوں کی گردنوں میں
پھر جنگلوں میں گھوڑے اور خچر وغیرہ اور دریاؤں
میں کشتیاں لیں اور ڈونگے اور بعد وفات انکے بھائیوں
کی گردنیں سواری رہ چکی ہیں اب قبروں سے اُٹھنے
کے بعد انکو پیادہ نہ چلاؤ۔ کیونکہ یہ سواری کے عادی
ہیں۔ انکی سواریاں لاؤ۔ جو انہوں نے قربانیاں کی
تھیں جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یوم نحشر المتقین
الی الرحمٰن وفدا یعنی اس دن متقیوں کو سوار
کرکے لیجائینگے۔ اس لئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
نے فرمایا اپنی قربانیوں کو موٹا کر لیا کرو کیونکہ
وہ صراط پر تمہاری سواریاں ہیں (رجبیہ)

عَنِ النَّبِیِّ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَنَّہٗ قَالَ مَنْ قَرَّبَ قُرْبَانًا اِذَا قَامَ مِنْ قَبْرِہٖ رَاٰہُ قَائِمًا عَلٰی رَاْسِ قَبْرِہٖ فَاِذَا لَہٗ شَعْرٌ مِّنَ الذَّھَبِ وَعَیْنَاہُ مِنْ یَوَاقِیْتِ الْجَنَّۃِ وَقَرْنَاہُ مِنَ الذَّھَبِ فَیَقُوْلُ مَنْ اَنْتَ وَاَیُّ شَیْءٍ اَنْتَ وَمَا رَاَیْتُ اَحْسَنَ مِنْکَ فَیَقُوْلُ اَنَا قُرْبَانُکَ الَّذِیْ قَرَّبْتَنِیْ فِی الدُّنْیَا ثُمَّ یَقُوْلُ ارْکَبْ عَلٰی ظَھْرِیْ فَیَرْکَبُ عَلَیْہِ فَیَذْھَبُ بِہٖ مَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِلٰی ظِلِّ الْعَرْشِ

(رجبیہ)

وَقَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ مَنْ صَلّٰی صَلٰوتَنَا وَنَسَکَ نُسُکَنَا فَھُوَ مِنَّا وَمَنْ لَّمْ یُصَلِّ صَلٰوتَنَا وَلَمْ یُضَحِّ فَلَیْسَ مِنَّا ۴۰۶

قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ خِیَارُ اُمَّتِیْ یُضَحُّوْنَ وَشِرَارُ اُمَّتِیْ لَا یُضَحُّوْنَ ○

وَقَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَلَا اِنَّ الْاُضْحِیَّۃَ مِنَ الْاَعْمَالِ الْمُنْجِیَۃِ تُنْجِیْ صَاحِبَھَا مِنْ شَرِّ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ (زبدۃ الواعظین)

عَنْ اَحْمَدَ بْنِ اِسْحٰقَ اَنَّہٗ قَالَ کَانَ لِیْ اَخٌ فَقِیْرٌ وَکَانَ مَعَ فَقْرِہٖ یُضَحِّیْ کُلَّ سَنَۃٍ بِشَاۃٍ فَلَمَّا تُوُفِّیَ صَلَّیْتُ رَکْعَتَیْنِ فَقُلْتُ اَللّٰھُمَّ اَرِنِیْ اَخِیْ فِیْ نَوْمِیْ فَاَسْاَلُہٗ عَنْ حَالِہٖ فَنِمْتُ عَلَی الْوُضُوْءِ فَرَاَیْتُ فِیْ مَنَامِیْ کَاَنَّ الْقِیَامَۃَ قَدْ قَامَتْ وَحُشِرَ النَّاسُ مِنْ قُبُوْرِھِمْ فَاِذَا اَخِیْ رَاکِبٌ عَلٰی فَرَسٍ اَشْھَبَ

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جس نے قربانی دی جب وہ قبر سے اٹھیگا۔ اسی قبر پہ کھڑی ہوئی دیکھیگا کہ اس کے بال سونے کے اور اسکی آنکھیں جنت کے یاقوت کی اور اس کے سینگ بھی سونے کے ہوں گے وہ اسے دیکھکر کہے گا۔ تو کون اور کیا شے ہے میں نے تجھسے خوبصورت کوئی نہیں دیکھا۔ جواب دیگی میں وہ چیز ہوں جو تو نے دنیا میں قربانی کی پھر کہیگی میری پیٹھ پر سوار ہو جا، وہ اسپر سوار ہو جائیگا تب وہ اسے زمین و آسمان کے مابین سایہ عرش تک لے جائے گی۔ (رجبیہ)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جو ہماری طرح نماز نہ پڑھے اور مالدار ہو کر قربانی نہ کرے وہ ہماری امت سے خارج ہے اور جو ایسا کرے وہ ہماری امت سے ہے

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہی بہترین ہماری امت قربانی کرتے ہیں اور بدترین ہماری امت کو قربانی نہیں کرتے

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا خبردار ہو جاؤ کہ قربانی اعمال منجیہ میں سے ہے جو قربانی کرنے والے کو دنیا اور آخرت کی برائیوں سے بچاتی ہے (زبدہ)

احمد بن اسحاق رحمۃ اللہ نے فرمایا میرا بھائی فقیر تھا لیکن وہ باوجود فقر کے ہر سال ایک بکری قربانی دیا کرتا تھا۔ اسکی وفات کے بعد میں نے دو نفل پڑھکر دعا کی کہ الٰہی مجھ کو میرا بھائی دکھلا کہ میں اس سے اسکا حال دریافت کروں۔ اور میں بحالت وضو ہی سو گیا۔ دیکھا کہ قیامت قائم ہو گئی ہے اور لوگ قبروں سے اٹھائے گئے ہیں۔ اور میرا بھائی نہایت عمدہ گھوڑے پر سوار

وَبَيْنَ يَدَيْهِ نَجَائِبُ فَقُلْتُ يَا اَخِيْ مَا فَعَلَ
اللّٰهُ بِكَ فَقَالَ غَفَرَلِيْ فَقُلْتُ بِمَ فَقَالَ
بِسَبَبِ دِرْهَمٍ تَصَدَّقْتُ بِهٖ عَلٰى اِمْرَءَةٍ
عَجُوْزٍ فَقِيْرَةٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقُلْتُ مَا هٰذِهِ
النَّجَائِبُ قَالَ ضَحَايَايَ فِي الدُّنْيَا وَالَّذِيْ اَنَا كِبُهَا
اَوَّلُ ضَحِيَّتِيْ قُلْتُ اِلٰى اَيْنَ تَقْصُدُ قَالَ
اِلَى الْجَنَّةِ فَغَابَ بَصَرِيْ (سنانية)

ہے اور اسکے پاس اور بھی عمدہ عمدہ اونٹنیاں ہیں میں نے
پوچھا کہ بھائی اللہ نے تم سے کیا معاملہ کیا اسنے کہا مجھکو
بخشدیا ہے میں نے کہا کس سبب سے اس نے کہا ایک درہم کے بدلے جو میں نے
ایک بڑھیا عورت کو اللہ کے راستے میں دیا تھا پھر میں نے پوچھا یہ
سواریاں کیسی ہیں اُسنے کہا میری قربانیاں ہیں جو دنیا میں
کیا کرتا تھا اور جس پر میں سوار ہوں وہ میری پہلی قربانی ہے پھر میں نے کہا
کہاں کا ارادہ ہے اس نے کہا جنت کا ارادہ ہے یہ کہکر وہ میری نظر سے

فضائل سورہ اخلاص

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ. اَللّٰهُ الصَّمَدُ. لَمْ
يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا
اَحَدٌ ۔ كَانَ سَبَبُ نُزُوْلِ هٰذِهِ السُّوْرَةِ
كَمَا قَالَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَ
اَبُو الْعَالِيَةِ وَالشَّعْبِيُّ وَعِكْرَمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ
اَجْمَعِيْنَ اَنَّهٗ اِجْتَمَعَ كُفَّارُ مَكَّةَ وَهُمْ عَامِرُ بْنُ
طُفَيْلٍ وَزَيْدُ بْنُ قَيْسٍ وَغَيْرُهُمَا وَقَالُوْا يَا مُحَمَّدُ
صِفْ لَنَا رَبَّكَ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ هُوَ اَهُوَ مِنْ ذَهَبٍ
اَمْ مِنْ فِضَّةٍ اَمْ مِنْ حَدِيْدٍ اَمْ مِنْ نُحَاسٍ
فَاِنَّ اٰلِهَتَنَا مِنْ هٰذِهِ الْاَشْيَاءِ فَقَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ
السَّلَامُ مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِهٖ هُوَ لَا يُشْبِهُ شَيْئًا
فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى هٰذِهِ السُّوْرَةَ وَقَالَ قُلْ
يَا مُحَمَّدُ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۔
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَلصَّمَدُ الَّذِيْ
لَا جَوْفَ لَهٗ وَلَا يَاْكُلُ وَلَا يَشْرَبُ فَلَوْ كَانَ مُجَوَّفًا
لَاحْتَاجَ اِلٰى شَيْءٍ وَهُوَ لَا يَحْتَاجُ اِلٰى

کہدو۔ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے نہ وہ
باپ ہے اور نہ بیٹا۔ اور نہ ہی اُسکا کوئی ہمسر ہے
سورۂ مذکورہ کا شان نزول بقول ابی بن کعب اور جابر
بن عبداللہ اور ابوالعالیہ شعبی عکرمہ وغیرہ رضی اللہ
عنہم اجمعین یہ ہے کہ کفار مکہ عامر بن طفیل زید
بن قیس وغیرہما نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملکر
کہا۔ آپ اپنے پروردگار کی ماہیت بیان کریں کہ
وہ کس چیز سے ہے کیا وہ سونے کا ہے یا چاندی کا
یا لوہے تانبے کا۔ کیونکہ ہمارے معبود عموماً ان چیزوں
سے بنائے جاتے ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
بجانب خود فرمایا وہ ذات پاک کسی شے کے مشابہ نہیں
تو اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی اور فرمایا یا
رسول اللہ کہدو اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے الخ
ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا الصمد الذی لاجوف
لہٗ صمد وہ ہے جسکا پیٹ نہو۔ اور کھاتا پیتا نہو
کیونکہ اگر اسکا پیٹ ہو تو احتیاج لازم ہے اور وہ

شیٔ بل کل الخلائق محتاجون الیہ ولو کان محتاجا الی شیٔ لکان لا یلیق بالربوبیۃ

(من حدیث الاربعین)

عن النبی علیہ السلام انہ قال لعائشۃ یا عائشۃ لا تنامی حتی تعملی اربع اشیاء حتی تختمی القراٰن وحتی تجعل الانبیاء لک شفعاء یوم القیمۃ وحتی تجعل المسلمین راضین عنک وحتی تفعلی حجۃ وعمرۃ فدخل علیہ السلام فبقیت علی الفراش حتی اتم الصلوۃ فلما اتمها قالت یا رسول اللہ فداک ابی وامی امرتنی باربعۃ اشیاء لا اقدر فی ہذہ الساعات افعلہا فتبسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم وقال اذا قرأت قل ہو اللہ احد فکانک ختمت القراٰن واذا صلیت علی وعلی الانبیاء من قبلی فقد صرنا لک شفعاء یوم القیمۃ واذا استغفرت للمؤمنین فکلہم راضون عنک واذا قلت سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر فقد حججت واعتمرت (تفسیر حنفی)

عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ انہ قال قال علیہ السلام من قرء قل ہو اللہ احد بعد صلوۃ الفجر عشر مرات لم یصل الیہ ذنب وان جہدہ الشیطان۔

عن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ عن النبی

ذات پاک کسی کا محتاج نہیں بلکہ تمام مخلوق اسکی محتاج ہے کیونکہ اگر محتاج ہوتا تو ہرگز ربوبیت کے لائق نہ تھا

(من حدیث اربعین)

حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا چار کام کرنے سے پہلے مت سویا کرو (۱) قرآن شریف ختم کر لیا کرو (۲) تمام انبیا علیہم السلام کو قیامت میں شفیع بنا لیا کرو (۳) تمام مسلمانوں کو اپنے پر راضی کر لیا کرو (۴) حج وعمرہ کرو۔ بعدہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے نماز شروع کی اور حضرت عائشہ صدیقہ بستر پر رہیں جب آپ فارغ ہوئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ماں باپ قربان ہوں آپ نے مجھکو چار باتوں کا حکم کیا میں اس گھڑی میں اس کے کرنے پر قادر نہیں آپ نے تبسم فرماتے ہوئے ارشاد کیا جب تو قل ہو اللہ احد پڑھے تو گویا تو نے قرآن شریف ختم کر لیا اور جب مجھ پر اور انبیاء سابقین پر درود بھیجے تو تو نے سب کو شفیع بنا لیا جب تو تمام مومنوں کیلئے استغفار کرے تو سب کے سب تجھ سے راضی ہو گئے۔ اور جب تو سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ اللہ اکبر کہے تو تو نے

حضرت علی رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا جو قل ہو اللہ احد صبح کی نماز کے بعد دس بار پڑھے اس سے گناہ نہ ہونگے اگرچہ شیطان کسقدر کوشش کرے۔

ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ

عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهُ قَالَ مَنْ قَرَءَ سُوْرَةَ قُلْ
هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مَرَّةً وَاحِدَةً اَعْطَاهُ اللّٰهُ
تَعَالٰى مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَ اَجْرِ مِائَةِ شَهِيْدٍ
(من حدیث اربعین)

عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهُ قَالَ فِي الْجَنَّةِ
شَجَرَةٌ تُسَمّٰى حَوْلَبَ وَعَلَيْهَا اَثْمَارٌ اَكْبَرُ مِنَ
التُّفَّاحِ وَاَصْغَرُ مِنَ الرُّمَّانِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ
وَاَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَلْيَنُ مِنَ الزُّبْدِ
قَالَ اَبُوْبَكْرِ الصِّدِّيْقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَنْ
يَاْكُلُهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
مَنْ سَمِعَ اِسْمِيْ فَصَلّٰى عَلَيَّ فَهُوَ يَاْكُلُهَا
(زهرة الرياض)

وَاِنَّمَا سُمِّيَتْ سُوْرَةَ الْاِخْلَاصِ لِاَنَّهَا
تُخَلِّصُ قَارِئَهَا مِنْ شَدَائِدِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
وَسَكَرَاتِ الْمَوْتِ وَظُلُمَاتِ الْقَبْرِ وَاَهْوَالِ
الْقِيَامَةِ -

حُكِيَ اَنَّ رَجُلًا مَاتَ فَرَاٰهُ اَبُوْهُ فِي الْمَنَامِ
تِلْكَ اللَّيْلَةَ كَاَنَّهُ فِي الْجَحِيْمِ فِي الْاَغْلَالِ ثُمَّ
رَاٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ ثَانِيَةٍ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ مَا رَاَيْتُ
فِي الْبَارِحَةِ كَذَا فَمَا هٰذَا فَقَالَ مَرَّ عَلَيْنَا رَجُلٌ
فَقَرَءَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
وَوَهَبَ اَجْرَهُ لَنَا فَقُسِّمَ عَلَيْنَا فَهٰذَا الَّذِيْ
تَرَاهُ نَصِيْبِيْ مِنْهُ (تفسیر خازن)

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ
قَالَ مَنْ قَرَءَ سُوْرَةَ الْاِخْلَاصِ مَرَّةً فَكَاَنَّمَا قَرَءَ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کرتے
ہیں۔ آپ نے فرمایا جس نے سورۃ قل ہو اللہ احد
پڑھی صرف ایک بار اللہ تعالیٰ اُسے سو شہید کے
برابر اجر عطا فرمائے گا۔ (حدیث اربعین)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مروی ہے آپ نے
فرمایا جنت میں ایک درخت ہے جسکا نام حولب ہے
اور اس پر سیب سے بڑے اور انار سے چھوٹے پھل ہیں
جو شہد سے میٹھے اور دودھ سے سفید۔ اور جھاگ
سے نرم ہیں۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ کون کھائیگا آپ نے
فرمایا جو میرا نام سنے اور مجھ پر درود شریف بھیجے
(زہرۃ الریاض)

۴۰۹ اسکا نام سورۃ اخلاص اس لئے رکھا گیا کہ یہ اپنے
پڑھنے والے کو دنیا اور آخرت کے شدائد سے خلاصی
دیتی ہے اور سکرات موت اور ظلمات قبر اور اہوال
قیامت سے نجات دلاتی ہے۔

حکایت ایک شخص مرگیا اسکے باپ نے اسی
رات خواب میں دیکھا کہ وہ جہنم میں ہے پھر دوسری
رات اسے جنت میں دیکھ کر کہا کل میں نے تمکو ایسا نہ دیکھا
تھا یہ کیا معاملہ ہے اس نے کہا ایک شخص ہم پر گذرا
اُسنے ہم پر قل ہو اللہ احد تین دفعہ پڑھا اور اسکا ثواب
ہمیں بخشا وہ ہمیں تقسیم کیا گیا یہ جو تو دیکھتا ہے
یہ میرا اس سے حصہ ہے (تفسیر خازن)

انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جس نے سورۃ

وَمَنْ قَرَءَهَا مَرَّتَيْنِ فَكَاَنَّمَا قَرَءَ ثُلُثَيِ الْقُرْاٰنِ
مَنْ قَرَءَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَكَاَنَّمَا قَرَءَ
الْقُرْاٰنَ كُلَّهٗ وَمَنْ قَرَءَهَا عَشَرَ مَرَّاتٍ بَنَى
اللّٰهُ تَعَالٰى لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ مِنْ يَاقُوْتَةٍ حَمْرَاءَ
وَفِي الْخَبَرِ مَنْ قَرَءَ سُوْرَةَ الْاِخْلَاصِ فِي
الْفَرَائِضِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ وَلِوَالِدَيْهِ وَمَحَا
اِسْمَهٗ مِنْ دِيْوَانِ الْاَشْقِيَاءِ وَكَتَبَ فِي
دِيْوَانِ السُّعَدَآءِ (مجالس)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ
النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهٗ قَالَ كُنْتُ اَخْشَى
الْعَذَابَ عَلٰى اُمَّتِيْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ حَتّٰى ۲۱۰
جَآءَ جِبْرَائِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِسُوْرَةِ قُلْ
هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَعَلِمْتُ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَا
يُعَذِّبُ اُمَّتِيْ بَعْدَ نُزُوْلِهَا لِاَنَّهَا نِسْبَةُ
اللّٰهِ وَمَنْ تَعَهَّدَ قِرَاءَتَهَا تَنَاثَرَ الْبِرُّ مِنْ
عِنَانِ السَّمَآءِ عَلٰى رَاْسِهٖ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِ
السَّكِيْنَةُ وَتَغَشَّتْهُ الرَّحْمَةُ فَيَنْظُرُ اللّٰهُ
تَعَالٰى اِلٰى قَارِئِهَا فَيَغْفِرُ لَهٗ مَغْفِرَةً لَا يُعَذِّبُ
بَعْدَهَا اَبَدًا وَلَا يَسْاَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى شَيْئًا
اِلَّا اَعْطَاهُ (تفسیر حنفی)

عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ اَنَّهٗ قَالَ اَتٰى
جِبْرَائِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ
وَهُوَ بِتَبُوْكَ فِيْ سَبْعِيْنَ اَلْفًا مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ
فَقَالَ جِبْرَائِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اِشْهَدْ جَنَازَةَ مُعَاوِيَةَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ

اخلاص کو ایک دفعہ پڑھا۔ گویا اس نے ثلث قرآن پڑھا اور جس نے دو دفعہ پڑھا گویا اس نے دو ثلث قرآن مجید ختم کیا اور جس نے تین بار پڑھا گویا اس نے تمام قرآن پڑھا اور جس نے دس دفعہ پڑھا اس کے لئے اللہ تعالیٰ جنت میں سرخ یاقوت کا گھر بنائیگا۔

حدیث شریف میں ہے کہ جس نے سورۃ اخلاص پڑھی نماز فرض میں اللہ تعالیٰ اسے اور اس کے والدین کو بخشدیتا ہے اور اسکا نام دفتر اشقیا سے مٹا کر سعیدوں کے دفتر میں لکھا جاتا ہے (مجالس)

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا میں رات دن اپنی امت پر عذاب سے ڈرتا تھا۔ یہانتک کہ جبرئیل سورہ قل ہو اللہ احد لائے تب میں نے سمجھ لیا کہ اللہ تعالیٰ اس کے اترنے کے بعد میری امت کو عذاب نہ کریگا کیونکہ یہ نسب الٰہی ہے اور جو اسکی قرأت کو لازم کرے اسکے سر پر آسمان سے بھلائی برستی ہے۔ اور اسے رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے پڑھنے والے کی طرف دیکھتا ہے اور اسے بخشدیتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے کوئی شے نہیں مانگتا، مگر وہ اسے دیدیتا ہے۔

(تفسیر حنفی)

ابو امامہ باہلی سے روایت ہے کہ جبرائیل علیہ السلام تبوک میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس ستر ہزار فرشتوں کے ساتھ آئے اور کہا۔ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم معاویہ کے جنازے پر حاضر ہو جائیے تب آپ صلعم وہاں سے نکلے

عَلَيْهِ السَّلَامُ وَوَضَعَ جِبْرَائِيْلُ عَلَيْهِ
السَّلَامُ جَنَاحَهُ عَلَى الْاَرْضِ فَتَوَاضَعَتْ
حَتّٰى نَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَصَلّٰى عَلٰى مُعَاوِيَةَ مَعَ جِبْرَائِيْلَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالْمَلٰٓئِكَةِ ثُمَّ قَالَ
النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِمَ بَلَغَ مُعَاوِيَةُ
هٰذِهِ الْمَرْتَبَةَ فَقَالَ بِقِرَاءَةِ
قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ قَائِمًا وَّقَاعِدًا وَّ
رَاكِعًا وَّمَاشِيًا

رُوِيَ اَنَّ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا خَرَجَ
مُهَاجِرًا اِلَى الْمَدِيْنَةِ اجْتَمَعَ كُفَّارُ مَكَّةَ
عَلٰى بَابِ دَارِ النَّدْوَةِ وَهِيَ سِكَّةُ اَبِيْ
جَهْلٍ عَلَيْهِ اللَّعْنَةُ وَقَالُوْا مَنْ يَّرُدُّ
مُحَمَّدًا عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلَيْنَا اَوْ رَاْسَهُ
نُعْطِيْهِ مِائَةَ نَاقَةٍ حَمْرَاءَ سَوْدَاءَ
الْحَدَقَةِ وَمِائَةَ جَارِيَةٍ رُوْمِيَّةٍ وَمِائَةَ
فَرَسٍ عَرَبِيَّةٍ فَقَامَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ سُرَاقَةُ
ابْنُ مَالِكٍ وَقَالَ اَنَا اَرُدُّهُ اِلَيْكُمْ فَضَمِنُوْا
لَهُ هٰذِهِ الْاَمْوَالَ فَخَرَجَ خَلْفَهُ وَاَدْرَكَ
النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَلَّ سَيْفَهُ
لِيَقْتُلَهُ فَنَزَلَ جِبْرَائِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ الْاَرْضَ
لِاَمْرِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَا اَرْضُ خُذِيْهِ
فَتَسَفَّلَ فَرَسُهُ فِي الْاَرْضِ اِلَى الرُّكْبَةِ
فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا

اور جبرائیل علیہ السلام نے اپنے پر زمین پر
بچھا دیئے ساری زمین سمیٹ گئی اور مدینہ
نظر آنے لگا

آپ نے جبرائیل علیہ السلام اور تمام ملائکہ کے ساتھ
معاویہ کا جنازہ پڑھا - پھر پوچھا اے
جبرائیل علیہ السلام معاویہ رضؓ کو یہ رتبہ
کیونکر ملا کہا وہ کھڑے بیٹھے چلتے پھرتے
قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ بکثرت پڑھا کرتے
تھے -

روایت ہے کہ جب حضور علیہ الصلوۃ والسلام
بہ نیت ہجرت مدینہ شریف کی طرف نکلے تو
کفار نے ابوجہل کے محلہ میں جمع ہو کر کہا جو
شخص محمد صلعم علیہ الصلوۃ والسلام کو پھیر لائے
یا انکا سر مبارک ہمارے پاس لے آئے - تو ہم
اسے سیاہ پتلیوں والی سو سرخ اونٹنیاں اور
اور سو رومی لونڈیاں اور سو گھوڑے عربی انعام
دینگے تب سراقہ بن مالک کھڑا ہوا - اور کہا میں
لاؤں گا - کفار اس کے لیئے مذکورہ انعام
کے کفیل ہوئے اور وہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام
کی تلاش میں نکلا - اور تھوڑی دور چل کر حضرت
علیہ السلام کو پالیا قتل کرنے کے لئے تلوار
میان سے نکالی اتنے میں جبرائیل علیہ
السلام نے نازل ہو کر کہا اللہ نے زمین کو آپ کے
لیئے مسخر کر دیا ہے آپ نے فرمایا ای زمین اسے پکڑ لے چنانچہ
اسکا گھوڑا گھٹنوں تک زمین میں دھنس گیا سراقہ بولا یا

فَعَلَ الْاَمَانَ الْاَمَانَ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ
فَاَنْجَاهُ اللّٰهُ بِدُعَائِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَارَ
سَاعَةً ثُمَّ سَلَّ سَيْفَهٗ وَاَرَادَ قَتْلَهٗ
فَتَسَفَّلَتْ فَرَسُهٗ فِى الْاَرْضِ حَتّٰى اَخَذَتْهُ
الْاَرْضُ اِلٰى سُرَّتِهٖ فَقَالَ الْاَمَانَ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا اَفْعَلُ بَعْدَهَا شَيْئًا فَدَعَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاَنْجَاهُ اللّٰهُ
تَعَالٰى فَنَزَلَ عَنْ فَرَسِهٖ وَجَثَا بَيْنَ يَدَىْ
نَاقَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اَخْبِرْنِىْ عَنْ اِلٰهِكَ حَيْثُ كَانَتْ لَهٗ
قُدْرَةٌ عَظِيْمَةٌ مِثْلَ هٰذِهٖ اَمِنَ الذَّهَبِ
اَمْ مِنَ الْفِضَّةِ فَنَكَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ
رَاْسَهٗ سَاكِتًا فَنَزَلَ جِبْرَائِيْلُ ۱۲
عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ
اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ
وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ وَقُلِ اللّٰهُمَّ
مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِى الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ
وَفَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَعَلَ لَكُمْ
مِنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَمِنَ الْاَنْعَامِ
اَزْوَاجًا يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْئٌ
وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ فَقَالَ سُرَاقَةُ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْرِضْ عَلَىَّ الْاِسْلَامَ
فَعَرَضَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَسْلَمَ
وَحَسُنَ اِسْلَامُهٗ

(حدیث اربعین)

پھر ایسا نہ کرونگا۔ اب مجھکو امان دیجئے
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا کی تب اللہ
نے اسکو نجات دی ایک گھڑی ٹھیر کر پھر تلوار کھینچکر
قتل کا ارادہ کیا پھر ناف تک مع گھوڑے
زمین میں دھس گیا پھر کہا الاماں ۔ الاماں
یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر ہرگز ایسا نہ کرونگا
چنانچہ آپنے دعا کی۔ تب اللہ تعالیٰ نے اسکو نجات
دی پھر گھوڑے سے اُتر کر حضور علیہ الصلوٰۃ
والسلام کی ناقہ کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ
گیا۔ اور کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ
مجھکو اپنے اس معبود کے حال سے اطلاع دیجئے
جسکی یہ طاقت ہے کہ کیا وہ سونیکا ہے یا چاندی کا
آپنے یہ سنکر سر جھکا لیا۔ کہ حضرت جبرائیل علیہ
السلام فوراً نازل ہوئے۔ اور کہا یارسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کہو۔ اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز
ہے نہ اسکی اولاد ہے اور نہ ماں باپ ورنہ اسکا کوئی
کفو ہے اور کہہ اللھم مالک الملک تؤتی الملک
من تشاء۔ اور فاطر السموات والارض جعل
لکم من انفسکم ازواجاً ومن الانعام ازواجاً
یذرؤکم فیہ لیس کمثلہ شئی وھو السمیع البصیر
سراقہ نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم مجھے اسلام پیش کیجئے آپنے پیش
کیا۔ وہ اسلام لے آیا اور اُس کا اسلام بہت
اچھا ہوا۔

(حدیث اربعین)

وَقِيْلَ اَنَّ الْقُرْاٰنَ عَلٰى ثَلَاثَةِ اَنْحَاءٍ قَصَصٌ وَّاَحْكَامٌ وَصِفَاتُ اللّٰهِ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ هٰذِهِ الثَّلٰثَةُ وَهُوَ صِفَاتُ اللّٰهِ تَعَالٰى ۔ (ابن ملک)

کہا گیا ہے کہ قرآن مجید میں تین مضمون ہیں۔ قصص اور احکام۔ اور صفات اور قل ہو اللہ احد میں تینوں ہیں۔ اور اللہ کی صفات ہیں۔ (ابن ملک)

وَفِي الْحَدِيْثِ مَنْ قَرَءَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مَعَ التَّسْمِيَةِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ذُنُوْبَ خَمْسِيْنَ سَنَةً (تفسیر حنفی)

اور حدیث شریف میں ہے جو شخص قل ہو اللہ احد۔ بسم اللہ شریف کے ساتھ پڑھے
تفسیر حنفی اللہ تعالیٰ اسکے پچاس سال کے گناہ بخشدیتا ہے

عَنْ بَعْضِ الصَّالِحِيْنَ اَنَّهٗ رَاٰى فِي الْمَنَامِ مِائَةَ حَمَامَةٍ مِّنْ حَمَامِ مَكَّةَ بِلَا رُؤُسٍ فَلَمَّا انْتَبَهَ قَصَّ رُؤْيَاهُ عَلَى الْمُعَبِّرِ فَقَالَ لَهٗ لَعَلَّكَ قَرَءْتَ سُوْرَةَ الْاِخْلَاصِ مِائَةَ مَرَّةٍ بِلَا تَسْمِيَةٍ فَقَالَ صَدَقْتَ (تفسیر حنفی)

بعض صالحین سے روایت ہے کہ اس نے خواب میں دیکھا سو کبوتر ہے مکہ کا۔ مگر ان کے سر نہیں ہیں۔ بیدار ہو کر تعبیر کرنے والے کے پاس خواب کو بیان کیا اس نے کہا شاید تو نے سورۂ اخلاص سو دفعہ بلا بسم اللہ شریف پڑھی ہے اس نے کہا تو نے
۱۳م سچ کہا ہے (تفسیر حنفی)

رُوِيَ اَنَّ رَجُلًا شَكٰى اِلَى النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَ الْفَقْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِذَا دَخَلْتَ مَنْزِلَكَ فَاقْرَءْ سُوْرَةَ الْاِخْلَاصِ فَفَعَلَ ذٰلِكَ فَوَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الرِّزْقَ ۔

روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت شریف میں فقر کی شکایت کی آپ نے فرمایا جب تم گھر جاؤ تو سورۂ اخلاص پڑھا کرو چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے اسکو فراخی دیدی۔

وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَنْ قَرَءَ سُوْرَةَ الْاِخْلَاصِ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ يَمُوْتُ فِيْهِ لَمْ يُفْتَنْ فِيْ قَبْرِهٖ وَحَمَلَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ بِاَجْنِحَتِهِمْ حَتّٰى يُجَوِّزُوْا بِهٖ مِنَ الصِّرَاطِ اِلَى الْجَنَّةِ كَذَا فِيْ تَذْكِرَةِ الْقُرْطُبِيِّ لٰكِنْ شَرْطُهٗ مَعَ الْبَسْمَلَةِ

اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جو شخص سورۂ اخلاص پڑھے اپنی آخیری مرض میں جس میں وہ وفات پاتا ہے وہ قبر میں بودار نہیں ہوتا اور تنگی قبر سے بے خوف ہوتا ہے اور فرشتے اسے اپنے پروں سے اٹھا کر پلصراط سے گذار کر جنت میں داخل کرتے ہیں یہ مضمون تذکرۂ قرطبیہ میں ہے لیکن بسم اللہ شریف شرط ہے۔

خاتمۃ الکتاب

قَالَ الْمُؤَلِّفُ اَلْحَمْدُ لِمَنْ وَفَّقَنَا بَيْنَ الْمُوَفَّقِيْنَ بِاِنْجَازِ الْمَعَارِفِ الْمَطْلُوْبَةِ وَ اَنْعَمَ عَلَيْنَا بِاِتْمَامِ الدُّرَّةِ الْمُلْتَقِطِ مِنَ الْكُتُبِ الْمَرْغُوْبَةِ وَصَيَّرَ حَالَ الْجَرْحِ بِقِطَامِ الدُّمُوْعِ مِنَ الْاَقْلَامِ الْمَتْصُوْبَةِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنْ هُوَ اَفْضَلُ الرُّسُلِ وَاَكْمَلِ الْبَرِيَّةِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ نَالُوْا مَا نَالُوْا بِاِعْتِصَامِ الشَّرِيْعَةِ النَّبَوِيَّةِ يَسَّرَ اللّٰهُ لَنَا شَفَاعَتَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالْجُمْعِيَّةِ۔

مؤلف رحمہ اللہ نے کہا ہے سب تعریف اُس خدا تعالےٰ کے لئے ہے جسنے ہمکو سب تعریف مطلوبہ کے پورا کرنے کی طاقت دی اور ہمپر ان بکھرے ہوئے موتیوں کے پرونیکا احسان کیا۔ جو پسندیدہ کتابوں میں موجود تھے اور جسنے قلم کے آنسو پونچھکر تنگی کو کشایش کرد کھلایا اور درود اور سلام اس پیغمبر برحق پر جو تمام رسولوں میں افضل اور تمام مخلوق میں اکمل ہیں اور انکے اصحاب و آل پر جو شریعت محمدیہ کو مضبوط تھام کر اعلیٰ مراتب پر پہنچ گئے اللہ تعالیٰ ہمیں بروز قیامت اُن کی شفاعت نصیب کرے۔ آمین! آمین!! ثم آمین۔

ملک غلام محمد تاجر کتب کشمیری بازار لاہور سے ہر قسم کی کتب عربی فارسی اُردو بارعایت ملسکتی ہیں

یکم جولائی سنہ ۱۹۲۹ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیاً

اعلان واجب ال

خدا تعالیٰ کا لاکھ شکر اور احسان ہے کہ جس نے ہر مسلمان پر بحکم وَأْمُرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ بقدر طاقت بشری ہر شخص پر امر معروف اور نہی منکر کو واجب کیا اور بمقتضائے الدین النصیحۃ بھی وعظ و نصیحت بڑا لازمی امر ہے اور درۃ الناصحین
عربی جو امام المحققین شیخ عثمان بن حسین بن احمد خوبوی رحمۃ اللہ علیہ کی فن وعظ میں لاثانی ۲۱۵
کتاب ہے اور اپنی خوبی کے باعث اسقدر شہرہ آفاق ہے کہ صرف ہندوستان میں ہی ترجموں کیساتھ لاکھوں کی تعداد میں بارہا طبع ہو کر مسلمانوں کے حق میں بہت مفید ثابت ہو رہی گو پیشتر ازیں اس کے بہت ترجمے ہو چکے ہیں مگر چونکہ بعض مترجموں نے اصل کتاب کو بہت مختصر کر دیا ہے اور بعض نے ترجمہ کو اسقدر لمبا کر دیا ہے جو ملالت قلب کا باعث ہے علاوہ ازیں وہ ترجمے اپنی طرز میں ہر خاص و عام کیلئے ایسے مفید بھی نہیں اسلئے خاکسار ملک غلام محمد تاجر کتب کشمیری بازار لاہور نے مولوی محمد معظم حنفی فاضل پنجاب یونیورسٹی اور نواسہ جامع معقول و منقول

حضرت مولٰینا مولوی غلام رسول صاحب مرحوم میر واعظ پنجابی سکنہ قلعہ میاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ
کو مجبور کر کے اس طرح ترجمہ کرایا کہ ایک کالم میں اصل کتاب عربی اور دوسرے کالم میں اسکے
مقابل سطر بسطر بامحاورہ عام فہم اُردو ترجمہ اور صرفی نحوی اور لغوی تحقیقات اور
ضروری اور مفید مفید امور حواشی پر درج کیے گئے اور کل عربی کتاب بااعراب
گئی اور اسکا نام **تکمیل قرۃ الواعظین** رکھا تاکہ ہر خاص و عام پیر و جوان عامی و
عالم اور بچے بچیوں تک یکساں مفید ہو کر خاکسار اور عام مسلمانوں کی نجات
اخروی کا ذریعہ بنے باینہمہ نہایت صحت اور صفائی سے نہایت عمدہ نفیس ڈیمی کاغذ
لاہور میں طبع کرائی ہے شائقین بہت جلد طلب فرما کر مشکور فرمائیں ۱۶ا۲
ورنہ دوسرے ایڈیشن کی انتظار کرنی پڑے گی وما علینا الا البلاغ

المشتہر

ملک غلام محمد تاجر کتب کشمیری بازار لاہور

نوٹ مترجم موصوف کو کتاب ہذا کا کافی معاوضہ دیکر حق ترجمہ و تالیف وغیرہ
خرید لیا گیا ہے اور خاکسار کے نام حسب ضابطہ رجسٹری ہو چکی ہے لہذا کوئی صاحب
بلا اجازت طبع نہ کرے ورنہ بعوض نفع نقصان کا متحمل ہونا پڑیگا

المشتہر ملک غلام محمد تاجر کتب کشمیری بازار **لاہور**